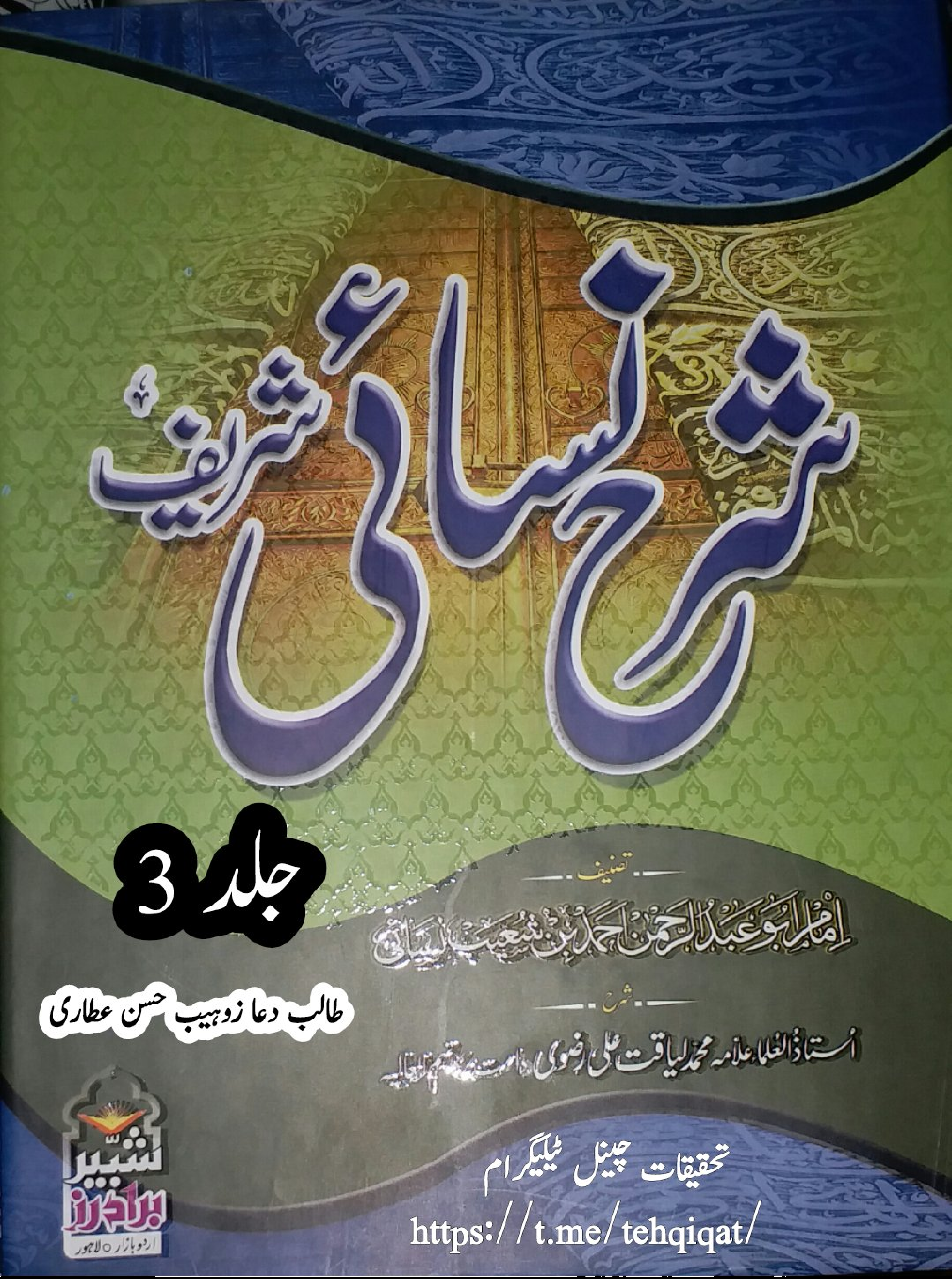


شرح نسائی شریف
جلد 3
تصنیف
امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی
شرح
استاذ العلماء علامہ محمد لیاقت علی رضوی دامت برکاتہم العالیہ
طالب دعا زوہیب حسن عطاری
شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور
تحقیقات چینل ٹیلیگرام
https://t.me/tehqiqat/

كِتَابُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ

یہ کتاب مناسک حج کے بیان میں ہے

حج کے لغوی وشرعی معنی کا بیان

لغوی رُو سے حج کا معنی قصد کرنا، زیارت کا ارادہ کرنا ہے۔ اصطلاحِ شریعت میں مخصوص اوقات میں خاص طریقوں سے ضروری عبادات اور مناسک کی بجا آوری کے لئے بیت اللہ کا قصد کرنا، کعبۃ اللہ کا طواف کرنا اور میدانِ عرفات میں ٹھہرنا حج کہلاتا ہے۔ لغت کے اعتبار سے حج کے معنی ہیں کسی باعظمت چیز کی طرف جانے کا قصد کرنا اور اصطلاح شریعت میں کعبہ مکرمہ کا طواف اور مقام عرفات میں قیام انہیں خاص طریقوں سے جو شارع نے بتائے ہیں اور اسی خاص زمانے میں جو شریعت سے منقول ہے، حج کہلاتا ہے۔ حج دین کے ان پانچ بنیادی ستونوں میں سے ایک عظیم القدر ستون ہے جن پر اسلام کے عقائد و اعمال کی پوری عمارت کھڑی ہوئی ہے حج کا ضروری ہونا (جس کو اصطلاح فقہ میں فرض کہا جاتا ہے) قرآن مجید سے اسی طرح صراحت کے ساتھ ثابت ہے جس طرح زکوٰۃ کی فرضیت ثابت ہے۔

علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں: حج دینِ اسلام کا پانچواں رکن ہے، جس کے لفظی معنی ہیں قصد کرنا، کسی جگہ ارادے سے جانا جبکہ اصطلاح شریعت میں اس سے مراد مقررہ دنوں میں مخصوص عبادات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت کرنا ہے۔

(ابن منظور افریقی، لسان العرب، 3: 52)

حج کے مقررہ دنوں کے علاوہ بھی کسی وقت مخصوص عبادات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت کرنے کو عمرہ کہتے ہیں۔ اصطلاحِ شریعت میں عمرہ سے مراد شرائطِ مخصوصہ اور افعالِ خاصہ کے ساتھ بیت اللہ شریف کی زیارت کرنا ہے۔

(الجزیری، الفقہ علی المذاہب الاربعہ، 1: 1121)

حج کی وجہ تسمیہ کا بیان

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر قرطبی میں کہتے ہیں۔ عرب کے ہاں حج معلوم ومشہور تھا، اور جب اسلام آیا تو انہیں اس سے ہی مخاطب کیا جسے وہ جانتے تھے اور جس کی انہیں معرفت تھی اسے ان پر لازم بھی کیا۔

(تفسیر القرطبی (2/ 92) احکام القرآن لابن العربی، ج ۱ ص ۲۸۶)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: حج کے اصل معنی ارادے کے ہیں، کسی چیز کا ارادہ کیا جائے تو کہا جاتا ہے "حججت الشئی"۔ شریعت کی اصطلاح میں بیت اللہ شریف کی ازراہِ تعظیم مخصوص اعمال کے ساتھ زیارت کا ارادہ کرنے کا نام حج ہے۔

حج "ح" کے زبر اور "ح" کے زیر دونوں طرح یہ لفظ نقل کیا گیا ہے اور قرآن مجید میں بھی دونوں طریقوں پر قرات جائز ہے۔ (عمدۃ القاری، ج ۱۴، ص ۱۷۲، بیروت)

حج کی اہمیت وفضیلت کا بیان

(۱)۔ حج اسلامی ارکان میں سے پانچواں رکن ہے۔ (۲)۔ حج ان گناہوں کو مٹا دیتا ہے جو پیشتر ہوئے ہیں۔ (مسلم) (۳)۔ حج کمزوروں اور عورتوں کا جہاد ہے۔ (ابن ماجہ) (۴)۔ حج محتاجی کو ایسا دور کرتا ہے جیسے بھٹی لو ہے کے میل کو (ترمذی)۔ (۵) حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔ (ترمذی) (۶)۔ حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جس کے لیے حاجی استغفار کرے اس کی بھی (طبرانی) (۷)۔ حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا۔ (بزار) (۸)۔ حاجی اللہ کے وفد ہیں، اللہ نے انہیں بلایا یہ حاضر ہوئے انہوں نے سوال کیا اللہ نے انہیں دیا۔ (بزار) (۹)۔ حاجی کے لیے دنیا میں عافیت ہے اور آخرت میں مغفرت۔ (طبرانی) (۱۰)۔ جو حج کے لیے نکلا اور مر گیا قیامت تک اس کے لیے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا، اس کی پیشی نہیں ہوگی اور بلا حساب جنت میں جائے گا۔ (دارقطنی)

(۱۱)۔ جس نے حج کیا یا عمرہ وہ اللہ کی ضمان میں ہے، اگر مر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور گھر کو واپس کر دے تو اجر وغنیمت کے ساتھ واپس کریگا۔ (طبرانی)

(۱۲)۔ مختلف قوموں، مختلف نسلوں، مختلف زبانوں، مختلف رنگوں اور مختلف ملکوں کے اشخاص میں رابطۂ دین کو مضبوط کرنے اور ساری کائنات کے مسلمانوں کو دین واحد کی وحدت میں شامل ہونے کے لیے حج اعلیٰ ترین ذریعہ بھی ہے۔ احکامِ اسلام کا منشا بھی یہی ہے کہ افرادِ مختلفہ کو ملتِ واحدہ بنا کر کلمہ توحید پر جمع کر دیا جائے۔

(۱۳)۔ حج میں سب کے لیے وہ سادہ بغیر سلا لباس جو ابو البشر سیّد آدم علیہ السلام کا تھا تجویز کیا گیا ہے تاکہ ایک ہی رسول، ایک ہی قرآن، ایک ہی کعبہ پر ایمان رکھنے والے ایک ہی صورت، ایک ہی لباس، ایک ہی ہیت اور ایک ہی سطح پر نظر آئیں اور چشمِ ظاہر بین کو بھی اتحادِ معنوی رکھنے والوں کے اندر کوئی اختلاف ظاہری محسوس نہ ہو سکے۔

(۱۴)۔ حج سے مقصود شوکتِ کا اظہار بھی ہے اور مسلمانوں کو بحری، بری اور اب فضائی سفروں سے جو فوائد سمندروں، میدانوں اور فضاؤں سے حاصل ہو سکتے ہیں وہ بھی اس مقصود کے ضمن میں داخل ہیں۔

(۱۵)۔ بادشاہ کا جو مقصود شاندار درباروں کے انعقاد سے۔ کانفرنس کا جو مقصود سالانہ جلسوں کے اجتماع سے

(۱۶) اور ایوانِ تجارت کا جو مقصود عالمگیر نمائشوں کے قیام سے ہوتا ہے وہ سب حج کے اندر ملحوظ ہیں۔

(۱۷)۔ آثار قدیمہ اور طبقات الارض کے ماہرین کو تاریخ عالم کے محققین کو، جغرافیہ عالم کے ماہرین کو جن باتوں کی تلاش وطلب ہوتی ہے وہ سب امور حج سے پورے ہو جاتے ہیں۔

(۱۸)۔ حج کے مقامات عموماً پیغمبرانہ شان اور ربانی نشان کی جلوہ گاہ ہیں جہاں پہنچ کر اور جنہیں دیکھ کر ان مقدس روایات کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں اور خدائی رحمت و برکت کے وہ واقعات یاد آ جاتے ہیں۔ جو ان سے وابستہ ہیں الغرض محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم جس شریعت کا صحیفہ لے کر آئے اس کی سب سے بری خصوصیت یہی ہے کہ وہ دین و دنیا کی جامع ہے اور اس کا ایک ایک حرف مصلحتوں اور حکمتوں کے دفتروں سے معمور ہے اور اس کے احکام وعبادات کے دنیاوی واخروی فوائد واغراض خود بخود چشم حق بین کے سامنے آجاتے ہیں اور تا قیامت آتے رہیں گے۔

حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ جس نے خدا کے لیے حج کیا اور اس میں ہوسِ نفسانی اور گناہ کی باتوں سے بچا تو وہ ایسا ہو کر لوٹتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا۔

یعنی حاجی ایک نئی زندگی ایک نئی حیات اور ایک نیا دور شروع کرتا ہے جس میں دین و دنیا دونوں کی بھلائیاں اور کامیابیاں شامل ہوتی ہیں، تو حج اسلام کا صرف مذہبی رکن ہی نہیں بلکہ وہ اخلاقی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی یعنی قومی وملی زندگی کے ہر رخ اور ہر پہلو پر حاوی اور مسلمانوں کی عالمگیر بین الاقوامی حیثیت کا سب سے بڑا بلند منارہ ہے۔

حج کے اخلاقی فوائد کیا ہیں؟

عام مسلمان جو دور دراز مسافتوں کو طے کر کے اور ہر قسم کی مصیبتوں کو جھیل کر دریا، پہاڑ، جنگل، آبادی اور صحرا کو عبور کر کے یہاں جمع ہوتے، ایک دوسرے سے ملتے، ایک دوسرے کے درد وغم سے واقف اور حالات سے آشنا ہوتے ہیں جس سے ان میں باہمی اتحاد اور تعاون کی روح پیدا ہوتی ہے اور سب مل کر باہم ایک قوم ایک نسل اور ایک خاندان کے افراد نظر آتے ہیں۔

حج کے لیے یہ ضروری ہے کہ احرام باندھنے سے لے کر احرام اتارنے تک ہر حاجی نیکی و پاکبازی اور امن وسلامتی کی پوری تصویر ہو، وہ لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد نہ کرے، کسی کو تکلیف نہ دے یہاں تک کہ بدن یا کپڑوں کی جوں یہاں تک کہ کسی چیونٹی تک کو نہ مارے شکار تک اس کے لیے جائز نہیں کیونکہ وہ اس وقت ہمہ تن صلح و آشتی اور مجسم امن وامان ہوتا ہے۔

قرآن کریم کا ارشاد ہے "فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج"
یعنی حالتِ احرام میں نہ عورتوں کے سامنے شہوانی تذکرہ ہو، نہ کوئی گناہ، نہ کسی سے جھگڑا۔

کیسا صریح حکم ہے کہ زمانہ حج میں حالتِ احرام میں اشارۃً یا کنایۃً بھی شہوانی خیالات زبان پر نہ لائے جائیں پھر حالت احرام میں جب متعدد جائز مشغلے مثلاً شکار ناجائز ہو جاتے ہیں تو بڑی چھوٹی قسم کی معصیت ونافرمانی کی گنجائش ظاہر ہے کہاں نکل سکتی ہے، یونہی اس زمانہ میں مار پیٹ، ہاتھاپائی الگ رہی زبانی حجت وتکرار جو اکثر ایسے موقعوں پر ہو جایا کرتی ہے سب احرام کی حالت میں ممنوع ہے۔ حتیٰ کہ خادم کو ڈانٹنا تک جائز نہیں۔

اور عبادت میں طہارت وپاکیزگی کا اسلام کا قائم کیا ہوا یہ وہ معیار ہے جو آپ اپنا جواب ہے اور جس نے اپنوں ہی کو نہیں بیگانوں کو بھی متاثر کیا ہے۔

بَابُ وُجُوبِ الْحَجِّ .

یہ باب وجوب حج کے بیان میں ہے

حج کی فرضیت کا بیان

2618 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ - وَاسْمُهُ الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ" . فَقَالَ رَجُلٌ فِیْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتّٰى اَعَادَهُ ثَلَاثًا فَقَالَ "لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِالشَّیْءِ فَخُذُوْا بِهٖ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے' ایک شخص نے دریافت کیا: کیا ہر سال میں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' اُس شخص نے تین مرتبہ اپنا سوال دُہرایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا اور اگر یہ لازم ہو جاتا تو تم اسے ادا نہیں کر پاتے' جو چیز میں بیان نہیں کرتا ہوں' تم مجھے اُس کے بارے میں ایسے ہی رہنے دیا کرو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت (غیر ضروری) سوالات کرنے کی وجہ سے اور اُن سے اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے' جب میں تمہیں کسی چیز کے بارے میں حکم دوں تو تم اُسے حاصل کرلو' جہاں تک تم سے ہوسکتا ہے (اُس پر عمل کرو) اور جب تمہیں کسی چیز سے منع کردوں تو تم اُس سے اجتناب کرو۔

2619 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ اَنْبَانَا مُوْسٰى بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْجَلِيْلِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ الدُّؤَلِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَالَ "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ" . فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِیُّ كُلَّ عَامٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ فَقَالَ "لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ اِذًا لَا تَسْمَعُوْنَ وَلَا تُطِيْعُوْنَ وَلٰكِنَّهٗ حَجَّةٌ وَّاحِدَةٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کو لازم کیا ہے' تو اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر سال؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے'

2618-اخرجه مسلم في الحج، باب فرض الحج مرة في العمر (الحديث 412) . تحفة الاشراف (14367) .

2619-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب فرض الحج (الحديث 1721) بنحوه مختصرًا و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب فرض التطوع (الحديث 2886) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (6556) .

آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا پھر تم نے اس حکم کی فرمانبرداری نہیں کرنی تھی لیکن حج ایک ہی مرتبہ (فرض ہے)۔

حج کی فرضیت میں فقہی مذاہب اربعہ کا بیان

علامہ علی بن سلطان ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: حج کی فرضیت قرآن وسنت اور اجماع سے محکم ہے۔ قرآن میں اس کی دلیل یہ ہے کہ لوگوں پر بیت اللہ کا حج لازم ہے جو اس کی اس راہ کی طاقت رکھتا ہو" اس آیت میں کلمہ "علی" جو ایجاب کے لئے آیا ہے۔ لہٰذا حج فرض ہے۔ جبکہ احادیث میں اس کی فرضیت میں کثیر احادیث موجود ہیں۔ جس طرح یہ حدیث ہے۔ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات پر کہ اللہ کو ایک مانا جائے، نماز کے اہتمام پر، زکوٰۃ کی ادائیگی پر، رمضان کے روزوں پر اور حج پر۔ ایک آدمی نے پوچھا: حج اور رمضان کے روزے؟ انھوں نے کہا: نہیں، رمضان کے روزے اور حج۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی سنا ہے۔ (صحیح مسلم، رقم، ۱۶) (شرح الوقایہ، ج ا، ص ۳۵۰، بیروت)

علامہ ابن قدامہ مقدسی حنبلی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: حج کی فرضیت قرآن وسنت اور اجماع سے ثابت ہے۔ قرآن سے اس طرح ثابت ہے کہ "لوگوں پر بیت اللہ کا حج لازم ہے" حدیث کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے جن میں حج کو بیان کیا گیا ہے۔ اور اسی طرح کثیر احادیث ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حج عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے اور اسی پر امت کا اجماع ہے۔
(المغنی، ج ۳، ص ۱۶۲، بیروت)

علامہ شرف الدین نووی شافعی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: حج ارکان اسلام میں سے رکن ہے اور اس کے فرائض میں سے فرض ہے۔ اور اس آیت "وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا" میں واؤ ترتیب کا تقاضہ نہیں کرتی کیونکہ انہوں نے اس سے حج کے رکن ہونے کا استدلال کیا ہے۔ اور احادیث سے جو استدلال ہے اس کا تقاضہ بھی یہ ہے کہ حج فرض ہے۔
(المجموع، ج ۴، ص ۷، بیروت)

علامہ شہاب الدین قرافی مالکی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا" اس آیت میں حکم کا وصفیت کے طریقے پر بیان ہونا اس کے وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ لہٰذا حج فرض ہے۔ اور باقی دلائل اسی طرح ہیں جس طرح پہلے فقہاء مذاہب ثلاثہ کے ہیں۔ (ذخیرہ، ج ۳، ص ۱۶۷، بیروت)

قرآن کے مطابق فرضیت حج کا بیان

(۱) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۔ (البقرہ) اور تم اللہ کے لئے حج وعمرہ مکمل کرو۔

(۲) وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (ال عمران، ۹۷) اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔ (کنز الایمان)

اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے حدیث شریف میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس کی تفسیر زادو راحلہ سے فرمائی زاد یعنی توشہ کھانے پینے کا انتظام اس قدر ہونا چاہئے کہ جا کر واپس آنے تک کے لئے کافی ہو اور یہ واپسی کے وقت تک اہل وعیال کے نفقہ کے علاوہ ہونا چاہئے راہ کا امن بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں ہوتی۔ اس سے اللہ تعالٰی کی ناراضی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض قطعی کا منکر کافر ہے۔

(۳) وَ اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ (الحج، ۲۷)

اور لوگوں میں حج کی عام ندا کردے۔ وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں

(۴) فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ (البقرہ، ۱۵۸)

تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے۔ اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے۔

(۵) وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۔ (التوبہ، ۳)

اور منادی پکار دینا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن۔ کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول تو اگر تم توبہ کرو۔ تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو۔ تو جان لو کہ تم اللہ کو نہ تھکا سکو گے۔ اور کافروں کو خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔ (کنزالایمان)

ان آیات میں حج کا بیان ہے اور ان میں جو آیت کا استدلال صاحب ہدایہ نے بیان کیا ہے وہ اور دیگر کئی آیات سے حج کی فرضیت ثابت ہے۔ لہٰذا اس کے ثبوت قطعیت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ اس لئے حج فرض ہے اور اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

احادیث کے مطابق فرضیت حج کا بیان

(۱) حضرت امام بخاری رحمہ اللہ آیت قرآنی لانے کے بعد وہ حدیث لائے جس میں صاف صاف "ان فـريـضـة الله علـى عـبـاده فی الحج ادر کت ابی الخ" کے الفاظ موجود ہیں۔ اگرچہ یہ ایک قبیلہ خثعم کی مسلمان عورت کے الفاظ ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا۔ اس لحاظ سے یہ حدیث تقریری ہوگئی اور اس سے فرضیت حج کا واضح لفظوں میں ثبوت ہوا۔

(۲) میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے قال قـال رسـول الله صـلـى الله عـلـيـه وسلم من ملك زاداً وراحلة تبلغه الى بيت الله ولم يحج فلا عليه ان يموت يهودياً او نصرانيا۔

امام مسلم علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ لکھتے ہیں:

(۳) مسلم شریف میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے وعظ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے، پس تم حج کرو۔

(۴) صحیحین میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، او رنماز پڑھنا، اور زکوٰۃ دینا، اور بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔

(۵) امام ترمذی اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص کو خرچ اخراجات سواری وغیرہ سفر بیت اللہ کے لیے روپیہ میسر ہو (اور وہ تندرست بھی ہو) پھر اس نے حج نہ کیا تو اس کو اختیار ہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (ترمذی شریف باب ماجاء من التغليظ في ترك الحج)

یہ بڑی سے بڑی وعید ہے جو ایک سچے مرد مسلمان کے لیے ہوسکتی ہے۔ پس جو لوگ باوجود استطاعت کے مکہ شریف کا رخ نہیں کرتے بلکہ یورپ اور دیگر ممالک کی سیر و سیاحت میں ہزار ہا روپیہ برباد کردیتے ہیں مگر حج کے نام سے ان کی روح خشک ہوجاتی ہے، ایسے لوگوں کو اپنے ایمان و اسلام کی خیر مانگنی چاہیے۔ اسی طرح جو لوگ دن رات دنیاوی دھندوں میں منہمک رہتے ہیں اور اس پاک سفر کے لیے ان کو فرصت نہیں ہوتی ان کا بھی دین ایمان سخت خطرے میں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس شخص پر حج فرض ہوجائے اس کو اس کی ادائیگی میں حتیٰ الامکان جلدی کرنی چاہیے۔ اور لیت ولعل میں وقت نہ ٹالنا چاہیے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں ممالک محروسہ میں مندرجہ ذیل پیغام شائع کرایا تھا۔ **لقد هممت ان ابعث رجالا الى هذه الامصار فينظروا كل من كان له جدة ولا يحج فيضربوا عليهم الجزية ماهم بمسلمين ماهم بمسلمين** (نیل الاوطار ج 4 ص 165) میری دلی خواہش ہے کہ میں کچھ آدمیوں کو شہروں اور دیہاتوں میں تفتیش کے لیے روانہ کروں جو ان لوگوں کی فہرست تیار کریں جو استطاعت کے باوجود اجتماع حج میں شرکت نہیں کرتے، ان پر کفار کی طرح جزیہ مقرر کردیں۔ کیونکہ ان کا دعویٰ اسلام فضول و بیکار ہے وہ مسلمان نہیں ہیں۔

وہ مسلمان نہیں ہیں۔ اس سے زیادہ بدنصیبی کیا ہوگی کہ بیت اللہ شریف جیسا بزرگ اور مقدس مقام اس دنیا میں موجود ہو اور وہاں تک جانے کی ہر طرح سے آدمی طاقت بھی رکھتا ہو اور پھر کوئی مسلمان اس کی زیارت کو نہ جائے جس کی زیارت کے لیے بابا آدم علیہ السلام سینکڑوں مرتبہ پیدل سفر کرکے گئے۔

(٦) اخرج ابن خزيمة وابو الشيخ في العظمة والديلمي عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان ادم اتى هذا البيت الف اتية لم يركب قط فيهن من الهند على رجليه۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کا ملک ہند سے ایک ہزار مرتبہ پیدل چل کر حج کیا۔ ان حجوں میں آپ کبھی سواری پر سوار ہوکر نہیں گئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کافروں کے مظالم سے تنگ آ کر مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی تو رخصتی کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو چوما اور آپ وسط مسجد میں کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہوئے اور آبدیدہ نم آپ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! تو اللہ کے نزدیک تمام جہاں سے پیارا و بہتر گھر ہے اور یہ شہر بھی اللہ کے نزدیک احب البلاد ہے۔ اگر کفار قریش مجھ کو ہجرت پر مجبور نہ کرتے تو میں تیری جدائی ہرگز اختیار نہ کرتا۔ (ترمذی)

(۷) جب آپ مکہ شریف سے باہر نکلے تو پھر آپ نے اپنی سواری کا منہ مکہ شریف کی طرف کر کے فرمایا: واللہ انك لخیر ارض اللہ واحب ارض اللہ الی اللہ ولولا اخرجت منك ماخرجت (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

قسم اللہ کی! اے شہر مکہ تو اللہ کے نزدیک بہترین شہر ہے، تیری زمین اللہ کو تمام روئے زمین سے پیاری ہے۔ اگر میں یہاں سے نکلنے پر مجبور نہ کیا جاتا تو کبھی یہاں سے نہ نکلتا۔

(۸) امام ابن ماجہ اپنی سند کے ساتھ لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حج هذا البیت فلم یرفث ولم یفسق رجع کما ولدته امه (ابن ماجہ ص 213)

جس نے پورے آداب و شرائط کے ساتھ بیت اللہ شریف کا حج کیا۔ نہ جماع کے قریب گیا اور نہ کوئی بے ہودہ حرکت کی وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو کر لوٹتا ہے جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن پاک صاف تھا۔

(۹) حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی حج بیت اللہ کے ارادے سے روانہ ہوتا ہے۔ اس شخص کی سواری جتنے قدم چلتی ہے ہر قدم کے عوض اللہ تعالیٰ اس کا ایک گناہ مٹاتا ہے۔ اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے۔ اور ایک درجہ جنت میں اس کے لیے بلند کرتا ہے۔ جب وہ شخص بیت اللہ شریف میں پہنچ جاتا ہے اور وہاں طواف بیت اللہ اور صفا و مروہ کی سعی کرتا ہے پھر بال منڈواتا یا کترواتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن تھا۔ (ترغیب وترہیب ص 1224)

(۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً ابن خزیمہ کی روایت ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ سے حج کے واسطے نکلا اور پیدل عرفات گیا پھر واپس بھی وہاں سے پیدل ہی آیا تو اس کو ہر قدم کے بدلے کروڑوں نیکیاں ملتی ہیں۔

(۱۱) امام بیہقی نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حج و عمرہ ساتھ ساتھ ادا کرو۔ اس پاک عمل سے فقر کو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے اور گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کو میل سے پاک کر دیتی ہے۔

(۱۲) حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس مسلمان پر حج فرض ہو جائے اس کو ادائیگی میں جلدی کرنی چاہیے۔ اور فرصت کو غنیمت جاننا چاہیے۔ نہ معلوم کل کیا پیش آئے اے ز فرصت بے خبر در ہر چہ باشی زود باش۔ میدان عرفات میں جب حاجی صاحبان اپنے رب کے سامنے ہاتھ پھیلا کر دین و دنیا کی بھلائی کے لیے دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آسمانوں پر فرشتوں میں ان کی تعریف فرماتا ہے۔ (مسند احمد)

ابو یعلیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو حاجی راستے میں انتقال کر جائے اس کے لیے قیامت تک ہر سال حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

تفاسیر قرآنی کے مطابق فرضیت حج کا بیان

وَ اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ (الحج، ۲۷)

اور لوگوں میں حج کی عام ندا کردے۔ وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں۔

(۱) صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جو اس کی حرمت وفضیلت پر دلالت کرتی ہیں ان نشانیوں میں سے بعض یہ ہیں کہ پرندے کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو اِدھر اُدھر ہٹ جاتے ہیں اور جو پرند بیمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں اسی سے انہیں شفا ہوتی ہے اور وُحوش ایک دوسرے کو حرم میں ایذا نہیں دیتے حتیٰ کہ کتے اس سرزمین میں ہرن پر نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے اور لوگوں کے دل کعبہ معظمہ کی طرف کھنچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔

اور ہر شب جمعہ کو ارواحِ اَولیاء اس کے گرد حاضر ہوتی ہیں اور جو کوئی اس کی بے حرمتی کا قصد کرتا ہے برباد ہو جاتا ہے انہیں آیات میں سے مقام ابراہیم وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن کا آیت میں بیان فرمایا گیا (مدارک وخازن واحمدی)

(۲) حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

اور یہ حکم ملا کہ اس گھر کے حج کی طرف تمام انسانوں کو بلا۔ مذکور ہے کہ آپ نے اس وقت عرض کی کہ باری تعالیٰ میری آواز ان تک کیسے پہنچے گی؟ جواب ملا کہ آپ کے ذمہ صرف پکارنا ہے آواز پہنچانا میرے ذمہ ہے۔ آپ نے مقام ابراہیم پر یا صفا پہاڑی پر ابوقبیس پہاڑ پر کھڑے ہو کر ندا کی کہ لوگو! تمہارے رب نے اپنا ایک گھر بنایا ہے پس تم اس کا حج کرو۔ پہاڑ جھک گئے اور آپ کی آواز ساری دنیا میں گونج گئی۔ یہاں تک کہ باپ کی پیٹھ میں اور ماں کے پیٹ میں جو تھے انہیں بھی سنائی دی۔ ہر پتھر درخت اور ہر اس شخص نے جس کی قسمت میں حج کرنا لکھا تھا با آواز لبیک پکارا۔ بہت سے سلف سے یہ منقول ہے، پھر فرمایا پیدل لوگ بھی آئیں گے اور سواریوں پر سوار بھی آئیں گے۔ (تفسیر ابن کثیر، حج ۲۷)

اس سے بعض حضرات نے استدلال کیا ہے کہ جسے طاقت ہو اس کے لئے پیدل حج کرنا سواری پر حج کرنے سے افضل ہے اس لئے کہ پہلے پیدل والوں کا ذکر ہے پھر سواروں کا۔ تو ان کی طرف توجہ زیادہ ہوئی اور ان کی ہمت کی قدر دانی کی گئی۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میری یہ تمنا رہ گئی کہ کاش کہ میں پیدل حج کرتا۔ اس لئے کہ فرمان الٰہی میں پیدل والوں کا ذکر ہے۔ لیکن اکثر بزرگوں کا قول ہے کہ سواری پر افضل ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کمال قدرت وقوت کے پاپیادہ حج نہیں کیا تو سواری پر حج کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری اقتدا ہے پھر فرمایا دور دراز سے حج کے لئے آئیں گے

خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا بھی یہی تھی کہ آیت (فاجعل افئدة من الناس تهوی اليهم) لوگوں کے دلوں کو اے اللہ تو ان کی طرف متوجہ کردے۔ آج دیکھ لو وہ کونسا مسلمان ہے جس کا دل کعبے کی زیارت کا مشتاق نہ ہو؟ اور جس کے دل میں طواف کی تمنائیں تڑپ نہ رہی ہوں۔

اجماع امت سے فرضیت حج کا بیان

ملک العلماء علامہ کاسانی رحمہ اللہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف بدائع الصنائع میں حج کی فرضیت پر اجماع کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں۔

"واما الإجماع: فلأن الأمة أجمعت على فرضيته "یعنی تمام امت نے حج کی فرضیت پر اجماع کیا ہے۔

حج کے فرض ہونے کی شرائط کی وضاحت کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کون سی چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زادراہ اور سواری۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

سوال کون سی چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ کا مطلب یہ ہے کہ حج واجب ہونے کی شرط کیا ہے؟ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز تو زادراہ بتایا جس کی مراد یہ ہے کہ اتنا مال وزر جو سفر حج میں جانے اور آنے کے اخراجات اور تا واپسی اہل وعیال کی ضروریات کے لئے کافی ہو اور دوسری چیز سواری بتائی جس پر سوار ہو کر بیت اللہ تک پہنچا جا سکے اگرچہ حج کے واجب ہونے کی شرطیں اور بھی ہیں مگر یہاں بطور خاص ان ہی دونوں چیزوں کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ اصل میں یہی دو شرائط ایسی ہیں جو حج کے لئے بنیادی اور ضروری اسباب کا درجہ رکھتے ہیں۔

یہ حدیث حضرت امام مالک کے مسلک کی تردید کرتی ہے ان کے ہاں اس شخص پر بھی حج واجب ہوتا ہے جو پیادہ چلنے پر قادر ہو اور تجارت یا محنت مزدوری کے ذریعہ سفر حج کے اخراجات کے بقدر روپے پیسے حاصل کر سکتا ہو۔

حج ان شرائط کے پائے جانے کے بعد فرض ہوتا ہے۔ (۱) مسلمان ہونا، کافر پر حج فرض نہیں ہے (۲) آزاد ہونا، لونڈی غلام پر حج فرض نہیں ہے۔ (۳) عاقل ہونا، مجنون، مست اور بے ہوش پر حج فرض نہیں۔ (۴) بالغ ہونا، نابالغ بچوں پر حج فرض نہیں۔ (۵) صحت مند و تندرست ہونا، بیمار، اندھے، لنگڑے، اپاہج پر حج فرض نہیں (۶) قادر ہونا یعنی اس قدر مال کا مالک ہونا جو ضرورت اصلیہ اور قرض سے زائد ہو اور اس کے زادراہ اور سواری کے کرایہ وخرچ کے لئے کافی ہو جائے نیز جن لوگوں کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے ان کے لئے بھی اس میں سے اس قدر چھوڑ جائے جو اس کی واپسی تک ان لوگوں کو کفایت کر سکے۔ (۷) راستے میں امن ہونا، اس بارے میں اکثر کا اعتبار ہے یعنی اگر اکثر لوگ امن وامان سے پہنچ جاتے ہوں تو حج فرض ہوگا، مثلاً اگر اکثر لوگ راستے میں ڈاکہ زنی وغیرہ سے لٹ جاتے ہوں یا کوئی ایسا دریا اور سمندر حائل ہو جس میں بکثرت جہاز ڈوب جاتے ہوں اور اکثر ہلاک ہو جاتے ہوں یا راستے میں اور کسی قسم کا خوف ہو تو ایسی حالت میں حج فرض نہیں ہوگا، ہاں اگر یہ حادثات کبھی کبھی اتفاقی طور پر ہو جاتے ہیں تو پھر حج کی فرضیت ساقط نہیں ہوگی (۸) عورت کے لئے ہمراہی میں شوہر یا کسی اور

محرم کا موجود ہونا جب کہ اس کے یہاں سے مکہ کی دوری بقدر مسافت سفر یعنی تین دن کی ہو۔ اگر شوہر یا محرم ہمراہی میں نہ ہوں۔ تو پھر عورت کے لئے سفر حج اختیار کرنا جائز نہیں ہے اور محرم کا عاقل بالغ ہونا اور مجوسی و فاسق نہ ہونا بھی شرط ہے۔ محرم کا نفقہ اس عورت پر ہوگا جو اپنے اپنے ساتھ حج میں لے جائے گی۔ نیز جس عورت پر حج فرض ہو وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر بھی محرم کے ساتھ حج کے لئے جاسکتی ہے۔

اگر کوئی نابالغ لڑکا یا غلام احرام باندھنے کے بعد بالغ ہو جائے یا آزاد ہو جائے اور پھر وہ حج پورا کرے تو اس صورت میں فرض ادا نہیں ہوگا! ہاں اگر لڑکا فرض حج کے لئے از سر نو احرام باندھے گا تو صحیح ہو جائے گا۔ لیکن غلام کا احرام فرض حج کے لئے اس صورت میں بھی درست نہیں ہوگا۔

باب وُجُوبِ الْعُمْرَةِ .

یہ باب وجوب عمرہ کے بیان میں ہے

2620 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ . قَالَ "فَحُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ" .

☆☆ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد عمر رسیدہ شخص ہیں وہ حج کے لیے یا عمرے کے لیے جانے یا سواری پر سوار ہونے کی استطاعت نہیں رکھتے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کرلو اور عمرہ بھی کرلو۔

عمرہ کے لغوی معنی کا بیان

علامہ شرنبلالی لکھتے ہیں: عمرہ کا لغوی معنی ہے: زیارت اور اس کا شرعی معنی ہے: بیت اللہ کی زیارت کرنا عمرہ کرنا سنت ہے۔ اس میں میقات سے احرام باندھنا کعبہ کا طواف کرنا صفا اور مروہ میں سعی کرنا اور حلق یا قصر کرنا واجب ہے اور احرام باندھنا شرط ہے اور طواف کا اکثر حصہ فرض ہے۔ (مراقی الفلاح ص ۴۴۵ مطبوعہ مطبع مصطفیٰ البابی واولادہ مصر ۱۳۵۶ھ)

عمرہ کی شرعی حیثیت کا بیان

امام ابوالحسن فرغانی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں عمرہ سنت ہے جبکہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ فرض ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرہ فرض ہے۔ جس طرح حج فرض ہے۔ اور ہماری دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج فرض ہے جبکہ عمرہ تطوع (نفل) ہے۔ لہٰذا عمرے کو کسی وقت کے مقید نہیں کیا گیا۔ اور وہ غیر کی نیت سے بھی ادا ہو جاتا ہے جس طرح

2620-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب الرجل يحج عن غيره (الحديث 1810) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب منه (الحديث 930) و اخرجه النسائي في مناسك الحج، العمرة عن الرجل الذي لا يستطيع (الحديث 2636) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الحج عن الحي اذا لم يستطع (الحديث 2906) . تحفة الاشراف (11173) .

فائت الحج میں ہے اور یہ نفل کی علامت ہے۔

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کی بیان کردہ روایت کی تاویل یہ ہے کہ عمرہ اعمال کے ساتھ اسی طرح مقرر ہے جس طرح حج مقرر ہے۔ لہٰذا تعارض آثار کے ساتھ فرضیت ثابت نہ ہوگی۔ اور فرمایا: عمرہ صرف طواف وسعی ہے اور اسے ہم نے باب التمتع میں ذکر کر دیا ہے اور اللہ ہی سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ (ہدایہ اولین، کتاب الحج، لاہور)

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے تو اقرع بن حابس کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہر سال (حج کرنا فرض ہوا ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چہ میں اس حج کے (ہر سال فرض ہونے کے سوال) کے بارے میں ہاں کہہ دیتا تو یقیناً (ہر سال حج کرنا) واجب (یعنی فرض) ہو جاتا تو نہ تم اس حکم پر عمل کر پاتے اور نہ تم اس کی استطاعت ہی رکھتے، حج پوری زندگی میں بشرط قدرت ایک ہی مرتبہ فرض ہے ہاں جو شخص ایک بار سے زیادہ کرے وہ نفل ہوگا (جس پر اسے بہت زیادہ ثواب ملے گا)۔ (احمد، نسائی، دارمی)

عمرہ واجب نہیں ہے بلکہ عمر بھر میں ایک مرتبہ سنت مؤکدہ ہے عمرہ کے لئے کسی خاص زمانہ کی شرط نہیں ہے، جیسا کہ حج کے لئے ہے بلکہ جس وقت چاہے کر سکتا ہے اسی طرح ایک سال میں کئی مرتبہ بھی عمرہ کیا جا سکتا ہے، البتہ غیر قارن کو ایام حج میں عمرہ کرنا مکروہ ہے ایام حج کا اطلاق یوم عرفہ یوم نحر اور ایام تشریق پر ہوتا ہے۔ عمرہ کا رکن طواف ہے اور اس میں دو چیزیں واجب ہیں ایک تو صفا و مروہ کے درمیان سعی اور دوسرے سر منڈوانے یا بال کتروانا۔ جو شرائط اور سنن وآداب حج کے ہیں وہی عمرہ کے بھی ہیں۔

عمرے وجوب یا عدم وجوب میں فقہی مذاہب کا بیان

علامہ ابن قدامہ مقدسی حنبلی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جس بندے پر حج فرض ہے دونوں میں روایات میں سے ایک روایت یہ ہے کہ اس پر عمرہ بھی واجب ہے۔ اور یہ ایک روایت حضرت عمر، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، سعید بن میتب، طاؤس، ثوری، اسحاق، مجاہد، حسن، ابن سیرین، شعبی رضی اللہ عنہم اور حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ سے بھی ایک روایت اسی طرح ہے۔

دوسری روایت یہ ہے کہ عمرہ واجب نہیں ہے۔ یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت امام مالک ،ابوثور اور اصحاب رائے نے اسی طرح کہا ہے۔ اور یہ حدیث پیش کی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا عمرہ واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ عمرہ کرنا افضل ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: حج جہاد ہے اور عمرہ نفل ہے۔ اس کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ کیونکہ عمرہ غیر موقت نسک ہے لہٰذا یہ واجب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ سال میں کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔

ہمارے نزدیک (فقہاء مالکیہ) عمرہ واجب ہے کیونکہ دلیل یہ ہے "وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ" (البقرہ، ۱۹۶) یہاں

عمرے کا عطف حج پر ڈالا گیا ہے۔اور امر وجوب کا تقاضہ کرتا ہے اور معطوف علیہ اور معطوف حکم میں برابری کا تقاضہ کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عمرہ قرینہ کتاب اللہ میں قرینہ حج میں سے ہے۔حضرت رزین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد گرامی بوڑھے ہیں جو حج اور عمرے کی طاقت نہیں رکھتے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔(ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔بہر حال امام ترمذی کی بیان کردہ حدیث کے بارے میں امام شافعی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ وہ ضعیف ہے اور اس قسم کی حدیث سے عمرے کا نفل ثابت نہیں ہوتا۔علامہ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ اس کی اسانید صحیح نہیں ہے۔
(المغنی، ج ۳، ص ۶۸، بیروت)

عمرے کے عدم وجوب میں فقہ حنفی کے دلائل کا بیان

حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کیا تو ہمارے پاس ایک اونٹ تھا مگر ابو معقل نے اس کو راہ خدا میں دے دیا تھا ہم بیمار ہوئے اور ابو معقل اسی بیماری میں فوت ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لے گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج سے فارغ ہو کر آئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ام معقل تم ہمارے ساتھ حج کے لیے کیوں نہ گئیں میں نے عرض کیا میں نے تیاری کر لی تھی لیکن ابو معقل انتقال کر گئے نیز ہمارے صرف ایک اونٹ تھا جس پر ہم حج کرتے مگر ابو معقل نے (مرتے وقت) وصیت کر دی کہ اس اونٹ کو راہ خدا میں دے دیا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تو اسی اونٹ پر حج کے لیے کیوں نہ نکلی کیونکہ حج بھی تو فی سبیل اللہ ہے خیر اب تو ہمارے ساتھ تیرا حج جاتا رہا پس تو رمضان میں عمرہ کر لے کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا (ثواب میں) حج کے برابر ہے ام معقل کہا کرتی تھیں کہ حج پھر حج ہے اور عمرہ عمرہ ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں یہ فرمایا تھا (کہ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے) پتہ نہیں یہ حکم میرے لیے ہی خاص تھا یا عام تھا۔(سنن ابوداؤد)

تخصیص اوقات سے فضیلت عمرہ سے عدم وجوب کا بیان

امام ابن ماجہ علیہ الرحمہ اپنی اسناد کے ساتھ لکھتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ حج جہاد ہے اور عمرہ نفل ہے۔

حضرت عبداللہ بن اوفی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب عمرہ کیا ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔آپ ﷺ نے طواف کیا تو ہم نے آپ کے ساتھ ہی طواف کیا آپ نے نماز ادا کی تو ہم نے آپ کے ساتھ ہی نماز ادا کی اور ہم (آڑ بن کر) آپ ﷺ کو اہل مکہ سے پوشیدہ رکھتے تھے کہ کوئی آپ کو ایذاء نہ پہنچا سکے۔

حضرت وہب بن خنبش فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔حضرت ہرم بن خنبش بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

حضرت ابو معقل سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ذی قعدہ میں عمرہ کیا۔(سنن ابن ماجہ، کتاب الحج)

ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر عمرہ فرض یا واجب ہوتا تو اس کی فضیلت تخصیص رمضان کے ساتھ حج کی طرح ثواب میں نہ ہوتی۔ان احادیث سے تخصیص اوقات کی بناء پراس کے ثواب کو حج کی طرح دیا جانا خودامر کی دلیل ہے کہ عمرہ فرض نہیں ہےاوراس کی فرضیت نہ تو علی الاطلاق ہےاورنہ ہی حج کی طرح فرضیت ہے۔لہٰذا ہم فقہ حنفی کی پاسبانی کرتے ہیں یہ ضرو کہیں گے۔دیگر فقہی مذاہب سے فقہ حنفی دلائل قوی ہیں اور شریعت اسلامیہ کے فقہی مسائل میں زیادہ قریب الی الشرع ترجمانی کرنے والے مسائل اسی فقہی مذہب میں ہے۔

عدم توقیت عدم فرضیت کی دلیل

فقہاء احناف کی یہ دلیل نہایت قوی ہے کہ اگر عمرے کا شریعت میں حکم وجوبی ہوتا تو اس میں توقیت کی شرط ضرور ہوتی جبکہ عمرہ تمام سال میں جائز ہے۔اوراس کے لئے توقیت کا نہ پایا جانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حرم شریف میں فرض ہونے والے حج اوراس عمرے میں ضرورافتراق ہے۔اوریہی افتراق ہی اس کے عدم وجوب کی دلیل ہے۔

تعارض آثار سقوط فرضیت کی دلیل

ہم فقہاء احناف کی یہ دلیل بھی قرائن فقہیہ کے سب سے زیادہ قریب ہے کہ دیگر مذاہب نے جس قدر عمرے کی فرضیت یا وجوب میں آثار ذکر کیے ہیں ان میں کثیر تعارض ہے جو عمرے کی فضیلت کو بیان کرنے والا ہےاس کے وجوب کو ثابت کرنے والا نہیں ہے۔لہٰذا عمرہ فرض نہیں ہے بلکہ عمرہ سنت ہے۔

اہل مکہ پرعدم وجوب عدم فرضیت کی دلیل

وليس على أهل مكة عمرة نص عليه أحمد وقال : كان ابن عباس يرى العمرة واجبة ويقول : يا أهل مكة ليس عليكم عمرة إنما عمرتكم طوافكم بالبيت بهذا قال عطاء وطاوس : قال عطاء : ليس أحد من خلق الله إلا عليه حج وعمرة واجبان لا بد منهما لمن استطاع إليهما سبيلا إلا أهل مكة فإن عليهم حجة وليس عليهم عمرة من أجل طوافهم بالبيت ووجه ذلك أن ركن العمرة ومعظمها الطواف بالبيت وهم يفعلونه فاجزأ عنهم وحمل القاضي كلام أحمد على أنه لا عمرة عليهم مع الحجة لأنه يتقدم منهم فعلها في غير وقت الحج والأمر على ما قلناه .

(المغنی، ج ۳،ص ۱۶۸، بیروت)

عمرہ فرض نہیں لہٰذا وہ قرض بھی نہیں

جو علت میت کی طرف سے حج کے جائز ہونے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے وہ علت عمرہ میں نہیں پائی جاتی لہٰذا فوت شدہ کی طرف سے عمرہ کو فوت شدہ کی طرف سے حج پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق یا قیاس باطل یا غلط ہے! البتہ حج بدل کی طرح عمرہ بدل کیا جاسکتا ہے اس پر نص موجود ہے۔

اس پر حج فرض ہو گیا ہو لیکن وہ زندگی بھر حج نہ کر سکے تو اسکے اولیاء اسکے ترکہ میں سے جس طرح باقی قرض ادا کریں گے ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا قرض حج بھی ادا کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی صورت کو قرض سے تشبیہ دی ہے۔

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً اقْضُوا اللَّهَ فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ (صحیح بخاری كتاب الحج باب الحج والنذور عن الميت)

عمرہ متعدد بار کرنے میں شوافع وحنابلہ کے دلائل

علامہ ابن قدامہ حنبلی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: عمرہ کے تکرار میں کوئی حرج نہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنے پر ابھارا اور ان دونوں عمروں کے مابین وقت کی کوئی تحدید نہیں کی۔

ابن قدامہ اپنی کتاب المغنی میں کہتے ہیں: سال میں کئی ایک بار عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، علی ابن عمر، ابن عباس، انس، اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور عکرمہ، امام شافعی، سے یہ روایت کیا گیا ہے، اس لئے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایک ماہ میں دو بار عمرہ کیا اور اس لئے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ کے مابین گناہوں کا کفارہ ہے۔ (متفق علیہ)

فقہاء شوافع حنابلہ کے اس مؤقف پر یہ نقض وارد ہوتا ہے کہ اگر عمرہ فرض یا واجب نہیں ہے تو پھر اس کے تعدد کی اباحت کی دلیل کیا ہے۔ اور اگر وہ حج پر قیاس کریں تو پھر حج وعمرے کا فرق کیا رہ جائے گا۔ لہٰذا عمرہ وہ عبادت ہوئی جس کے وقت میں کوئی تعین نہ ہوا۔ تعداد میں کوئی تعین نہ ہوا۔ وجوب میں کس طرح تعین کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا فقہاء احناف کے مطابق یہ سنت ہی ہوگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کا بیان

حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ عمرہ کیا صرف وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا ہے اس کے علاوہ باقی سب عمرے ذی القعدہ میں تھے۔

ایک عمرہ تو حدیبیہ سے، یا حدیبیہ کے زمانے میں ذی القعدہ کے مہینہ میں، اور ایک عمرہ آئندہ برس ذی القعدہ میں اور

ایک عمرہ جعرانہ سے یہ بھی ذی القعدہ میں تھا جب کہ آپ نے مال غنیمت بھی تقسیم فرمایا۔

صحیح بخاری رقم الحدیث، الحج (1654) صحیح مسلم رقم الحدیث، (الحج 1253)

حافظ ابن قیم کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد چار عمرے کیے جو سب کے سب ذی القعدہ کے مہینہ میں تھے۔ پہلا: عمرہ حدیبیہ: یہ سب سے پہلا عمرہ ہے جو کہ چھ ھجری میں کیا تو مشرکین مکہ میں انہیں روک دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے اونٹ وہیں ذبح کردیے اور خود اور صحابہ کرام نے اپنے سر منڈوا کر اپنے احرام سے حلال ہو گئے اور اس سال مدینہ واپس تشریف لے آئے۔ دوسرا: عمرہ قضاء: حدیبیہ کے بعد والے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور وہاں تین دن قیام فرمایا اور عمرہ مکمل کرنے کے بعد وہاں سے واپس تشریف لائے۔ تیسرا: وہ عمرہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے ساتھ کیا تھا۔ چوتھا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی جانب نکلے اور مکہ واپسی پر جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ داخل ہوئے۔۔ حافظ ابن قیم کا کہنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرے چار سے زائد نہیں ہیں۔ زاد المعاد (2/93-90)

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں: علماء کرام کا کہنا ہے کہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمرے ذی القعدہ کی فضیلت اور دور جاھلیت کی مخالفت کی بنا پر اس مہینہ میں کیئے، اس لیے کہ اہل جاہلیت کا یہ خیال تھا کہ ذی القعدہ میں عمرہ کرنا بہت بڑے فجور کا کام ہے جیسا کہ پیچھے بیان ہو چکا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کء بار اس لیے کیا تاکہ لوگوں کے لیے اچھی طرح بیان ہو جائے کہ اس مہینہ میں عمرہ کرنا جائز ہے، اور جو کچھ اہل جاہلیت کرتے تھے وہ باطل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ شرح مسلم (8/235)

باب فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ .

یہ باب مبرور حج کی فضیلت کے بیان میں ہے

2621 - اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ - وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ - عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْحَجَّةُ الْمَبْرُوْرَةُ لَيْسَ لَهَا جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ وَالْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مبرور حج کی جزا صرف جنت ہے اور ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

2622 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُهَيْلٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْحَجَّةُ الْمَبْرُوْرَةُ لَيْسَ لَهَا ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ" . مِثْلَهُ سَوَاءً اِلَّا اَنَّهُ قَالَ "تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا" .

2621-اخرجه مسلم في الحج، باب في فضل الحج، والعمرة و يوم عرفة (الحديث 437) و اخرجه النسائي في مناسك الحج، فضل الحج المبرور (الحديث 2622) . تحفة الاشراف (12561) .

2622-تقدم (الحديث 2621) .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مبرور حج کا ثواب صرف جنت ہے۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ عمرہ ان دونوں کے درمیان (ہونے والے گناہوں) کا کفارہ بن جاتا ہے۔

باب فَضْلِ الْحَجِّ .

یہ باب حج کرنے کی فضیلت کے بیان میں ہے

2623 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ "الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ" . قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ "الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" . قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ "ثُمَّ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا' اُس نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' اُس نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر مبرور حج ہے۔

تین قسم کے لوگ اللہ کے مہمان ہیں

2624 - اَخْبَرَنَا عِيْسَی بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَثْرُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ اَبِیْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ الْغَازِیْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین لوگ اللہ کے مہمان ہوتے ہیں: نمازی' حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔

2625 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "جِهَادُ الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْرِ وَالضَّعِيْفِ وَالْمَرْاَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عمر رسیدہ شخص' نابالغ بچے' کمزور شخص اور عورت کا جہاد' حج کرنا اور عمرہ کرنا ہے۔

2623-اخرجه مسلم في الايمان، باب بيان كون الايمان بالله تعالى افضل الاعمال (الحديث 135) . و اخرجه النسائي في الجهاد، ما يعدل الجهاد في سبيل الله عزوجل (الحديث 3130) . تحفة الاشراف (13280) .

2624-انفرد به النسائي . و سياتي (الحديث 3121) . تحفة الاشراف (12594) .

2625-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15002) .

فرضیت حج کے لئے شرط بلوغت کا بیان

امام ابوالحسن فرغانی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں آزادی وبلوغ کی شرط اس وجہ سے لگائی گئی ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :اگر کسی غلام نے دس حج کیے پھر وہ آزاد ہو گیا تو اس پر اسلام کا حج فرض ہے۔ اور جس بچے نے دس حج کیے پھر وہ بالغ ہو گیا تو اس پر اسلام کا حج فرض ہے۔ کیونکہ حج ایک عبادت ہے۔ اور بچوں سے تمام عبادات کو اٹھالیا گیا ہے۔ اور صحت مکلف کے لئے عقل شرط ہے۔ اور اسی طرح اعضاء کو تندرست ہونا شرط ہے کیونکہ اعضاء کی سلامتی کے بغیر عجز لازم آئے گا۔

اور نابینا جب ایسے بندے کو پائے جو اس کی سفری مشقت کو دور کرنے والا ہو اور زادِ راہ اور سواری بھی پائے تب بھی امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک اس پر حج فرض نہیں ہے۔ جبکہ صاحبین نے اختلاف کیا ہے جو کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا ہے۔

مفلوج الرجل کے بارے میں حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ اس پر واجب ہے کیونکہ وہ دوسرے کے ساتھ استطاعت رکھتا ہے۔ لہٰذا وہ راحلہ کے ساتھ استطاعت رکھنے والے کی طرح ہو گیا۔

حضرت امام محمد علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ مفلوج الرجل پر حج فرض نہیں ہے کیونکہ وہ خود بہ خود اس پر قادر نہیں ہے بہ خلا ف نابینا کے کیونکہ اگر اس کی کوئی مدد کرنے والا ہو تو وہ بالذات خود ادا کرنے والا ہے لہٰذا وہ مقام حج سے بھٹکنے والے کے مشابہ ہو گیا۔

اور زادِ راہ اور سواری پر قادر ہونا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اتنا مال ہو جس سے سواری ایک شق یا ایک راس زاملہ کرائے پر لے سکے۔ اور آنے جانے کے نفقہ پر قدرت رکھنے والا ہو۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ سے راہ حج سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ زادِ راہ اور سواری ہے۔ (حاکم) اور اگر عقبہ (باری) کرائے پر حاصل کرنے کی طاقت ہو تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ دونوں اشخاص جب باری سے سواری کرتے ہیں تو تمام سفر میں راحلہ نہ پایا گیا۔ (ہدایہ، کتاب الحج)

حج کے لئے تندرستی کے لزوم کا بیان

علامہ علاؤ الدین حصکفی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حج ہر مسلم آزاد بالغ صحت مند پر لازم ہے (یعنی ہر اس آفت سے محفوظ ہو جس کے باوجود سفر نہیں کیا جا سکتا، پس لولے، فالج زدہ اور ایسے بڑے بوڑھے پر حج فرض نہیں جو سواری پر قائم نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح نابینا پر بھی فرض نہیں اگر چہ کوئی اس کا معاون ہو، امام صاحب کے ظاہر مذہب کے مطابق نہ ان کی ذوات پر لازم اور نہ ان پر نائب بنانا لازم ہے، اور ایک روایت صاحبین سے یہی ہے۔ ظاہر الروایہ صاحبین سے یہ ہے کہ ان پر حج بدل کروانا لازم ہے تحفہ سے ظاہراً یہی معلوم ہوتا ہے کہ صاحبین کا قول مختار ہے،

علامہ اسبیجابی میں اسی طرح ہے فتح میں اس کو قوی کہا۔ اللباب میں تصحیح اقوال میں اختلاف منقول ہے، اسی کی شرح میں ہے کہ نہایہ میں پہلے قول کو لیا گیا ہے، بحر العمیق میں ہے کہ یہی مذہب صحیح ہے، قاضیخان نے شرح الجامع میں دوسرے قول کو صحیح کہا ہے، اور اسے کثیر المشائخ نے اختیار کیا۔ (درمختار، ج، ص، کتاب الحج مطبع مجتبائی دہلی)

سواری اور زادہ راہ کی شرط کا بیان

علامہ شامی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ایسے زادراہ اور سواری پر قادر ہو جو اس کی ضروریات سے زائد ہو، ان میں اس کی رہائش اور اس کی مرمت بھی ہے، اگر اس کے پاس مال ہے کہ وہ رہائش اور خادم خریدتا ہے اور باقی اتنا مال نہیں بچتا جو حج کے لیے کافی ہو اس پر حج فرض نہیں ہوگا، خلاصہ۔ اور نھر میں ہے اگر وہ کسی کاروبار کا محتاج ہے تو اس کے لیے سرمایہ کا باقی رہنا بھی شرط ہے اور اگر محتاج نہیں تو پھر یہ شرط نہ ہوگی، مختلف لوگوں کے اعتبار سے سرمایہ مختلف ہوسکتا ہے، بحر۔ اور کاروبار سے مراد اتنا ہے جس سے اپنی اور اپنے عیال کے لیے بقدر کفایت روزی حاصل ہوسکے۔ (رد المحتار، ج ۲، ص ۱۵۶، مطبع مجتبائی دہلی)

نابالغ کو بھی حج کا ثواب ملتا ہے جبکہ بعد بلوغت حج فرض ساقط نہ ہوگا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر حج کے دوران روحاء میں جو مدینہ سے ۳۶ کوس کے فاصلے پر ایک جگہ کا نام تھا ایک قافلے سے ملے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم کون قوم ہو؟ قافلے والوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں پھر قافلے والوں نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ہوں یہ سن کر ایک عورت نے ایک لڑکے کو ہاتھ میں لے کر کجاوے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پکڑ کر بلند کیا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا اس کے لئے حج کا ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! اور تمہارے لئے بھی ثواب ہے۔ (مسلم، ابوداؤد)

عورت کے سوال کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کا مطلب یہ تھا کہ لڑکا اگرچہ نابالغ ہے اور اس پر حج فرض نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ حج میں جائے گا تو اسے نفلی حج کا ثواب ملے گا اور چونکہ تم اس بچے کو افعال حج سکھلاؤ گی، اس کی خبرگیری کروگی اور پھر یہ کہ تم ہی اس کے حج کا باعث بنوگی اس لئے تمہیں بھی ثواب ملے گا۔

مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی نابالغ حج کرے تو اس کے ذمہ سے فرض ساقط نہیں ہوگا اگر بالغ ہونے کے بعد فرضیت حج کے شرائط پائے جائیں گے تو اسے دوبارہ پھر کرنا ہوگا، اسی طرح اگر غلام حج کرے تو اس کے ذمہ سے بھی فرض ساقط نہیں ہوتا، آزاد ہونے کے بعد فرضیت حج کے شرائط پائے جانے کی صورت میں اس کے لئے دوبارہ حج کرنا ضروری ہوگا۔ ان کے برخلاف اگر کوئی مفلس حج کرے تو اس کے ذمہ سے فرض ساقط ہو جائے گا۔ مال دار ہونے کے بعد اس پر دوبارہ حج کرنا واجب نہیں ہوگا۔

نابالغ سے فرض حج اس لئے بھی ساقط نہ ہوگا کیونکہ وہ فرض کی نیت کا اہل نہیں ہے۔ اور یہی دلیل غلام وغیرہ کے بارے میں بھی ہے۔

حج کرنے والے کے گناہوں کی بخشش کا بیان

2626 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ - وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ - عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ

يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ"۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جوشخص بیت اللہ کا حج کرے اور اس دوران کوئی بے ہودگی اور گناہ نہ کرے تو جب وہ واپس آتا ہے تو یوں ہوتا ہے جیسے اُس کی ماں نے اُسے (ابھی) جنم دیا ہے۔

شرح

جوشخص اللہ کے لئے حج کرے" کا مطلب یہ ہے کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور صرف اس کے حکم کی بجا آوری کے لئے حج کرے، دکھانے، سنانے کا جذبہ یا غرض ومقصد پیش نظر نہ ہو۔ اس سلسلے میں اتنی بات ضرور جان لینی چاہئے کہ جوشخص حج اور تجارت یا مال وغیرہ لانے، دونوں کے قصد سے حج کے لئے جائے گا تو اسے ثواب کم ملے گا بہ نسبت اس شخص کے جو صرف حج کے لئے جائے گا کہ اسے ثواب زیادہ ملے گا۔ "رفث" کے معنی ہیں جماع کرنا، فحش گوئی میں مبتلا ہونا اور عورتوں کے ساتھ ایسی باتیں کرنا جو جماع کا داعیہ اور اس کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ "اور نہ فسق میں مبتلا ہو" کا مطلب یہ ہے کہ حج کے دوران گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے اور صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرے۔ یہ ذہن میں رہے کہ گناہوں سے توبہ نہ کرنا بھی کبیرہ گناہوں ہی میں شمار ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی سے واضح ہوتا ہے آیت (ومن لم يتب فاولئك هم الظالمون)۔ اور جس نے توبہ نہیں کی تو یہی وہ ہیں جو اپنے حق میں ظالم ہیں۔ حاصل یہ کہ جوشخص خالصۃ للہ حج کرے اور اس حج کے دوران جماع اور فحش گوئی میں مبتلا نہ ہو اور نہ گناہ کی دوسری چیزوں کو اختیار کرے تو گناہ سے ایسا ہی پاک وصاف ہو کر حج سے واپس آتا ہے جیسا کہ گناہوں سے پاک وصاف ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

2627 – اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ حَبِيْبٍ - وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ عَمْرَةَ - عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِىْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَخْرُجُ فَنُجَاهِدَ مَعَكَ فَاِنِّىْ لَا اَرٰى عَمَلًا فِى الْقُرْاٰنِ اَفْضَلَ مِنَ الْجِهَادِ . قَالَ "لَا وَلٰكِنَّ اَحْسَنُ الْجِهَادِ وَاَجْمَلُهُ حَجُّ الْبَيْتِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ" .

☆☆ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم (خواتین) بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہوا کریں' کیونکہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ قرآن میں سب سے زیادہ فضیلت جہاد کی ذکر کی گئی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! (خواتین کے لیے) سب سے بہترین اور سب سے عمدہ جہاد' بیت اللہ کا مبرور حج ہے۔

2626-اخرجه البخاري في المحصر، باب قول الله تعالٰى (فلا رفث) (الحديث 1819)، و باب قول الله عزوجل (ولا فسوق ولا جدال في الحج (الحديث 1820) و اخرجه مسلم في الحج، باب في فضل الحج و العمرة و يوم عرفة (الحديث 438) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في ثواب الحج و العمرة (الحديث 811) و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب فضل الحج و العمرة (الحديث 2889) . تحفة الاشراف (13431) .

2627-اخرجه البخاري في الحج، باب فضل الحج المبرور (الحديث 1520)، و في جزاء الصيد، باب حج النساء (الحديث 1861)، و في الجهاد، باب فضل الجهاد و السير (الحديث 2784)، و باب جهاد النساء (الحديث 2876) بمعناه مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الحج جهاد النساء (الحديث 2901) بمعناه . تحفة الاشراف (17871) .

باب فَضْلِ الْعُمْرَةِ .

یہ باب عمرہ کرنے کی فضیلت کے بیان میں ہے

2628 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور مبرور حج کی جزا صرف جنت ہے۔

باب فَضْلِ الْمُتَابَعَةِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ .

یہ باب حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کرنے کی فضیلت میں ہے

2629 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِى الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کرو کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں' بالکل اُسی طرح جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے۔

2630 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِى الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ ثَوَابٌ دُوْنَ الْجَنَّةِ".

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کرو کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے' سونے اور چاندی کے کھوٹ کو ختم کر دیتی ہے اور مبرور حج کا ثواب جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

2628-اخرجه البخاري في العمرة، باب العمرة، وجوب العمرة و فضلها (الحديث 1773) . و اخرجه مسلم في الحج باب في فضل الحج و العمرة و يوم عرفة (الحديث 437) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب فضل الحج و العمرة (الحديث 2888) . تحفة الاشراف (12573) .

2629-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6308) .

2630-اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في ثواب الحج و العمرة (الحديث 810) . تحفة الاشراف (9274) .

باب الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِىْ نَذَرَ اَنْ يَّحُجَّ .

یہ باب ہے کہ ایسے مرحوم شخص کی طرف سے حج کرنا جس نے حج کرنے کی نذر مانی ہو

2631 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَاَتَى اَخُوهَا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ "اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ" . قَالَ نَعَمْ . قَالَ "فَاقْضُوا اللّٰهَ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے حج کرنے کی نذر مانی' اُس کا انتقال ہوگیا' اُس خاتون کا بھائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہاری بہن کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اُسے ادا کر دیتے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اللہ تعالیٰ کے حق کو بھی ادا کردو کیونکہ وہ پورا ہونے کا زیادہ حقدار ہے۔

باب الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِىْ لَمْ يَحُجَّ .

باب جس مرحوم نے حج نہ کیا ہو اُس کی طرف سے حج کرنا

2632 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُوْسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِىُّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَتِ امْرَاَةٌ سِنَانَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُهَنِىِّ اَنْ يَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَيُجْزِءُ عَنْ اُمِّهَا اَنْ تَحُجَّ عَنْهَا قَالَ "نَعَمْ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّهَا دَيْنٌ فَقَضَتْهُ عَنْهَا اَلَمْ يَكُنْ يُجْزِءُ عَنْهَا فَلْتَحُجَّ عَنْ اُمِّهَا" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے حضرت سنان بن سلمہ جہنی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کریں کہ اُس خاتون کی والدہ فوت ہو چکی ہیں' اُنہوں نے حج نہیں کیا تھا تو اگر وہ اپنی والدہ کی طرف سے حج کر لیتی ہیں' تو کیا یہ درست ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اگر اُس کی ماں کے ذمے قرض ہوتا' اور وہ اُس کو اُس کی طرف سے ادا کر دیتی' تو کیا یہ اُس (والدہ) کی طرف سے ادا نہ ہو جاتا تو وہ اپنی والدہ کی طرف سے حج بھی کر لے۔

2631-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب الحج و النذور عن الميت (الحديث 1852) بنحوه، و في الايمان و النذور، باب من مات و عليه نذر (الحديث 6699)، و في الاعتصام بالكتاب و السنة، باب من شبة اصلًا معلومًا باصل مبين و قد بين النبي صلى الله عليه وسلم حكمهما ليفهم السائل (الحديث 7315) . تحفة الاشراف (5457) .

2632-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6505) .

2633 - اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَكِيمٍ الْاَوْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيهَا مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ قَالَ "حُجِّی عَنْ اَبِيكِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے والد کے بارے میں دریافت کیا' جس کا انتقال ہو چکا تھا' اور اُس نے حج نہیں کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔

اہل سنت و جماعت کے نزدیک ایصال ثواب کا بیان

اہل سنت و جماعت کے نزدیک اس باب میں قاعدہ فقہیہ یہ ہے کہ انسان اپنے عمل میں اختیار رکھتا ہے کہ وہ دوسرے کو ثواب پہنچائے۔ خواہ وہ عمل نماز ہو یا روزہ ہو یا صدقہ ہو یا اس کے علاوہ ہو۔ کیونکہ روایت کی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس طرح کے دو مینڈھوں کی قربانی کی کہ ان سیاہی میں کچھ سفیدی ملی ہوئی تھی۔ ان میں سے ایک اپنی طرف سے جبکہ دوسرا اپنی امت کے ان افراد کی طرف سے تھا جنہوں نے اللہ وحدانیت کا اقرار کیا اور آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دی۔ لہٰذا آپ ﷺ نے دو بکریوں میں ایک بکری کی قربانی اپنی امت کی طرف سے کی۔ (ہدایہ، کتاب الحج، لاہور)

دوسروں کی طرف سے حج کرنے میں احادیث کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ (حجۃ الوداع میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل کو دیکھنے لگی نبی کریم ﷺ فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے اس عورت نے کہا یا رسول اللہ ﷺ "اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا تو ایسے وقت کہ میرا باپ نہایت بوڑھا ہے۔ اور وہ اونٹنی پر جم نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ قصہ حج وداع کا ہے۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث ۱۵۱۳)

اگر کسی صاحب پر حج فرض تھا حج کی ادائیگی سے پہلے اُن کا انتقال ہوجائے اور اُنہوں نے حج کے متعلق وصیت نہیں کی تو ایسے صاحب کی جانب سے اگر ان کے ورثہ میں سے کوئی ان کی جانب سے حج کریں تو اس مسئلہ میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حج کو فرض حج کے قائم مقام کردے اور مرحوم کی جانب سے حج کی فرضیت ساقط ہوجائے

2633-اخرجه البخاري في الحج، باب وجوب الحج و فضله (الحديث 1513)، و في جزاء الصيد، باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة (الحديث 1854)، و باب حج المراة عن الرجل (الحديث 1855)، و في المغازي، باب حجة الوداع (الحديث 4399) بمعناه مطولًا، و في الاستئذان، باب قول الله تعالٰى (يا ايها الذين امنوا لا تدخلوا بيوتًا غير بيوتكم حتى تستانسوا......) (الحديث 6228) بمعناه مطولًا . و اخرجه مسلم في الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة و هرم و نحوهما او للموت (الحديث 407) بمعناه مطولًا . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب الرجل يحج مع غيره (الحديث 1809) بمعناه مطولًا . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الحج عن الحي الذي لا يستمسك على الرحل (الحديث 2634) بمعناه و تشبيه قضاء الحج بقضاء الدين (الحديث 2639)، و حج المراة عن الرجل (و الحديث 2640 و 2641) بمعناه مطولًا، و في آداب القضاة، الحكم بالتشبيه و التمثيل و ذكر الاختلاف على الوليد بن مسلم في حديث ابن عباس (الحديث 5405 و 5406 و 5407)، و ذكر الاختلاف على يحي بن ابي اسحاق فيه (الحديث 5408) . تحفة الاشراف (5670) .

ہاں ورثہ کے علاوہ غیر وارث کوئی شخص حج کرے تو نفل حج ہوگا فریضہ کی ادائیگی نہ ہوگی۔
اگر آپ کے والد پر حج فرض تھا جیسا کہ آپ نے سوال میں ذکر کیا ہے کہ سفر حج کی تیاری ہو چکی تھی ان کا انتقال ہو گیا اور انہوں نے اس سلسلہ میں کوئی وصیت نہیں کی تھی ایسی صورت میں ورثہ میں کوئی حج بدل کرلیں تو ان کی جانب سے ان شاء اللہ تعالیٰ فرض حج ادا ہو جائے گا والد یا والدہ کی جانب سے حج کرنا اولاد کے لئے بڑی سعادت و خوش بختی عظیم فضیلت وثواب کا باعث ہے۔

امام دار قطنی روایت کرتے ہیں۔

عن جابر بن عبدالله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حج عن ابيه او امه فقد قضى عنه حجته و كان له فضل عشر حجج .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والد یا والدہ کی جانب سے حج کیا یقیناً اس نے ان کی جانب حج ادا کرلیا اور اسے دس حج کی ادائیگی کی فضیلت حاصل ہے۔ (سنن الدار قطنی کتاب الحج رقم الحدیث: 2641)

امام طبرانی کی معجم اوسط میں روایت ہے:

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حج عن والديه او قضى عنهما مغرما بعثه الله يوم القيامة مع الابرار .

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ کی جانب سے حج کیا یا ان کی جانب سے قرض ادا کیا اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن نیکوکاروں کے ساتھ مبعوث فرمائے گا۔ (معجم اوسط طبرانی رقم الحدیث: 7800) ردالمحتار کتاب الحج باب الحج عن الغیر میں ہے

الذى تحصل لنا من مجموع ما قررناه ان من اهل بحجة عن شخصين ، فإن امراه بالحج وقع حجه عن نفسه البتة ، وإن عين احدهما بعد ذلك . وله بعد الفراغ جعل ثوابه لهما او لاحدهما ، وإن لم يامراه فكذلك إلا إذا كان وارثا وكان على الميت حج الفرض ولم يوص به فيقع عن الميت عن حجة الإسلام للامر دلالة وللنص ، بخلاف ما إذا اوصى به لان غرضه ثواب الإنفاق من ماله ، فلا يصح تبرع الوارث عنه

امام بخاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کرسکیں اور ان کا انتقال ہو گیا تو کیا میں ان کی طرف

سے حج کر سکتی ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ان کی طرف سے تو حج کر۔ کیا تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم اسے ادا نہ کرتیں؟ اللہ تعالیٰ کا قرضہ تو اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب العمرہ)

دار قطنی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اپنے والدین کی طرف سے حج کرے یا ان کی طرف سے تاوان ادا کرے، روزِ قیامت ابرار کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ (دار قطنی، ۲۵۸۵)

جابر رضی اللہ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: "جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو اُن کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اُس کے لیے دس حج کا ثواب ہے۔ (دار قطنی، ۲۵۸۳)

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کریگا تو مقبول ہوگا اور اُن کی رُوحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ (عزوجل) کے نزدیک نیکوکار لکھا جائیگا۔ (دار قطنی، ۲۵۸۷)

ابو حفص کبیر انس رضی اللہ عنہ سے راوی، کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، کہ ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کرتے اور اُن کی طرف سے حج کرتے اور ان کے لیے دُعا کرتے ہیں، آیا یہ اُن کو پہنچتا ہے؟ فرمایا: "ہاں بیشک ان کو پہنچتا ہے اور بے شک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمھارے پاس طبق میں کوئی چیز ہدیہ کی جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔ (مسلک متقسط)

صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی، کہ ایک عورت نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم) میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا: "ہاں۔ (مسلک متقسط)

ابوداود و ترمذی و نسائی ابی رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے راوی، یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم) میرے باپ بہت بوڑھے ہیں حج و عمرہ نہیں کر سکتے اور ہودج پر بھی نہیں بیٹھ سکتے۔ فرمایا: "اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرو۔

دوسروں کی طرف سے حج کرنے میں فقہاء اربعہ کا مذہب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج کے دوران) ایک شخص کو سنا کہ وہ شبرمہ کی طرف سے لبیک کہہ رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ شبرمہ کون ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میرا بھائی ہے یا کہا کہ میرا قریبی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم اپنی طرف سے حج کر چکے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پہلے تم اپنی طرف سے حج کرو پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔ (شافعی، ابوداود، ابن ماجہ)

حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد فرماتے ہیں کہ جو شخص پہلے اپنا فرض حج نہ کر چکا ہو اس کو دوسرے کی طرف سے حج کرنا درست نہیں ہے، چنانچہ یہ حدیث ان حضرات کی دلیل ہے۔

حضرت امام اعظم اور حضرت امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ دوسرے کی طرف سے حج کرنا درست ہے چاہے خود اپنا فریضہ حج ادا نہ کر پایا ہو۔ لیکن ان حضرات کے نزدیک بھی اولیٰ یہی ہے کہ پہلے اپنا حج کرے اس کے بعد دوسرے کی طرف سے حج کرے چنانچہ ان کے مسلک کے مطابق اس حدیث میں پہلے اپنا حج کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ استحباب کے طور پر ہے وجوب کے طور پر نہیں ہے۔ ویسے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے یا یہ کہ منسوخ ہے اس لئے انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ہے۔

باب الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ .

باب: ایسے زندہ شخص کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر بیٹھنے کے قابل نہ ہو

2634 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ "نَعَمْ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے مزدلفہ کی صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض کیا ہے' وہ میرے والد پر بھی فرض ہو گیا ہے' لیکن وہ سواری پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہیں' کیا میں اُن کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!

2635 - اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

شرح

اگر ایک آدمی کو دو اشخاص نے اپنا نائب بنا لیا اور دونوں میں سے ہر ایک نے اسکو حکم دیا کہ وہ میری طرف سے حج کرے۔ لہٰذا اس نے دونوں کی طرف سے ایک ہی حج کا تلبیہ کہا تو یہ حج نائب حج کرنے کی طرف سے ہو جائے گا۔ اور نفقہ کا ضامن وہی ہوگا۔ کیونکہ حج کا وقوع تو حکم دینے والے کی طرف ہونا ہے حتیٰ کہ حج کرنے والا فریضہ حج سے فارغ ہو جائے۔ اور جب ان دونوں میں سے ہر ایک نے حکم دیا تھا۔ تو حج دوسرے کی شمولیت کے بغیر اسی کے لئے خاص ہو گیا۔ کیونکہ اولویت کے پیش نظر ان دونوں میں سے کسی کی طرف سے بھی وقوع ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا وہ مامور کی طرف ادا ہوگا اور ایسا بھی نہیں ہو سکتا کہ نائب اس کے بعد اس کو کسی ایک جانب پھیر دے بہ خلاف اس صورت کے جب اس نے اپنے والدین کی طرف سے حج کیا تو اسے اختیار ہے والدین میں سے کسی ایک کی طرف سے کرے۔ کیونکہ وہ اپنا ثواب کسی ایک طرف ہدیہ کرنے کا مجاز ہے یا دونوں

2634-تقدم (الحديث 2633) .

2635-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5725) .

کو ہدیہ کردے۔لہٰذا وقوع حج کے بعد اس کو اختیار ہے کیونکہ نائب حکم دینے والے کے مطابق کرتا ہے۔حالانکہ یہاں نائب نے دونوں مؤکلوں کے حکم کی مخالفت کی لہٰذا یہ حج نائب کی طرف سے واقع ہوگا۔(ہدایہ اولین، کتاب الحج، لاہور)

دو شخصوں کی طرف سے حج کرنے والے کے لئے اختیار وعدم اختیار کا بیان

علامہ ابن عابدین شامی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جب دو شخصوں نے ایک ہی کو حج بدل کے لیے بھیجا، اس نے ایک حج میں دونوں کی طرف سے لبیک کہا تو دونوں میں کسی کی طرف سے نہ ہوا بلکہ اس حج کرنے والے کا ہوا اور دونوں کو تاوان دے اور اب اگر چاہے کہ دونوں میں سے ایک کے لیے کردے تو یہ بھی نہیں کرسکتا اور اگر ایک کی طرف سے لبیک کہا مگر یہ معیّن نہ کیا کہ کس کی طرف سے تو اگر یونہی مبہم رکھا جب بھی کسی کا نہ ہوا۔

اور اگر بعد میں یعنی افعال حج ادا کرنے سے پہلے معیّن کردیا تو جس کے لیے کیا اُس کا ہوگیا اور اگر احرام باندھتے وقت کچھ نہ کہا کہ کس کی طرف سے ہے نہ معیّن نہ مبہم جب بھی یہی دونوں صورتیں ہیں۔اور اگر ماں باپ دونوں کی طرف سے حج کیا تو اُسے اختیار ہے کہ اس حج کو باپ کے لیے کردے یا ماں کے لیے اور اُس کا حج فرض ادا ہوگا یعنی جب کہ ان دونوں نے اُسے حکم نہ کیا اور اگر حج کا حکم دیا ہو تو اس میں بھی وہی احکام ہیں جو اوپر مذکور ہوئے اور اگر بغیر کہے اپنے آپ دو شخصوں کی طرف سے حج نفل کا احرام باندھا تو اختیار ہے جس کے لیے چاہے کردے مگر اس سے اُس کا فرض ادا نہ ہوگا جب کہ وہ اجنبی ہے۔یونہی ثواب پہنچانے کا بھی اختیار ہے بلکہ ثواب تو دونوں کو پہنچا سکتا ہے۔(ردمحتار، کتاب الحج، بیروت)

باب الْعُمْرَةِ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِىْ لَا يَسْتَطِيْعُ

یہ باب ہے کہ جو شخص عمرہ کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اُس کی طرف سے عمرہ کرنا

2636 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِىِّ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَالظَّعْنَ. قَالَ "حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ".

☆☆ حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد عمر رسیدہ ہیں وہ حج یا عمرہ کرنے سواری پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے والد کی طرف سے حج بھی کرلو اور عمرہ بھی۔

ابہام توکلیت میں مؤکلین کی مخالف کا بیان

جب وہ دونوں مؤکلوں کے مال سے خرچ کرے تو وہ ضامن ہوگا اس لئے کہ اس نے مؤکلوں کا مال اپنے ذاتی حج کے لئے خرچ کیا ہے۔اگر وکیل نے احرام کو مبہم رکھا یا اس نے دونوں میں کسی ایک طرف سے تعیین نہیں کی اور نہ تعین کی نیت کی۔اور

2636-تقدم (الحديث 2620) .

ابہام والی نیت کے گزر گیا اس صورت میں بھی اولویت نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنے مؤکلان کی مخالفت کرنے والا ہے۔ اور اگر اس نے مناسک حج سے پہلے ان دونوں میں سے ایک کا تعین کر لیا۔ تو حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک یہی حکم ہے۔ اور قیاس کا تقاضہ بھی یہی ہے۔ کیونکہ وکیل کو معین کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جبکہ ابہام رکھنا اس کی مخالفت ہے لہٰذا یہ حج خود اسی جانب سے ہو جائے گا بہ خلاف اس صورت کے جب اس نے حج وعمرہ کو متعین نہیں کیا تو اسے اختیار ہے کہ جس کے لئے پسند کرے متعین کر لے۔ کیونکہ جو چیز اس نے اپنے اوپر لازم کی ہے مجہول ہے۔ اور یہاں وہ بندہ مجہول ہے جس کا حق ہے۔

اور استحسان کی دلیل یہ ہے کہ احرام مناسک حج ادا کرنے کے وسیلے سے مشروع ہوا ہے جبکہ وہ خود مقصود نہیں ہے۔ اور ابہام والا احرام تعیین کے لئے وسیلہ بن سکتا ہے۔ لہٰذا شرط کے اعتبار سے ابہام والے احرام پر اکتفاء کیا جائے گا۔ بہ خلاف اس صورت کے جب ابہام کی حالت پر مناسک حج ادا کر لئے ہیں۔ کیونکہ احتمال کا تعین نہ رکھنے والی چیز ادا ہو گئی ہے۔ لہٰذا وہ مخالف ہو گیا ہے۔ (ہدایہ، کتاب الحج، لاہور)

ایک کی طرف سے حج اور دوسرے کی طرف سے عمرہ کرنے کا بیان

فتاویٰ ہندیہ میں فقہائے احناف نے لکھا ہے۔ صرف حج یا صرف عمرہ کو کہا تھا اُس نے دونوں کا احرام باندھا، خواہ دونوں اُسی کی طرف سے کیے یا ایک اس کی طرف سے، دوسرا اپنی یا کسی اور کی طرف سے بہر حال اس کا حج ادا نہ ہوا تاوان دینا آئے گا۔ حج کے لیے کہا تھا اُس نے عمرہ کا احرام باندھا، پھر مکہ معظمہ سے حج کا جب بھی اُس کی مخالفت ہوئی لہٰذا تاوان دے۔

حج کے لیے کہا تھا اُس نے حج کرنے کے بعد عمرہ کیا یا عمرہ کے لیے کہا تھا اس نے عمرہ کر کے حج کیا، تو اس میں مخالفت نہ ہوئی اُس کا حج یا عمرہ ادا ہو گیا۔ مگر اپنے حج یا عمرہ کے لیے جو خرچ کیا خود اس کے ذمہ ہے، بھیجنے والے پر نہیں اور اگر اُلٹا کیا یعنی جو اُس نے کہا اسے بعد میں کیا تو مخالفت ہو گئی، اس کا حج یا عمرہ ادا نہ ہوا تاوان دے۔

ایک شخص نے اس سے حج کو کہا دوسرے نے عمرہ کو مگر ان دونوں نے جمع کرنے کا حکم نہ دیا تھا، اس نے دونوں کو جمع کر دیا تو دونوں کا مال واپس دے اور اگر یہ کہہ دیا تھا کہ جمع کر لینا تو جائز ہو گیا۔ افضل یہ ہے کہ جسے حج بدل کے لیے بھیجا جائے، وہ حج کر کے واپس آئے اور جانے آنے کے مصارف بھیجنے والے پر ہیں اور اگر وہیں رہ گیا جب بھی جائز ہے۔ حج کے بعد قافلہ کے انتظار میں جتنے دن ٹھہرنا پڑے، اِن دنوں کے مصارف بھیجنے والے کے ذمہ ہیں اور اس سے زائد ٹھہرنا ہو تو خود اس کے ذمہ مگر جب وہاں سے چلا تو واپسی کے مصارف بھیجنے والے پر ہیں اور اگر مکہ معظمہ میں بالکل رہنے کا ارادہ کر لیا تو اب واپسی کے اخراجات بھی بھیجنے والے پر نہیں۔ (عالمگیری، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر)

علامہ علاؤالدین حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جس کو بھیجا وہ اپنے کسی کام میں مشغول ہو گیا اور حج فوت ہو گیا تو تاوان لازم ہے، پھر اگر سال آئندہ اس نے اپنے مال سے حج کر دیا تو کافی ہو گیا اور اگر وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا جب بھی یہی حکم ہے اور اُسے اپنے مال سے سال آئندہ حج وعمرہ کرنا ہو گا اور اگر وقوف کے بعد جماع کیا تو حج ہو گیا اور اُس پر اپنے مال سے دَم دینا لازم اور اگر غیر اختیاری آفت میں مبتلا ہو گیا تو جو کچھ پہلے خرچ ہو چکا ہے، اُس کا تاوان نہیں مگر واپسی میں اب اپنا مال خرچ

کرے۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جس پر حج فرض ہو یا قضا یا منت کا حج اُس کے ذمہ ہو اور موت کا وقت قریب آ گیا تو واجب ہے کہ وصیت کر جائے جس پر حج فرض ہے اور نہ ادا کیا نہ وصیت کی تو بالا جماع گنہگار ہے، اگر وارث اُس کی طرف سے حج بدل کرانا چاہے تو کرا سکتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ادا ہو جائے اور اگر وصیت کر گیا تو تہائی مال سے کرایا جائے اگرچہ اُس نے وصیت میں تہائی کی قید نہ لگائی۔ مثلاً یہ کہہ مرا کہ میری طرف سے حج بدل کرایا جائے۔

تہائی مال کی مقدار اتنی ہے کہ وطن سے حج کے مصارف کے لیے کافی ہے تو وطن ہی سے آدمی بھیجا جائے، ورنہ بیرون میقات جہاں سے بھی اُس تہائی سے بھیجا جا سکے۔ یو ہیں اگر وصیت میں کوئی رقم معیّن کر دی ہو تو اس رقم میں اگر وہاں سے بھیجا جا سکتا ہے تو بھیجا جائے ورنہ جہاں سے ہو سکے اور اگر وہ تہائی یا وہ رقم معیّن بیرونِ میقات کہیں سے بھی کافی نہیں تو وصیت باطل۔ (ردالمحتار، کتاب الحج، باب الحج عن الغير)

باب تَشْبِيْهِ قَضَاءِ الْحَجِّ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ .

یہ باب ہے کہ حج کی ادائیگی کو قرض کی ادائیگی سے تشبیہ دینا

2637 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ خَثْعَمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الرُّكُوْبَ وَاَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِى الْحَجِّ فَهَلْ يُجْزِءُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ "اَنْتَ اَكْبَرُ وَلَدِهٖ" . قَالَ نَعَمْ . قَالَ "اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اَكُنْتَ تَقْضِيْهِ" . قَالَ نَعَمْ . قَالَ "فَحُجَّ عَنْهُ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: میرے والد عمر رسیدہ شخص ہیں' وہ (سواری پر) سوار ہونے کی استطاعت نہیں رکھتے' اُن پر حج بھی فرض ہو گیا ہے' اگر میں اُن کی طرف سے حج کر لوں تو کیا یہ جائز ہو گا؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اُس کی سب سے بڑی اولاد ہو؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر اُس کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اُسے ادا کر دیتے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اُس کی طرف سے حج بھی کر لو۔

2638 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ النَّسَائِىُّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِىْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ "اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اَبِيْكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ" . قَالَ نَعَمْ . قَالَ "فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ" .

2637-انفرد به النسائي . والحديث عند: النسائي مناسك الحج، ما يستحب ان يحج عن الرجل اكبر ولده (الحديث 2643). تحفة الاشراف (5292) .

2638-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6041) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے وہ حج نہیں کر سکے کیا میں اُن کی طرف سے حج کر لوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اُسے ادا کر دیتے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ کا قرض (ادا کیے جانے کا) زیادہ حق دار ہے۔

2639 - اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبِىْ اَدْرَكَهُ الْحَجُّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَثْبُتُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاِنْ شَدَدْتُهٗ خَشِيْتُ اَنْ يَّمُوْتَ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ "اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهٗ اَكَانَ مُجْزِئًا". قَالَ نَعَمْ. قَالَ "فَحُجَّ عَنْ اَبِيْكَ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میرے والد پر حج لازم ہو گیا ہے لیکن وہ عمر رسیدہ شخص ہیں اور سواری پر بیٹھ نہیں سکتے ہیں اگر میں انہیں باندھ دیتا ہوں تو مجھے ڈر ہے کہ اُن کا انتقال ہو جائے گا' کیا میں اُن کی طرف سے حج کر لوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر اُن کے ذمے قرض ہوتا اور تم اُسے ادا کر دیتے تو کیا یہ ادا ہو جاتا؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کر لو۔

باب حَجِّ الْمَرْاَةِ عَنِ الرَّجُلِ ۔

یہ باب ہے کہ عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

2640 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ وَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ

2639-انفرد به النسائي، و سياتي في آداب القضاة، ذكر الاختلاف على يحيى بن ابي اسحق فيه (الحديث 5408) و الحديث عند: البخاري في الحج، باب وجوب الحج و فضله (الحديث 1513)، و في جزاء الصيد، باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة (الحديث 1854)، و باب حج المراة عن الرجل (الحديث 1855)، و في المغازي، باب حجة الوداع (الحديث 4399)، و في الاستئذان باب قول الله تعالى (يا ايها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوتاً غير بيوتكم حتى تستانسوا و تسلموا على اهلها......) (الحديث 6228) و مسلم في الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة، وهرم و نحوهما او للموت (الحديث 407) . و ابي داؤد في المناسك، باب الرجل يحج مع غيره (الحديث 1809) . و النسائي في مناسك الحج، الحج عن الميت الذي لم يحج (الحديث 2633)، و الحج عن الحي الذي لا يستمسك على الرجل (الحديث 2634)، و حج المراة عن الرجل (2640 و 2641)، و في آداب القضاة، الحكم بالتشبيه و التمثيل، و ذكر الاختلاف على الوليد بن مسلم في حديث ابن عباس الحديث 2009 و 25480) . تحفة الاشراف (5670) .

2640-تقدم (الحديث 2633) .

فِی الْحَجِّ عَلٰی عِبَادِہٖ اَدْرَکَتْ اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّثْبُتَ عَلَی الرَّاحِلَۃِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ "نَعَمْ" وَذٰلِكَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مسئلہ دریافت کرنا تھا' حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور خاتون نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا شروع کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا منہ دوسری طرف موڑ دیا' اُس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض کیا ہے وہ میرے بوڑھے عمر رسیدہ والد پر بھی لازم ہو گیا ہے جو سواری پر بیٹھنے کی استطاعت نہیں رکھتے' کیا میں اُن کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! (راوی کہتے ہیں:) یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

شرح

اس عورت کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میرے باپ پر بڑھاپے میں حج فرض ہوا ہے۔ بایں سبب کہ وہ بڑھاپے میں اس کو اتنا مال مل گیا ہے اور اس کے پاس اتنا مال ہے کہ جس کی وجہ سے اس پر حج فرض ہو جاتا ہے یا یہ کہ اب بڑھاپے میں اس کو اتنا مال مل گیا ہے کہ اس پر حج فرض ہو گیا ہے مگر وہ اتنا ضعیف اور کمزور ہے کہ ارکان وافعال حج کی ادائیگی تو الگ ہے وہ سواری پر بیٹھ بھی نہیں سکتا تو کیا میں اس کی طرف سے نیابتہً حج کرلوں؟ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا کہ ہاں! اس کی طرف سے تم حج کرلو۔ مسئلہ یہ ہے کہ کسی شخص پر اگر حج فرض ہو اور وہ بذات خود حج کرنے سے معذور ہو نیز یہ کہ اس کی وہ معذوری ایسی ہو جو موت تک زائل نہ ہونے والی ہو۔ جیسے بڑھاپے کا ضعف، نابینا ہونا، یا پیروں کا کٹا ہونا وغیرہ تو اس کی طرف سے کسی دوسرے شخص کا حج کر لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ معذور اپنی طرف سے حج کرنے والے کو حج کے اخراجات بھی دے اور اسے اپنی طرف سے حج کرنے کا حکم بھی دے۔ نیز اس کی موت کے بعد بھی اس کی طرف سے کسی دوسرے شخص کا حج کرنا جائز ہے جب کہ وہ اس کی وصیت کر کے مرا ہو۔

لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ اولاد اگر اپنے والدین کی طرف سے فرض حج کرے تو اس صورت میں حکم اور وصیت شرط نہیں ہے یعنی والدین کی طرف سے حج کرنا۔ بغیر حکم اور بغیر وصیت کے بھی جائز ہے، یہ تو فرض حج کی بات تھی نفل حج کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کسی دوسرے سے نفل حج کرائے۔ تو معذوری شرط نہیں ہے۔ یعنی اگر بذات خود اسے حج کرنے کی قدرت وطاقت حاصل ہے تو اس کے باوجود وہ کسی دوسرے سے اپنا نفل حج کرا سکتا ہے۔

مذکورہ بالا مسئلہ کو ذہن میں رکھ کر حدیث کی طرف آیئے۔ عورت اپنے باپ کی طرف سے حج کرنے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہی ہے۔ لیکن وہ چونکہ وضاحت نہیں کر رہی ہے اس لئے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے باپ نے نہ تو اس کو اپنی طرف سے حج کرنے کا حکم دیا ہے اور نہ اسے اخراجات دیئے ہیں۔

2641 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِى الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَوِىْ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِىْ عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ" . فَاَخَذَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا وَكَانَتِ امْرَاَةً حَسْنَاءَ وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا' اُس وقت حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے' اُس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض کیا ہے وہ میرے عمر رسیدہ بوڑھے والد پر بھی لازم ہو گیا ہے' جو سواری پر بیٹھ نہیں سکتے ہیں' تو اگر میں اُن کی طرف حج کر لیتی ہوں تو کیا یہ ادا ہو جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون سے فرمایا: جی ہاں! حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس خاتون کی طرف دیکھنا شروع کیا' وہ بڑی خوبصورت خاتون تھی تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے سر کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری طرف موڑ دیا۔

باب حَجِّ الرَّجُلِ عَنِ الْمَرْاَةِ .

یہ باب ہے کہ مرد کا خاتون کی طرف سے حج کرنا

2642 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ - وَهُوَ ابْنُ هَارُوْنَ - قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّىْ عَجُوْزٌ كَبِيْرَةٌ وَّاِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَاِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيْتُ اَنْ اَقْتُلَهَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ" . قَالَ نَعَمْ . قَالَ "فَحُجَّ عَنْ اُمِّكَ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ عمر رسیدہ خاتون ہیں' اگر میں اُنہیں سواری پر سوار کرتا ہوں تو وہ بیٹھ نہیں سکیں گی اور اگر میں اُنہیں باندھ دیتا ہوں تو مجھے ڈر ہے کہ وہ فوت ہو جائیں گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تمہاری والدہ کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اُسے ادا کر دیتے؟ اُس نے

2641-تقدم (الحديث 2633) .

2642-انفرد به النسائي، و سياتي في آداب القضاة، ذكر الاختلاف على يحي بن ابي اسحاق فيه (الحديث 5409) و الحديث عند: النسائي في آداب القضاة، ذكر الاختلاف على يحي بن ابي اسحاق فيه (الحديث و 5410) . تحفة الاشراف (11044) .

عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم اپنی والدہ کی طرف سے حج بھی کرلو۔

باب مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يَّحُجَّ عَنِ الرَّجُلِ اَكْبَرُ وَلَدِهِ .

یہ باب اپنی مستحب ہے کہ آدمی کی سب سے بڑی اولاد اُس کی طرف سے حج کرے

2643 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ "اَنْتَ اَكْبَرُ وَلَدِ اَبِيكَ فَحُجَّ عَنْهُ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص سے فرمایا: تم اپنے باپ کی سب سے بڑی اولاد ہو' تم اُس کی طرف سے حج کرلو۔

باب الْحَجِّ بِالصَّغِيرِ .

یہ باب چھوٹے بچے کے ساتھ حج کرنے کے بیان میں ہے

2644 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا لَّهَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ "نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے اپنے چھوٹے بچے کو نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا اور عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس کا حج ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔

2645 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَّهَا مِنْ هَوْدَجٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ "نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے اپنے ہودج میں سے اپنے بچے کو بلند کیا اور عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس کا بھی حج ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔

2646 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ

2643-تقدم (الحديث 2637) .

2644-اخرجه مسلم في الحج، باب صحة حج الصبي، و اجر من حج به (الحديث 410 و 411م) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الحج بالصغير (الحديث 2645) . تحفة الاشراف (6360) .

2645-تقدم (الحديث 2644) .

2646-اخرجه مسلم في الحج، باب صحة حج الصبي و اجر من حج به (الحديث 409 و 411) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في الصبي يحج (الحديث 1736) و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الحج بالصغير (الحديث و 2647 و 2648) . تحفة الاشراف (6336) .

كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ "نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے بچے کو اوپر کیا اور دریافت کیا: کیا اس کا بھی حج ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔

2647 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ لَقِيَ قَوْمًا فَقَالَ "مَنْ اَنْتُمْ" . قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ . قَالُوْا مَنْ اَنْتُمْ قَالُوْا رَسُوْلُ اللّٰهِ . قَالَ فَاَخْرَجَتِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا مِنَ الْمِحَفَّةِ فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ "نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ" .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لا رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم روحاء کے مقام پر پہنچے تو آپ کی ملاقات کچھ لوگوں سے ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے عرض کی: مسلمان ہیں' پھر اُنہوں نے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ تو اُنہیں بتایا گیا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔

راوی کہتے ہیں: اُس وقت ایک خاتون نے اپنے ہودج میں سے ایک بچے کو باہر نکالا اور دریافت کیا: کیا اس کا بھی حج ہو جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔

2648 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ سَعْدٍ ابْنُ اَخِيْ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ اَبُو الرَّبِيْعِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَاَةٍ وَهِيَ فِيْ خِدْرِهَا مَعَهَا صَبِيٌّ فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ "نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ" .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاتون کے پاس سے گزرے' وہ اُس وقت اپنے پردے (یا ہودج) میں تھی' اُس کے ساتھ اُس کا بچہ بھی تھا' اُس خاتون نے دریافت کیا: کیا اس کا بھی حج ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔

شرح

عورت کے سوال کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے "ہاں" کا مطلب یہ تھا کہ لڑکا اگرچہ نابالغ ہے اور اس پر حج فرض نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ حج میں جائے گا تو اسے نفلی حج کا ثواب ملے گا اور چونکہ تم اس بچے کو افعال حج سکھلاؤ گی، اس کی خبر گیری کرو گی اور پھر یہ کہ تم ہی اس کے حج کا باعث بنو گی اس لئے تمہیں بھی ثواب ملے گا۔

2647-تقدم (الحديث 2646) .

2648-تقدم (الحديث 2646) .

مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی نابالغ حج کرے تو اس کے ذمہ سے فرض ساقط نہیں ہوگا اگر بالغ ہونے کے بعد فرضیت حج کے شرائط پائے جائیں گے تو اسے دوبارہ پھر کرنا ہوگا، اسی طرح اگر غلام حج کرے تو اس کے ذمہ سے بھی فرض ساقط نہیں ہوتا، آزاد ہونے کے بعد فرضیت حج کے شرائط پائے جانے کی صورت میں اس کے لئے دوبارہ حج کرنا ضروری ہوگا۔ ان کے برخلاف اگر کوئی مفلس حج کرے تو اس کے ذمہ سے فرض ساقط ہو جائے گا۔ مال دار ہونے کے بعد اس پر دوبارہ حج کرنا واجب نہیں ہوگا۔

16 - باب الْوَقْتِ الَّذِىْ خَرَجَ فِيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ لِلْحَجِّ

باب: اُس وقت کا بیان جس میں نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ سے حج کے لیے روانہ ہوئے تھے

2649 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِىْ عَمْرَةُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى اِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْىٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ اَنْ يَحِلَّ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ذی قعدہ ختم ہونے میں پانچ دن باقی رہ گئے تو ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے' ہمارا مقصد صرف حج کرنا تھا' جب ہم لوگ مکہ کے قریب پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی کہ جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے' جب وہ بیت اللہ کا طواف کرلے تو احرام کھول دے۔

2649-اخرجه البخاري في الحج، باب ذبح الرجل البقر عن نسائه من غير امرهن (الحديث 1709) بنحوه، و باب ما ياكل من البدن و ما يتصدق (الحديث 1720)، و في الجهاد، باب الخروج آخر الشهر (الحديث 2952) مطولًا . واخرجه مسلم في الحج، باب بيان وجوه الاحرام، و انه يجوز افراد الحج والتمتع و القرآن و جواز ادخال الحج على العمرة و متى يحل القارن من نسكه (الحديث 125) . و الحديث عند: النسائي في مناسك الحج، اباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدي (الحديث 2803) . تحفة الاشراف (17933) .

كِتَابُ الْمَوَاقِيْتُ

یہ کتاب مواقیت کے بیان میں ہے

باب مِيقَاتِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ .

یہ باب اہل مدینہ کے میقات کے بیان میں ہے

میقات کے معنی ومفہوم کا بیان

مواقیت میقات کی جمع ہے۔ میقات اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے مکہ مکرمہ میں جانے والے احرام باندھتے ہیں اور مکہ مکرمہ جانے والے کے لئے وہاں سے بغیر احرام آگے بڑھنا منع ہے۔ ذوالحلیفہ ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے جنوب میں تقریباً ۱۱۵میل ۱۸۸کلومیٹر کے فاصلے پر اور رابغ سے چندمیل جنوب میں واقع ہے یہ قریش کی تجارتی شاہراہ کا ایک اسٹیشن رہ چکا ہے اب غیر آباد ہے، یہ مقام شام ومصر کی طرف سے آنے والوں کے واسطے میقات ہے۔ نجد اصل میں تو "بلند زمین" کو کہتے ہیں مگر اصطلاحی طور جزیرۃ العرب کے ایک علاقے کا نام ہے جو مملکت سعودی عرب کا ایک حصہ ہے۔ اس علاقے کو نجد غالباً اسی لئے کہا جاتا ہے کہ سطح سمندر سے یہ علاقہ اچھا خاصا بلند ہے اس وقت جزیرۃ العرب کا سارا وسطی علاقہ جسے نجد کہا جاتا ہے۔ شمال میں بادیۃ الشام کے جنوبی سرے سے شروع ہو کر جنوب میں وادی الاواسر یا الربع الخالی تک اور عرضاً احساء سے حجاز تک پھیلا ہوا ہے، حکومت سعودی عرب کا دارالسلطنت "ریاض" نجد ہی کے علاقے میں ہے۔

نجدیوں کے لئے قرن کے میقات ہونے کا بیان

2650 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ" . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ" .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اہل شام جحفہ سے اہل نجد قرن سے احرام باندھیں گے۔

2650-اخرجه البخاري في الحج، باب ميقات اهل المدينة (الحديث 1525) . و اخرجه مسلم في الحج، باب مواقيت الحج و العمرة (الحديث 13) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في المواقيت (الحديث 1737) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب مواقيت اهل الآفاق (الحديث 2914) . تحفة الاشراف (8326) .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:
اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔

باب مِيقَاتِ اَهْلِ الشَّامِ .

یہ باب اہل شام کے میقات کے بیان میں ہے

اہل مدینہ کے میقات کا بیان

2651 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُهِلَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ" . قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ" . وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمْ اَفْقَهْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں' ہم کہاں سے احرام باندھیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے' اہل شام جحفہ سے' اہل نجد قرن سے احرام باندھیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا:
اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے خود یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی نہیں سنی ہے۔

شرح

اور دوسرا راستہ جحفہ ہے" کا مطلب یہ ہے کہ مدینہ والوں کے لئے احرام باندھنے کی دوسری جگہ جحفہ ہے اگر وہ مکہ کے لئے مدینہ سے وہ راہ اختیار کریں جس میں جحفہ ملتا ہے تو وہ پھر جحفہ ہی سے احرام باندھیں، ذوالحلیفہ جانے کی ضرورت نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ پہلے مدینہ سے مکہ آنے کے لئے دوراستے تھے ایک راستے میں تو ذوالحلیفہ ملتا تھا اور دوسرے راستے میں جحفہ۔ اسی لئے یہ حکم دیا گیا کہ اگر وہ راہ اختیار کی جائے جس میں ذوالحلیفہ ملتا ہے تو احرام ذوالحلیفہ سے باندھا جائے اور اگر وہ راہ اختیار کی جائے جس میں جحفہ ملتا ہے تو پھر جحفہ سے احرام باندھا جائے، لیکن اب ایک ہی راستہ ہوگیا ہے جس میں پہلے تو ذوالحلیفہ آتا ہے اور پھر جحفہ، اسی طرح اہل مدینہ کے لئے دو میقات ہوگئی ہیں۔ اس صورت میں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ اب اہل مدینہ احرام کہاں سے باندھیں؟ تو علماء لکھتے ہیں کہ اس جگہ سے باندھنا اولیٰ ہے جو مکہ سے زیادہ فاصلے پر واقع ہے یعنی

2651-اخرجه البخاري في العلم، باب ذكر العلم و الفتيا في المسجد (الحديث 133) . تحفة الاشراف (8291) .

ذوالحلیفہ اور اگر کوئی شخص جحفہ سے احرام باندھے تو یہ بھی جائز ہے۔

باب مِيقَاتِ اَهْلِ مِصْرَ .

یہ باب اہل مصر کے میقات کے بیان میں ہے

2652 – اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى عَنْ اَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَّلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو اہل شام اور اہل مصر کے لیے جحفہ کو اہل عراق کے لیے ذاتِ عرق کو اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا تھا۔

باب مِيقَاتِ اَهْلِ الْيَمَنِ .

یہ باب اہل یمن کے میقات کے بیان میں ہے

2653 – اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ صَاحِبُ الشَّافِعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَّلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ "هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ فَمَنْ كَانَ اَهْلُهُ دُوْنَ الْمِيقَاتِ حَيْثُ يُنْشِئُ حَتّٰى يَاْتِيَ ذٰلِكَ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ' اہل شام کے لیے جحفہ کو اہل نجد کے لیے قرن کو اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا تھا۔

یہ ان لوگوں کے لیے اور ان (مواقیت) کے دوسری طرف سے آنے والے تمام افراد کے لیے میقات ہیں' جو شخص ان علاقوں کے اندر کی طرف (یعنی مکہ کی سمت) والی جگہ پر رہتا ہو وہ اپنے گھر سے ہی احرام باندھے گا' یہاں تک کہ اہل مکہ کے لیے بھی یہی حکم ہے۔

2652-انفرد به النسائي . و سياتي في مناسك الحج، ميقات اهل العراق (الحديث 2655) و الحديث عند: ابي داؤد في المناسك، باب في المواقيت (الحديث 1739) . تحفة الاشراف (17438) .

2653-اخرجه البخاري في الحج، باب مهل اهل مكة للحج و العمرة (الحديث 1524)، باب مهل اهل اليمن (الحديث 1530) . و في جزاء الصيد، باب دخول الحرم و مكة بغير احرام (الحديث 1845) . و اخرجه مسلم في الحج، باب مواقيت الحج و العمرة (الحديث 12) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، من كان اهله دون الميقات (الحديث 2656) . تحفة الاشراف (5711) .

باب مِيقَاتِ اَهْلِ نَجْدٍ .

یہ باب اہل نجد کے میقات کے بیان میں ہے

2654 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ" . وَذُكِرَ لِي وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَّهُ قَالَ "وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ" .

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اہل شام جحفہ سے اہل نجد قرن سے احرام باندھیں گے۔

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) میرے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا ہے ویسے میں نے خود (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی) یہ بات نہیں سنی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے:

اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔

باب مِيقَاتِ اَهْلِ الْعِرَاقِ .

یہ باب اہل عراق کے میقات کے بیان میں ہے

2655 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْمُعَافٰى عَنْ اَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَّلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَّلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو اہل شام اور اہل مصر کے لیے جحفہ کو اہل عراق کے لیے ذات عرق کو اہل نجد کے لیے قرن کو اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا ہے۔

باب مَنْ كَانَ اَهْلُهُ دُوْنَ الْمِيقَاتِ .

یہ باب ہے کہ جو شخص میقات کے اندر کی طرف رہتا ہو

2656 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ

2654-اخرجه البخاري في الحج، باب مهل اهل نجد (الحديث 1527) . و اخرجه مسلم في الحج، باب مواقيت الحج و العمرة (الحديث 17) . تحفة الاشراف (6824) .

2655-تقدم (الحديث 2652) .

2656-تقدم (2653) .

اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَّلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ "هُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِمَّنْ سِوَاهُنَّ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ حَيْثُ بَدَاَ حَتّٰى يَبْلُغَ ذٰلِكَ اَهْلَ مَكَّةَ".

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو اہل شام کے لیے جحفہ کو اہل نجد کے لیے قرن کو اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اُن لوگوں کے لیے ہے اور جو ان (مواقیت) سے دوسری طرف کے علاقوں سے حج یا عمرہ کرنے کے لیے آتے ہیں لیکن جو لوگ اس کے اندر کی طرف رہتے ہیں تو وہ جہاں سے (سفر کا) آغاز کریں گے یعنی اپنے گھر سے ہی احرام باندھ لیں گے یہاں تک کہ یہ حکم اہل مکہ پر بھی لازم ہوگا (یعنی وہ بھی اپنے گھر سے ہی احرام باندھ لیں گے)۔

شرح

قرن المنازل یہ ایک پہاڑی ہے جو مکہ سے تقریباً تیس میل (۴۸ کلومیٹر) جنوب میں تہامہ کی ایک پہاڑی ہے یہ پہاڑی یمن سے مکہ آنے والے راستے پر واقع ہے اس پہاڑی سے متصل سعدیہ نامی ایک بستی ہے یہ یمن کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔ ہندوستان سے جانے والے اس پہاڑی کے سامنے سے گزرتے ہیں اس لئے ہندوستان والوں کے لئے بھی یہی میقات ہے۔ اِن مواقیت کے علاوہ ایک میقات "ذات عرق" یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ساٹھ میل (۹۷ کلومیٹر) کے فاصلے پر شمال مشرقی جانب عراق جانے والے راستے پر واقع ہے۔ اور عراق کی طرف سے آنے والوں کے واسطے میقات ہے۔

حدیث کے الفاظ لمن کان یرید الحج والعمرۃ (اور یہ احرام کی جگہیں ان لوگوں کے لئے ہیں جو حج وعمرہ کا ارادہ کریں) سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر کوئی شخص (یعنی غیر مکی) حج وعمرہ کے ارادے کے بغیر میقات سے گزرے تو اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ مکہ میں داخل ہونے کے لئے احرام باندھے۔ جیسا کہ امام شافعی کا مسلک ہے، لیکن حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے مسلک کے مطابق مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ خواہ حج وعمرہ کا ارادہ ہو یا نہ ہو۔ یعنی اگر کوئی غیر مکی شخص مکہ مکرمہ میں داخل ہونا چاہے خواہ وہ حج کے لئے جاتا ہو یا کسی اور غرض سے تو اس پر واجب ہے کہ وہ میقات سے احرام باندھ کر جائے احرام کے بغیر وہ مکہ میں داخل نہیں ہوسکتا۔ حنفی مسلک کی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ **لا يجاوز حد الميقات الا محرما**۔ کوئی شخص (مکہ میں داخل ہونے کے لئے) میقات کے آگے بغیر احرام کے نہ بڑھے۔

یہ حدیث اس بارے میں مطلق ہے کہ اس میں حج وعمرہ کے ارادے کی قید نہیں ہے، پھر یہ کہ احرام اس مقدس ومحترم مکان یعنی کعبہ مکرمہ کی تعظیم واحترام کی غرض سے باندھا جاتا ہے۔ حج وعمرہ کیا جائے یا نہ کیا جائے لہٰذا اس حکم کا تعلق جس طرح حج وعمرہ کرنے والے سے ہے اسی طرح یہ حکم تاجر وسیاح وغیرہ پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ ہاں جو لوگ میقات کے اندر ہیں ان کو اپنی حاجت کے لئے بغیر احرام مکہ میں داخل ہونا جائز ہے کیونکہ ان کو بارہا مکہ مکرمہ میں آنا جانا پڑتا ہے۔

اس واسطے ان کے لئے ہر بار احرام کا واجب ہونا دقت وتکلیف سے خالی نہیں ہوگا، لہٰذا اس معاملے میں وہ اہل مکہ کے حکم

میں داخل ہیں کہ جس طرح ان کے لئے جائز ہے کہ اگر وہ کسی کام سے مکہ مکرمہ سے باہر نکلیں اور پھر مکہ میں داخل ہوں تو بغیر احرام چلے آئیں اسی طرح میقات کے اندر والوں کو بھی احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا جائز ہے۔ فمن کان دونہن (اور جو شخص ان مقامات کے اندر رہتا ہے الخ) کا مطلب یہ ہے کہ لوگ میقات کے اندر مگر حدود حرم سے باہر رہتے ہوں تو ان کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ان کے گھر سے تا حد حرم ہے ان کو احرام باندھنے کے لئے ... پر جانا ضروری نہیں ہے اگرچہ وہ میقات کے قریب ہی کیوں نہ ہوں۔

جو لوگ خاص میقات میں ہی رہتے ہوں ان کے بارے میں اس حدیث میں کوئی حکم نہیں ہے۔ لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ ان کا حکم بھی وہی ہے جو میقات کے اندر رہنے والوں کا ہے۔ وکذاک وکذاک (اور اسی طرح اور اسی طرح) اس کا تعلق پہلے ہی جملے سے ہے کہ حل (حدود حرم سے باہر سے موقیت تک جو زمین ہے) اس میں جو جہاں رہتا ہے وہیں سے احرام باندھے یعنی میقات اور حد حرم کے درمیان جو لوگ رہنے والے ہیں وہ اپنے اپنے گھر ہی سے احرام باندھیں گے چاہے وہ میقات کے بالکل قریب ہوں اور چاہے میقات سے کتنے ہی دور اور حد حرم کے کتنے ہی قریب ہوں۔ حتیٰ اہل مکہ یہلون منہا کا مطلب یہ ہے کہ اہل مکہ یعنی اہل حرم مکہ سے احرام باندھیں جو لوگ خاص مکہ شہر میں رہتے ہیں وہ تو خاص مکہ ہی سے احرام باندھیں گے اور جو لوگ خاص مکہ شہر میں نہیں بلکہ شہر سے باہر مگر حدود حرم میں رہتے ہیں وہ حرم مکہ سے احرام باندھیں گے۔

حدیث کے آخری الفاظ سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اہل مکہ کے لئے احرام باندھنے کی جگہ مکہ ہے خواہ احرام حج کے لئے خواہ عمرہ کے لئے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ عمرہ کرنے والا حل کی طرف جائے اور وہاں سے احرام باندھ کر پھر حرم میں داخل ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا تھا کہ وہ عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے تنعیم جائیں جو حل میں ہے لہٰذا یہی کہا جائے گا کہ اس حدیث کا تعلق صرف حج کے ساتھ ہے یعنی یہ حکم اہل مکہ کے لئے ہے کہ وہ جب حج کرنے کا ارادہ کریں تو احرام مکہ ہی سے باندھیں اور اگر عمرہ کرنے کا ارادہ ہو تو پھر حل میں آ کر احرام باندھیں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔

2657 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو اہل شام کے لیے جحفہ کو اہل یمن کے لیے یلملم کو اہل نجد کے لیے قرن کو میقات مقرر کیا ہے یہ اُن کے لیے ہے اور اُن لوگوں کے لیے ہے جو

2657-اخرجه البخاري في الحج، باب مهل اهل الشام (الحديث 1526)، و باب مهل من كان دون المواقيت (الحديث 1529) . و اخرجه مسلم في الحج، باب مواقيت الحج و العمرة (الحديث 11) . و اخرجه ابو داؤد في الحج، باب في المواقيت (الحديث 1738) بنحوه . تحفة الاشراف (5738) .

ان علاقوں سے دوسری طرف سے آتے ہیں اور حج اور عمرہ کرنا چاہتے ہیں' لیکن جو لوگ ان کے اندر کی طرف کے علاقے میں رہتے ہیں' وہ اپنے گھر سے ہی احرام باندھیں گے یہاں تک کہ اہل مکہ' مکہ سے احرام باندھیں گے۔

باب التَّعْرِيْسِ بِذِى الْحُلَيْفَةِ .

یہ باب ہے کہ ذوالحلیفہ میں رات بسر کرنا

2658 – اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَثْرُوْدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ بَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ بِبَيْدَاءَ وَصَلّٰى فِىْ مَسْجِدِهَا .

☆☆ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: اُن کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں کھلے میدان میں رات بسر کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی مسجد میں نماز بھی ادا کی۔

2659 – اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُوَيْدٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ وَهُوَ فِى الْمُعَرَّسِ بِذِى الْحُلَيْفَةِ اُتِىَ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں رات بسر کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ بات کہی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مبارک وادی میں ہیں۔

2660 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِىْ بِذِى الْحُلَيْفَةِ وَصَلّٰى بِهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں موجود میدان میں اپنی سواری کو بٹھایا اور وہاں نماز ادا کی۔

2658-اخرجه مسلم في الحج، باب الصلاة في مسجد ذي الحليفة (الحديث 30) . تحفة الاشراف (7308) .

2659-اخرجه البخاري في الحج، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (العقيق واد مبارك) (الحديث 1535) مطولًا، و في الحرث و المزارعة، باب 16 . (الحديث 2336) مطولًا، و في الاعتصام بالكتاب و السنة، باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم و حض على اتفاق اهل العلم، وما اجتمع عليه الحرمان مكة و المدينة و ما كان بهما من مشاهد النبي صلى الله عليه وسلم و المهاجرين و الانصار و مصلى النبي صلى الله عليه وسلم و المنبر و القبر (الحديث 7345) . و اخرجه مسلم في الحج، باب التعريس بذي الحليفة و الصلاة بها اذا صدر من الحج او العمرة (الحديث 433 و 434) . تحفة الاشراف (7025) .

2660-اخرجه البخاري في الحج، باب 14 . (الحديث 1532) . و اخرجه مسلم في الحج، باب التعريس بذي الحليفة و الصلاة بها اذا صدر من الحج او العمرة (الحديث 430) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب زيارة القبور (الحديث 2044) . تحفة الاشراف (8338) .

باب الْبَيْدَاءِ .

یہ باب تذکرہ بیداء کے بیان میں ہے

2661 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ - وَهُوَ ابْنُ شُمَيْلٍ - قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ - عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ فَاَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیداء میں ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے پھر آپ بیداء کے پہاڑ پر چڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کے لیے ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد احرام باندھا (یعنی تلبیہ پڑھنا شروع کیا)۔

باب الْغُسْلِ لِلْاِهْلَالِ .

یہ باب احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کے بیان میں ہے

2662 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّهَا وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِالْبَيْدَاءِ فَذَكَرَ اَبُو بَكْرٍ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "مُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لْتُهِلَّ" .

☆☆ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بیداء کے مقام پر جنم دیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے کہو کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔

2663 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ - قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي بَكْرٍ اَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَمَعَهُ امْرَاَتُهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةُ فَلَمَّا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ اَسْمَاءُ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ فَاَتَى اَبُو بَكْرٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَاَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْمُرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ ثُمَّ تُهِلَّ بِالْحَجِّ وَتَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ

2661-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في وقت الاحرام (الحديث 1774) مختصراً . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، العمل في الاهلال (الحديث 2754)، و كيف يفعل من اهل بالحج، والعمرة و لم يسق الهدي (الحديث و 2931) مطولاً . تحفة الاشراف (524) .

2662-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15761) .

2663-اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب النفساء و الحائض تهل بالحج (الحديث 2912) . تحفة الاشراف (6617) .

النَّاسُ اِلَّا اَنَّهَا لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ ۔

★★ قاسم بن محمد اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع کے موقع پر حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے' اُن کے ساتھ اُن کی اہلیہ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا تھیں' جب یہ لوگ ذوالحلیفہ پہنچے تو اُنہوں نے حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کو جنم دیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی کہ وہ اس خاتون کو یہ ہدایت کریں کہ وہ خاتون غسل کرلے اور پھر حج کا احرام باندھ لے' اور پھر وہ ان سب اعمال کو انجام دے جو لوگ انجام دیتے ہیں' البتہ وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی۔

باب غُسْلِ الْمُحْرِمِ ۔

یہ باب محرم شخص کے غسل کرنے کے بیان میں ہے

2664 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَّغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ . وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ رَاْسَهُ . فَاَرْسَلَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ قَرْنَيِ الْبِئْرِ وَهُوَ مُسْتَتِرٌ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاْطَاَهُ حَتّٰى بَدَا رَاْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَّصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

★★ ابراہیم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم کے درمیان ابواء کے مقام پر اس بارے میں اختلاف ہوگیا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا تھا کہ محرم شخص اپنے سر کو دھوسکتا ہے جبکہ حضرت مسور رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا تھا کہ نہیں دھوسکتا۔ (راوی کہتے ہیں:) تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں اُن سے اس بارے میں دریافت کروں تو میں نے اُنہیں کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا' اُنہوں نے کپڑے کے ذریعے پردہ کر رکھا تھا' میں نے سلام کیا' میں نے گزارش کی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں آپ سے یہ مسئلہ دریافت کروں کہ نبی اکرم ﷺ احرام کے دوران اپنے سر کو کس طرح دھویا کرتے تھے؟ تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا' اُسے ذرا سا نیچے کیا

2664-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب الاغتسال للمحرم (الحديث 1840) . و اخرجه مسلم في الحج، باب جواز غسل المحرم بدنه و راسه (الحديث 91 و 92) و اخرجه ابو داؤد في المناسك باب المحرم يغتسل (الحديث 1840) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب المحرم يغسل راسه (الحديث 2934) . تحفة الاشراف (3463) .

جس کے نتیجے میں اُن کا سر نظر آنے لگا' پھر انہوں نے ایک شخص سے فرمایا کہ وہ ان کے سر پر پانی بہائے' پھر اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر میں حرکت دی' اُنہیں آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے' پیچھے سے آگے کی طرف لے آئے' اور پھر فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

احرام باندھتے وقت غسل یا وضو کی فضیلت کا بیان

امام ابوالحسن فرغانی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ جب وہ احرام باندھنے کا قصد کرے تو وہ غسل کرے یا وضو کرے البتہ غسل کرنا افضل ہے۔ کیونکہ روایت کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے احرام کے لئے کیا ہے۔ (ترمذی، طبرانی، دارقطنی) لیکن یہ پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ یہاں تک کہ حائض کو حکم دیا جائے گا چاہے اس سے فرض واقع نہ ہو۔ لہٰذا وضو اس غسل کے قائم مقام ہو جائے گا جس طرح جمعہ میں ہوتا ہے۔ لیکن غسل کرنا افضل ہے کیونکہ صحیح معنوں میں پاکیزگی کا مفہوم غسل میں ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کو اختیار کیا ہے۔ (ہدایہ، اولین، کتاب الحج، لاہور)

جمہور فقہاء کے نزدیک غسل احرام کے استحباب کا بیان

علامہ بدر الدین عینی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: امام طبرانی نے اپنی معجم میں اور امام دارقطنی نے اپنی سنن میں حدیث نقل فرمائی ہے اور ان دونوں روایات میں یہ لفظ ہے کہ احرام کے لئے غسل کیا جائے گا۔ اور مسئلہ میں تمام احادیث قولی ہیں فعلی کوئی حدیث نہیں ہے لہٰذا ان احادیث کی مطابقت صاحب ہدایہ والی روایت کے ساتھ نہیں ہے۔

امام ترمذی علیہ الرحمہ کی روایت کردہ حدیث کے مطابق ہے اور اس میں یہ ہے کہ غسل صفائی کو زیادہ کرتا ہے۔ اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ غسل واجب نہیں ہے جبکہ داؤد ظاہری نے اختلاف کیا ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک واجب ہے۔

امام حسن بصری علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اگر وہ یہ غسل بھول جائے تو جب اس کو یاد آئے وہ کرے۔ اور بعض اہل مدینہ سے یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ اس کے ترک پر دم واجب ہے۔ جمہور فقہاء کا مؤقف یہ ہے کہ یہ غسل احرام کے لئے مستحب ہے۔

(البنائیہ شرح الہدایہ، ج ۵، ص ۳۵، حقانیہ ملتان)

امام ابوداؤد علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسلمہ، مالک، زید بن اسلم، ابراہیم بن عبداللہ بن حسنین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (محرم کے سر دھونے کے متعلق) مقام ابواء میں عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ کے درمیان اختلاف ہوا ابن عباس کا کہنا تھا کہ محرم اپنا سر دھوسکتا ہے اور مسور کہتے ہیں کہ محرم سر نہیں دھوسکتا پس مسئلہ دریافت کرنے کے لیے عبداللہ نے عبداللہ بن حسنین کو حضرت ایوب انصاری کے پاس بھیجا عبداللہ بن حسنین نے ابوایوب انصاری کو کنوئیں پر لگی ہوئی دو لکڑیوں کے بیچ میں ایک کپڑے کی آڑ میں غسل کرتے ہوئے پایا عبداللہ بن حسنین کہتے ہیں کہ میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے کہا میں عبداللہ بن حسنین ہیں مجھے عبداللہ بن عباس نے آپ سے یہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں اپنا سر کس طرح دھوتے تھے؟ (یہ سن کر) ابوایوب نے کپڑے پر

ہاتھ رکھا اور سر اٹھایا یہاں تک کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا پھر انہوں نے اسی شخص سے جوان پر پانی ڈال رہا تھا کہا تو پانی ڈال پس اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا اور انہوں نے اپنے سر کو ہاتھوں سے ملا اور ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف اور پیچھے سے آگے کی طرف لائے پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (سنن ابوداؤد)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حج کا احرام باندھتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا۔ (جامع الترمذی، أبواب الحج، باب ما جاء فی الاغتسال عند الاحرام، الحدیث ۸۳۱)

باب النَّهْيِ عَنِ الثِّيَابِ الْمَصْبُوغَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ فِي الْإِحْرَامِ .

یہ باب ہے کہ احرام میں ورس اور زعفران سے رنگے ہوئے کپڑوں کو پہننے کی ممانعت

2665 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ بِوَرْسٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ محرم شخص زعفران یا ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے۔

2666 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ "لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا خُفَّيْنِ اِلَّا لِمَنْ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ" .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: محرم شخص کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قمیص ٹوپی پاجامہ اور عمامہ نہیں پہنے گا اور نہ ہی کوئی ایسا کپڑا پہنے گا جس پر ورس یا زعفران لگا ہوا ہو اور نہ ہی موزے پہنے گا' البتہ جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں' اُس کا حکم مختلف ہے' اُس کے پاس جوتے نہیں ہیں' تو وہ ان موزوں کو کاٹ دے گا یہاں تک کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

محرم کے لئے ممنوعہ اشیاء کا بیان

قمیص، کرتہ اور پاجامہ پہننے سے مراد ان کو اس طرح پہننا ہے جس طرح کہ عام طور پر یہ چیزیں پہنی جاتی ہیں جیسے قمیص و

2665-اخرجه البخاري في اللباس، باب النعال السبتية و غيرها (الحديث 5852) و اخرجه مسلم في الحج، باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة وما لا يباح و بيان تحريم الطيب عليه (الحديث 3) . و الحديث عند: ابن ماجه في المناسك، باب السراويل و الخفين للمحرم اذا لم يجد ازارًا او نعلين (الحديث 2932) . تحفة الاشراف (7226) .

2666-اخرجه البخاري في اللباس، باب العمائم (الحديث 5806) . و اخرجه مسلم في الحج، باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة و ما لا يباح و بيان تحريم الطيب عليه (الحديث 2) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب ما يلبس المحرم (الحديث 1823) . تحفة الاشراف (6817) .

کرتہ کو گلے میں ڈال کر پہنتے ہیں یا پاجامہ ٹانگوں میں ڈال کر پہنا جاتا ہے، چنانچہ احرام کی حالت میں ان چیزوں کو اس طرح پہننا ممنوع ہے۔ ہاں اگر کوئی محرم ان چیزوں کو مروج طریقہ پر پہننے کی بجائے بدن پر چادر کی طرح ڈالے تو یہ ممنوع نہیں کیونکہ اس صورت میں یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ اس نے قمیص و کرتہ پہنا ہے یا پاجامہ پہنا ہے۔

"برنس" اس لمبی ٹوپی کو کہتے ہیں جو عرب میں اوڑھی جاتی تھی اور برنس وہ لباس بھی ہوتا ہے جس کا کچھ حصہ ٹوپی کی جگہ کام دیتا ہے جیسے برساتی وغیرہ۔ چنانچہ نہ برنس اوڑھو، سے مراد یہ ہے کہ ایسی کوئی چیز نہ اوڑھو جو سر کو ڈھانپ لے خواہ وہ ٹوپی ہو یا برساتی اور خواہ کوئی اور چیز۔ ہاں جو چیز ایسی ہو جس پر عرف عام میں پہننے یا اوڑھنے کا اطلاق نہ ہوتا ہو مثلاً سر پر کونڈا یا گھڑا وغیرہ رکھ لینا یا سر پر گٹھڑ اٹھا لینا تو اس صورت میں کوئی مضائقہ نہیں۔

وہ موزہ دونوں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے" میں یہاں ٹخنے سے مراد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک وہ ہڈی ہے جو پیر کی پشت پر بیچ میں ہوتی ہے جب کہ حضرت امام شافعی کے ہاں وہی متعارف ٹخنہ مراد ہے جس کو وضو میں دھونا فرض ہے۔ اس بارہ میں علماء کے اختلافی اقوال ہیں کہ جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں اور وہ موزے پہن لے تو آیا اس پر فدیہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

چنانچہ حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی تو یہ کہتے ہیں کہ اس پر کچھ واجب نہیں ہوتا لیکن حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر فدیہ واجب ہوتا ہے۔ جس طرح یہ مسئلہ ہے کہ اگر احرام کی حالت میں کسی کو سر منڈانے کی احتیاج وضرورت لاحق ہو جائے تو وہ سر منڈا لے اور فدیہ ادا کرے۔ "ورس" ایک قسم کی گھاس کا نام ہے جو زرد رنگت کی اور زعفران کے مشابہ ہوتی ہے۔ اس گھاس سے رنگائی کا کام لیا جاتا ہے۔ زعفران اور اس کے رنگ آلود کپڑوں کو پہننے سے اس لئے منع فرمایا گیا ہے کہ ان میں خوشبو ہوتی ہے۔

محرم کے لئے منہ ڈھانپنے سے متعلق مذاہب اربعہ کا بیان

محرم عورت نقاب نہ ڈالے" کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے منہ کو برقع اور نقاب سے نہ ڈھانکے ہاں اگر وہ پردہ کی خاطر کسی ایسی چیز سے اپنے منہ کو چھپائے جو منہ سے الگ رہے تو جائز ہے، اسی طرح حنفیہ کے ہاں مرد کو بھی عورت کی طرح احرام کی حالت میں منہ ڈھانکنا حرام ہے۔

حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد کا مسلک بھی ایک روایت کے مطابق یہی ہے جب کہ امام شافعی کا مسلک اس کے برخلاف ہے۔ ہودج میں بیٹھنا ممنوع ہے بشرطیکہ سر ہودج میں لگتا ہو، اگر سر ہودج میں نہ لگتا ہو تو پھر اس میں بیٹھنا ممنوع نہیں ہے، اسی طرح اگر کعبہ کا پردہ یا خیمہ سر میں لگتا ہو تو ان کے نیچے کھڑا ہونا ممنوع ہے اور اگر سر میں نہ لگتا ہو تو ممنوع نہیں ہے۔

باب الْجُبَّةِ فِي الْإِحْرَامِ ۔

یہ باب ہے کہ احرام (کی حالت میں) جبہ پہننے کا حکم

2667 - اَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْقُومَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ لَيْتَنِي اَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْجِعِرَّانَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَاَتَاهُ الْوَحْيُ فَاَشَارَ اِلَيَّ عُمَرُ اَنْ تَعَالَ فَاَدْخَلْتُ رَاْسِي الْقُبَّةَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ قَدْ اَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بِعُمْرَةٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ قَدْ اَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ اِذْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغِطُّ لِذٰلِكَ فَسُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ "اَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِي سَاَلَنِي اٰنِفًا" ۔ فَاُتِيَ بِالرَّجُلِ فَقَالَ "اَمَّا الْجُبَّةُ فَاخْلَعْهَا وَاَمَّا الطِّيبُ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اَحْدِثْ اِحْرَامًا" ۔

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ "ثُمَّ اَحْدِثْ اِحْرَامًا" ۔ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا قَالَهُ غَيْرَ نُوحِ بْنِ حَبِيبٍ وَلَا اَحْسِبُهُ مَحْفُوظًا وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ ۔

☆☆ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے کہا: کاش! میں نبی اکرم ﷺ کو اُس وقت دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو'ایک مرتبہ ہم جعرانہ میں موجود تھے' نبی اکرم ﷺ اُس وقت ایک خیمے میں تشریف فرما تھے آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اشارہ کیا کہ آگے آ جاؤ' میں نے اُس خیمے میں اپنا سر داخل کیا (اصل واقعہ یہ ہوا تھا) ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے احرام باندھ لیا تھا' اور جبہ پہنا ہوا تھا' اُس نے عمرے کا احرام باندھا تھا' اُس نے خوشبو بھی لگائی ہوئی تھی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں جو جبہ پہن کر احرام باندھ لے (تو اس مسئلے کے جواب میں) نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ خراٹے لینے لگے' جب آپ ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: وہ شخص کہاں ہے جس نے مجھ سے سوال کیا تھا؟ جب اُس شخص کو بلایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک جبے کا تعلق ہے' تو تم اُسے اتار دو اور جہاں تک خوشبو کا تعلق ہے تو تم اسے دھو لو اور پھر نئے سرے سے احرام باندھو۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ پھر نئے سرے سے احرام باندھو' ہمارے علم کے مطابق یہ الفاظ صرف

2667-اخرجه البخاري في الحج، باب غسل الخلوق ثلاث مرات من الثياب (الحديث 1536) تعليقاً، و باب يفعل بالعمرة، مايفعل بالحج (الحديث 1789)، و في المغازي، باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان (الحديث 4329)، و في فضائل القرآن، باب نزل القرآن بلسان قريش و العرب (الحديث 4985) و اخرجه مسلم في الحج، باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة و ما لا يباح و بيان تحريم الطيب عليه (الحديث 6 و 7 و 8 و 9 و 10) . واخرجه ابو داؤد في الحج، باب الرجل يحرم في ثيابه (الحديث 1819 و 1820 و 1821 و 1822) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الذي يحرم و عليه قميص او جبة (الحديث 836) مختصراً . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، في الخلوق للمحرم (الحديث 2709) و الحديث عند: البخاري في جزاء الصيد، باب اذا احرم جاهلًا و عليه قميص (الحديث 1847) . و النسائي في مناسك الحج، في الخلوق للمحرم (الحديث 2708) . تحفة الاشراف (11836) .

نوح بن حبیب نامی راوی نے نقل کیے ہیں اور میں انہیں محفوظ شمار نہیں کرتا ہوں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْقَمِيصِ لِلْمُحْرِمِ .

یہ باب ہے کہ محرم کے لیے قمیص پہننے کی ممانعت

2668 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: محرم شخص کس طرح کے کپڑے پہن سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قمیص' عمامہ' شلوار' ٹوپی' موزے نہ پہنو' البتہ اگر کسی شخص کو جوتے نہیں ملتے تو وہ موزے پہن سکتا ہے' لیکن اُنہیں ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے گا اور تم کوئی ایسا لباس نہ پہنو جس پر زعفران یا ورس لگا ہو۔

محرم کے ممنوع لباس میں فقہی مذاہب اربعہ کی تصریحات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کپڑوں میں سے کیا چیزیں پہن سکتا ہے اور کیا چیزیں نہیں پہن سکتا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو قمیص و کرتہ پہنو، نہ عمامہ باندھو، نہ پاجامہ پہنو، نہ برنس اوڑھو اور نہ موزے پہنو، ہاں جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن سکتا ہے مگر اس طرح کہ موزہ دونوں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے، نیز کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس پر زعفران یا ورس لگی ہو۔ (بخاری ومسلم)

۔ امام بخاری نے ایک روایت میں یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں کہ محرم عورت نقاب نہ ڈالے اور نہ دستانے پہنے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام پہننے والے کو ورس (رنگ کی ایک قسم) اور زعفران میں رنگی ہوئی چادریں استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں تہہ بند چادر اور جوتوں میں احرام باندھنا چاہئے اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لو لیکن انہیں ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ لو۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

قمیص و کرتہ اور پاجامہ پہننے سے مراد ان کو اس طرح پہننا ہے جس طرح کہ عام طور پر یہ چیزیں پہنی جاتی ہیں جیسے قمیص و کرتہ کو گلے میں ڈال کر پہنتے ہیں یا پاجامہ ٹانگوں میں ڈال کر پہنا جاتا ہے، چنانچہ احرام کی حالت میں ان چیزوں کو اس طرح

2668- اخرجه البخاري في الحج، باب ما لا يلبس المحرم، من الثياب (الحديث 1542)، و في اللباس، باب البرانس (الحديث 5803). و اخرجه مسلم في الحج، باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة وما لا يباح و بيان تحريم الطيب عليه (1) . و اخرجه ابو داؤد في الحج، ما يلبس المحرم (الحديث 1824) . واخرجه النسائي في مناسك الحج، النهي عن لبس البرانس في الاحرام (الحديث 2673) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب ما يلبس المحرم من الثياب (الحديث 2929)، و الحديث عند: ابن ماجه في المناسك، باب السراويل و الخفين للمحرم اذا لم يجد ازارًا او نعلين (الحديث 2932) . تحفة الاشراف (8325) .

پہنا ممنوع ہے۔ ہاں اگر کوئی محرم ان چیزوں کو مروج طریقہ پر پہننے کی بجائے بدن پر چادر کی طرح ڈالے تو یہ ممنوع نہیں کیونکہ اس صورت میں یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ اس نے قیص وکرتہ پہنا ہے یا پاجامہ پہنا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر محرم کو جوتے میسر نہ ہوں تو وہ موزے پہن سکتا ہے اور جس محرم کے پاس تہہ بند نہ ہو تو وہ پائجامہ پہن سکتا ہے۔ (بخاری مسلم)

موزوں کے استعمال کے بارے میں تو گزشتہ حدیث میں بتایا جا چکا ہے کہ جوتے میسر نہ ہوں تو محرم موزے پہن سکتا ہے۔ اس صورت میں امام شافعی کے نزدیک اس پر کوئی فدیہ واجب نہیں ہوگا۔ لیکن حضرت امام اعظم کا مسلک اس بارے میں یہ ہے کہ اگر تہہ بند نہ ہو تو پائجامہ کو پھاڑ کر اسے تہ بند کی صورت میں باندھ لیا جائے اور اگر کوئی شخص اسے پھاڑ کر استعمال نہ کرے بلکہ پائجامہ ہی پہن لے تو اس پر دم یعنی جانور ذبح کرنا واجب ہوگا۔

سلا ہوا کپڑا کسی قسم کا ہو اس کے پہننے میں ممانعت کا بیان

علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں۔ حدیث میں جو بیان کیا گیا ہے درج ذیل اشیاء بھی اس کے معنی میں آئینگی مثلاً قمیص اور سلوار اور پاجامہ اور ٹوپی وغیرہ بھی سلے ہوئے لباس میں شامل ہونگی، اس لیے سب اہل علم کے ہاں احرام کی حالت میں یہ اشیاء پہننا جائز نہیں ہونگی۔ دیکھیں: التمہید (15/104)۔

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: قاضی عیاض رحمہ اللہ کا کہنا ہے: مسلمان اس پر متفق اور جمع ہیں کہ اس حدیث میں احرام کی حالت میں محرم شخص کے لیے جن اشیاء کی ممانعت کا ذکر ہے اس میں قیص اور پاجامہ سے ہر سلے ہوئے لباس پر تنبیہ کی گئی ہے کہ اور پگڑی اور برانڈی کہہ کر سر چھپانے والی ہر سلی ہوئی چیز اور موزے کہہ کر ہر ستر چھپانے والی چیز شمار کی گئی ہے" انتہی اور ابن دقیق العید نے دوسرا اجماع اہل قیاس کے ساتھ مخصوص کیا ہے، جو کہ واضح ہے۔ سلے ہوئے لباس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز جو کسی جسم کے مخصوص حصہ کے لیے بنایا گیا ہو، چاہے بدن کے کسی ایک حصہ کے لیے ہو" انتہی دیکھیں: فتح الباری (3/402)۔

لنگوٹ کے جواز کے قائلین حضرات نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ: عائشہ رضی اللہ عنہا نے بار برداری کا کام کرنے والوں کو لنگوٹ پہننے کی اجازت دی تھی۔ اور اس سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی لنگوٹ پہنا کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اثر امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں بیان کرتے کہ: باب ہے احرام کے وقت خوشبو لگانے اور احرام باندھنے کا ارادہ کرتے وقت کیا پہنے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے ہودج کو اٹھانے والوں کے لیے لنگوٹ پہننے میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھیں"۔ (صحیح بخاری، 2، 558)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اثر سعید بن منصور نے عبدالرحمٰن بن قاسم عن ابیہ کے طریق سے عائشہ رضی اللہ عنہا تک موصول بیان کیا ہے کہ: عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کیا تو ان کے ساتھ ان کے دو

غلام بھی تھے، جب وہ ان کا کجاوہ اٹھاتے تو ان کا کچھ ستر کھل جاتا، اس لیے عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں لنگوٹ پہننے کا حکم دیا تو وہ احرام کی حالت میں لنگوٹ پہنا کرتے تھے۔

اس میں ابن تین کے قول: "اس سے عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارادہ عورتیں ہیں" کا رد پایا جاتا ہے، کیونکہ عورتیں تو سلا ہوا لباس زیب تن کرتی ہیں، لیکن مرد حالت احرام میں ایسا نہیں کر سکتے، لگتا ہے کہ یہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے ہے جو انہوں نے اختیار کی تھی، وگرنہ اکثر فقہاء اور علماء تو حالت احرام میں لنگوٹ اور سلوار و پاجامہ پہننے کی ممانعت میں کوئی فرق نہیں سمجھتے۔

(فتح الباری(3/ 397).)

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا اثر: ابن ابی شیبہ نے حبیب بن ابو ثابت سے بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو میدان عرفات میں لنگوٹ پہنے ہوئے دیکھا۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ (6/ 34).)

یہ بھی ضرورت پر محمول کیا جائیگا، کیونکہ اخبار المدینۃ (3/ 1100) میں ابن ابی شیبہ کی روایت ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ایام میں زخمی ہوئے تھے جس کی بنا پر ان کا پیشاب پر کنٹرول نہیں تھا کیونکہ اس اثر میں " فلا یستمسك بولی " کے الفاظ ہیں کہ میرا پیشاب نہیں رکتا تھا۔

اور النہایۃ غریب الاثر (2/ 126) میں درج ہے: عبد خیر کی حدیث میں ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمار رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے انڈرویئر پہنا ہوا تھا، اور انہوں نے فرمایا: مجھے مثانہ تکلیف ہے "الدقرارۃ انڈرویئر یا پھر لنگوٹ کو کہا جاتا ہے جس سے صرف شرمگاہ چھپائی جاتی ہو۔

اور الممثون: مثانہ کی بیماری کے شکار شخص کو کہا جاتا ہے۔ اور لسان العرب میں درج ہے۔ عمار رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے لنگوٹ پہن کر نماز ادا کی اور فرمایا: مجھے مثانہ کی تکلیف ہے۔ (لسان العرب (13/ 71).)

اگر بالفرض یہ آثار ثابت نہ بھی ہوں تو بھی دلالت کرتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل ضرور ہے۔ اور صحیح یہی ہے کہ محرم شخص کو لنگوٹ پہننے سے روکا جائیگا، اور عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت کو ضرورت پر محمول کیا جائیگا، اور اس میں لنگوٹ پہننے سے فدیہ دینے کی نفی نہیں پائی جاتی۔ اور اسی طرح عمار رضی اللہ عنہ کے اثر کو بھی مثانہ کی تکلیف کی بنا پر لنگوٹ پہننے کو ضرورت پر محمول کیا جائے گا۔

عبداللہ بن معقل بیان کرتے ہیں کہ میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اور انہیں میں نے فدیہ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ کہنے لگے: یہ خاص کے لیے نازل ہوا تھا لیکن تمہارے لیے یہ عام ہے، مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جایا گیا کہ میرے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے خیال میں تمہیں بہت زیادہ تکلیف ہو رہی ہے کیا تیرے پاس بکری ہے تو میں نے عرض کیا: نہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تین روزے رکھو یا پھر چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر مسکین کو نصف صاع دو"

(صحیح بخاری رقم الحدیث، (1721) صحیح مسلم رقم الحدیث، (1201)

احرام میں خوشبو لگانے سے متعلق مذاہب اربعہ کا بیان

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لیے احرام باندھنے سے پہلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام سے نکلنے کے لیے طواف کعبہ سے پہلے خوشبو لگاتی تھی اور ایسی خوشبو لگتی تھی جس میں مشک ہوتا تھا گویا میں اب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے ہیں یعنی وہ چمک گویا میری آنکھوں تلے پھرتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام کا ارادہ کرتے تو احرام باندھنے سے پہلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی اور وہ خوشبو ایسی ہوتی جس میں مشک بھی ہوتا تھا۔ لہٰذا اس سے یہ ثابت ہوا کہ اگر خوشبو احرام سے پہلے لگائی جائے اور اس کا اثر احرام کے بعد بھی باقی رہے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ خوشبو کا احرام کے بعد استعمال کرنا ممنوعات احرام سے ہے نہ کہ احرام سے پہلے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام احمد کا مسلک بھی یہی ہے کہ احرام کے بعد خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے احرام سے پہلے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی کے ہاں احرام سے پہلے بھی ایسی خوشبو لگانا مکروہ ہے جس کا اثر احرام باندھنے کے بعد بھی باقی رہے۔ ولحله قبل ان يطوف بالبيت (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام سے نکلنے کے لئے الخ) کا مفہوم سمجھنے سے پہلے یہ تفصیل جان لینی چاہیے کہ بقر عید کے روز (یعنی دسویں ذی الحجہ کو) حاجی مزدلفہ سے منیٰ میں آتے ہیں اور وہاں رمی جمرہ عقبہ (جمرہ عقبہ پر کنکر مارنے) کے بعد احرام سے نکل آتے ہیں یعنی وہ تمام باتیں جو حالت احرام میں منع تھیں اب جائز ہو جاتی ہیں البتہ رفث (جماع کرنا یا عورت کے سامنے جماع کا ذکر اور شہوت انگیز باتیں کرنا) جائز نہیں ہوتا یہاں تک کہ جب مکہ واپس آتے ہیں اور طواف افاضہ کر لیتے ہیں تو رفث بھی جائز ہو جاتا ہے۔

لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس جملہ کی مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام سے نکل آتے یعنی مزدلفہ سے منیٰ آ کر رمی جمرہ عقبہ سے فارغ ہو جاتے لیکن ابھی تک مکہ آ کر طواف افاضہ نہ کر چکے ہوتے تو میں اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی تھی۔

باب النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ السَّرَاوِيْلِ فِي الْإِحْرَامِ .

یہ باب ہے کہ احرام میں شلوار پہننے کی ممانعت

2669 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ "لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ" . وَقَالَ عَمْرٌو مَرَّةً اُخْرٰى

2669-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8215) .

"الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ لِأَحَدِكُمْ نَعْلَانِ فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب ہم احرام باندھ لیتے ہیں تو ہم کس طرح کا لباس پہنیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قمیص نہ پہنو۔ (عمرو نامی راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) تم قمیصیں، عمامے، شلواریں اور موزے نہ پہنو، البتہ اگر کسی شخص کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزوں کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہنے جس پر ورس یا زعفران لگا ہوا ہو۔

بھول کر خوشبو لگانے پر فدیہ سے متعلق فقہی مذاہب اربعہ کا بیان

زعفران کا استعمال چونکہ مردوں کے لئے حرام ہے اور خلوق زعفران ہی سے تیار ہوتی تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یہ حکم دیا کہ وہ اسے دھو ڈالے نیز تین مرتبہ دھونے کا حکم صرف اس لئے دیا تا کہ وہ خوب اچھی طرح چھوٹ جائے ورنہ اصل مقصد تو یہ تھا کہ خلوق کو بالکل صاف کر دو خواہ وہ کسی طرح اور کتنی ہی مرتبہ میں صاف ہو۔ حدیث کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جو چیزیں حج کے احرام کی حالت میں ممنوع ہیں وہی عمرہ کے احرام کی حالت میں بھی ممنوع ہیں اس لئے تم عمرہ کے احرام کی حالت میں ان تمام چیزوں سے پرہیز کرو جن سے حج کے احرام کی حالت میں پرہیز کیا جاتا ہے۔ مسئلہ احرام کی حالت میں بغیر خوشبو سرمہ لگانا جائز ہے بشرطیکہ اس سے زیب و زینت مقصود نہ ہو۔

اگر کوئی شخص زیب و زینت کے بغیر خوشبو کا بھی سرمہ لگائے تو مکروہ ہوگا۔ اس موقع پر ایک خاص بات یہ جان لینی چاہئے کہ جو چیزیں احرام کی حالت میں حرام ہو جاتی ہیں ان کا ارتکاب اگر قصداً ہوگا تو متفقہ طور پر تمام علماء کے نزدیک اس کی وجہ سے مرتکب پر فدیہ لازم ہوگا۔ ہاں بھول چوک سے ارتکاب کرنے والے پر فدیہ واجب نہیں ہوگا جیسا کہ حضرت امام شافعی، ثوری، احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا قول ہے البتہ امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک کے نزدیک اس صورت میں بھی فدیہ واجب ہوگا۔

باب الرُّخْصَةِ فِيْ لُبْسِ السَّرَاوِيْلِ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ .

یہ باب ہے کہ جس شخص کو تہبند نہیں ملتا' اُس کے لیے شلوار پہننے کی اجازت

2670 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

2670-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب لبس الخفين للمحرم اذا لم يجد النعلين (الحديث 1841) بنحوه، و باب اذا لم يجد الازار فليلبس السراويل (الحديث 1843)، و في اللباس، باب السراويل (الحديث 5804) بنحوه، و باب النعال السبتية و غيرها (الحديث 5853) بنحوه. و اخرجه مسلم في الحج، باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة و ما لا يباح و بيان تحريم الطيب عليه (الحديث 4) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في لبس السراويل و الخفين للمحرم اذا لم يجد الازار و النعلين (الحديث 834) بنحوه واخرجه النسائي في مناسك الحج، الرخصة في لبس السراويل لمن لا يجد الازار (الحديث 2671) بنحوه، و الرخصة في لبس الخفين في الاحرام لمن لا يجد نعلين (الحديث 2678)، بنحوه، و في الزينة، لبس السراويل (الحديث 5340) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب السراويل و الخفين للمحرم اذا لم يجد ازارًا او نعلين (الحديث 2931) بنحوه . تحفة الاشراف (5375) .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ "السَّرَاوِيْلُ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ وَالْخُفَّيْنِ لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ" . لِلْمُحْرِمِ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

جس شخص کو تہبند نہیں ملتا' وہ شلوار پہن لے گا اور جس شخص کو جوتے نہیں ملتے' وہ موزے پہن لے گا'

یہ حکم محرم شخص کے لیے ہے۔

2671 - اَخْبَرَنِىْ اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ" .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہماd

جس شخص کو تہبند نہیں ملتا وہ شلوار پہن لے' اور جس کو جوتے نہیں ملتے وہ موزے پہن لے۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ اَنْ تَنْتَقِبَ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ .

یہ باب ہے کہ احرام والی عورت کے لیے نقاب کرنے کی ممانعت

2672 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْاِحْرَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ" .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں کہ ہم احرام کی حالت میں کون سے کپڑے پہنیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قمیص' شلوار' عمامہ' ٹوپی یا موزہ نہ پہنو' البتہ اگر کسی شخص کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن سکتا ہے مگر وہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور تم کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو اور حالت احرام میں عورت نقاب نہ کرے' اور دستانے نہ پہنے۔

2671-تقدم في مناسك الحج، الرخصة في لبس السراويل لمن لا يجد الازار (الحديث 2670) .

2672-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب ما ينهى من الطيب للمحرم و المحرمة (الحديث 1838) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب ما يلبس المحرم (الحديث 1825) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء فيما لا يجوز للمحرم لبسه (الحديث 833) . تحفة الاشراف (8275) .

حالت احرام میں پردے کی تخفیف میں مذاہب اربعہ کا بیان

شریعت نے عورت کے لئے پردہ ہر حال میں لازم کیا ہے البتہ اس کے لئے احرام میں پردے میں تخفیف کردی ہے کہ عورت چہرے پر نقاب وغیرہ نہ ڈالے بلکہ چہرہ کھلا رکھے کہ عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عن ابن عمر عن النبی ا قال: المحرمة لاتنتقب ولاتلبس القفازين .(بخاری)

البتہ کسی نامحرم کے سامنے آنے پر وہ اپنے چہرے کو چھپالے تا کہ اس جگہ بدنگاہی اور بے پردگی نہ ہو۔ چنانچہ صحابیات کا بھی یہی عمل رہا حضرت عائشہ کی روایت ہے:

كان الركبان يمرون بنا ونحن محرمات مع رسول الله ا فاذا جاوذوا بنا سدلت إحدانا جلبابها فاذا جاوزونا كشفناه . (ابوداود،۱،۱۵۶)

چنانچہ فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ عورت اپنے سر پر اس طرح کپڑا ڈال سکتی ہے کہ وہ کپڑا چہرے کو نہ لگے اور پردہ بھی ہوجائے۔ چنانچہ کتاب المبسوط میں ہے:

قال (ولا بأس بأن تسدل الخمار على وجهها من فوق رأسها على وجه لايصيب وجهها) وقد بينا ذلك عن عائشة رضى الله عنهالأن تغطية الوجه إنما يحصل بما يماس وجهها دون مالا يماسه ويكره لها أن تلبس البرقع لأن ذلك يماس وجهها .

(کتاب المبسوط للسرخسی، ج۲،۱۶۱،دارالکتب العلمیہ)

ملاعلی قاری حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

(وتغطى راسها) أى لاوجهها الا أنها إن غطة وجهها بشء متجاف جاز وفى النهاية: ان سدل الشئ علي وجهها واجب عليها ودلت المسئلة علي ان المرأة منهية عن اظهار وجهها للأجانب بلاضرورة وكذا في المحيط: وفى الفتح قالوا: والمستحب أن تسدل على وجهها شيئا وتجافيه . (کتاب المناسک ملاعلی قاری)

الفقہ الحنفی وادلتہ میں ہے:وفي روآية له ولا تنتقب المراة المحرمة ولا تلبس القفازين وقوله ا: لايلبس خبر بمعنى النهي وعند وجود الاجانب فالارخاء واجب عليها وعند عدمه يجب على الاجانب غض البصر فقول الحنفية اعمال الحديث من جهة وصرف الفتنة من جهة أخرىٰ

(الفقہ الحنفی وادلتہ،ط:دارالکلم الطیب)

نیز یہ بات بھی واضح رہے کہ یہ حکم صرف احناف کے ہاں ہی نہیں بلکہ چاروں ائمہ کا یہی مذہب ہے۔ علامہ ابن رشد مالکی لکھتے ہیں. اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہے کہ وہ اس سے اپنے سر کو ڈھانپے اور اپنی بالوں کو

چھپائے اور اوپر کی جانب اپنے چہرے پر سدل ثوب کرے اور سر پر آہستہ کپڑا ڈالے تا کہ اپنے آپ کو لوگوں کی نگاہوں سے بچائے۔ جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کیا کرتی تھیں۔ (بداية المجتهد، ج۳،ص۲۷۸، دار الكتب العلمية)

الفقه المالكي الميسر میں ھے: واباح المالكية لها ستر وجهها عند الفتنة بلاغرز للساتر بابرة ونحوها وبلاربط له براسها بل المطلوب سدله على راسها ووجهها او تجعله كاللثام وتلقى طرفيه على راسها بلاغرز ولاربط . (الفقه المالكي الميسر للزحيلي ، ۲۹۵،۱ ،دار الكلم الطيب)

فقہ شافعی کی کتاب ''الحاوی الکبیر'' میں ہے۔

ان حرم المرأة في وجهها فلاتغطيه كما كان حرم الرجل في رأسه فلايغطيه لرواية موسىٰ ابن عقبة عن نافع عن ابن عمر: ان رسول الله ا نهىٰ ان تنتقب المراة وهي محرمة وتلبس القفازين .

(الحاوی الکبیر للماوردی ۶،۳۰، دار الکتب العلمیۃ)

فقہ حنبلی کی کتاب ''الميسر للزحيلي ''میں ہے:

ومن المحظورات في الاحرام: تعمد تغطية الوجه من الأنثىٰ لكن تسدل على وجهها لحاجة لقوله ا : لاتنتقب المرأة المحرمة ولاتلبس القفازين قال الشرح: فيحرم تغطية لانعلم فيه خلافاو لايضر لمس السدل وجهها خلافاً للقاضي ابي يعلى قال في الاقناع: ان غطته لغير حاجة فدت وعلى هذا احرام المرأة في وجهها فتحرم تغطيته بحو برقع ونقاب وتسدل لحاجة كمرور رجال بها الخ . (الفقہ الحنبلی المیسر ۲، ۵،۷ دار القلم دمشق)

فقہاء کرام کے مذکورہ بالا اقوال سے معلوم ہوا کہ عورت کے لئے چہرے پر نقاب ڈالنا بغیر کسی حائل کے ممنوع ہے بلکہ اسے چاہئے کہ اجانب کی غیر موجودگی میں چہرے کو کھلا رکھے اور ان کی موجودگی میں چہرے کپڑے سے کسی حائل اور فاصلہ رکھنے والی چیز یا نقاب (جیسے ہیٹ والے مروجہ نقاب یا اس جیسی کوئی اور چیز) سے ڈھانپ لے تا کہ بدنگاہی اور بے پردگی نہ ہو۔ ہاں اگر کپڑا ہوا کی وجہ سے بار بار چہرے پر پڑ جائے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں اور نہ کوئی گناہ ہے اور نہ ہی کوئی دم وغیرہ لازم آئے گا۔

واحرام المرأة في وجهها واجاز الشافعية والحنفية ذلك بوجود حاجز عن الوجه فقالوا: للمرأة ان تسدل على وجهها ثوبا متجافيا عنه بخشبة ونحوها سواء فعلته لحاجة من حر او برد او خوف فتنة ونحوها او لغير حاجة فان وقعت الخشبة فاصاب الثوب وجهها بغير اختيارها ررفعته في الحال فلافدية . (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۳،۲۸۶۳، دار الفکر، بیروت)

باب النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْبَرَانِسِ فِي الْإِحْرَامِ .

یہ باب احرام کے دوران ٹوپی پہننے کی ممانعت میں ہے

2673 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: محرم کس طرح کا لباس پہن سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قمیص' عمامہ' شلوار' ٹوپی یا موزے نہ پہنو' البتہ اگر کسی شخص کو جوتے نہیں ملتے تو وہ موزے پہن سکتا ہے لیکن اُنہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے گا اور تم کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس پر ورس یا زعفران لگا ہو۔

2674 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ - عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ "لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: جب ہم احرام باندھ لیتے ہیں' تو ہم کس طرح کے کپڑے پہنیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قمیص' شلوار' عمامہ' ٹوپی یا موزے نہ پہنو' البتہ اگر کسی شخص کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے' لیکن وہ ٹخنوں کے نیچے ہوں اور تم کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس کو ورس یا زعفران لگا ہوا ہو۔

باب النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْعِمَامَةِ فِي الْإِحْرَامِ .

یہ باب ہے کہ احرام کے دوران عمامہ پہننے کی ممانعت

2675 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا نَلْبَسُ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ "لَا تَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَا تَجِدَ نَعْلَيْنِ فَاِنْ لَمْ تَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَمَا دُوْنَ الْكَعْبَيْنِ" .

2673-تقدم (الحديث 2668) .

2674-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8245) .

2675-انفرد به النسائي . والحديث عند: البخاري في اللباس، باب لبس القميص (الحديث 5794) . تحفة الاشراف (7535) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا' اُس نے عرض کی: جب ہم احرام باندھ لیں تو ہم کیا پہنیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قمیص' عمامہ' شلوار' ٹوپی' موزے نہ پہنو' البتہ اگر تمہارے پاس جوتے نہیں ہیں' تو حکم مختلف ہوگا' اگر تمہارے پاس جوتے نہیں ہیں' تو تم ٹخنوں سے نیچے تک موزے پہن لو۔

2676 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا نَلْبَسُ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ "لَا تَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ لَا يَكُونَ نِعَالٌ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ نِعَالٌ فَخُفَّيْنِ دُوْنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ اَوْ زَعْفَرَانٍ اَوْ مَسَّهُ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا' اُس نے عرض کی: جب ہم احرام باندھتے ہیں' تو ہم کیا پہنیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قمیص' عمامہ' ٹوپی' شلوار' موزے نہ پہنو' البتہ اگر جوتے نہ ہوں تو حکم مختلف ہوگا' اگر جوتے نہ ہوں تو ٹخنوں سے نیچے تک موزے پہن لو اور ایسا کپڑا نہ پہنو جس کو ورس یا زعفران کے ذریعے رنگا گیا ہو۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس پر ورس یا زعفران لگا ہو۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْاِحْرَامِ .

یہ باب ہے کہ احرام کے دوران موزے پہننے کی ممانعت

2677 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي زَائِدَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا تَلْبَسُوا فِي الْاِحْرَامِ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: احرام کے دوران قمیص' شلوار' عمامہ' ٹوپی اور موزے نہ پہنو۔

بَاب الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْاِحْرَامِ لِمَنْ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ .

یہ باب ہے کہ جس شخص کو جوتے نہیں ملتے' اُس کے لیے احرام کے دوران موزے پہننے کی اجازت

2678 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَاِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ" .

2676-انفرد به النسائي . والحديث عند: النسائي في مناسك الحج، قطعهما اسفل من الكعبين (الحديث 2679) . تحفة الاشراف (7749) .

2677-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8136) .

2678-تقدم (الحديث 2670) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
جب کسی شخص کو تہبند نہیں ملتا تو وہ شلوار پہن لے اور جب کسی کو جوتے نہیں ملتے تو وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔

باب قَطْعِهِمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ .

یہ باب ہے کہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لینا

2679 – اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
جب محرم شخص کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہنے' لیکن انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔

باب النَّهْيِ عَنْ اَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمَةُ الْقُفَّازَيْنِ .

یہ باب ہے کہ محرمہ عورت کے لیے دستانے پہننے کی ممانعت

2680 – اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْاِحْرَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں کیا ہدایت کرتے ہیں کہ ہم احرام کے دوران کون سا لباس پہنیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قمیص' شلوار اور موزے نہ پہنو' البتہ اگر کسی شخص کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے' لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور کوئی شخص ایسا کپڑا نہ پہنے جس پر زعفران یا ورس لگا ہو اور احرام کی حالت میں کوئی عورت نقاب نہ کرے اور دستانے نہ پہنے۔

باب التَّلْبِيْدِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ .

یہ باب ہے کہ احرام باندھنے کے وقت تلبید کرنا

2679-تقدم (الحديث 2676) .

2680-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب ما ينهى من الطيب للمحرم و المحرمة (الحديث 1838م) تعليقاً . تحفة الاشراف (8470) .

2681 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اُخْتِهٖ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ "اِنِّىْ لَبَّدْتُ رَاْسِىْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِىْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰى اُحِلَّ مِنَ الْحَجِّ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی بہن سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے احرام کھول لیا ہے اور آپ نے عمرہ کرنے کے بعد احرام نہیں کھولا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے سر کی تلبید کر لی ہے (یعنی بالوں کو جما لیا ہے) اور میں نے اپنے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈال لیا ہے' اس لیے میں اُس وقت تک احرام نہیں کھولوں گا جب تک میں حج کرنے کے بعد احرام نہیں کھولتا (یعنی حج کے بعد احرام کھولنے کا وقت نہیں آ جاتا)۔

2682 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبید کی ہوئی تھی اور آپ تلبیہ پڑھ رہے تھے۔

41 - باب اِبَاحَةِ الطِّيبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ .

باب: احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانا جائز ہے

2683 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ حِيْنَ اَرَادَ اَنْ يُحْرِمَ وَعِنْدَ اِحْلَالِهٖ قَبْلَ اَنْ يُحِلَّ بِيَدَىَّ .

2681-اخرجه البخاري في الحج، باب التمتع و القرآن و الافراد بالحج و فسخ الحج لمن لم يكن معه هدي (الحديث 1566)، و باب فتل القلائد للبدن و البقر (الحديث 1697)، وباب من لبد راسه عند الإحرام و حلق (الحديث 1725)، و في المغازي، باب حجة الوداع (الحديث 4398) بنحوه، و في اللباس، باب التلبيد (الحديث 5916) . و اخرجه مسلم في الحج، باب بيان ان القارن لا يتحلل الا في وقت تحلل الحاج المفرد (الحديث 176 و 177 و 178 و 179) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في الاقران (الحديث 1806) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، تقليد الهدي (الحديث 2780) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب من لبد راسه (الحديث 3046) . تحفة الاشراف (15800) .

2682-اخرجه البخاري في الحج، باب من اهل ملبدًا (الحديث 1540)، و في اللباس، باب التلبيد (الحديث 5915) مطولًا، و اخرجه مسلم في الحج، باب التلبية و صفتها و وقتها (الحديث 21) مطولًا و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب التلبيد (الحديث 1747) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب من لبد راسه (الحديث 3047) . و الحديث عند: النسائي في مناسك الحج، كيف التلبية (الحديث 2746) . تحفة الإشراف (6976) .

2683-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16091) .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت آپ کو خوشبو لگائی تھی' اُس وقت بھی لگائی تھی جب آپ نے احرام باندھنے کا ارادہ کیا تھا' اور اُس وقت بھی لگائی تھی جب آپ نے احرام کھولنے کا ارادہ کیا تھا' تاہم ابھی آپ نے احرام کھولا نہیں تھا' اور میں نے اپنے ان دو ہاتھوں کے ذریعے آپ کو خوشبو لگائی تھی۔

2684 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے اور بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے آپ کے احرام کھولنے سے پہلے بھی خوشبو لگائی تھی۔

2685 - اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ حِيْنَ اَحَلَّ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے اور آپ کے احرام کھولنے سے پہلے میں نے آپ کو خوشبو لگائی۔

2686 - اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ بَعْدَ مَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا تو اُس وقت آپ کے احرام کے لیے اور جب آپ نے احرام کھول دیا تھا یعنی جمرہ عقبہ کی رمی کرنے کے بعد اور بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے (آپ نے احرام کھولا تھا' اُس وقت) میں نے آپ کو خوشبو لگائی تھی۔

2687 - اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ عُمَيْرٍ عَنْ ضَمْرَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْلَالِهٖ وَطَيَّبْتُهُ لِاِحْرَامِهٖ طِيْبًا لَا يُشْبِهُ طِيْبَكُمْ هٰذَا تَعْنِيْ لَيْسَ لَهٗ بَقَآءٌ .

2684-اخرجه البخاري في الحج، باب الطيب عند الاحرام و ما يلبس اذا اراد ان يحرم و يترجل بدهن (الحديث 1539) . و اخرجه مسلم في الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام، (الحديث 33) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب الطيب عند الاحرام (الحديث 1745) . تحفة الاشراف (17518) .

2685-اخرجه البخاري في اللباس، باب تطيب المراة زوجها بيديها (الحديث 5922) بنحوه . واخرجه النسائي في مناسك الحج، اباحة الطيب عند الاحرام، (الحديث 2690) . تحفة الاشراف (17529) .

2686-اخرجه مسلم في الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام، (الحديث 31) . تحفة الاشراف (16446) .

2687-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16523) .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے کے وقت آپ کو خوشبو لگائی تھی' میں نے آپ کے احرام باندھنے کے وقت بھی آپ کو خوشبو لگائی تھی' وہ تمہاری خوشبو کی مانند نہیں تھی۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی ایسی خوشبو لگائی تھی جو باقی نہیں رہتی ہے۔

2688 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِاَطْيَبِ الطِّيبِ عِنْدَ حُرْمِهِ وَحِلِّهِ .

عثمان بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ دریافت کیا کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو میں کیا چیز لگائی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے آپ کے احرام باندھنے اور احرام کھولنے کے وقت سب سے بہترین خوشبو لگائی تھی۔

2689 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهِ بِاَطْيَبِ مَا اَجِدُ .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت آپ کو اپنے پاس موجود سب سے بہترین خوشبو لگائی تھی۔

2690 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْيَبِ مَا اَجِدُ لِحُرْمِهِ وَلِحِلِّهِ وَحِيْنَ يُرِيْدُ اَنْ يَّزُوْرَ الْبَيْتَ .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے کے وقت اور اُس وقت جب آپ بیت اللہ کا طواف زیارت کرنے کے لیے جانے لگے تھے' اُس وقت اپنے پاس موجود سب سے بہترین خوشبو لگائی تھی۔

2691 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ .

2688-اخرجه البخاري في اللباس، باب ما يستحب من الطيب (الحديث 5928) و اخرجه مسلم في الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام (الحديث 36 و 37) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، اباحة الطيب عند الاحرام (الحديث 2689) . تحفة الاشراف (16365) .

2689-تقدم (الحديث 2688) .

2690-تقدم (الحديث 2685) .

2691-اخرجه مسلم في الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام (الحديث 46) و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الطيب عند الاحلال قبل الزيارة (الحديث 917) . تحفة الاشراف (17526) .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن آپ کے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے آپ کو خوشبو لگائی تھی جس میں مشک ملی ہوئی تھی۔

2692 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ - يَعْنِي الْعَدَنِيَّ - عَنْ سُفْيَانَ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْحَاقُ - يَعْنِي الْاَزْرَقَ - قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَبِيْصِ طِيْبِ الْمِسْكِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ اُس وقت محرم تھے۔

احمد بن نصر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک (کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے)۔

2693 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ كَانَ يُرٰى وَبِيْصُ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دکھائی دے رہی تھی حالانکہ اُس وقت آپ محرم تھے۔

42 - باب مَوْضِعِ الطِّيْبِ .

باب: خوشبو لگانے کی جگہ

2694 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں خوشبو کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں

2692-اخرجه مسلم في الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام (الحديث 45) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب الطيب عند الاحرام (الحديث 1746) . تحفة الاشراف (15925) .

2693-اخرجه البخاري في الحج، باب الطيب عند الاحرام و ما يلبس اذا اراد ان يحرم و يترجل و يدهن (الحديث 1538) . و اخرجه مسلم في الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام (الحديث 39) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، موضع الطيب (الحديث 2694 و 2695) تحفة الاشراف (15988) .

2694-تقدم (الحديث 2693) .

ہے آپ ﷺ اُس وقت حالت احرام میں تھے۔

2695 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ الطِّيبِ فِىْ اُصُوْلِ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے بالوں کی جڑوں میں خوشبو کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ ﷺ اُس وقت محرم تھے۔

2696 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِىْ ابْنَ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ الطِّيبِ فِىْ مَفْرِقِ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ ﷺ اُس وقت محرم تھے۔

2697 - اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِىُّ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُ وَبِيصَ الطِّيبِ فِىْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے سر میں خوشبو کی چمک دیکھی آپ ﷺ اُس وقت محرم تھے۔

2698 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ عَنْ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ الطِّيبِ فِىْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ ﷺ اس وقت تلبیہ پڑھ رہے تھے (یا احرام باندھے ہوئے تھے)۔

2699 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ

2695-تقدم (الحديث 2693) .

2696-اخرجه البخاري في الغسل، باب من تطيب ثم اغتسل و بقي اثر الطيب (الحديث 271)، و في اللباس، باب الفرق (الحديث 5918) . و اخرجه مسلم في الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام (الحديث 42) . تحفة الاشراف (15928) .

2697-اخرجه مسلم في الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام (الحديث 40، 41) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، موضع الطيب (الحديث 2698) . تحفة الاشراف (15954) .

2698-تقدم (الحديث 2697) .

2699-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15035) .

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هَنَّادٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ ادَّهَنَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُهُ حَتّٰى أَرٰى وَبِيصَهُ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ . تَابَعَهُ إِسْرَائِيْلُ عَلٰى هٰذَا الْكَلَامِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب احرام باندھنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس موجود سب سے بہترین خوشبو تیل کے طور پر لگائی' آپ کے سر اور داڑھی میں اُس کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

(ایک اور راوی نے بھی اس کی متابعت کی ہے)

2700 – أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا كُنْتُ أَجِدُ مِنَ الطِّيْبِ حَتّٰى أَرٰى وَبِيصَ الطِّيْبِ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس موجود سب سے بہترین خوشبو لگائی تھی' یہاں تک کہ آپ کے سر اور داڑھی میں خوشبو کی چمک (کا منظر) آج بھی میری نگاہ میں ہے (میں نے یہ خوشبو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام باندھنے سے پہلے لگائی تھی)۔

2701 – أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ وَبِيصَ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ تین دن گزرنے کے بعد بھی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھی تھی۔

2702 – أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرٰى وَبِيصَ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ تین دن گزرنے کے بعد بھی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھی تھی۔

2703 – أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ - يَعْنِيْ ابْنَ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ

2700-اخرجه البخاري في اللباس، باب الطيب في الراس و اللحية (الحديث 5923)، و اخرجه مسلم في الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام (الحديث 43 و 44) . تحفة الاشراف (16010) .

2701-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15975) .

2702-اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الطيب عن الاحرام (الحديث 2928) . تحفة الاشراف (16026) .

2703-تقدم (الحديث 415) .

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّیْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ فَقَالَ لَاَنْ اَطَّلِیَ بِالْقَطِرَانِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ ذٰلِكَ. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَآئِشَةَ فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ كُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَطُوْفُ فِیْ نِسَآئِهٖ ثُمَّ یُصْبِحُ یَنْضَحُ طِیْبًا.

☆☆ ابراہیم بن محمد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احرام باندھتے کے وقت خوشبو لگانے کا مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں خود کو تارکول میں لت پت کرلوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے (کہ میں احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگاؤں)۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) بعد میں میں نے اس بات کا تذکرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) پر رحم کرے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی' پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے تھے' پھر اگلے دن صبح (جب آپ نے احرام باندھا تھا) تو وہ خوشبو آپ سے پھوٹ رہی تھی۔

2704 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ وَكِیْعٍ عَنْ مِسْعَرٍ وَّسُفْیَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ لَاَنْ اُصْبِحَ مُطَّلِیًا بِقَطِرَانٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا اَنْضَحُ طِیْبًا. فَدَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ فَاَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهٖ فَقَالَتْ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِیْ نِسَآئِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا.

☆☆ ابراہیم بن محمد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں تارکول میں لت پت ہوکر صبح کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں احرام کی حالت میں صبح کروں اور مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اس قول کے بارے میں بتایا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی' پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے تھے' پھر آپ نے احرام باندھ لیا تھا۔

43 - باب الزَّعْفَرَانِ لِلْمُحْرِمِ.

باب: محرم کا زعفران استعمال کرنا

2705 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

2704-تقدم (الحديث 415).

2705-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب نهي الرجل عن التزعفر (الحديث 77م) . و اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب في الخلوق للرجال (الحديث 4179) . و اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في كراهية التزعفر، و الخلوق للرجال (الحديث 2815م) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الزعفران للمحرم (الحديث 2706)، و في الزينة، التزعفر (الحديث 5271) . تحفة الاشراف (992) .

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو زعفران لگانے سے منع کیا ہے۔

2706 - اَخْبَرَنِىْ كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع کیا ہے۔

2707 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ . قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِىْ لِلرِّجَالِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع کیا ہے۔

حماد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حکم مردوں کے لیے ہے۔

44 - باب فِى الْخَلُوْقِ لِلْمُحْرِمِ .

باب: محرم شخص کا خلوق (مخصوص قسم کی خوشبو) لگانا

2708 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ وَّهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوْقٍ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمَا اَصْنَعُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا كُنْتَ صَانِعًا فِىْ حَجِّكَ" . قَالَ كُنْتُ اَتَّقِىْ هٰذَا وَاَغْسِلُهُ . فَقَالَ "مَا كُنْتَ صَانِعًا فِىْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِىْ عُمْرَتِكَ" .

☆☆ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عمرے کا احرام باندھ لیا تھا' اُس نے سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اُس سے خوشبوئیں پھوٹ رہی تھیں' اُس نے گزارش کی کہ میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے' تو اب میں کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہی کرو جو حج میں کرتے ہو' اُس نے عرض کی: (حج میں تو میں اس خوشبو سے) بچتا ہوں اور اسے دھولیتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے حج میں جو کرتے ہو' عمرے میں بھی وہی کرو۔

2709 - اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ

2706-تقدم (الحديث 2705) .

2707-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب نهي الرجل عن التزعفر (الحديث 77) . و اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب في الخلوق للرجال (الحديث 4179) . و اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في كراهية التزعفر، و الخلوق للرجال (الحديث 2815) . تحفة الاشراف (1011) .

2708-تقدم (الحديث 2667) .

2709-تقدم (الحديث 2667) .

قَيسُ بْنُ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَّهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَّهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَاْسَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَّاَنَا كَمَا تَرٰى فَقَالَ "انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجَّتِكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ"۔

☆☆ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اُس وقت جعرانہ کے مقام پر موجود تھے' اُس شخص نے جبہ پہنا ہوا تھا' اور اُس نے اپنی داڑھی (اور سر کے بالوں پر) زرد رنگ (یعنی زعفران) لگایا ہوا تھا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور میری یہ حالت ہے جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا جبہ اتار دو اور اپنے اوپر سے زرد رنگ کو دھو دو اور جو تم حج میں کرتے ہو وہی عمرے میں کرو (یعنی عمرے کا بھی وہی احرام ہوتا ہے جو حج کا ہوتا ہے)۔

باب الْكُحْلِ لِلْمُحْرِمِ ۔

باب: محرم کا سرمہ لگانا

2710 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُحْرِمِ "اِذَا اشْتَكٰى رَاْسَهُ وَعَيْنَيْهِ اَنْ يُضَمِّدَهُمَا بِصَبِرٍ"۔

☆☆ ابان بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
جو محرم شخص کے بارے میں ہے:
جب اُسے اپنے سر یا آنکھوں میں کوئی شکایت ہو تو وہ اُن پر ایلوا لگا لے۔

باب الْكَرَاهِيَةِ فِي الثِّيَابِ الْمُصْبَغَةِ لِلْمُحْرِمِ ۔

باب: محرم شخص کے لیے رنگے ہوئے کپڑے پہننا مکروہ ہے

2711 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا

2710-اخرجه مسلم في الحج، باب جواز مداواة المحرم عينيه (الحديث 89 و 90) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب يكتحل المحرم (الحديث 1838 و 1839) و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في المحرم يشتكي عينه فيضمدها بالصبر (الحديث 952) . تحفة الاشراف (9777) .

2711-اخرجه مسلم في الحج، باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 147 و 148) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب صفة حجة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 1905 و 1909) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في المناسك ، باب حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 3074) مطولاً . والحديث عند: النسائي في مناسك الحج، ترك التسمية عند الاهلال (الحديث 2739)، و الحج بغير نية يقصده المحرم (الحديث 2743) . تحفة الاشراف (2593) .

عُمْرَةً" . وَقَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَّسَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ هَدْيًا وَّاِذَا فَاطِمَةُ قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَّاكْتَحَلَتْ . قَالَ فَانْطَلَقْتُ مُحَرِّشًا اَسْتَفْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَاطِمَةَ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَّاكْتَحَلَتْ وَقَالَتْ اَمَرَنِيْ بِهٖ اَبِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ "صَدَقَتْ صَدَقَتْ صَدَقَتْ اَنَا اَمَرْتُهَا" .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے اُن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے ہمیں یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے بعد میں جس بات کا خیال آیا تھا' اگر پہلے آ جاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا اور اسے عمرے میں تبدیل کر لیتا' جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو' وہ احرام کھول دے اور اُسے عمرے میں تبدیل کر لے۔ (راوی کہتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے قربانی کا جانور ساتھ لے کر آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور ساتھ لے کر آئے تھے (جب حضرت علی رضی اللہ عنہ مکہ پہنچے) تو اُنہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ اُنہوں نے رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہیں اور سرمہ بھی لگایا ہوا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں ناراضگی کے عالم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کرنے چلا گیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! فاطمہ نے سلے ہوئے کپڑے پہن لیے ہیں اور سرمہ بھی لگا لیا ہے اور اُس نے یہ بات بیان کی ہے کہ میرے والد نے اس کی اجازت دی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس نے ٹھیک کہا ہے' اُس نے ٹھیک کہا ہے' اُس نے ٹھیک کہا ہے' میں نے اُسے یہ ہدایت کی ہے۔

باب تَخْمِيرِ الْمُحْرِمِ وَجْهَهٗ وَرَاْسَهٗ .

باب: محرم شخص کا اپنے چہرے اور سر کو ڈھانپ دینا

2712 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بِشْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا وَّقَعَ عَنْ رَّاحِلَتِهٖ فَاَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّيُكَفَّنُ فِيْ ثَوْبَيْنِ خَارِجًا رَاْسُهٗ وَوَجْهُهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی سواری سے گر گیا' اُس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی (اور وہ فوت ہو گیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دینا' اس کا سر اور چہرہ کھلا رکھنا کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ کیا جائے گا۔

2713 - اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ - يَعْنِي الْحَفَرِيَّ - عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو

2712-اخرجه البخاري في الجنائز، باب كيف يكفن المحرم (الحديث 1267)، و في جزاء الصيد، باب سنة المحرم اذا مات (الحديث 1851) . و اخرجه مسلم في الحج، باب ما يفعل بالمحرم اذا مات (الحديث 99 و 100)، و اخرجه النسائي في مناسك الحج، غسل المحرم بالسدر اذا مات (الحديث 2853)، و في كم يكفن المحرم اذا مات (الحديث 2854)، و النهي عن ان يخمر وجه المحرم و راسه اذا مات (الحديث 2857) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب المحرم يموت (الحديث 3084م) . تحفة الاشراف (5453) .

بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثِيَابِهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهُ وَرَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا احرام باندھے ہوئے انتقال ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے اس کے انہیں کپڑوں (یعنی احرام کے کپڑوں میں) کفن دو اس کے چہرے اور سر کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ کیا جائے گا۔

بَاب اِفْرَادِ الْحَجِّ .

یہ باب حج اِفراد کرنے کے بیان میں ہے

2714 – اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حج افراد کیا تھا۔

2715 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صرف حج کا تلبیہ پڑھا تھا (یا حج کا احرام باندھا تھا)۔

2716 – اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ شَآءَ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ شَآءَ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ ہم ذوالحج کا پہلی کا چاند نظر آنے کے ساتھ ہی نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ

2713-تقدم (الحديث 1903) .

2714-اخرجه مسلم في الحج، باب بيان وجوه الاحرام، و انه يجوز افراد الحج و التمتع و القرآن و جواز ادخال الحج على العمرة و متى يحل القارن من نسكه (الحديث 122) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في افراد الحج (الحديث 1777) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في افراد الحج (الحديث 820) . واخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الافراد بالحج (الحديث 2964) . تحفة الاشراف (17517) .

2715-اخرجه البخاري في الحج، باب التمتع و القرآن و الافراد بالحج و فسخ الحج لمن لم يكن معه هدي (الحديث 1562) مطولًا، و في المغازي، باب حجة الوداع (الحديث 4408) مطولًا، واخرجه مسلم في الحج، باب بيان وجوه الاحرام و انه يجوز افراد الحج و التمتع و القرآن و جواز ادخال الحج على العمرة و متى يحل القارن من نسكه (الحديث 118) مطولًا . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في افراد الحج (الحديث 1779 و 1780) مطولًا . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الافراد بالحج (الحديث 2965) . تحفة الاشراف (16389) .

2716-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في افراد الحج (الحديث 1778) مطولًا . تحفة الاشراف (16863) .

روانہ ہو گئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حج کا احرام باندھنا ہے' وہ اس کا احرام باندھے (یا جس نے حج کا تلبیہ پڑھنا ہے' وہ اُس کا تلبیہ پڑھے) اور جس شخص نے عمرے کا احرام باندھنا ہے وہ عمرے کا احرام باندھے (یعنی جس نے عمرے کا تلبیہ پڑھنا ہے وہ عمرے کا تلبیہ پڑھے)۔

2717 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّبَرَانِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ وَّسُلَيْمَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے' ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا۔

باب الْقِرَانِ .

یہ باب حج قران کے بیان میں ہے

2718 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ كُنْتُ اَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمْتُ فَكُنْتُ حَرِيْصًا عَلَى الْجِهَادِ فَوَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَاَتَيْتُ رَجُلًا مِّنْ عَشِيْرَتِيْ يُقَالُ لَهُ هُذَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا اَتَيْتُ الْعُذَيْبَ لَقِيَنِيْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَاَنَا اُهِلُّ بِهِمَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهٖ . فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَاَنَا حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَاِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَاَتَيْتُ هُذَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ يَا هَنَتَاهُ اِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ . فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا اَتَيْنَا الْعُذَيْبَ لَقِيَنِيْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهٖ . فَقَالَ عُمَرُ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ صبی بن معبد بیان کرتے ہیں: میں ایک عیسائی دیہاتی تھا' جب میں نے اسلام قبول کیا تو میری یہ شدید خواہش

2717-اخرجه البخاري في الحج، باب التمتع و القرآن و الافراد بالحج و فسخ لمن لم يكن معه هدي (الحديث 1561) مطولاً، وباب اذا حاضت المراة بعد ما افاضت (الحديث 1762) مطولاً . و اخرجه مسلم في الحج، باب بيان وجوه الاحرام و انه يجوز افراد الحج و التمتع و القران و جواز ادخال الحج على العمرة و متى يحل القارن من نسكه (الحديث 128 و 129) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في افراد الحج (الحديث 1783) مطولاً . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، اباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدي (الحديث 2802) مطولاً . تحفة الاشراف (15957 و 15984) .

2718-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في الاقران (الحديث 1798) مختصراً، و (الحديث 1799) . و اخرجه النسائي في المناسك، ر القران (الحديث 2719 و 2720) و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب من قرن الحج و العمرة (الحديث 2970) . تحفة الاشراف (10466) .

تھی کہ میں جہاد میں حصہ لوں' ایک مرتبہ مجھے حج اور عمرہ کے لیے جانے کا موقع ملا' یہ دونوں مجھ پر لازم ہو چکے تھے' میں اپنے قبیلے کے ایک شخص کے پاس آیا' جس کا نام ہذیم بن عبداللہ تھا' میں نے اُس سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُس نے کہا: تم ان دونوں کو اکٹھا کرلو' پھر تمہیں جو بھی قربانی میسر ہوگی' اُسے ذبح کر لینا تو میں نے ان دونوں کا احرام باندھ لیا' جب میں عذیب کے مقام پر پہنچا تو میری ملاقات سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان سے ہوئی' میں نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا ہوا تھا' اُن دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اس شخص کو (دینی معاملات کی) اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھ بوجھ نہیں ہے (یعنی یہ دینی معاملات میں بالکل ہی کورا ہے)۔

صبی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: اے امیرالمؤمنین! میں نے اسلام قبول کیا ہے' میری جہاد کرنے کی شدید خواہش تھی' لیکن مجھے حج اور عمرے کے بارے میں یہ پتہ چلا ہے کہ یہ مجھ پر لازم ہو چکے ہیں' تو میں ہذیم بن عبداللہ کے پاس آیا' میں نے اُنہیں کہا: جناب! مجھ پر حج اور عمرہ دونوں لازم ہو چکے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُن دونوں کو ایک ساتھ کرلو اور پھر بعد میں جو قربانی تمہیں نصیب ہوگی' اُسے ذبح کر لینا تو میں نے ان دونوں کا احرام باندھ لیا' پھر میں عذیب کے مقام پر آیا تو وہاں میری ملاقات سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان سے ہوئی تو اُن میں سے ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا: یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ علم نہیں رکھتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری تمہارے نبی کی سنت کے مطابق رہنمائی کی گئی ہے۔

2719 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ اَنْبَانَا الصُّبَیُّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ قَالَ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ اِلَّا قَوْلَهٗ يَا هَنَاهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف ہے۔

2720 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَانَا شُعَيْبٌ - يَعْنِى ابْنَ اِسْحَاقَ - قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَاَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَّغَيْرِهٖ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ يُقَالُ لَهٗ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ اَبُوْ وَائِلٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ الصُّبَیُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَّكَانَ نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمَ فَاَقْبَلَ فِیْ اَوَّلِ مَا حَجَّ فَلَبّٰی بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ جَمِيْعًا فَهُوَ كَذٰلِكَ يُلَبِّیْ بِهِمَا جَمِيْعًا فَمَرَّ عَلٰی سَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لَاَنْتَ اَضَلُّ مِنْ جَمَلِكَ هٰذَا . فَقَالَ الصُّبَیُّ فَلَمْ يَزَلْ فِیْ نَفْسِیْ حَتّٰی لَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ شَقِيْقٌ وَّكُنْتُ اَخْتَلِفُ اَنَا وَمَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ اِلَى الصُّبَیِّ بْنِ مَعْبَدٍ نَسْتَذْكِرُهٗ فَلَقَدِ اخْتَلَفْنَا اِلَيْهِ مِرَارًا اَنَا وَمَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ .

☆☆ ابووائل شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: بنو تغلب سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام صبی بن معبد تھا' وہ

2719-تقدم (الحديث 2718) .

2720-تقدم (الحديث 2718) .

پہلے عیسائی تھے' اُنہوں نے اسلام قبول کر لیا' وہ پہلی مرتبہ حج کرنے کے لیے آئے تو اُنہوں نے حج اور عمرے دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھ لیا' وہ اسی طرح ان دونوں کا تلبیہ ایک ساتھ پڑھتے رہے' اُن کا گزر سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے ہوا تو اُن دونوں میں سے ایک نے کہا: تم اپنے اونٹ سے زیادہ گمراہ ہو (یعنی تمہیں دینی معاملات میں کوئی علم نہیں ہے) تو صبی نے کہا: مجھے اس بارے میں اُلجھن رہی یہاں تک کہ میری ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے اُن کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا اُنہوں نے فرمایا: تمہارے نبی کی سنت کے مطابق رہنمائی کی گئی ہے۔

شقیق بیان کرتے ہیں: میں اور مسروق بن اجدع کئی بار صبی بن معبد کے پاس گئے اور اُن سے اس روایت کے بارے میں بار بار پوچھتے رہے' ہم کئی مرتبہ اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

2721 - اَخْبَرَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى - وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ - قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُثْمَانَ فَسَمِعَ عَلِيًّا يُلَبِّىْ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَقَالَ اَلَمْ تَكُنْ تُنْهٰى عَنْ هٰذَا قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّىْ بِهِمَا جَمِيْعًا فَلَمْ اَدَعْ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِكَ .

☆☆ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ' مروان بن حکم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حج اور عمرہ کا تلبیہ ایک ساتھ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: کیا ہمیں اس چیز سے منع نہیں کیا گیا (کہ حاکم وقت کی مخالفت کی جائے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کا تلبیہ ایک ساتھ پڑھتے ہوئے سنا ہے' اس لیے میں آپ کے قول کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو ترک نہیں کروں گا۔

2722 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ اَنَّ عُثْمَانَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَاَنْ يَّجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ مَعًا . فَقَالَ عُثْمَانُ اَتَفْعَلُهَا وَاَنَا اَنْهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَمْ اَكُنْ لِاَدَعَ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ .

☆☆ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ' مروان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے متعہ کرنے اور حج اور عمرے کو ایک ساتھ کرنے سے منع کیا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حج اور عمرے کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھتا ہوں تو حضرت عثمان نے کہا: کیا آپ ایسا کریں گے جبکہ میں نے اس سے منع کر دیا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کے رسول کی سنت کو کسی شخص کے کہنے پر ترک نہیں کروں گا۔

2723 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ .

2721-اخرجه البخاري في الحج، باب التمتع و القرآن و الافراد بالحج و فسخ الحج لمن لم يكن معه هدي (الحديث 1563) واخرجه النسائي في مناسك الحج، القرآن (الحديث 2722 و 2723) . تحفة الاشراف (10274) .

2722-تقدم (الحديث 2721) . 2723-تقدم (الحديث 2721) .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2724 - اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حِيْنَ اَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَيْفَ صَنَعْتَ". قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِكَ. قَالَ "فَاِنِّیْ سُقْتُ الْهَدْیَ وَقَرَنْتُ". قَالَ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ "لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ وَلٰكِنِّیْ سُقْتُ الْهَدْیَ وَقَرَنْتُ".

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اُس وقت حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کا امیر مقرر کیا تھا' جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نے کیا کہا ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے نیت کی ہے جو آپ نے احرام کی نیت کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو قربانی کا جانور ساتھ لایا ہوں اور میں نے حج قران کی نیت کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: مجھے اس بارے میں بعد میں جو خیال آیا' اگر پہلے آ جاتا تو میں بھی وہی کرتا جو تم نے کیا ہے' لیکن میں قربانی کا جانور ساتھ لایا تھا' اور میں نے حج قران کی نیت کر لی تھی۔

2725 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يَقُوْلُ قَالَ لِیْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ تُوُفِّیَ قَبْلَ اَنْ يَنْهٰى عَنْهَا وَقَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ الْقُرْاٰنُ بِتَحْرِيْمِهِ.

☆☆ مطرف بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ ادا کیا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سے منع کرنے سے پہلے ہی آپ کا وصال ہو گیا اور قرآن میں اس کی حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے ہی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے)۔

2726 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهَا كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُمَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْهِمَا رَجُلٌ بِرَاْيِهِ مَا شَاءَ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا' پھر اس بارے میں

2724-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في الاقران (الحديث 1797) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الحج بغير نية بقصده المحرم (الحديث 2744) . تحفة الاشراف (10026) .

2725-اخرجه مسلم في الحج، باب جواز التمتع (الحديث 167) مطولًا . تحفة الاشراف (10846) .

2726-اخرجه مسلم في الحج، باب جواز التمتع (الحديث 168) مطولًا، و (الحديث 169) . تحفة الاشراف (10851) .

کتاب کا حکم بھی نازل نہیں ہوا اور نبی اکرم ﷺ نے بھی اس سے منع نہیں کیا' اب اس بارے میں جو شخص اپنی رائے کے مطابق جو مرضی کہنا چاہے' وہ کہہ دے۔

2727 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ هٰذَا اَحَدُهُمْ لَا بَاْسَ بِهٖ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ شَيْخٌ يَرْوِى عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ لَا بَاْسَ بِهٖ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ يَرْوِى عَنِ الزُّهْرِيِّ وَالْحَسَنِ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اسماعیل بن مسلم نامی راوی تین ہیں' اُن میں سے ایک یہ ہیں (جن سے یہ روایت منقول ہے) اور ان میں کوئی حرج نہیں ہے' دوسرے اسماعیل بن مسلم' ایک عمر رسیدہ شخص ہیں جو ابوطفیل کے حوالے سے احادیث روایت کرتے ہیں' ان میں بھی کوئی حرج نہیں ہے' تیسرے اسماعیل بن مسلم جہنی' حسن بصری کے حوالے سے روایات نقل کرتے ہیں' وہ متروک الحدیث ہیں۔

2728 - اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يَحْيٰى وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ ح وَاَنْبَاَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ وَيَحْيَى بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ كُلُّهُمْ عَنْ اَنَسٍ سَمِعُوْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا:
میں عمرے اور حج کے لیے حاضر ہوں' میں عمرے اور حج کے لیے حاضر ہوں۔

2729 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّىْ بِهِمَا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ان دونوں یعنی (حج اور عمرے کا ایک ساتھ) تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

2730 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ قَالَ اَنْبَاَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّىْ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ جَمِيْعًا

2727-اخرجه مسلم في الحج، باب جواز التمتع (الحديث 171) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، التمتع (الحديث 2738) . تحفة الاشراف (10853) .

2728-اخرجه مسلم في الحج، باب اهلال النبي صلى الله عليه وسلم و هديه (الحديث 214) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في الاقران (الحديث 1795) . تحفة الاشراف (781) .

2729-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1712) .

فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبّٰى بِالْحَجِّ وَحْدَهُ. فَلَقِيْتُ اَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَنَسٌ مَا تَعُدُّوْنَا اِلَّا صِبْيَانًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا مَعًا".

☆☆ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عمرے اور حج کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا تلبیہ پڑھا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر میری ملاقات حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اس قول کے متعلق بتایا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ ہمیں صرف بچہ ہی سمجھتے ہو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خود یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں عمرہ اور حج ایک ساتھ کرنے کے لیے حاضر ہوں۔

حج قران کی تعریف وطریقہ

قران کی لغوی واصطلاحی تعریف: قران کے لغوی معنی: دو چیزوں کو جمع کرنا، قران کے اصطلاحی معنی: میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنا ہمارے یہاں قران تمتع سے افضل ہے، اور تمتع افراد سے افضل ہے۔ قارن کو اس طرح کے الفاظ کہنا مسنون ہے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ" اے اللہ میں حج اور عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں اور دونوں کو میرے لئے آسان فرما۔ اور ان دونوں کو مجھ سے قبول فرما۔ پھر تلبیہ کہے۔

جب قارن مکہ آئے تو عمرہ کے طواف مع سات چکروں سے شروعات کرے صرف پہلے تین چکروں میں رمل کرے، پھر طواف کی دو رکعت نماز پڑھے، پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے اور میلین اخضرین کے درمیان تیزی سے چلے اور سات چکر پورے کرے، یہ عمرہ کے افعال ہیں، پھر اعمال حج کی شروعات کرے، حج کے لئے طواف قدوم کرے، پھر حج کے اعمال پورے کرے جس طرح اس کی تفصیل گزر چکی۔

حج قران یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا جائے یا پھر پہلے عمرہ کا احرام باندھے اور پھر بعد میں عمرہ کا طواف کرنے سے قبل اس پر حج کو بھی داخل کردے (وہ اس طرح کہ وہ اپنے طواف اور سعی کو حج اور عمرہ کی سعی کرنے کی نیت کرے)۔

حج قران اور حج افراد کرنے والے شخص کے اعمال حج ایک جیسے ہی ہیں صرف فرق یہ ہے کہ حج قران کرنے والے پر قربانی ہے اور حج افراد کرنے والے پر قربانی نہیں۔

ان تینوں اقسام میں افضل قسم حج تمتع ہے اور یہی وہ قسم ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو جس کا حکم دیا اور اس پر انہیں ابھارا، حتیٰ کہ اگر کوئی انسان حج قران یا حج افراد کا احرام باندھے تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے احرام کو عمرہ کا احرام بنالے اور عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول کر حلال ہو جائے تا کہ وہ حج تمتع کر سکے اگرچہ وہ طواف قدوم اور سعی کے بعد ہی

2730- اخرجه البخاري في المغازي، باب بعث علي بن ابي طالب عليه السلام و خالد بن الوليد الى اليمن قبل حجة الوداع (الحديث 4353 و 4354) بنحوه . و اخرجه مسلم في الحج، باب في الافراد و القران بالحج و العمرة (الحديث 185 و 186) . تحفة الاشراف (6657) .

کیوں نہ ہو۔

اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال جب طواف اور سعی کر لی اور آپ کیساتھ صحابہ کرام بھی تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے ساتھ بھی قربانی نہ تھی اسے حکم دیا کہ وہ اپنے احرام کو عمرہ کیا حرام میں بدل لے اور بال چھوٹے کروا کر حلال ہو جائے اور فرمایا: اگر میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا تو میں بھی وہی کام کرتا جس کا تمہیں حکم دے رہا ہوں۔

حج مفرد، قران وتمتع میں سے افضل ہونے میں مذاہب اربعہ

علامہ شرف الدین نووی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: تمام ائمہ وفقہاء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ حج افراد، تمتع اور قران کرنا جائز ہے۔ لیکن ان میں فضیلت کس کو حاصل ہے اس میں اختلاف ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، سفیان ثور، اسحاق بن رہویہ، مزنی ،ابن منذر اور ابو اسحاق مروزی علیہم الرحمہ کے نزدیک حج قران افضل ہے۔

حضرت امام شافعی، امام مالک اور داؤد بن علی اصفہانی (منکر تقلید) کے نزدیک حج افراد افضل ہے۔ جبکہ حضرت امام احمد بن حنبل کے نزدیک تمتع افضل ہے اور امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک تمتع اور قران یہ دونوں حج مفرد سے افضل ہیں۔

(شرح مہذب، ج ۷، ص ۱۵۰، بیروت)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سواری پر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور اکثر صحابہ دونوں چیزوں یعنی حج وعمرہ کے لئے چلاتے تھے۔ (یعنی آواز بلند کہتے تھے) (بخاری)

اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قران افضل ہے چنانچہ حنفیہ کا یہی مسلک ہے۔ اس حدیث کو مستدل قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل کرنا کب گوارا کر سکتے تھے۔ لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا ہوگا اس لئے اکثر صحابہ نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہی میں قران کیا۔

بَاب التَّمَتُّعِ .

یہ باب حج تمتع کے بیان میں ہے

2731 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ

2731-اخرجه البخاري في الحج، باب من ساق البدن معه (الحديث 1691) . و اخرجه مسلم في الحج، باب وجوب الدم على المتمتع و انه اذا عدمه لزمه صوم ثلاثة ايام في الحج و سبعة اذا رجع الى اهله (الحديث 174) . و اخرجه ابو داؤد في الحج، باب في الاقران (الحديث 1805) . تحفة الاشراف (6878) .

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْىَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ "مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَىْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِىَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لْيُهِلَّ بِالْحَجِّ ثُمَّ لْيُهْدِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ" . فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَىْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ وَمَشٰى اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ فَصَلّٰى عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَىْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْىَ مِنَ النَّاسِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج تمتع کرتے ہوئے عمرے کو حج کے ساتھ شامل کرلیا تھا' آپ قربانی کا جانور ساتھ لے کر گئے تھے' آپ نے ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور ساتھ لیا تھا' بعد میں نبی اکرم ﷺ کو یہ خیال آیا کہ آپ پہلے عمرے کا احرام باندھتے' پھر حج کا احرام باندھتے' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کچھ لوگوں نے بھی حج تمتع کرتے ہوئے عمرے کو ساتھ ملا لیا تھا' کچھ لوگ قربانی کا جانور ساتھ لے کر آئے تھے اور کچھ لوگوں کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا' جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو' وہ اُس وقت تک اُن چیزوں سے حلال نہیں ہوگا جو اُس کے لیے حرام ہیں (یعنی وہ اُس وقت تک احرام نہیں کھولے گا) جب تک وہ اپنا حج مکمل نہیں کر لیتا اور جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے' وہ بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا و مروہ کی سعی کرنے اور بال کٹوا دینے کے بعد احرام کھول دے' پھر وہ حج کا احرام (نئے سرے سے) باندھے اور قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے اور جسے قربانی کا جانور نہیں ملتا' وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور باقی سات روزے گھر واپس جا کر رکھ لے' نبی اکرم ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے طواف کیا' آپ نے حجر اسود کا استلام کیا' پھر آپ طواف کے تین چکروں میں تیز رفتاری سے چلے' اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے' جب آپ نے طواف مکمل کرلیا تو آپ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات نماز ادا کی' جب آپ نے سلام پھیرا اور نماز سے فارغ ہوئے تو صفا تشریف لے آئے' آپ ﷺ نے صفا اور مروہ کے سات چکر لگائے' پھر آپ ایسی کسی چیز کے لیے حلال نہیں ہوئے جو آپ کے لیے حرام تھی (یعنی آپ ﷺ نے اُس وقت تک احرام نہیں کھولا) جب تک آپ ﷺ نے اپنا حج نہیں مکمل کرلیا اور اپنے قربانی کے جانور کو قربانی کے دن ذبح نہیں کرلیا اور طواف افاضہ نہیں کرلیا' پھر آپ ہر اُس چیز سے حلال ہو گئے' جو آپ کے لیے حرام تھی (یعنی آپ ﷺ نے احرام کھول دیا) جو شخص اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے کر آیا تھا' اُس نے بھی ویسا ہی کیا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا۔

2732 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ

سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَجَّ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ نَهٰى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ فَقَالَ عَلِيٌّ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ قَدِ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوْا . فَلَبّٰى عَلِيٌّ وَاَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَنْهَهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَنْهٰى عَنِ التَّمَتُّعِ قَالَ بَلٰى . قَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلٰى .

☆☆ سعید بن میسب بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج کے لیے گئے' راستے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج تمتع کرنے سے منع کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ حضرت عثمان روانہ ہو گئے تو تم لوگ بھی روانہ ہو جانا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے عمرے کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا تو حضرت عثمان نے انہیں منع نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ آپ حج تمتع سے منع کرتے ہیں' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج تمتع (کا تلبیہ) پڑھتے ہوئے نہیں سنا تو حضرت عثمان نے جواب دیا: جی ہاں!

2733 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ - عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ - وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى .

فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ . قَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ . قَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ .

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تمتع کرنے یعنی عمرے کو حج کے ساتھ ملانے کے بارے میں بحث کی تو ضحاک نے کہا: یہ وہی شخص کرے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ناواقف ہو' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بھتیجے! تم نے بہت غلط بات کہی ہے' تو ضحاک نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرمایا ہے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے بھی ایسا کیا ہے۔

2734 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّهُ كَانَ يُفْتِيْ بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ . حَتّٰى لَقِيَهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ

2732-اخرجه البخاري في الحج، باب التمتع و القران و الافراد بالحج و فسخ الحج لمن لم يكن معه هدي، (الحديث 1569) بنحوه مختصراً . و اخرجه مسلم في الحج، باب جواز التمتع (الحديث 159) بنحوه . تحفة الاشراف (10114) .

2733-اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في التمتع (الحديث 823) . تحفة الاشراف (3928) .

2734-اخرجه مسلم في الحج، باب في نسخ التحلل من الاحرام و الامر بالتمام (الحديث 157) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب التمتع بالعمرة الى الحج (الحديث 2979) . تحفة الاشراف (10584) .

قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَلٰكِنْ كَرِهْتُ اَنْ يَظَلُّوْا مُعَرِّسِيْنَ بِهِنَّ فِي الْاَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُوا بِالْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُ وْسُهُمْ .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ حج تمتع کے بارے میں فتویٰ دیا کرتے تھے تو ایک شخص نے اُن سے کہا: آپ اپنے بعض فتوے دینے سے باز آ جائیں کیونکہ آپ یہ بات نہیں جانتے کہ امیرالمؤمنین نے حج کے احکام کے بارے میں نیا حکم کیا جاری کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: پھر میری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' میں نے اُن سے دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پتہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے' لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں کہ لوگ پیلو کے درخت کے سائے کے نیچے اپنی بیویوں کے ساتھ رات بسر کریں اور پھر وہ حج کے لیے روانہ ہوں تو اُن کے سر ول سے پانی ٹپک رہا ہے۔

2735 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبِيْ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُتْعَةِ وَاِنَّهَا لَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَقَدْ فَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! میں تمہیں حج تمتع سے منع کرتا ہوں' بے شک اللہ کی کتاب میں اس کا تذکرہ ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ کیا ہے' یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کو حج کے ساتھ کیا ہے۔

2736 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَعَلِمْتَ اَنِّيْ قَصَّرْتُ مِنْ رَّأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ قَالَ لَا . يَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا مُعَاوِيَةُ يَنْهَى النَّاسَ عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ تَمَتَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ میں نے مروہ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے بال چھوٹے کیے تھے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں!

(راوی کہتے ہیں:) حضرت ابن عباس یہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' یہ لوگوں کو حج تمتع کرنے سے منع کرتے ہیں حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کیا ہے۔

2737 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ وَّهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ

2735-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10502) .

2736-اخرجه البخاري في الحج، باب الحلق و التقصير عند الاحلال (الحديث 1730) مختصراً . و اخرجه مسلم في الحج، باب التقصير في العمرة، (الحديث 209 و 210) مختصراً . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في الاقران (الحديث 1802 و 1803) مختصراً . تحفة الاشراف (5762 و 11423) .

طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ "بِمَا اَهْلَلْتَ" . قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ "هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْیٍ" . قُلْتُ لَا . قَالَ "فَطُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ" . فَطُفْتُ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَیْتُ امْرَاَةً مِنْ قَوْمِی فَمَشَطَتْنِیْ وَغَسَلَتْ رَاْسِیْ فَكُنْتُ اُفْتِی النَّاسَ بِذٰلِكَ فِیْ اِمَارَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّاِمَارَةِ عُمَرَ وَاِنِّیْ لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ اِذْ جَاءَنِیْ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ شَاْنِ النُّسُكِ . قُلْتُ یَآاَیُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَیْنَاهُ بِشَیْءٍ فَلْیَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَادِمٌ عَلَیْكُمْ فَاْتَمُّوْا بِهٖ فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا هٰذَا الَّذِیْ اَحْدَثْتَ فِیْ شَاْنِ النُّسُكِ قَالَ اِنْ نَّاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ (وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ) وَاِنْ نَّاْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ نَبِیَّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی نَحَرَ الْهَدْیَ .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت بطحاء میں تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کون سا احرام باندھا ہے؟ میں نے جواب دیا: میں نے وہی احرام باندھا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے ساتھ قربانی کا جانور ہے؟ میں نے عرض کیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا و مروہ کی سعی کر کے احرام کھول دو' میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا' پھر میں اپنی بیوی کے پاس آیا جو میری قوم سے تعلق رکھتی تھی' اُس نے میرے سر میں کنگھی کی' میرے سر کو دھویا تو میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں اس کے مطابق فتویٰ دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں بھی ایسا ہی کیا' ایک مرتبہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں) میں حج کے موقع پر کھڑا ہوا (یہی مسئلہ بیان کر رہا تھا) اسی دوران ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ امیر المؤمنین نے حج کے بارے میں نیا حکم کیا جاری کیا ہے؟ تو میں نے کہا: اے لوگو! میں نے اس سے پہلے جو بھی حکم دیا تھا' تم اس بارے میں جلدی نہ کرو کیونکہ امیر المؤمنین تمہارے پاس تشریف لا رہے ہیں' تو تم اُن سے اس کو مکمل کروالینا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے حج کے احکام کے بارے میں نیا حکم کیا جاری کیا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فتویٰ دینا ہو' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم حج اور عمرے کو اللہ تعالیٰ کے لیے مکمل کرو''۔

2737-اخرجه البخاري في الحج، باب من اهل في زمن النبي صلى الله عليه وسلم كاهلال النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 1559)، و باب التمتع و القران و الافراد بالحج و فسخ الحج لمن لم يكن معه هدي (الحديث 1565) مختصراً، و باب الذبح قبل الحلق (الحديث 1724)، مختصراً، و باب متى يحل المعتمر (الحديث 1795) مختصراً. و في المغازي، باب بعث ابي موسى و معاذ الى اليمن قبل حجة الوداع (الحديث 4346) مختصراً، باب حجة الوداع (الحديث 4397) مختصراً . و اخرجه مسلم في الحج، باب في نسخ التحلل من الاحرام و الامر بالتمام (الحديث 154 و 155 و 156) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الحج بغير نية يقصده المحرم (الحديث 2741) . تحفة الاشراف (9008) .

اور اگر ہم نبی کریم ﷺ کی سنت کو دلیل کے طور پر پیش کرنا چاہیں تو نبی اکرم ﷺ نے احرام اُس وقت تک نہیں کھولا تھا' جب تک آپ نے قربانی کا جانور قربان نہیں کر دیا تھا۔

2738 - اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِیْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَمَتَّعَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ قَالَ فِیْهَا قَائِلٌ بِرَاْیِهٖ ۔

☆☆ مطرف بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے حج تمتع کیا ہے' آپ کے ساتھ ہم نے بھی حج تمتع کیا ہے۔

اس بارے میں ایک صاحب نے اپنی رائے بیان کر دی ہے۔

حج تمتع کی تعریف وطریقہ

حج تمتع یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں صرف عمرہ کا احرام باندھا جائے (شوال، ذوالقعدہ، اور ذوالحجہ حج کے مہینے ہیں۔لھذا جب حاجی مکہ پہنچے اور عمرہ کا طواف اور سعی کر کے سر منڈا لے یا پھر بال چھوٹے کروالے تو وہ احرام کھول دے اور جب یوم ترویہ یعنی آٹھ ذوالحجہ والے دن صرف حج کا احرام باندھے اور حج کے سب اعمال مکمل کرے گا، یعنی حج تمتع کرنے والا عمرہ بھی مکمل کرے گا اور اسی طرح حج بھی۔

حج تمتع کی تفصیل کا بیان

بخاری اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ ان سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حجۃ الوداع میں مہاجرین انصار اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے احرام باندھا اور ہم نے تلبیہ کہا جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کے احرام کو عمرہ کا احرام بنالو مگر یہ کہ جنہوں نے ہدی کو قلادہ پہنایا ہے اس کے لئے یہ حکم نہیں۔ ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی ہم اپنی عورتوں کے پاس آئے اور ہم نے کپڑے پہنے اور فرمایا جس نے ہدی کو قلادہ پہنایا ہو وہ حلال نہیں ہوگا یہاں تک کہ ہدی کا جانور اپنے مقام پر پہنچ جائے پھر ہم کو آٹھویں ذوالحج کی رات کو حکم فرمایا کہ ہم حج کا احرام باندھ لیں۔ جب ہم (حج کے) احکام سے فارغ ہو گئے۔ ہم آئے اور ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی ہم اپنی عورتوں کے پاس آئے اور ہم نے اپنے لباس پہن لئے پس ہمارا حج مکمل ہو گیا اور ہم پر ہدی لازم ہوئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لفظ آیت فما استیسر من الهدی، فمن لم یجد فصیام ثلثة ایام فی الحج وسبعة اذا رجعتم یعنی اپنے شہروں کی طرف لوٹ جاؤ تو (سات روزے رکھو) اور بکری کافی ہو جائے گی۔ پس ایک سال میں لوگوں نے دونسک (یعنی حج اور عمرہ) کو جمع کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اتارا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں یہ حکم فرمایا اور تمام لوگوں کے لئے حج عمرہ اکٹھے کرنے کی اجازت فرمائی سوائے اہل مکہ کے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لفظ آیت

2738-تقدم (الحدیث 2727) .

ذلك لمن لم يكن اهله حاضرى المسجد الحرام اور حج کے مہینے جن کا ہم نے ذکر کیا یہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحج ہیں۔ جو شخص ان مہینوں میں تمتع کرے تو اس پر لازم ہے خون بہانا یا روزہ رکھنا۔ اور رفث کا معنی ہے جماع کرنا اور فسوق سے مراد گناہ ہیں۔ اور جدال کا معنی ہے لڑائی کرنا۔

امام مالک، عبد بن حمید اور بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ جو شخص حج کے مہینوں میں عمرہ کرے یعنی شوال، ذیقعدہ اور ذوالحج میں تو اس پر ہدی کا جانور لازم ہے یا روزے رکھنے ہیں اگر ہدی کا جانور نہ پائے۔

ابن ابی شیبہ نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ جس شخص نے شوال میں یا ذی القعدہ میں عمرہ ادا کیا پھر ٹھہرا رہا یہاں تک کہ حج کر لیا تو وہ متمتع ہے اور اس پر قربانی کا جانور لازم ہے جو میسر ہو جائے جو شخص ہدی کا جانور نہ پائے تو اس پر تین دن کے روزے ہیں (حج کے دوران) اور سات روزے ہیں جب اپنے گھر کی طرف لوٹ آئے۔ اور جس نے حج کے مہینوں میں عمرہ کیا۔ پھر لوٹ آیا وہ تمتع والا نہیں ہے یہ حکم اس کے لئے ہے جو شخص وہیں ٹھہر جائے اور گھر لوٹ کر نہ آئے۔

ابن ابی شیبہ نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کرتے تھے تو اس سال حج نہ کرتے تھے اور یہ ہدی دیتے تھے۔

ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب کوئی آدمی حج کے مہینوں میں عمرہ کرے پھر وہیں ٹھہر جائے تو وہ متمتع ہے اگر وہ (عمرہ کرنے کے بعد) لوٹ آئے تو وہ متمتع نہیں ہے۔

ابن ابی شیبہ نے عطاء رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ جو شخص حج کے مہینوں میں عمرہ کرے پھر وہیں ٹھہر جائے تو وہ متمتع ہے اگر وہ لوٹ آئے تو وہ متمتع نہیں ہے۔

ابن ابی شیبہ نے عطار حمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ جو شخص حج کے مہینوں میں عمرہ کرے پھر اپنے شہر کی طرف لوٹ آئے پھر اسی سال حج کرے تو وہ متمتع نہیں ہے متمتع وہ ہے جو وہیں ٹھہر جائے اور (اپنے شہر) نہ لوٹے۔

حاکم رحمہ اللہ علیہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ (اس آیت کو) یوں پڑھا کرتے تھے لفظ آیت فصيام ثلاثة ايام متشابعات.

بخاری نے اپنی تاریخ میں، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے سنن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ لفظ آیت وسبعة اذا رجعتم سے مراد ہے یعنی اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ آئے۔

عبد بن حمید اور ابن جریر نے قتادہ رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت وسبعة اذا رجعتم سے مراد ہے کہ جب تم اپنے شہروں کی طرف لوٹ آؤ۔

عبد بن حمید نے مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت وسبعة اذا رجعتم سے مراد ہے کہ اپنے شہروں کی طرف لوٹ آؤ جہاں بھی ہو۔

وکیع، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن جریر نے مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت وسبعة اذا رجعتم سے

رخصت مراد ہے اگر چاہے تو راستے میں روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو اپنے گھر کی طرف لوٹنے کے بعد روزے رکھ لے لیکن ان میں تفریق نہ کرے (یعنی مسلسل روزے رکھے)۔

عبد بن حمید نے عطار رحمہ اللہ علیہ اور حسن رحمہ اللہ دونوں نے اس آیت لفظ آیت وسبعة اذا رجعتم کے بارے میں روایت کیا کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا اگر چاہے تو راستہ میں رکھ لے اور حضرت حسن رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب اپنے شہر کی طرف لوٹ آئے (تو پھر روزے رکھے راستہ میں نہ رکھے)

عبدالرزاق اور عبد بن حمید نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ اگر مکہ مکرمہ میں ٹھہرا ہوا ہے تو وہاں بھی روزے رکھ لے اگر چاہے۔

عطار رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت وسبعة اذا رجعتم سے مراد ہے کہ جب تم اپنے حج کو پورا کر چکو اور جب اپنے گھر کی طرف لوٹ آؤ تو یہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے (کہ تم اب سات روزے رکھو)۔

امام وکیع اور ابن شیبہ نے طاؤس رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت وسبعة اذا رجعتم سے مراد ہے کہ اگر تو چاہے تو یہ روزے متفرق رکھے۔

ابن جریر نے حسن رحمہ اللہ علیہ سے لفظ آیت تلك عشرة كاملة کے بارے میں روایت کیا کہ (یہ دس روزے) ہدی کا کاملہ بدل ہیں۔

بخاری و مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر حج تمتع ادا فرمایا تھا اور ہدی بھی دی تھی اور قربانی کا جانور ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا لوگوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کیا بعض لوگ قربانی کے جانور اپنے ساتھ لے کر آئے تھے اور بعض ساتھ لے کر نہیں آئے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو لوگوں سے فرمایا تم میں سے ہدی لے کر آیا ہے وہ حلال نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے حج کو پورا کر لے۔ اور جو ہدی کا جانور نہیں لائے وہ بیت اللہ کا طواف کریں صفا مروہ کی سعی کریں اور قصر کرالیں حلال ہو جائیں پھر حج کا احرام باندھ لیں اور جو شخص ہدی کا جانور نہ پائے اس کو چاہئے کہ حج (کے دنوں) میں تین دن کے روزے رکھ لے اور سات روزے رکھے جب اپنے گھر کی طرف لوٹ آئے۔

ابن ابی شیبہ، بخاری و مسلم نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ تمتع حج کی آیت اللہ کی کتاب میں نازل ہوئی اور ہم نے اس (حج) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کیا۔ پھر کوئی آیت ایسی نازل نہیں ہوئی جس نے حج تمتع کی آیت کو منسوخ کر دیا ہو اور اس سے آپ نے منع بھی نہیں فرمایا یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے تشریف لے گئے ہر آدمی نے اپنی رائے سے جو چاہا کیا۔

امام مسلم نے ابونضرہ رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حج تمتع کا حکم فرماتے تھے اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہ اس سے منع فرماتے تھے یہ بات حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کی گئی تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث تو

میرے ہاتھ سے لوگوں میں پھیلی ہے۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ کے ساتھ حج تمتع کیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے جو کچھ چاہتا ہے ان کے لئے حلال فرماتا ہے اور بلاشبہ قرآن اپنی منزلوں میں نازل ہوا۔ سوتم پورا حج اور عمرہ کو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم فرمایا ہے اور تم جدا کرلو اپنے حج کو اپنے عمرہ سے کیونکہ اس طرح تمہارا حج بھی مکمل ہوگا اور تمہارا عمرہ بھی مکمل ہوگا۔

حج تمتع کی فضیلت کا بیان

بخاری، مسلم اور نسائی نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ بطحاء میں تشریف فرما تھے آپ نے پوچھا تو نے کون سا احرام باندھا ہے میں نے عرض کیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسا احرام باندھا ہے۔ (پھر) آپ نے فرمایا کیا تو قربانی کے جانور ساتھ لایا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا بیت اللہ کا طواف صفا مروہ کی سعی کر پھر حلال ہو جا میں نے بیت اللہ کا طواف کیا صفا مروہ کی سعی کی پھر میں اپنی قوم میں سے ایک عورت کے پاس آیا اس نے مجھے کنگھی کی اور میرے سر کو دھویا تو میں لوگوں کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اس کے ساتھ فتویٰ دیا کرتا تھا ایک دفعہ میں موسم (حج) میں ٹھہرا ہوا تھا اچانک میرے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا تو نہیں جانتا کہ امیر المؤمنین نے حج کے احکام کے بارے میں کیا بات فرمائی ہے میں نے کہا اے لوگو! جن کو ہم نے فتویٰ دیا ہے تو اسے اس کی تائید کرنی چاہیے یہ امیر المؤمنین تمہارے پاس آنے والے ہیں تم ان کی اقتداء کرو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! وہ کون سی بات ہے آپ نے حج کے احکام کے بارے میں فرمائی ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اللہ کی کتاب پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لفظ آیت واتموا الحج والعمرة لله اور اگر کوئی ہم اپنے نبی کے طریقے کو لیں تو کوئی شخص حلال نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ ہدی کا جانور ذبح کرے۔

اسحاق بن راہویہ نے اپنی سند میں اور احمد نے حسن رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ فرمایا کہ وہ حج تمتع سے روک دیں۔ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور (ان سے) فرمایا یہ بات آپ کے لئے جائز نہیں ہے کتاب اللہ میں یہ حکم نازل ہو چکا ہے اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے ساتھ عمرہ کیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ (حج تمتع کے روکنے سے) دست بردار ہو گئے۔

مسلم نے عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے منع فرماتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کا حکم فرماتے تھے حضرت عثمان نے حضرت علی سے اس سلسلہ میں بات کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کیا تھا تو انہوں نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کیا تھا تو انہوں نے فرمایا ہاں لیکن ہم (اس وقت) ڈرنے والوں میں سے تھے۔

اسحاق بن راہویہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ان سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ہمارے لئے جائز تھا مگر تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔

ابن ابی شیبہ، مسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حج تمتع اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص تھا۔

مسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ دونوں متعے ہمارے ساتھ خاص تھے مگر خاص کر ہمارے لئے درست تھے یعنی متعۃ النساء اور متعۃ الحج۔ (تفسیر درمنثور، سورہ بقرہ، بیروت)

باب تَرْكِ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْإِهْلَالِ .

یہ باب ہے کہ احرام باندھنے کے وقت (یا تلبیہ پڑھنے کے وقت حج یا عمرے) کا نام نہ لینا

2739 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ حِجَجٍ ثُمَّ اُذِّنَ فِي النَّاسِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجٍّ هٰذَا الْعَامِ فَنَزَلَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَّاْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ جَابِرٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَاْوِيْلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِيْ اِلَّا الْحَجَّ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے ہمیں یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کے بعد) نو برس تک مدینہ منورہ میں رہے (یعنی آپ نے اس دوران حج نہیں کیا) پھر لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج کریں گے تو بہت سے لوگ مدینہ منورہ آگئے وہ سب اس بات کے خواہش مند تھے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بارے میں پیروی کریں اور وہی عمل کریں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں' جب ذی قعدہ ختم ہونے میں پانچ دن باقی رہ گئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے' آپ کے ساتھ ہم بھی روانہ ہوئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے' آپ پر قرآن نازل ہوتا تھا' آپ اُس کے مفہوم سے بخوبی واقف تھے' آپ نے جن چیزوں پر عمل کیا' ہم نے بھی اُن پر عمل کیا' ہم جب روانہ ہوئے تھے تو ہماری نیت صرف حج کرنے کی تھی۔

2740 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ - قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا لَا نَنْوِيْ اِلَّا الْحَجَّ

2739-تقدم (الحديث 2711) .

2740-تقدم (الحديث 289) .

فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَىَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي فَقَالَ "اَحِضْتِ". قُلْتُ نَعَمْ. قَالَ "اِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْمُحْرِمُ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم لوگ روانہ ہوئے ہماری نیت صرف حج کرنے کی تھی جب ہم سرف کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی' آپ نے دریافت کیا: کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کا نصیب کر دی ہے' تم وہ تمام افعال سرانجام دو' جو محرم شخص سرانجام دیتا ہے' البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔

شرح

جب عورت نے تمتع کیا اور اس نے ایک قربانی کی (جو عید بقر کی ہے) تو اس سے تمتع کی قربانی نہ ہوگی کیونکہ اس نے ایسی قربانی کی ہے جو اس پر واجب نہیں ہے۔ اور اس میں مرد کے لئے بھی اسی طرح حکم ہے۔

اور عورت جب احرام کے وقت حائض ہوگئی تو وہ غسل کر کے احرام باندھے جس طرح حج کرنے والے کریں وہ بھی ویسے ہی کرے۔ ہاں وہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے۔ اس کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث ہے۔ کہ جب مقام سرف پر ان پر ایام حیض آ گئے۔ اور اس دلیل کے پیش نظر کہ اس کا طواف مسجد میں ہوتا ہے اور وقوف جنگل میں ہوتا ہے اور اس کا یہ غسل کرنا احرام کے لئے ہے نماز کے لئے نہیں ہے لہٰذا اس کے لئے مفید نہ ہوگا۔ (ہدایہ اولین، کتاب الحج، لاہور)

باب الْحَجِّ بِغَيْرِ نِيَّةٍ يَّقْصِدُهُ الْمُحْرِمُ.

یہ باب ہے کہ کسی نیت کے بغیر حج کرنا جس کا محرم شخص قصد کرتا ہے

2741 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُو مُوسٰى اَقْبَلْتُ مِنَ الْيَمَنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ حَيْثُ حَجَّ فَقَالَ "اَحَجَجْتَ". قُلْتُ نَعَمْ. قَالَ "كَيْفَ قُلْتَ". قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِاِهْلَالٍ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَحِلَّ". فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً فَفَلَتْ رَاْسِي فَجَعَلْتُ اُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَّا اَبَا مُوسٰى رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ. قَالَ اَبُو مُوسٰى يَاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ فَلْيَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَاْتَمُّوا بِهِ. وَقَالَ عُمَرُ اِنْ نَاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَاِنْ نَاْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں یمن سے آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت بطحاء میں اپنی اونٹنی

2741-تقدم (الحديث 2737).

کو بٹھایا ہوا تھا' یہ اُس موقعے کی بات ہے کہ جب آپ حج کے لیے تشریف لے جا رہے تھے' آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے حج کی نیت کر لی ہے' میں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا نیت کی ہے؟ حضرت ابوموسیٰ کہتے ہیں: میں نے عرض کی (میں نے یہ کہا ہے:) ''میں اُس حج کے لیے حاضر ہوں جو نبی اکرم ﷺ نے احرام باندھا ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بیت اللہ کا' صفا اور مروہ کا طواف کر لو اور احرام کھول دو تو میں نے ایسا ہی کیا' پھر میں اپنی بیوی کے پاس آیا' اُس نے میرے سر میں سے جوئیں نکالیں۔

بعد میں' میں اس کے مطابق لوگوں کو فتویٰ دیتا رہا' یہاں تک کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو ایک شخص نے حضرت ابوموسیٰ سے کہا: اے ابوموسیٰ! آپ اپنے بعض فتاویٰ بیان نہ کریں کیونکہ آپ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ حج کے احکام کے بارے میں آپ کے بعد امیر المؤمنین نے کون سا نیا حکم جاری کیا ہے؟ تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں جو فتویٰ دیتا رہا ہوں' اُس سے رُک جاؤ' کیونکہ امیر المؤمنین تمہارے پاس تشریف لا رہے ہیں' تو تم اُن کی پیروی کرنا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب کے مطابق حکم دیتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مکمل کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر ہم نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس وقت تک احرام نہیں کھولا تھا' جب تک قربانی اپنی مخصوص جگہ تک نہیں پہنچ گئی تھی۔

2742 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْىٍ وَّسَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ هَدْيًا قَالَ لِعَلِيٍّ "بِمَا اَهْلَلْتَ" . قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِىَ الْهَدْىُ . قَالَ "فَلَا تَحِلَّ" .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن سے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے ہمیں یہ بات بتائی' حضرت علی رضی اللہ عنہ قربانی کا جانور ساتھ لے کر یمن سے تشریف لائے تھے' جبکہ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ سے اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے کر گئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم نے کیا نیت کی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے یہ کہا ہے کہ اے اللہ! میں وہی احرام باندھتا ہوں' جو نبی اکرم ﷺ نے باندھا ہے اور میرے ساتھ قربانی کا جانور بھی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم احرام نہ کھولنا۔

2743 - اَخْبَرَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَدِمَ عَلِيٌّ مِّنْ

2742-تقدم (الحديث 2711) .

2743-اخرجه البخاري في المغازي، باب بعث علي بن ابي طالب عليه السلام و خالد بن الوليد الى اليمن قبل حجة الوداع (الحديث 4352) . و الحديث عند : البخاري في الحج، باب من اهل في زمن النبي صلى الله عليه وسلم كاهلال النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 1557) . تحفة الاشراف (2457) .

سِعَايَتِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بِمَا اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ" . قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ "فَاهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ" . قَالَ وَاَهْدٰى عَلِيٌّ لَهُ هَدْيًا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی منصبی ذمے داریوں سے تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت کیا: اے علی! تم نے کیا نیت کی ہے؟ تو اُنہوں نے عرض کی: میں نے اُس کے مطابق کی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیت کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قربانی کا جانور ساتھ رکھو اور احرام کی حالت میں رہنا' جس طرح تم ہو۔

راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے کر آئے تھے۔

2744 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ اَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ فَاَصَبْتُ مَعَهُ اَوَاقِيَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ وَجَدْتُ فَاطِمَةَ قَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ قَالَ فَتَخَطَّيْتُهُ فَقَالَتْ لِي مَا لَكَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَصْحَابَهُ فَاَحَلُّوا قَالَ قُلْتُ اِنِّي اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي "كَيْفَ صَنَعْتَ" . قُلْتُ اِنِّي اَهْلَلْتُ بِمَا اَهْلَلْتَ . قَالَ "فَاِنِّي قَدْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ" .

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کا امیر مقرر کیا تھا' میں نے اُن کے ساتھ چند اوقیہ (چاندی) کمائی تھی' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایسی حالت میں پایا کہ اُس نے اپنی رہائش گاہ کو خوشبو سے مہکا رکھا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اُس کے اس طرزِ عمل کو غلط قرار دیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا ہے' اُن لوگوں نے احرام کھول دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے تو یہ کہا تھا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے مطابق احرام باندھ رہا ہوں' حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے مجھ سے دریافت کیا: تم نے کیا کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: میں نے وہی احرام باندھا ہے' جو آپ نے باندھا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو قربانی کا جانور ساتھ لایا ہوں اور میں نے حج قران کرنا ہے۔

باب اِذَا اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ هَلْ يَجْعَلُ مَعَهَا حَجًّا .

یہ باب ہے کہ جب کوئی شخص عمرے کا احرام باندھتا ہے' تو کیا وہ اُس کے ساتھ حج کو شامل کرسکتا ہے

2745 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ اِنَّهُ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَاَنَا اَخَافُ اَنْ يَصُدُّوكَ . قَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذًا اَصْنَعَ

2744-تقدم (الحديث 2724) .

كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً . ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَانُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَّعَ عُمْرَتِيْ .
وَاَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ فَرَاٰى اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: جس سال حجاج حضرت عبداللہ بن زبیر پر حملہ کرنے کے لیے آیا تو اُس سال حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا ارادہ کیا تو اُن سے کہا گیا: ابھی جنگ ہونے والی ہے' مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ لوگ آپ کو وہاں تک نہیں پہنچنے دیں گے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم لوگوں کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کار میں بہترین نمونہ ہے' میں اس صورت میں ویسا ہی کروں گا' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا' میں تمہیں گواہ بنا کر یہ کہہ رہا ہوں کہ میں نے عمرے کو اپنے اوپر لازم کرلیا ہے' پھر وہ روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ جب وہ بیداء کے مقام پر پہنچے تو وہ بولے: حج اور عمرے کا طریقہ ایک ہی جیسا ہے' میں تم لوگوں کو گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کو بھی لازم کرلیا ہے' پھر وہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لائے جو اُنہوں نے قدید کے مقام سے خریدا تھا' پھر وہ اُن دونوں کا تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے یہاں تک کہ مکہ آ گئے' پھر اُنہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا' صفا و مروہ کی سعی کی اور مزید کچھ نہیں کیا' اُنہوں نے قربانی نہیں کی' سر نہیں منڈوایا' بال چھوٹے نہیں کروائے اور ایسی کسی چیز سے حلال نہیں ہوئے' جو اُن کے لیے حرام تھی یہاں تک کہ جب قربانی کا دن آیا تو اُنہوں نے قربانی کی اور سر منڈوالیا۔

وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ وہ حج اور عمرے کا طواف پہلے طواف کی شکل میں ہی ادا کر چکے ہیں۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

باب كَيْفَ التَّلْبِيَةُ

یہ باب ہے کہ تلبیہ کس طرح پڑھا جائے گا؟

2746 - اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اِنَّ سَالِمًا اَخْبَرَنِيْ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ يَقُوْلُ "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا

2745-اخرجه البخاري في الحج، باب طواف القارن (الحديث 1640) . و اخرجه مسلم في الحج، باب بيان جواز التحلل بالا حصار، و جواز القران (الحديث 182) . تحفة الاشراف (8279) .

2746-اخرجه البخاري في اللباس، باب التلبيد (الحديث 5915) . و اخرجه مسلم في الحج، باب التلبية و صفتها و وقتها (الحديث 21) . و الحديث عند: البخاري في الحج، باب من اهل ملبدًا (الحديث 1540) . و ابي داؤد في المناسك، باب التلبيد (الحديث 1747) . والنسائي في الحج، التلبيد عند الاحرام (الحديث 2682) . و ابن ماجه في المناسك، باب من لبد راسه (الحديث 3047) . تحفة الاشراف (6976) .

شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ" . وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِى الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ .

☆☆ سالم بیان کرتے ہیں: اُن کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ میں تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا ہے:

''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' میں حاضر ہوں' حمد ونعمت تیرے لیے مخصوص ہیں اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں دو رکعات نماز ادا کی تھی' پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سیدھی کھڑی ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کے ذریعے تلبیہ پڑھنا شروع کیا تھا۔

2747 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدًا وَّاَبَا بَكْرٍ ابْنَىْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں تلبیہ) پڑھا کرتے تھے:

''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' میں حاضر ہوں' بے شک حمد اور نعمت تیرے لیے مخصوص ہیں اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

2748 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا:

''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' میں حاضر ہوں' بے شک حمد ونعمت تیرے لیے مخصوص ہیں اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

2749 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

2747-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7665) .

2748-اخرجه البخاري في الحج، باب التلبية (الحديث 1549) . و اخرجه مسلم في الحج، باب التلبية و صفتها ووقتها (الحديث 19) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب كيف التلبية (الحديث 1812) . تحفة الاشراف (8344) .

عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ" . وَزَادَ فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ .

☆☆ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے یہ الفاظ تھے:

''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' میں حاضر ہوں' بے شک حمد اور نعمت تیرے لیے مخصوص ہیں اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کلمات میں' ان الفاظ کا اضافہ کرتے ہیں:

''میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' سعادت مندی اور بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے' اجر وثواب کی اُمید اور عمل (کے اجر وثواب) کی تجھ سے ہی اُمید کی جاسکتی ہے''۔

2750 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے یہ الفاظ تھے:

''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' میں حاضر ہوں' بے شک حمد اور نعمت تیرے لیے مخصوص ہیں' اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

2751 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ" .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ اِلَّا عَبْدَ الْعَزِيْزِ رَوَاهُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْهُ مُرْسَلًا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے الفاظ یہ تھے:

''اے حقیقی معبود! میں حاضر ہوں''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق عبداللہ بن فضل کے حوالے سے اس روایت کو صرف عبدالعزیز نے نقل کیا ہے اور اسماعیل بن اُمیہ نے اس روایت کو اُن سے مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2749-انفرد بہ النسائی ۔ تحفۃ الاشراف (7313) ۔

2750-انفرد بہ النسائی ۔ تحفۃ الاشراف (9398) ۔

2751-اخرجہ ابن ماجہ فی المناسک، باب التلبیۃ (الحدیث 2920) ۔ تحفۃ الاشراف (13941) ۔

باب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالإِهْلاَلِ .

یہ باب ہے کہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا

2752 – اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "جَائَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لِيْ يَا مُحَمَّدُ مُرْ اَصْحَابَكَ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ" .

☆☆ خلاد بن سائب اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جبریل میرے پاس آئے اور اُنہوں نے مجھ سے کہا: اے حضرت محمد! آپ اپنے اصحاب کو یہ ہدایت کیجئے کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں۔

باب الْعَمَلِ فِي الإِهْلاَلِ .

یہ باب تلبیہ پڑھنے کے طریقے کے بیان میں ہے

2753 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلاَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے بعد تلبیہ پڑھا کرتے تھے۔

2754 – اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ وَاَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیداء میں ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ ﷺ سوار ہوئے پھر آپ بیداء پہاڑ پر چڑھے تو ظہر کی نماز ادا کر لینے کے بعد آپ نے حج اور عمرے کا تلبیہ پڑھا۔

2755 - اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى وَهُوَ صَامِتٌ حَتّٰى اَتَى الْبَيْدَاءَ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم ﷺ کے

2752-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب كيف التلبية (الحديث 1814) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في رفع الصوت بالتلبية (الحديث 829) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب رفع الصوت بالتلبية (الحديث 2922) . تحفة الاشراف (3788) .

2753-اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء متى احرم النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 819) . تحفة الاشراف (5502) .

2754-تقدم (الحديث 2661) .

2755-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2619) .

حج کے بارے میں یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی' آپ اُس وقت تک خاموش رہے تھے یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیداء تشریف لائے تو پھر آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

2756 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُولُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یہ جو تمہارے والا بیداء ہے' اس کے بارے میں تم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غلط بات منسوب کرتے ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذوالحلیفہ سے تلبیہ پڑھنا شروع کیا تھا۔

2757 - اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ آپ ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوئے' جب آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کردیا۔

2757 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ ح وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری جب کھڑی ہوگئی تھی تو آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کیا تھا۔

2759 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَابْنِ اِسْحَاقَ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ تُهِلُّ اِذَا اسْتَوَتْ بِكَ نَاقَتُكَ . قَالَ اِنَّ

2756-اخرجه البخاري في الحج، باب الاهلال عند مسجد ذي الحليفة (الحديث 1541) . و اخرجه مسلم في الحج باب التلبية و صفتها ووقتها (الحديث 20) بمعناه، وباب امر اهل المدينة بالاحرام، من عند مسجد ذي الحليفة (الحديث 23 و 24) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في وقت الاحرام (الحديث 1771) . واخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء من اي موضع احرم النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 818) . تحفة الاشراف (7020) .

2757-اخرجه البخاري في الحج، باب قول الله تعالى (ياتوك رجالا و على كل ضامر ياتين من كل فج عميق ليشهدوا منافع لهم) (الحديث 1514) . و اخرجه مسلم في الحج، باب الاهلال من حيث تنبعث الراحلة (الحديث 29) . تحفة الاشراف (6980) .

2758-اخرجه البخاري في الحج، باب من اهل حين استوت به راحلته قائمة (الحديث 1552) . و اخرجه مسلم في الحج، باب الاهلال من حيث تنبعث الراحلة (الحديث 28) . تحفة الاشراف (7680) .

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهِلُّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ وَانْبَعَثَتْ .

☆☆ عبید بن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ کی اونٹنی کھڑی ہوتی ہے تو آپ اُس وقت تلبیہ پڑھنا شروع کر دیتے ہیں' تو اُنہوں نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تلبیہ پڑھنا اُس وقت شروع کیا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کھڑی ہوئی تھی اور چلنے کے لیے تیار ہوگئی تھی۔

باب اِهْلَالِ النُّفَسَاءِ .

یہ باب ہے کہ نفاس والی عورت کا تلبیہ پڑھنا

2760 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ فَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ يَقْدِرُ اَنْ يَّاْتِىَ رَاكِبًا اَوْ رَاجِلًا اِلَّا قَدِمَ فَتَدَارَكَ النَّاسُ لِيَخْرُجُوْا مَعَهٗ حَتّٰى جَآءَ ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُّحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اغْتَسِلِىْ وَاسْتَثْفِرِىْ بِثَوْبٍ ثُمَّ اَهِلِّىْ" . فَفَعَلَتْ مُخْتَصَرٌ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک (مدینہ منورہ میں) مقیم رہے' آپ نے اس دوران حج نہیں کیا' پھر آپ نے لوگوں کے درمیان حج کا اعلان کروادیا' پھر کوئی شخص ایسا باقی نہیں بچا جو سوار ہو کر آنے یا پیدل آنے کی صلاحیت رکھتا ہو اور وہ نہ آیا ہو لوگ اکٹھے ہوگئے تاکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ تشریف لائے تو سیدہ اسماء بن عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کو جنم دیا' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غسل کرنے کے بعد کپڑے کو مضبوطی سے باندھ لو اور پھر تلبیہ پڑھنا شروع کر دو تو اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

2761 - اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَفِسَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُّحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

2759-اخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل الرجلين في النعلين، ولا يمسح على النعلين (الحديث 166) مطولًا، و في اللباس، باب النعال السبتية، و غيرها • الحديث 5851) مطولًا . و اخرجه مسلم في الحج، باب الاهلال من حيث تنبعث الراحلة (الحديث 25 و 26) مطولًا . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في وقت الاحرام (الحديث 1772) مطولًا و الحديث عند : الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 74) . و النسائي في الطهارة باب الوضوء في النعل (الحديث 117)، و في مناسك الحج ترك استلام الركنين الآخرين (2950)، و في الزينة، تصفير اللحية (الحديث 5258) . و ابن ماجه في اللباس، باب الخضاب بالصفرة (الحديث 3626) . تحفة الاشراف (7316) .

2760-تقدم في الطهارة، باب الاغتسال من النفاس (الحديث 214) .

2761-تقدم (الحديث 214) .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ كَيْفَ تَفْعَلُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبِهَا وَتُهِلَّ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کو جنم دیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوایا اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا کہ اب اُن کو کیا کرنا چاہیے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو ہدایت کی کہ وہ غسل کرلیں اور کپڑے کو مضبوطی سے باندھ لیں اور تلبیہ پڑھنا شروع کردیں۔

بَابُ فِي الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَحِيضُ وَتَخَافُ فَوْتَ الْحَجِّ .

یہ باب ہے کہ جب عمرہ کا تلبیہ پڑھنے والی عورت کو حیض آجائے اور اُسے حج کے فوت ہوجانے کا اندیشہ ہو (تو وہ کیا کرے گی؟)

2762 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ مُهِلَّةً بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْىٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ "الْحِلُّ كُلُّهُ" . فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ "مَا شَأْنُكِ" . فَقَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أُحْلِلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ . فَقَالَ "إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ" . فَفَعَلَتْ . وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ، حَتَّى إِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ "قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا" . فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَجَجْتُ . قَالَ "فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ" . وَذٰلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج افراد کا احرام باندھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آگئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرے کا احرام باندھا تھا' جب ہم سرف کے مقام پر پہنچے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو حیض آگیا' جب ہم لوگ مکہ آگئے تو ہم نے خانہ کعبہ کا طواف کیا' صفا و مروہ کی سعی کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم میں سے جن لوگوں کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے' وہ احرام کھول دیں' ہم نے دریافت کیا: کس حد تک ہم حلال ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ مکمل طور پر حلال ہو جاؤ گے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو ہم نے خواتین کے ساتھ صحبت کی' خوشبو لگائی اور سلے ہوئے کپڑے پہن

2762-اخرجه مسلم في الحج، باب بيان وجوه الاحرام و انه يجوز افراد الحج و التمتع و القران و جواز ادخال الحج على العمرة و متى يحل القارن من نسكه (الحديث 136) . و اخرجه ابو داؤد في الحج، باب في افراد الحج (الحديث 1785) . تحفة الاشراف (2908) .

لیے اُس وقت ہمارے اور وقوف عرفات کے درمیان صرف چار دن رہ گئے تھے ہم نے ترویہ کے دن احرام باندھا' پھر نبی اکرم ﷺ' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو وہ رو رہی تھیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے حیض آ گیا ہے' لوگوں نے احرام کھول دیا ہے' مگر میں نے احرام نہیں کھولا' میں نے بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کیا' اور اب آپ لوگ حج کے لیے جانے لگے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر لازم کر دی ہے' تم غسل کر لو اور پھر حج کا احرام باندھ لو' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا' انہوں نے مواقف میں وقوف کیا' یہاں تک کہ جب وہ پاک ہو گئیں تو انہوں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا' صفا و مروہ کی سعی کی۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم حج اور عمرے دونوں کا احرام ایک ساتھ کھول دو' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ایک اُلجھن ہے کہ میں بیت اللہ کا طواف اُس وقت تک نہیں کر سکی جب تک میں نے حج نہیں کر لیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! تم اس کے ساتھ جاؤ اور اسے تنعیم سے عمرہ کروا دو۔

(راوی کہتے ہیں:) یہ وادیٔ محصب میں پڑاؤ کی رات کی بات ہے۔

2763 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْىٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا" . فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "انْقُضِىْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِىْ وَاَهِلِّىْ بِالْحَجِّ وَدَعِى الْعُمْرَةَ" . فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ اَرْسَلَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ قَالَ "هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ" . فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے' ہم نے عمرے کا احرام باندھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہو' وہ عمرے کے ساتھ حج کا بھی تلبیہ پڑھے اور پھر اُس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک اُن دونوں کا احرام ایک ساتھ نہیں کھولتا۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) پھر میں مکہ آئی تو مجھے حیض آ چکا تھا' میں نے بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کیا اور صفا و مروہ کی سعی بھی نہیں کی' میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بال کھول کر اُن میں کنگھی کر لو اور پھر حج کا احرام باندھ لو اور عمرے کو چھوڑ دو۔ میں نے ایسا ہی کیا' جب میں نے حج مکمل کر لیا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے

2763-تقدم (الحديث 242) .

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تنعیم بھیجا تو میں نے عمرہ کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے عمرے کی جگہ پر ہے' جن لوگوں نے عمرہ کرنے کے بعد (یعنی بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا ومروہ کی سعی کرنے کے بعد احرام کھول دیا تھا)۔

اُنہوں نے منیٰ سے واپس جانے کے بعد ایک مرتبہ پھر طواف کیا تھا جو اُن کے حج کے لیے تھا لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرے کو جمع کیا تھا' اُنہوں نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

شرح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیض ونفاس والی عورتیں جب میقات پر آئیں تو غسل کر کے احرام باندھ لیں اور حج کے تمام ارکان ادا کریں سوائے طواف کعبہ کے۔ ابومعمر نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ نقل کیا ہے حتی تطھر یعنی یہاں تک کہ پاک صاف ہو جائیں اور ابن عیسیٰ نے عکرمہ اور مجاہد کو ذکر نہیں کیا بلکہ یوں کہا عن عطاء عن ابن عباس، نیز ابن عیسیٰ نے لفظ کلھا بھی ذکر نہیں کیا۔ (سنن ابوداؤد)

علامہ ابن محمود البابرتی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

اور جب عورت نے تمتع کیا اور اس نے ایک قربانی کی (جو عید بقر کی ہے) تو اس سے تمتع کی قربانی نہ ہوگی۔ **کیونکہ اس پر** تمتع کا دم واجب ہے۔ قربانی اس پر واجب نہیں ہے۔ اور اگر اس پر قربانی واجب ہو اور اس نے جانور قربانی کی نیت سے خریدا تو اس پر ایک دوسری بھی واجب ہوگی۔ کیونکہ وہ تمتع کی وجہ سے واجب ہوگی۔ اور اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ ایک دم اس پر تمتع کا ہے اور دوسرا دم اس لئے ہے کہ وہ وقت سے پہلے حلال ہوئی ہے۔ (عنایہ شرح الہدایہ، ۴، ص ۶۹، بیروت)

عورت جب وقوف وطواف زیارت کے بعد حائض ہوئی

اگر عورت وقوف اور طواف زیارت کے بعد حائض ہوئی تو وہ مکہ سے چلی جائے اور طواف صدور کی وجہ سے اس پر کچھ لازم نہ ہوگا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حائض عورتوں کو طواف صدر ترک کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

اور جس بندے نے مکہ کو جائے سکونت بنالیا اس پر طواف صدر نہیں ہے کیونکہ طواف صدر اس پر ہے جو مکے سے اپنے وطن کو واپس جائے۔ ہاں البتہ جب اس نے پہلے نفر کے وقت آجانے کے بعد مکے کو گھر بنایا۔ اسی روایت کے مطابق جو حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ سے روایت کی گئی ہے اور بعض نے اس کو حضرت امام محمد علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے۔ اس لئے طواف صدور اس پر واجب ہو گیا ہے کیونکہ جب اس کا وقت آجائے۔ لہٰذا اس کے بعد وہ اقامت کی نیت ساقط نہ ہوگا۔

حائض کے طواف وسعی نہ کرنے کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے لئے روانہ ہوئے تو ہم لبیک کہتے وقت صرف حج کا ذکر کرتے تھے بعض حضرات نے یہ معنی لکھے ہیں کہ ہم صرف حج کا قصد کرتے تھے یعنی مقصود اصلی حج تھا عمرہ نہیں تھا، لہٰذا عمرہ کا ذکر نہ کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ عمرہ نیت میں بھی نہیں تھا۔ پھر جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو میرے ایام شروع ہو گئے؛ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں اس خیال سے رو رہی تھی کہ حیض کی وجہ سے میں

حج نہ کر پاؤں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کیفیت دیکھ کر فرمایا کہ شاید تمہارے ایام شروع ہو گئے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ایک ایسی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے مقرر فرما دیا ہے اس کی وجہ سے رونے اور مضطرب ہونے کی کیا ضرورت ہے تم بھی وہی افعال کرو جو حاجی کرتے ہیں۔ ہاں جب تک پاک نہ ہو جاؤ (یعنی ایام ختم نہ ہو جائیں اور اس کے بعد نہا نہ لو۔ اس وقت تک بیت اللہ کا طواف نہ کرنا اور نہ سعی کرنا کیونکہ سعی طواف کے بعد ہی صحیح ہوتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

سرف ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے تقریباً چھ میل اور مقام تنعیم سے جانب شمال تین یا چار میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس جگہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی قبر ہے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی اسی جگہ ہوا، شب زفاف بھی یہیں گزری اور انتقال بھی یہیں ہوا۔

اس حدیث کے پیش نظر ایک خلجان پیدا ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہ الفاظ **لا نذکر الا الحج** (ہم صرف حج کا ذکر کرتے تھے) خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی اس روایت کے بالکل متضاد ہیں جو گزشتہ باب میں (ان) گزر چکی ہے جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بارے میں یہ بتایا تھا کہ **ولم اھلل الا بعمرۃ** (یعنی میں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا) لہٰذا اس ظاہر تضاد کو دفع کرنے کے لئے یہ تاویل کی جائے گی کہ یہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ **لانذکر الا الحج** کی مراد یہ ہے کہ اس سفر سے ہمارا اصل مقصد حج تھا اور چونکہ حج کی تین قسمیں ہیں یعنی افراد، تمتع اور قران، اس لئے ہم میں سے بعض تو مفرد تھے اور بعض متمتع اور بعض قارن۔ میں نے تمتع کا قصد کیا تھا، چنانچہ میں نے میقات سے عمرہ کا احرام باندھا مگر مکہ پہنچنے سے پہلے ہی میرے ایام شروع ہو گئے جس کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ عرفہ کا دن یا وقوف عرفات کا وقت آ گیا اور اس طرح عمرہ کا وقت گزر کر ایام حج شروع ہو گئے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں عمرہ کا احرام تو کھول دوں اور حج کا احرام باندھ لوں اور پھر طواف اور سعی کے علاوہ دیگر افعال حج کروں۔

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس قربانی نہ تھی سوائے نبی ﷺ اور سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کے سیدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے اور ان کے ہمراہ قربانی تھی پس انہوں کے کہا کہ میں نے بھی اسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا نبی ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ پھر نبی ﷺ نے اصحاب کو یہ حکم دیا: اس احرام کو عمرہ کا احرام کر دیں اور طواف کر کے بال کترا دیں اور احرام سے باہر ہو جائیں سوائے اس شخص کے کہ جس کے ہمراہ قربانی ہو۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم منیٰ کیوں کر جائیں؟ حالانکہ ہمارے عضو مخصوص سے منی ٹپک رہی ہوگی۔ یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کاش! اگر میں پہلے سے اس بات کو جان لیتا جس کو میں نے بعد میں جانا ہے تو میں اپنے ہمراہ قربانی نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی ہوتی تو میں احرام سے باہر ہو جاتا۔ (بخاری)

دوا کے ذریعہ سے حیض روک کر طواف زیارت؟

عورت کو اگر یہ خطرہ ہے کہ طواف زیارت یا طواف عمرہ کے زمانہ میں حیض آ جائے گا اور ایام حیض گزر جانے تک انتظار

بھی بہت مشکل ہے تو ایسی صورت میں پہلے سے مانعِ حیض دوا استعمال کر کے حیض روک لیتی ہے اور اسی حالت میں طواف زیارت یا طواف عمرہ کر لیتی ہے تو صحیح اور درست ہو جائے گا؛ اس پر کوئی جرمانہ بھی نہ ہوگا؛ بشرطیکہ اس مدت میں کسی قسم کا خون کا دھبہ وغیرہ نہ آیا ہو؛ مگر شدید ضرورت کے بغیر اس طرح کی دوا استعمال نہ کرے، اس لیے کہ اس سے عورت کی صحت پر نقصان دہ اثر پڑتا ہے۔ (انوار مناسک)

دورانِ حیض دوا کے ذریعہ حیض روک لیا؟

اگر دورانِ حیض دوا کے ذریعہ سے حیض رُوک لیا ہے اور طواف زیارت سے فارغ ہونے کے بعد اگر عادت کے ایام میں دوبارہ حیض آ گیا ہے تو یہ سمجھا جائیگا کہ اس نے حالتِ حیض میں طواف کیا ہے؛ لہٰذا جرمانہ میں اُونٹ یا گائے کی قربانی لازم ہو جائے گی؛ البتہ اگر پاک ہونے کے بعد اعادہ کر لے گی تو جرمانہ ساقط ہو جائے گا اور مناسک ملا علی قاری میں ہے کہ اس طرح کرنا ایک قسم کی معصیت بھی ہے، اس لیے اعادہ کے ساتھ توبہ کرنا بھی لازم ہو جائے گا اور اگر اعادہ نہیں کیا تو بدنہ کے کفارہ کے ساتھ ساتھ توبہ بھی لازم ہوگی اور اگر دوا کے ذریعہ سے حیض اس طرح رُک گیا کہ طواف کے بعد عادت کا زمانہ ختم ہونے تک حیض آیا ہی نہیں تو ایسی صورت میں طواف بلا کراہت صحیح ہو جائے گا اور کوئی جرمانہ بھی لازم نہ ہوگا۔ (انوار مناسک، ۴۸۷)

باب الْاِشْتِرَاطِ فِی الْحَجِّ ۔

یہ باب ہے کہ حج میں شرط عائد کرنا

2764 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّعِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ اَرَادَتِ الْحَجَّ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا نے حج کرنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ شرط عائد کر لیں؛ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔

باب كَيْفَ يَقُوْلُ اِذَا اشْتَرَطَ ۔

یہ باب ہے کہ شرط عائد کرتے وقت آدمی کیا کہے؟

2765 - اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَحُجُّ يَشْتَرِطُ قَالَ الشَّرْطُ بَيْنَ النَّاسِ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيْثَهُ ۔

2764-اخرجه مسلم في الحج، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض و نحوه (الحديث 107) . تحفة الاشراف (5595) .

2765-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب الاشتراط في الحج (الحديث 1776) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الاشتراط في الحج (الحديث 941) . تحفة الاشراف (6232) .

يَعْنِىْ عِكْرِمَةَ - فَحَدَّثَنِىْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ اَقُوْلُ قَالَ "قُوْلِىْ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّىْ مِنَ الْاَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِىْ فَاِنَّ لَكِ عَلٰى رَبِّكِ مَا اسْتَثْنَيْتِ" .

☆☆ ہلال بن خباب بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو حج کرتے ہوئے اُس میں شرط عائد کر لیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: شرط تو لوگوں کے درمیان ہوتی ہے' تو میں نے اُنہیں یہ حدیث سنائی یعنی وہ حدیث جو عکرمہ کے حوالے سے منقول ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حج کرنا چاہتی ہوں تو میں کیا کہوں (یعنی میں کیا نیت کروں)؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو:

''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' اور میں راستے میں اُسی جگہ احرام کھول دوں گی جہاں سے تو مجھے روک دے گا''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تم جو استثناء کرلوگی' اُس حوالے سے تمہیں اپنے پروردگار پر حق حاصل ہوگا۔

2766 - اَخْبَرَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا وَّعِكْرِمَةَ يُخْبِرَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَائَتْ ضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ امْرَاَةٌ ثَقِيْلَةٌ وَّاِنِّىْ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ تَاْمُرُنِىْ اَنْ اُهِلَّ قَالَ "اَهِلِّىْ وَاشْتَرِطِىْ اِنَّ مَحِلِّىْ حَيْثُ حَبَسْتَنِىْ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بھاری بھرکم عورت ہوں (یا بیمار عورت ہوں) اور میں حج کرنا چاہتی ہوں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں کہ میں کس طرح احرام باندھوں (یا کس طرح تلبیہ پڑھوں یا نیت کروں)؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم احرام باندھ لو (یعنی نیت کرلو) اور شرط عائد کرلو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی' وہاں احرام کھول دوں گی۔

2767 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ شَاكِيَةٌ وَّاِنِّىْ اُرِيْدُ الْحَجَّ . فَقَالَ لَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "حُجِّىْ وَاشْتَرِطِىْ اِنَّ

2766-اخرجه مسلم في الحج، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض و نحوه (الحديث 106) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الشرط في الحج (الحديث 2938) . تحفة الاشراف (5754) .

2767-اخرجه مسلم في الحج، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض و نحوه (الحديث 105) . تحفة الاشراف (16644 و 17245) .

مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي" . قَالَ اِسْحَاقُ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ عَائِشَةَ هِشَامٌ وَّالزُّهْرِيُّ قَالَ نَعَمْ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ مَعْمَرٍ وَّاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بیمار ہوں اور میں حج کرنا چاہتی ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم حج کرو (یعنی اس کی نیت کرو) اور یہ شرط عائد کرو کہ جس جگہ تو نے مجھے آگے جانے کے قابل نہ رکھا تو میں احرام کھول دوں گی۔

اسحاق نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: یہ دونوں صاحبان سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت کو نقل کرتے ہیں' یعنی ہشام اور زہری؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق معمر کے علاوہ کسی اور راوی نے اس کی سند میں زہری کا تذکرہ نہیں کیا' باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

باب مَا يَفْعَلُ مَنْ حُبِسَ عَنِ الْحَجِّ وَلَمْ يَكُنِ اشْتَرَطَ .

یہ باب ہے کہ جو شخص حج کے لیے آگے جانے کے قابل نہ رہے' وہ کیا کرے گا جبکہ اُس نے شرط عائد نہ کی ہو

2768 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنْكِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُوْلُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا وَّيُهْدِيْ وَيَصُوْمُ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا .

☆☆ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج میں شرط عائد کرنے کا انکار کرتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: کیا تمہارے لیے تمہارے نبی کی سنت کافی نہیں ہے' اگر کسی شخص کو حج کرنے سے روک دیا جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا و مروہ کی سعی کرنے کے بعد احرام کھول دے' یہاں تک کہ اگلے سال وہ پھر حج کرے' قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے اور اگر اُس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے' تو وہ روزے رکھ لے۔

2769 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُنْكِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُوْلُ مَا حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَمْ يَشْتَرِطْ فَاِنْ حَبَسَ اَحَدَكُمْ حَابِسٌ فَلْيَاْتِ الْبَيْتَ فَلْيَطُفْ بِهٖ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لِيَحْلِقْ اَوْ يُقَصِّرْ ثُمَّ لِيُحِلَّ وَعَلَيْهِ

2768-اخرجه البخاري في المحصر، باب الاحصار في الحج (الحديث 1810) . تحفة الاشراف (6997) .

2769-اخرجه البخاري في المحصر، باب الاحصار في الحج (الحديث 1810م) و الحديث عند: الترمذي في الحج، باب منه (الحديث 942) . تحفة الاشراف (6937) .

الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ .

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ حج میں شرط عائد کرنے کا انکار کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: تمہارے لیے تمہارے نبی کی سنت کافی نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کوئی شرط نہیں عائد کی تھی اگر کوئی شخص تمہیں وہاں تک نہیں جانے دیتا (یا حج تک وہاں نہیں رہنے دیتا) تو وہ شخص بیت اللہ کا طواف کرے گا' پھر صفا مروہ کی سعی کرے گا' پھر سر منڈوالے گا یا بال چھوٹے کروالے گا اور پھر احرام کھول دے گا اور اگلے سال اُس پر حج کرنا لازم ہوگا۔

باب اِشْعَارِ الْهَدْيِ .

یہ باب ہدی پر نشان لگانے کے بیان میں ہے

افضل قربانی کے بارے میں مذاہب اربعہ کا بیان

جن جانوروں کی قربانی کا ذکر نص میں ملتا ہے ان میں اونٹ، گائے، بھیڑ بکری شامل ہیں، اور علماء کرام کا کہنا ہے کہ سب سے افضل قربانی اونٹ کی ہے، اس کے بعد گائے، اور اس کے بعد بکری کی، اور اس کے بعد اونٹ یا گائے کی قربانی میں حصہ ڈالنا، اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعہ کے بارہ میں مندرجہ ذیل فرمان ہے: (جوکوئی اول وقت میں جائے گویا کہ اس نے اونٹ کی قربانی کی۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام شافعی، اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہی کہا ہے، تو اس طرح بکرا و دنبہ، مینڈھے کی قربانی اونٹ یا گائے میں حصہ ڈالنے سے افضل ہے، اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: مینڈھے کی قربانی افضل ہے اور اس کے بعد گائے اور اس کے بعد اونٹ کی قربانی افضل ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے ذبح کیے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل کام ہی کرتے تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی خیر خواہی کرتے ہوئے اولی اختیار کرتے تھے اور امت کو مشقت میں ڈالنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ گائے اور اونٹ کے سات حصے ہوتے ہیں لھذا مندرجہ ذیل حدیث کی بنا پر اس میں سات اشخاص شریک ہو سکتے ہیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ہم نے حدیبیہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات آدمیوں کی جانب سے اونٹ اور سات ہی کی جانب سے گائے ذبح کی تھی۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم اونٹ اور گائے میں سات سات افراد شریک ہو جائیں۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: تو گائے سات اشخاص کی جانب سے ذبح کی جاتی تھی اور ہم اس میں شریک ہوتے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاضحیہ)

گائے اونٹ کی قربانی کی فضیلت میں مذاہب اربعہ کا بیان

علامہ ابن قدامہ مقدسی حنبلی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ قربانی میں سب سے افضل اونٹ اور پھر گائے اور پھر بکرا اور پھر اونٹ یا

گائے میں حصہ ڈالنا ہے، امام شافعی اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہی ہے، کیونکہ جمعہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "جو شخص نماز جمعہ کے لیے پہلے وقت گیا گویا کہ اس نے اونٹ کی قربانی کی، اور جو شخص دوسرے وقت میں گیا گویا کہ اس نے گائے کی قربانی کی، اور جو شخص تیسرے وقت گیا گویا کہ اس نے سینگوں والا مینڈھا قربان کیا، اور جو شخص چوتھے وقت گیا گویا کہ اس نے مرغی قربان کی، اور جو شخص پانچویں وقت گیا گویا کہ اس نے انڈے کی قربانی کی۔ صحیح بخاری رقم الحدیث، (881) صحیح مسلم رقم الحدیث، (850) وقت سے مراد گھڑی ہے۔

اور اس لیے بھی کہ جانور ذبح کرنے میں اللہ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اس لیے ھدی کی طرح سب افضل اونٹ کی قربانی ہوگی، اور اونٹ یا گائے میں حصہ ڈالنے سے بکرے کی قربانی کرنا اس لیے افضل ہے کہ قربانی کرنے کا مقصد خون بہانا ہے، اور ایک بکرے کا ایک شخص کی جانب سے خون بہانا سات افراد کی جانب سے ایک خون بہانے سے افضل ہے، اور پھر مینڈھا قربانی کرنا بکرے سے افضل ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ نے خود بھی مینڈھا ذبح کیا ہے اور اس کا گوشت بھی اچھا ہوتا ہے۔ (المغنی ابن قدامہ (13 / 1366)

مینڈھے یا گائے کی قربانی کی فضیلت میں مذاہب اربعہ؟

قربانی میں افضل اونٹ ہے، اور پھر گائے، اور پھر بکرا اور پھر اونٹ یا گائے میں حصہ ڈالنا افضل ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعہ کے متعلق فرمان ہے: "جو شخص پہلی گھڑی میں گیا گویا کہ اس نے اونٹ قربان کیا

وجہ دلالت یہ ہے کہ: اونٹ گائے، اور بکری اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے قربان کرنے میں تفاضل یعنی فرق پایا جاتا ہے، اور بلاشک وشبہ قربانی سب سے بہتر چیز ہے جس سے اللہ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے، اور اس لیے بھی کہ اونٹ کی قیمت بھی زیادہ ہے اور گوشت اور نفع بھی زیادہ ہے آئمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہ، امام شافعی، اور امام احمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

اور امام مالک رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ: بھیڑ میں سے جذعہ افضل ہے اور پھر گائے، پھر اونٹ افضل ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے ذبح کیے تھے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہی کام کرتے ہیں جو سب سے افضل اور بہتر ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ: بعض اوقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر نرمی اور شفقت کرتے ہوئے غیر اولی اور افضل چیز اختیار کرتے ہیں؛ کیونکہ امت نے ان کی پیروی واطاعت کرنا ہوتی ہے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر مشقت کرنا پسند نہیں فرماتے، اور اونٹ کی گائے پر فضیلت بیان بھی فرمائی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

قربانی کے جانوروں کے گلے میں ہار ڈالنے کا بیان

2770 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَأَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً

مِنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ . مُخْتَصَرٌ .

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حدیبیہ کے موقع پر جب تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ ایک ہزار سے زیادہ اصحاب تھے' جب یہ ذوالحلیفہ پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالا' اُس کو نشان لگایا' آپ ﷺ نے عمرے کا احرام باندھا۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

2771 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَانَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْعَرَ بُدْنَهٗ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے قربانی کے اونٹوں پر نشان لگایا تھا۔

اشعار اور تقلید کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر حج میں) ذوالحلیفہ پہنچ کر ظہر کی نماز پڑھی اور پھر اپنی اونٹنی کو (جو قربانی کے لئے تھی) طلب فرمایا اور اس کی کوہان کے داہنے پہلو کو زخمی کیا اور اس کے خون کو پونچھ کر اس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار ڈال دیا اور اس کے بعد اپنی (سواری کی) اونٹنی پر (کہ جس کا نام قصواء تھا) سوار ہوئے اور جب مقام بیداء میں اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کھڑی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک کہی۔

(مسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، رقم الحدیث، 1174)

پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ اشعار اور تقلید کسے کہتے ہیں؟ حج میں ہدی کا جو جانور ساتھ لے جایا جاتا ہے اس کے پہلو کو زخم آلود کر دیتے ہیں جسے اشعار کہا جاتا ہے نیز اس جانور کے گلے میں جوتے یا ہڈی وغیرہ کا ہار ڈال دیتے ہیں جسے تقلید کہا جاتا ہے اور ان دونوں کا مقصد اس امر کی علامت کر دینا ہوتا ہے کہ یہ ہدی کا جانور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حج کے لئے چلے اور ذوالحلیفہ کو جو اہل مدینہ کا میقات ہے پہنچے تو نماز پڑھنے کے بعد اس اونٹنی کو طلب فرمایا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطور ہدی اپنے ساتھ لے چلے تھے، پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کوہان کے داہنے پہلو میں نیزہ مارا جب اس سے خون بہنے لگا تو اسے

2770-اخرجه البخاري في الحج، باب من اشعر و قلد بذي الحليفة ثم احرم (الحديث 1694 و 1695)، و في الشروط، باب الشروط في الجهاد و المصالحة مع اهل الحرب و كتابة الشروط (الحديث 2731 و 2732) مطولاً، و في المغازي، باب غزوة الحديبية (الحديث 4157 و 4158 و 4178 و 4179) و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في الاشعار (الحديث 1754)، و في الجهاد، باب في صلح العدو (الحديث 2765) مطولاً . و الحديث عند : البخاري في المحصر، باب النحر قبل الحلق في الحصر (الحديث 1811) . و ابي داؤد في السنة، باب في الخلفاء (الحديث 4655) . تحفة الاشراف (11250 و 11270) .

2771-اخرجه البخاري في الحج، باب من اشعر و قلد بذي الحليفة ثم احرم (الحديث 1696) بنحوه مطولاً، وباب اشعار البدن (الحديث 1699) بنحوه مطولاً . و اخرجه مسلم في الحج، باب نحر البدن قياماً مقيدة (الحديث 362) بنحوه مطولاً و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب من بعث بهديه و اقام (الحديث 1757) بنحوه مطولاً و اخرجه النسائي في مناسك الحج، تقليد الابل (الحديث 2782) بنحوه مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب اشعار البدن (الحديث 3098) مطولاً . تحفة الاشراف (17433) .

پونچھ دیا اور پھر اس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار ڈال دیا اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ علامت مقرر فرما دی کہ یہ ہدی کا جانور ہے تا کہ لوگ جب اس نشانی وعلامت کے ذریعہ یہ جانیں کہ یہ ہدی ہے تو اس سے کوئی تعارض نہ کریں اور قزاق وغیرہ اسے غائب نہ کریں۔

اور اگر یہ جانور راستہ بھٹک جائے تو لوگ اسے اس کی جگہ پہنچا دیں۔ ایام جاہلیت میں لوگوں کا یہ شیوہ تھا کہ جس جانور پر ایسی کوئی علامت نہ دیکھتے اسے ہڑپ کر جاتے تھے اور جس جانور پر یہ علامت ہوتی تھی اسے چھوڑ دیتے تھے، چنانچہ شارع اسلام نے بھی اس طریقہ کو مذکورہ بالا مقصد کے تحت جائز رکھا۔ اب اس فقہی مسئلہ کی طرف آیئے، جمہور ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ اشعار یعنی جانور کو اس طرح زخمی کرنا سنت ہے لیکن غنم یعنی بکری، دنبہ اور بھیڑ میں اشعار کو ترک کر دینا چاہئے کیونکہ یہ جانور بہت کمزور ہوتے ہیں ان جانوروں کے لئے صرف تقلید یعنی گلے میں ہار ڈال دینا کافی ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک تقلید تو مستحب ہے لیکن اشعار مطلقاً مکروہ ہے خواہ بکری وچھترہ ہو یا اونٹ وغیرہ علماء حضرت امام اعظم کی اس بات کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ حضرت امام اعظم مطلق طور پر اشعار کی کراہت کے قائل نہیں تھے بلکہ انہوں نے صرف اپنے زمانے کے لئے اشعار کو مکروہ قرار دیا تھا کیونکہ اس وقت لوگ اس مقصد کے لئے ہدی کو بہت زیادہ زخمی کر دیتے تھے جس سے زخم کے سرایت کر جانے کا خوف ہوتا تھا۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ذوالحلیفہ کی مسجد میں پڑھی جب کہ باب صلوٰۃ السفر کی پہلی حدیث میں جو بخاری ومسلم نے روایت کی ہے بات واضح طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز تو مدینہ ہی میں پڑھ لی تھی اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھی۔

لہٰذا ان دونوں روایتوں کے تضاد کو یوں دور کیا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز تو مدینہ ہی میں پڑھی تھی مگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے چونکہ مدینہ میں ظہر کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں پڑھی ہوگی اس لئے جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالحلیفہ میں نماز پڑھتے دیکھا تو یہ گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں ظہر کی نماز پڑھ رہے ہیں اسی لئے انہوں نے یہاں یہ بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھی۔ اھل بالحج (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے لئے لبیک کہی) سے یہ نہ سمجھئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعۃً صرف حج ہی کے لئے لبیک کہی بلکہ یہ مفہوم مراد لیجئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک کہی۔

کیونکہ صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت نے اس بات کو بالکل واضح کر دیا ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ کے لئے لبیک کہتے سنا ہے۔ چنانچہ اس موقع پر راوی نے یا تو عمرہ کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ اصل چونکہ حج ہی ہے اس لئے صرف اسی کے ذکر پر اکتفاء کیا یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دونوں کے لئے لبیک کہی تو راوی نے صرف حج کو سنا عمرہ کا ذکر نہیں سنا۔

باب اَىُّ الشِّقَّيْنِ يُشْعِرُ .

یہ باب ہے کہ کون سے پہلو پر نشان لگایا جائے گا؟

2772 - اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْعَرَ بُدْنَهُ مِنَ الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَاَشْعَرَهَا .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے اونٹوں کے دائیں طرف نشان لگایا تھا' آپ نے اُن کا خون پونچھ لیا تھا' اور نشان لگا دیا تھا۔

باب سَلْتِ الدَّمِ عَنِ الْبُدْنِ .

یہ باب ہے قربانی کے اونٹوں سے خون صاف کرنا

2773 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ اَمَرَ بِبَدَنَتِهٖ فَاُشْعِرَ فِىْ سَنَامِهَا مِنَ الشِّقِّ الْاَيْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ کے حکم کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کی کوہان کے دائیں طرف اشعار کیا گیا' پھر اُن کے خون کو پونچھ دیا گیا اور اُسے دو جوتے ہار کے طور پر پہنائے گئے' جب بیداء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کھڑی ہوگئی تو آپ نے تلبیہ پڑھا۔

باب فَتْلِ الْقَلَائِدِ .

یہ باب گلے میں ہار ڈالنے کے بیان میں ہے

2774 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِىْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهٖ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا

2772-اخرجه مسلم في الحج، باب تقليد الهدي، و اشعاره عند الاحرام (الحديث 205) مطولًا . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في الاشعار (الحديث 1752 و 1753) مطولًا . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في اشعار البدن (الحديث 906) و اخرجه النسائي في مناسك الحج، باب سلت الدم عن البدن (الحديث 2773) مطولًا، و تقليد الهدي (الحديث 2781) مطولًا، و تقليد الهدي نعلين (الحديث 2790) و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب اشعار البدن (الحديث 3097) . تحفة الاشراف (6459) .

2773-تقدم (الحديث 2772) .

2774-اخرجه البخاري في الحج، باب فتل القلائد للبدن و البقر (الحديث 1698) و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب بعث الهدي الى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه، و استحباب تقليده و فتل القلائد و ان باعثه لا يصير محرمًا ولا يحرم عليه شيء بذلك (الحديث 359) . واخرجه ابو داؤد في المناسك، باب من بعث بهديه و اقام (الحديث 1758) . واخرجه ابن ماجه في المناسك، باب تقليد البدن (الحديث 3094) . تحفة الاشراف (16582 و 17923) .

يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور روانہ کیے تھے' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے لیے خود ہار بنائے تھے' پھر اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کسی چیز سے اجتناب نہیں کیا تھا جس سے محرم شخص اجتناب کرتا ہے۔

2775 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يَاْتِيْ مَا يَاْتِي الْحَلَالُ قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے ہار تیار کیے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن جانوروں کو بھجوا دیا تھا' پھر آپ وہ تمام کام سرانجام دیتے رہے جو حالت احرام کے بغیر والا شخص سرانجام دیتا ہے' یعنی اُس قربانی کے اُس کی مخصوص جگہ تک پہنچنے سے پہلے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے رہے)۔

2776 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُقِيْمُ وَلَا يُحْرِمُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار بنائے تھے' پھر آپ مقیم رہے تھے' (یعنی خود حج یا عمرے کے لیے تشریف نہیں لے گئے تھے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت اختیار نہیں کی تھی۔

2777 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّعِيْفُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيْمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار بنائے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہار اپنے جانوروں کی گردن میں ڈالے تھے اور پھر آپ نے اُنہیں بھجوا دیا تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقیم رہے

2775-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17530) .

2776-اخرجه البخاري في الحج، باب تقليد الغنم (الحديث 1704) بنحوه . و اخرجه مسلم في الحج ، باب استحباب بعث الهدي الى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه ، و استحباب تقليده و فتل القلائد، و ان باعثه لا يصير محرمًا و لا يحرم عليه شيء بذلك (الحديث 370) بنحوه . تحفة الاشراف (17616) .

2777-اخرجه البخاري في الحج، باب تقليد الغنم (الحديث 1702) بنحوه . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب بعث الهدي الى الحرم لمن يريد الذهاب بنفسه و استحباب تقليده و فتل القلائد و ان باعثه لا يصير محرمًا ولا يحرم عليه شيء بذلك (الحديث 366) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب تقليد البدن (الحديث 3095) . تحفة الاشراف (15947) .

تھے (یعنی خود تشریف نہیں لے گئے تھے) لیکن آپ ﷺ نے ایسی کسی چیز سے اجتناب نہیں کیا تھا جس سے محرم شخص اجتناب کرتا ہے۔

2778 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار بنائے تھے' پھر نبی اکرم ﷺ حالت احرام کے بغیر رہے تھے (یعنی آپ ﷺ نے اپنے اوپر احرام والی پابندیاں عائد نہیں کی تھیں)۔

بدنہ کو اشعار کرنے یا نہ کرنے میں اختلاف کا بیان

امام قدوری نے کہا ہے کہ صاحبین کے نزدیک وہ بدنہ کو اشعار کرے گا جبکہ حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک بدنہ کو اشعار کرنا مکروہ ہے۔اشعار کا لغوی معنی یہ ہے کہ زخم لگا کر خون نکالنا ہے۔اور اشعار کا طریقہ یہ ہے کہ بدنہ کی کوہان کو پھاڑے اس طرح کہ اس کے نیچے والی جانب پر نیزہ مارے۔

متاخرین فقہاء نے کہا ہے زیادہ مشابہ بائیں کوہان ہے۔کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بطور ارادہ بائیں جانب نیزہ مارا تھا۔اور دائیں جانب اتفاقی طور پر نیزہ مارا تھا۔اور اس کو کوہان کے خون سے آلودہ کرے تا کہ ہدی کے جانور کی خبر ہو جائے۔ایسا عمل امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک مکروہ ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک اچھا ہے۔

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک اس طرح کرنا سنت ہے۔کیونکہ اشعار کی روایت نبی کریم ﷺ سے اور خلفاء راشدین سے بیان کی گئی ہے۔

صاحبین نے دلیل یہ دی ہے کہ تقلید کا مقصد یہ ہے کہ جب ہدی کا جانور پانی یا گھاس پر جائے تو اس کو ہٹایا نہ جائے یا جس وقت وہ گم ہو جائے تو اسے واپس کر دیا جائے۔اور معنی اشعار سے مکمل ہوتا ہے لہٰذا وہ لازم کر دیا گیا ہے۔اور اسی وجہ سے سنت ہو گیا مگر جب یہ مثلہ ہونے کی طرف سے معارض ہو گیا تو پھر ہم اس کے مستحسن ہونے کے قائل ہو گئے۔حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کی دلیل یہ ہے کہ یہ مثلہ ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے۔کیونکہ جب تعارض واقع ہو تو حرام کو ترجیح دی جاتی ہے۔اور نبی کریم ﷺ کا اشعار ہدی کی حفاظت کے لئے تھا۔کیونکہ مشرکین سوائے اشعار کے ہدی سے معارضہ کرنے سے نہیں رکتے تھے۔یہ بھی کہا گیا ہے امام اعظم علیہ الرحمہ نے اپنے دور کے لئے اشعار کو مکروہ کہا ہے کیونکہ وہ لوگ اشعار میں حد سے زیادہ بڑھ جاتے تھے۔اور اس سے سرایت کا خوف تھا۔اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اشعار کو تقلید پر ترجیح دینا مکروہ ہے۔

(ہدایہ اولین، کتاب الحج، لاہور)

2778-اخرجه البخاري في الحج، باب تقليد الغنم (الحديث 1703) بنحوه . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب بعث الهدي الى الحرم لمن يريد الذهاب بنفسه و استحباب تقليده و فتل القلائد و ان باعثه لا يصير محرمًا ولا يحرم عليه شيء بذلك (الحديث 365) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في تقليد الغنم (الحديث 909) بنحوه . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، تقليد الغنم (الحديث 2784 و 2788) . و هل يوجب تقليد الهدي احرامًا (الحديث 2796) . تحفة الاشراف (15985) .

باب مَا يُفْتَلُ مِنْهُ الْقَلَائِدُ .

یہ باب ہے کہ کس چیز کے ذریعے ہار بنائے جائیں گے؟

2779 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ - يَعْنِي ابْنَ حَسَنٍ - عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا ثُمَّ اَصْبَحَ فِيْنَا فَيَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ اَهْلِهِ وَمَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهِ .

☆☆ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے پاس موجود اُون کے ذریعے وہ ہار بنائے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس موجود رہے اور آپ وہ تمام کام سرانجام دیتے رہے جو حالت احرام کے بغیر شخص اپنی بیوی کے ساتھ سرانجام دے سکتا ہے اور جو آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے۔

باب تَقْلِيْدِ الْهَدْيِ

یہ باب قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالنے کے بیان میں ہے

2780 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ "اِنِّي لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ" .

☆☆ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے تو عمرہ کر کے احرام کھول دیا ہے اور آپ نے احرام نہیں کھولا' حالانکہ آپ نے بھی عمرہ کر لیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے بالوں کی تلبید کی ہے اور میں نے اپنے قربانی کے جانوروں کے گلے میں ہار ڈال دیئے ہیں' اس لیے میں جب تک قربانی نہیں کرتا' اُس وقت تک احرام نہیں کھولوں گا۔

2781 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَشْعَرَ الْهَدْيَ فِيْ جَانِبِ السَّنَامِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ

2779-اخرجه البخاري في الحج، باب القلائد من العهن (الحديث 1705) مختصراً . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب بعث الهدي الى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه و استحباب تقليده و فتل القلائد و ان باعثه لا يصير محرمًا و لا يحرم عليه شيء بذلك (الحديث 364) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب من بعث بهديه و اقام (الحديث 1759) . تحفة الاشراف (17466) .

2780-تقدم (الحديث 2681) .

2781-اخرجه مسلم في الحج، باب تقليد الهدي و اشعاره عند الاحرام (الحديث 205) واخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في الاشعار (الحديث 1752 و 1753) و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في اشعار البدن (الحديث 906) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، باب سلت الدم عن البدن (الحديث 2773)، تقليد الهدي نعلين (الحديث 2790) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب اشعار البدن (الحديث 3097) . و الحديث عند : النسائي في مناسك الحج، اي الشقين يشعر (الحديث 2772) . تحفة الاشراف (6459) .

اَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَقَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ لَبّٰى وَاَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَاَهَلَّ بِالْحَجِّ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ تشریف لائے تو آپ نے اپنے قربانی کے جانور کی کوہان کے دائیں طرف نشان لگایا' پھر آپ نے اُس کے خون کو پونچھ دیا اور اُس کی گردن میں دو جوتے (ہار کے طور پر) ڈال دیئے' پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے' جب آپ کی اونٹنی بیداء میں کھڑی ہوئی تو آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کے وقت تلبیہ پڑھنے کا آغاز کیا تھا' اور آپ نے حج کا تلبیہ پڑھا تھا۔

باب تَقْلِيْدِ الْاِبِلِ .

یہ باب اونٹوں کی گردن میں ہار ڈالنے کے بیان میں ہے

2722 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ - وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ - قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا وَوَجَّهَهَا اِلَى الْبَيْتِ وَبَعَثَ بِهَا وَاَقَامَ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حَلَالاً .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے اپنے ہاتھوں کے ذریعے ہار بنائے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہار انہیں پہنائے تھے' اُن پر نشان لگایا تھا' اور اُن کا رُخ بیت اللہ کی طرف کیا تھا' اور انہیں وہاں بھجوا دیا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ) میں مقیم رہے اور آپ پر کوئی ایسی چیز حرام نہیں ہوئی جو آپ کے لیے حلال تھی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت احرام کے احکام لاگو نہیں ہوئے)۔

2783 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِّنَ الثِّيَابِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار بنائے تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں شمار نہیں ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑوں میں سے کوئی چیز ترک نہیں کی تھی (یعنی سلے ہوئے کپڑے پہنے تھے)۔

2782-اخرجه البخاري في الحج، باب من اشعر و قلد بذي الحليفة ثم احرم (الحديث 1696)، و باب اشعار البدن (الحديث 1699) و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب بعث الهدي الى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه و استحباب تقليده و فتل القلائد و ان باعثه لا يصير محرمًا و لا يحرم عليه شيء بذلك (الحديث 362) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب من بعث بهديه و اقام (الحديث 1757) و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب اشعار البدن (الحديث 3098) و الحديث عند: النسائي في مناسك الحج، اشعار الهدي (الحديث 2/71)، تحفة الاشراف (17433) .

2783-اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في تقليد الهدي للمقيم (الحديث 908) . تحفة الاشراف (17513) .

باب تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ .

یہ باب بکریوں کی گردن میں ہار ڈالنے کے بیان میں ہے

2784 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے لیے خود ہار بنائے تھے۔

2785 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهْدِى الْغَنَمَ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریوں کو قربانی کے لیے بھیجا تھا۔

2786 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى مَرَّةً غَنَمًا وَّقَلَّدَهَا .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے لیے بکریوں کو بھجوایا تھا' اور اُن کے گلے میں ہار ڈالے تھے۔

2787 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں یعنی بکریوں کے لیے خود ہار بنائے تھے' پھر اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں شمار نہیں ہوئے تھے۔

2788 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے لیے ہار بنائے تھے'

2784-تقدم (الحديث 2778) .

2785-اخرجه البخاري في الحج، باب تقليد الغنم (الحديث 1701) . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب بعث الهدي الى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه و استحباب تقليده و فتل القلائد و ان باعثه لا يصير محرمًا ولا يحرم عليه شيء بذلك (الحديث 367) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في الاشعار (الحديث 1755) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، تقليد الغنم (الحديث 2786 و 2787) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب تقليد الغنم (الحديث 3096) . تحفة الاشراف (15944) .

2786-تقدم (الحديث 2785) .

2787-تقدم (الحديث 2785) .

2788-تقدم (الحديث 2778) .

پھر نبی اکرم ﷺ حالتِ احرام میں شمار نہیں ہوئے تھے۔

2789 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى - ثِقَةٌ - قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ح وَاَنْبَاَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِى اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاءَ فَيُرْسِلُ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا لَمْ يُحْرِمْ مِنْ شَىْءٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم لوگ بھیڑ بکریوں کے لیے ہار بنایا کرتے تھے پھر نبی اکرم ﷺ انہیں (مکہ مکرمہ) بھجوا دیتے تھے لیکن آپ حالتِ احرام کے بغیر رہتے تھے آپ ﷺ کسی بھی چیز کو حرام قرار نہیں دیتے تھے (یعنی آپ پر حالتِ احرام کا کوئی حکم لاگو نہیں ہوتا تھا)۔

باب تَقْلِيْدِ الْهَدْىِ نَعْلَيْنِ .

یہ باب قربانی کے جانور کے گلے میں جوتوں کا ہار ڈالنے میں ہے

2790 – اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِىُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَشْعَرَ الْهَدْىَ مِنْ جَانِبِ السَّنَامِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ اَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ ثُمَّ قَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَاَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَاَهَلَّ بِالْحَجِّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ذوالحلیفہ تشریف لائے تو آپ نے (قربانی کے جانور کے) کوہان کی دائیں طرف نشان لگایا پھر آپ نے اُس کے خون کو پونچھا اُس کی گردن میں دو جوتوں کا ہار ڈال دیا پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے جب آپ کی سواری بیداء میں کھڑی ہوئی تو آپ نے حج کا احرام باندھا آپ ﷺ نے ظہر کے وقت احرام باندھا تھا اور حج کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

باب هَلْ يُحْرِمُ اِذَا قَلَّدَ .

یہ باب ہے کہ جب کوئی شخص ہار ڈال دیتا ہے تو کیا وہ محرم ہو جائے گا؟

2791 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا كَانُوْا حَاضِرِيْنَ مَعَ

2789-اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب بعث الهدي الى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه و استحباب تقليده ، و فتل القلائد و ان باعثه لا يصير محرمًا ولا يحرم عليه شيء بذلك (الحديث 368) . تحفة الاشراف (15931) .

2790-اخرجه مسلم في الحج، باب تقليد الهدي و اشعار عند الاحرام (الحديث 205) و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في الاشعار (الحديث 1752 و 1753) و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في اشعار البدن (الحديث 906) . واخرجه النسائي في مناسك الحج، باب سلت الدم عن البدن (الحديث 2773) . و تقليد الهدي (الحديث 2781) . واخرجه ابن ماجه في المناسك، باب اشعار البدن (الحديث 3097) . و الحديث عند: النسائي في مناسك الحج، تقليد الشقين بشعر (الحديث 2772) . تحفة الاشراف (6459) .

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ بَعَثَ بِالْهَدْىِ فَمَنْ شَآءَ اَحْرَمَ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَ ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور بھجوائے تھے تو جس شخص نے چاہا وہ حالت احرام میں آ گیا اور جس شخص نے چاہا اُس نے ترک کر دیا۔

باب هَلْ يُوجِبُ تَقْلِيْدُ الْهَدْىِ اِحْرَامًا ۔

یہ باب ہے کہ کیا قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالنے سے احرام لازم ہو جاتا ہے

2792 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْىِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَىَّ ثُمَّ يُقَلِّدُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا مَعَ اَبِىْ فَلَا يَدَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَحَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ حَتّٰى يَنْحَرَ الْهَدْىَ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھوں کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار تیار کیے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے وہ ہار اُن جانوروں کو پہنا دیئے اور پھر اُن جانوروں کو میرے والد (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ مکہ مکرمہ بھجوا دیا تو اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسی چیز کو ترک نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال قرار دی تھی یہاں تک کہ وہ قربانی کے جانور ذبح ہو گئے۔

2793 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَقُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْىِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے خود ہار تیار کیے تھے پھر اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کسی چیز سے اجتناب نہیں کیا تھا' جس سے محرم شخص اجتناب کرتا ہے۔

2794 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْىِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا وَّلَا نَعْلَمُ الْحَجَّ يُحِلُّهٗ اِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ۔

2791-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2928) .

2792-اخرجه البخاري في الحج، باب من قلد القلائد بيده (الحديث 1700) بنحوه، و في الوكالة، باب الوكالة في البدن و تعاهدها (الحديث 2317) . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب بعث الهدي الى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه و استحباب تقليده و فتل القلائد و ان باعثه لا يصير محرمًا و لا يحرم عليه شيء بذلك (الحديث 369) . تحفة الاشراف (17899) .

2793-اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب بعث الهدي الى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه و استحباب تقليده و فتل القلائد و ان باعثه لا يصير محرمًا و لا يحرم عليه شيء بذلك (الحديث 360) . تحفة الاشراف (16447) .

2794-اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب بعث الهدي الى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه و استحباب تقليده و فتل القلائد و ان باعثه لا يصير محرمًا و لا يحرم عليه شيء بذلك (الحديث 361) . تحفة الاشراف (17487) .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار تیار کیے تھے' آپ نے کسی ایسی چیز سے اجتناب نہیں کیا تھا (جس سے محرم شخص اجتناب کرتا ہے) ہمارے علم کے مطابق بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد ہی آدمی حج کا احرام ختم کرسکتا ہے۔

2795 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْىِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْرُجُ بِالْهَدْىِ مُقَلَّدًا وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقِيْمٌ مَا يَمْتَنِعُ مِنْ نِسَائِهٖ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے خود ہار تیار کیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن جانوروں کو بھجوا دیا حالانکہ اُن کی گردن میں ہار پڑے ہوئے تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں مقیم رہے اور آپ نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار نہیں کی۔

2796 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْىِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيْمُ فِيْنَا حَلَالًا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے لیے خود ہار تیار کیے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بھجوا دیا تھا' اور آپ ہمارے درمیان حالت احرام کے بغیر مقیم رہے تھے۔

باب سَوْقِ الْهَدْىِ .

یہ باب قربانی کے جانور کو ساتھ لے کر جانے میں ہے

2797 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقَ هَدْيًا فِىْ حَجِّهٖ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے موقع پر قربانی کے جانور کو ساتھ لے کر گئے تھے۔

باب رُكُوبِ الْبَدَنَةِ .

یہ باب قربانی کے جانور پر سوار ہونے میں ہے

2795-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16036) .

2796-تقدم (الحديث 2778) .

2797-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2620) .

2798 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ "ارْكَبْهَا" . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ "ارْكَبْهَا وَيْلَكَ" . فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ قربانی کا جانور ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری یا شاید تیسری مرتبہ یہ فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو!

2799 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً . فَقَالَ "ارْكَبْهَا" . قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ . قَالَ "ارْكَبْهَا" . قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ "ارْكَبْهَا وَيْلَكَ" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ! اُس نے عرض کی: یہ قربانی کا جانور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ! اُس نے عرض کی: یہ قربانی کا جانور ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھی مرتبہ فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

باب رُكُوبِ الْبَدَنَةِ لِمَنْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ .

یہ باب ہے کہ جس شخص کو چلنے میں دشواری پیش آ رہی ہو' اُس کا قربانی کے جانور پر سوار ہونا

2800 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً وَّقَدْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ قَالَ "ارْكَبْهَا" . قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ . قَالَ "ارْكَبْهَا وَاِنْ كَانَتْ بَدَنَةً" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو چلا کر لے جا رہا تھا' حالانکہ اُسے خود پیدل چلنے میں دشواری پیش آ رہی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ! اُس نے عرض کی: یہ قربانی کا جانور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سوار ہو جاؤ اگرچہ یہ قربانی کا جانور ہے۔

2798-اخرجه البخاري في الحج، باب ركوب البدن (الحديث 1689)، و في الوصايا، باب هل ينتفع الواقف بوقفه (الحديث 2755)، و في الادب، باب ما جاء في قول الرجل (ويلك) (الحديث 6160) . و اخرجه مسلم في الحج، باب جواز ركوب البدنة المهداة لمن احتاج اليها (الحديث 371) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في ركوب البدن (الحديث 1760) . تحفة الاشراف (13801) .

2799-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1219) .

2800-انفرد به النسائي . والحديث عند: مسلم في الحج، باب جواز ركوب البدنة المهداة لمن احتاج اليها (الحديث 373) . تحفة الاشراف (396) .

باب رُكُوبِ الْبَدَنَةِ بِالْمَعْرُوْفِ .

یہ باب ہے کہ قربانی کے اونٹ پر مناسب طریقے سے سوار ہونا

2801 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِى اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُسْاَلُ عَنْ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اِرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا" .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

تم مناسب طور پر اُس پر سوار ہو جاؤ' اُس وقت جب یہ تمہاری مجبوری ہو یہاں تک کہ جب تمہیں دوسری سواری مل جائے (پھر تم اُس پر سوار نہ ہونا بلکہ دوسری سواری پر سوار ہو جانا)۔

پیدل حج کرنے والے کے لئے جب مشقت ہو تو اباحت سواری

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کا سہارا لئے چل رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ان صاحب کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے کعبہ کو پیدل چلنے کی منت مانی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنے کو تکلیف میں ڈالیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سوار ہونے کا حکم دیا۔ (صحیح بخاری، کتاب العمرہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے سوار ہونے کا حکم دیا کہ اس کو پیدل چلنے کی طاقت نہ تھی۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میری بہن نے منت مانی تھی کہ بیت اللہ تک وہ پیدل جائیں گی، پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پوچھ لو چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ پیدل چلیں اور سوار بھی ہو جائیں۔ (صحیح بخاری، کتاب العمرہ)

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بہن کے متعلق دریافت کیا جنھوں نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ ننگے سر ننگے پاؤں پیدل حج کا سفر کریں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو یہ حکم کرو کہ وہ اپنا سر ڈھانپیں اور سوار ہوں اور تین روزے رکھ لیں۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے کی ممانعت شروع کی تو فرمایا نذر ماننے سے (تقدیر کی) کوئی چیز بدلی نہیں جاسکتی ہاں یہ فائدہ ضرور ہے کہ اس بہانے بخیل کا مال صرف ہو جاتا ہے۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر کرے تو اس کو چاہئے

2801-اخرجه مسلم في الحج، باب جواز ركوب البدنة المهداة لمن احتاج اليها (الحديث 375) . واخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في ركوب البدن (الحديث 1761) . تحفة الاشراف (2808) .

کہ اطاعت کرے اور جو شخص گناہ کی نذر مانے تو وہ گناہ نہ کرے۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں۔ کہ میں نے احمد بن شبویہ سے سناوہ کہتے تھے کہ ابن مبارک نے فرمایا اس حدیث میں یعنی ابوسلمہ والی حدیث میں۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ ابوسلمہ نے زہری سے نہیں سنا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اس حدیث کو ہمارے سامنے کر دیا۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کے نزدیک اس حدیث کا خراب ہو جانا صحیح ہے؟ اور کہا کہ ابن ابی اویس کے علاوہ کسی اور نے بھی اسے روایت کیا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا۔ ہاں ایوب بن سلیمان بن بلال نے اسے روایت کیا ہے۔

باب اِبَاحَةِ فَسْخِ الْحَجِّ بِعُمْرَةٍ لِمَنْ لَمْ يَسُقِ الْهَدْىَ .

یہ باب ہے کہ جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہیں لے جاتا' اُس کے لیے حج کو عمرے میں تبدیل کرنا جائز ہے

2802 - اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْىَ اَنْ يَّحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْىَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَاَحْلَلْنَ . قَالَتْ عَآئِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَّاَرْجِعُ اَنَا بِحَجَّةٍ . قَالَ "اَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِىَ قَدِمْنَا مَكَّةَ" . قُلْتُ لَا . قَالَ "فَاذْهَبِىْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّىْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانُ كَذَا وَكَذَا" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا' جب ہم مکہ آئے اور ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے' وہ احرام کھول دے تو جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا' اُس نے احرام کھول دیا اور اُن خواتین نے بھی احرام کھول دیا جو قربانی کا جانور ساتھ نہیں لائی تھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے حیض آ گیا' میں بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکی' جب حصبہ کی رات آئی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگ ایک عمرہ اور ایک حج کر کے واپس جا رہے ہیں اور میں صرف حج کر کے واپس جا رہی ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ہم مکہ آ رہے تھے تو تم نے اُن دنوں میں طواف نہیں کیا تھا؟ میں نے عرض کی: جی نہیں!

2802-اخرجه البخاري في الحج، باب التمتع و القران و الافراد بالحج و فسخ الحج لمن لم يكن معه هدي (الحديث 1561) مطولاً، وباب اذا حاضت المراة بعدما افاضت (الحديث 1762) مطولاً . واخرجه مسلم في الحج، باب بيان وجوه الاحرام و انه يجوز افراد الحج و التمتع و القران و جواز ادخال الحج على العمرة و متى يحل القارن من نسكه (الحديث 128) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في افراد الحج (الحديث 1783) مختصراً . تحفة الاشراف (15984) .

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ اور وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لو پھر تمہارے ساتھ فلاں جگہ پر ملاقات ہوگی۔

2803 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَّكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ اَنْ يُّقِيْمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ اَنْ يَّحِلَّ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا' جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے ہدایت کی:

جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہے' وہ احرام کی حالت میں برقرار رہے اور جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے' وہ احرام کھول دے۔

2804 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَّيْسَ مَعَهُ غَيْرُهُ خَالِصًا وَّحْدَهُ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اَحِلُّوْا وَاجْعَلُوْهَا عُمْرَةً" . فَبَلَغَهُ عَنَّا اَنَّا نَقُوْلُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ فَنَرُوْحَ اِلٰى مِنًى وَّمَذَاكِيْرُنَا تَقْطُرُ مِنَ الْمَنِيِّ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ "قَدْ بَلَغَنِى الَّذِىْ قُلْتُمْ وَاِنِّىْ لَاَبَرُّكُمْ وَاَتْقَاكُمْ وَلَوْلَا الْهَدْىُ لَحَلَلْتُ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِىْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ" . قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ "بِمَا اَهْلَلْتَ" . قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ "فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ" .

قَالَ وَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ عُمْرَتَنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا هٰذَا اَوْ لِلْاَبَدِ قَالَ "هِىَ لِلْاَبَدِ" .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے' یعنی نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے' صرف حج کا احرام باندھا' اس کے ساتھ کوئی اور ارادہ نہیں تھا' صرف اُسی کا ارادہ تھا' چار ذوالحج کی صبح ہم مکہ آ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا' آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ احرام کھول دو اور اُسے عمرے میں تبدیل کر دو' پھر آپ کو ہمارے بارے میں یہ بات پتہ چلی کہ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف پانچ دن باقی رہ گئے ہیں' اب نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ حکم دے رہے ہیں کہ ہم احرام کھول دیں' تو جب ہم منیٰ جائیں گے تو ہماری شرمگاہوں سے منی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے (یعنی ہم نے منیٰ جانے سے کچھ دن پہلے صحبت کی ہوگی) تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' آپ نے ہمیں خطبہ دیا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم لوگوں نے جو بات کہی ہے وہ مجھ تک پہنچ گئی ہے' میں تم سب سے زیادہ نیک ہوں اور تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں'

2803-تقدم (الحديث 2649) .

2804-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2459) .

گر قربانی کا جانور ساتھ نہ ہوتا تو میں نے بھی احرام کھول دیا تھا' مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا اگر وہ پہلے آ جاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لے کر آتا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا نیت کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے وہی نیت کی ہے جو نبی اکرم ﷺ نے کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم قربانی کے جانور ساتھ رکھو اور احرام کی حالت میں برقرار رہو جس طرح اب ہو۔

راوی کہتے ہیں: حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ عمرے کا یہ حکم کیا اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ کے لیے ہے۔

2805 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ عُمْرَتَنَا هٰذِهِ لِعَامِنَا أَمْ لِأَبَدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هِيَ لِأَبَدٍ".

★★ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے عمرے کا حکم اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

2806 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ سُرَاقَةُ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا أَلَنَا خَاصَّةً أَمْ لِأَبَدٍ قَالَ "بَلْ لِأَبَدٍ".

★★ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حج تمتع کیا' آپ کے ہمراہ ہم نے بھی حج تمتع کیا تو ہم نے دریافت کیا: کیا یہ حکم ہمارے لیے مخصوص ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

2807 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - وَهُوَ الدَّرَاوَرْدِيُّ - عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ "بَلْ لَنَا خَاصَّةً".

★★ حارث بن بلال اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! (حج کو فسخ کر کے اس کی جگہ عمرہ) بطور خاص ہمارے لیے ہے یا عمومی طور پر سب لوگوں کے لیے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بطور خاص ہمارے

2805- أخرجه النسائي في سننه الحج، باب إباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدي (الحديث 2806) بمعناه. و أخرجه ابن ماجه في السنن، باب التمتع بالعمرة إلى الحج (الحديث 2977). تحفة الأشراف (3815).

2806- تقدم في سنن الحج، باب إباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدي (الحديث 2805).

2807- أخرجه أبو داود في المناسك، باب الرجل يهل بالحج ثم يجعلها عمرة (الحديث 1808). و أخرجه ابن ماجه في المناسك، باب من قال كان فسخ الحج لهم خاصة (الحديث 2984). تحفة الأشراف (2027).

لیے ہے۔

2808 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَعَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ فِيْ مُتْعَةِ الْحَجِّ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً .

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حج تمتع کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ (صرف) ہمارے لیے اجازت تھی۔

2809 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَارِثِ بْنَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ فِيْ مُتْعَةِ الْحَجِّ لَيْسَتْ لَكُمْ وَلَسْتُمْ مِنْهَا فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَا كَانَتْ رُخْصَةً لَنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حج تمتع کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: یہ تمہارے لیے نہیں ہے اور تمہارا اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے یہ ہمارے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے اجازت تھی۔

2810 - اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ رُخْصَةً لَنَا .

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حج تمتع کی رخصت ہمارے لیے تھی۔

2811 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهَلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ فَقُلْتُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَجْمَعَ الْعَامَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ . فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَوْ كَانَ اَبُوْكَ لَمْ يَهُمَّ بِذٰلِكَ . قَالَ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ لَنَا خَاصَّةً .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے ساتھ تھا' میں نے کہا: پہلے میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں حج اور عمرہ اس سال اکٹھا کر لیتا ہوں' تو ابراہیم نے فرمایا: اگر تمہارے والد ہوتے تو وہ یہ ارادہ نہ کرتے۔

پھر ابراہیم تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا: حج تمتع کرنے کی اجازت بطور خاص ہمارے لیے تھی۔

2812 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوْا يُرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ اَفْجَرِ الْفُجُوْرِ

2808-اخرجه مسلم في الحج، باب جواز التمتع (الحديث 160 و 161 و 162 و 163) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، اباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدي (الحديث 2809 و 2810 و 2811) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب من قال كان فسخ الحج لهم خاصة (الحديث 2985) . تحفة الاشراف (11995) .

2809-تقدم في مناسك الحج، اباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدي (الحديث 2808) .

2810-تقدم في مناسك الحج، اباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدي (الحديث 2808) .

2811-تقدم (الحديث 2808) .

فِي الْاَرْضِ وَيَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْوَبَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ - اَوْ قَالَ دَخَلَ صَفَرْ - فَقَدْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحِلِّ قَالَ "الْحِلُّ كُلُّهُ" .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے زمانے میں لوگ یہ سمجھتے تھے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا روئے زمین کا سب سے بڑا گناہ ہے' اُن لوگوں نے محرم کوصفر بنادیا تھا' وہ یہ کہتے تھے کہ جب زخم ٹھیک ہو جائیں اوراون زیادہ ہو جائے اورصفر گزر جائے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) صفرآ جائے تو عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ کرنا جائز ہو جاتا ہے۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب حج کا احرام باندھ کر (یا حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے) چار ذوالحج کو (مکہ تشریف لائے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ اس کو عمرہ بنالیں' لوگوں کو یہ مشکل محسوس ہوا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کس طرح سے احرام کھولیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مکمل احرام کھول دو۔

2813 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ - وَهُوَ الْقُرِّيُّ - قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ وَاَهَلَّ اَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَاَمَرَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ اَنْ يَّحِلَّ وَكَانَ فِيْمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَاَحَلَّا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا احرام باندھا' پھر آ[illegible] اصحاب نے حج کا احرام باندھا تو جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا' آپ نے اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ احرام کھول دے' جن لوگوں کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا' اُن لوگوں میں سے ایک حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور ایک اور صاحب تھے تو ان دونوں نے بھی احرام کھول دیا۔

2814 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "هٰذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَاهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

یہ وہ عمرہ ہے جس کے ذریعے ہم نے نفع حاصل کیا ہے' جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ مکمل طور پر احرام کھول

2812-اخرجه البخاري في الحج، باب التمتع و القران و الافراد بالحج و فسخ الحج لمن لم يكن معه هدي (الحديث 1564)، و في مناقب الانصار، باب ايام الجاهلية (الحديث 3832) . و اخرجه مسلم في الحج، باب جواز العمرة في اشهر الحج (الحديث 198) . تحفة الاشراف (5714) .

2813-اخرجه مسلم في الحج، باب في متعة الحج (الحديث 196 و 197) . و الحديث عند : ابي داؤد في المناسك، باب في الاقران (الحديث 1804) . تحفة الاشراف (6462) .

2814-اخرجه مسلم في الحج، باب جواز العمرة في اشهر الحج (الحديث 203) و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في افراد الحج (الحديث 1790) . تحفة الاشراف (6387) .

دے (کیونکہ) عمرہ حج میں داخل ہوگیا ہے۔

باب مَا يَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ اَكْلُهٗ مِنَ الصَّيْدِ .

یہ باب ہے کہ محرم شخص کے لیے شکار (کا گوشت) کھانا جائز ہے

2815 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى اَبِى قَتَادَةَ عَنْ اَبِى قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَّهٗ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ وَّرَاٰى حِمَارًا وَّحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ ثُمَّ سَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ "اِنَّمَا هِىَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ" .

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ جارہے تھے راستے میں کسی جگہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے وہ لوگ حالت احرام میں تھے جبکہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ محرم نہیں تھے انہوں نے ایک نیل گائے دیکھی تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ اُن کا کوڑا انہیں پکڑا دیں ساتھیوں نے یہ بات نہیں مانی انہوں نے اپنا نیزہ مانگا اُن کے ساتھیوں نے یہ بات بھی نہیں مانی پھر انہوں نے خود ہی وہ نیزہ پکڑا اور نیل گائے پر حملہ کر دیا اور اُسے مار دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اُس کا گوشت کھالیا جبکہ بعض نے نہیں کھایا جب یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ خوراک تھی جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھانے کے لیے فراہم کردی۔

2816 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَاُهْدِىَ لَهٗ طَيْرٌ وَّهُوَ رَاقِدٌ فَاَكَلَ بَعْضُنَا وَتَوَرَّعَ بَعْضُنَا فَاسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ فَوَفَّقَ مَنْ اَكَلَهٗ وَقَالَ اَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ معاذ بن عبدالرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ہم لوگ اُس وقت محرم تھے اُن کی خدمت میں ایک پرندہ پیش کیا گیا وہ اُس وقت سوئے ہوئے تھے ہم میں سے بعض نے اُسے کھالیا اور بعض نے احتیاط کے طور پر نہیں کھایا جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو انہوں نے اُن لوگوں کا ساتھ دیا جنہوں نے

2815-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب لا يعين المحرم الحلال في قتل الصيد (الحديث 1823)، و في الجهاد، باب ما قيل في الرماح (الحديث 2914)، و في الذبائح و الصيد، باب ما جاء في التصيد (الحديث 5491)، و باب التصيد على الجبال (الحديث 5492) . و اخرجه مسلم في الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (الحديث 56 و 57) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب لحم الصيد للمحرم (الحديث 1852) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في اكل الصيد للمحرم (الحديث 847) . تحفة الاشراف (12131) .

2816-اخرجه مسلم في الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (الحديث 65) . تحفة الاشراف (5002) .

اُسے کھالیا تھا' اور اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ اسے (یعنی شکار کیے ہوئے پرندے کو احرام کی حالت میں) کھایا تھا۔

2817 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنِ الْبَهْزِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُرِيْدُ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالرَّوْحَاءِ اِذَا حِمَارُ وَحْشٍ عَقِيْرٌ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "دَعُوْهُ فَاِنَّهُ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ صَاحِبُهُ". فَجَآءَ الْبَهْزِيُّ وَهُوَ صَاحِبُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاْنَكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ . فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْاُثَايَةِ بَيْنَ الرُّوَيْثَةِ وَالْعَرْجِ اِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ فِيْ ظِلٍّ وَّفِيْهِ سَهْمٌ فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا يَّقِفُ عِنْدَهُ لَا يُرِيْبُهُ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ حَتّٰى يُجَاوِزَهُ .

☆☆ حضرت بہزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مکہ جانے کے لیے روانہ ہوئے' آپ اس وقت محرم تھے' جب آپ روحاء کے مقام پر پہنچے تو وہاں ایک زخمی نیل گائے موجود تھی' اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے رہنے دو' ہوسکتا ہے کہ اس کا مالک یہاں تک آ جائے (یا اسے زخمی کرنے والا شخص آ جائے) پھر حضرت بہزی آئے' یہ وہی صاحب تھے' جنہوں نے اُسے زخمی کیا تھا' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس نیل گائے کے ساتھ جو چاہیں کریں' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا' اُنہوں نے وہ اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دی' پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ جب آپ رویثہ اور عرج کے دوران اثایہ نامی جگہ پر پہنچے تو وہاں ایک ہرن ایک درخت کے سائے میں سویا ہوا تھا' اور اُس کے جسم میں ایک تیر لگا ہوا تھا' راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ہدایت کی کہ وہ اُس ہرن کے پاس رہے تاکہ لوگوں میں سے کوئی بھی اُسے پریشان نہ کر سکے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جانے والے لوگ اُس سے آگے گزر جائیں۔

محرم شکار یا اس کی طرف دلالت بھی نہ کرے

اور وہ شکار نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: تم حالت احرام میں شکار نہ کرو۔ اور شکار کی طرف ودلالت بھی نہ کرے۔ کیونکہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے غیر احرام کی حالت میں گورخر کا شکار کیا اور ان کے ساتھی حالت احرام میں تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کھالو۔ کیونکہ شکار سے مراد امن کو دور کرنا ہے کیونکہ شکار اپنی وحشت اور نظروں سے دور ہونے کی وجہ سے امن میں ہوتا ہے۔ (ہدایہ، کتاب الحج، لاہور)

2817-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15655) .

حالت احرام ممانعت شکار میں مذاہب اربعہ کا بیان

علامہ ابن قدامہ حنبلی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ محرم شکار نہ کرے نہ اس کی طرف دلالت کرے۔ نہ کسی حلال یا حرام کی طرف دلالت کرے۔ اور محرم کے لئے شکار کی ممانعت کا حکم تمام ائمہ کے اجماع سے ہے کیونکہ اس کی ممانعت کے بارے نص وارد ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ تم حالت احرام میں شکار نہ کرو۔ اور اسی طرح یہ نص ہے کہ تم پر حرم میں خشکی کا شکار حرام ہے لہٰذا جب تک احرام میں ہو اس نص میں اس کی طرف صیادت ودلالت کی ممانعت موجود ہے۔ اسی طرح حدیث ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے استدلال بھی اسی طرح ہے۔ (المغنی، ج ۳،ص ۲۷۵، بیروت)

،امام ابن جریر کے نزدیک بھی قول مختار یہی ہے کہ مراد طعام سے وہ آبی جانور ہیں جو پانی میں ہی مر جائیں، فرماتے ہیں اس بارے میں ایک روایت مروی ہے گو بعض نے اسے موقوف روایت کہا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے آپ نے آیت (احل لکم صید البحر و طعامہ متاعا لکم) پڑھ کر فرمایا اس کا طعام وہ ہے جسے وہ پھینک دے اور وہ مرا ہوا ہو۔ بعض لوگوں نے اسے بقول ابو ہریرہ موقوف روایت کیا ہے، پھر فرماتا ہے یہ منفعت ہے تمہارے لئے اور راہ رو مسافروں کے لئے، یعنی جو سمندر کے کنارے رہتے ہوں اور جو وہاں وارد ہوئے ہوں، پس کنارے رہنے والے تو تازہ شکار خود کھیلتے ہیں پانی جسے دھکے دے کر باہر پھینک دے اور مر جائے اسے کھا لیتے ہیں اور نمکین ہو کر دور دراز والوں کو سوکھا ہوا پہنچتا ہے۔

الغرض جمہور علماء کرام نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ پانی کا جانور خواہ مردہ ہی ہو حلال ہے اس کی دلیل علاوہ اس آیت کے امام مالک کی روایت کردہ وہ حدیث بھی ہے کہ حضور نے سمندر کے کنارے پر ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا جس کا سردار حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر کیا، یہ لوگ کوئی تین سو تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں میں بھی ان میں سے تھا ہم ابھی راستے میں ہی تھے جو ہمارے توشے تھے ختم ہو گئے، امیر لشکر کو جب یہ علم ہوا تو حکم دیا کہ جو کچھ جس کسی کے پاس ہو میرے پاس لاؤ چنانچہ سب جمع کر لیا اب حصہ رسدی کے طور پر ایک مقررہ مقدار ہر ایک کو بانٹ دیتے تھے یہاں تک کہ آخر میں ہمیں ہر دن ایک ایک کھجور ملنے لگی آخر میں یہ بھی ختم ہو گئی۔ اب سمندر کے کنارے پہنچ گئے دیکھتے ہیں کہ کنارے پر ایک بڑی مچھلی ایک ٹیلے کی طرح پڑی ہوئی ہے، سارے لشکر نے اٹھارہ راتوں تک اسے کھایا، وہ اتنی بڑی تھی کہ اس کی دو پسلیاں کھڑی کی گئیں تو اس کے نیچے سے ایک شتر سوار نکل گیا اور اس کا سر اس پسلی کی ہڈی تک نہ پہنچا، یہ حدیث بخاری مسلم میں بھی ہے ایک اور روایت میں ہے کہ اس کا نام عنبر تھا ایک روایت میں ہے کہ یہ مردہ ملی تھی اور صحابہ نے آپس میں کہا تھا کہ ہم رسول اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور اس وقت سخت دقت اور تکلیف میں ہیں اسے کھا لو ہم تین سو آدمی ایک مہینے تک وہیں رہے اور اسی کو کھاتے رہے یہاں تک کہ ہم موٹے تازے اور تیار ہو گئے اس کی آنکھ کے سوراخ میں سے ہم چربی ہاتھوں میں بھر بھر کر نکال لیتے تھے تیرہ شخص اس کی آنکھ کی گہرائی میں بیٹھ گئے تھے، اس کی پسلی کی ہڈی کے درمیان سے سانڈنی سوار گزر جاتا تھا، ہم نے اس کے گوشت اور چربی سے مٹکے بھر لئے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس پہنچے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ اللہ کی طرف سے روزی تھی جو اللہ جل مجدہ نے تمہیں دی کیا اس کا

گوشت اب بھی تمہارے پاس ہے؟ اگر ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ، ہمارے پاس تو تھا ہی ہم نے حضور کی خدمت میں پیش کیا اور خود آپ نے بھی کھایا،

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اس واقعہ میں خود پیغمبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے اس وجہ سے بعض محدثین کہتے ہیں کہ ممکن ہے یہ دو واقع ہوں اور بعض کہتے ہیں واقعہ تو ایک ہی ہے، شروع میں اللہ کے نبی بھی ان کے ساتھ تھے بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ہم سمندر کے سفر کو جاتے ہیں ہمارے ساتھ پانی بہت کم ہوتا ہے اگر اسی سے وضو کرتے ہیں تو پیاسے رہ جائیں تو کیا ہمیں سمندر کے پانی سے وضو کر لینے کی اجازت ہے؟ حضور نے فرمایا سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے، امام شافعی امام احمد اور سنن اربعہ والوں نے اسے روایت کیا ہے۔

امام بخاری امام ترمذی امام ابن خزیمہ امام ابن حبان وغیرہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے صحابہ کی ایک جماعت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے، ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ اور مسند احمد میں ہے حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج یا عمرے میں تھے اتفاق سے ٹڈیوں کا دل کا دل آ پہنچا ہم نے انہیں مارنا اور پکڑنا شروع کیا لیکن پھر خیال آیا کہ ہم تو احرام کی حالت میں ہیں انہیں کیا کریں گے؟ چنانچہ ہم نے جا کر حضور علیہ السلام سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ دریائی جانوروں کے شکار میں کوئی حرج نہیں۔

ابن ماجہ میں ہے کہ جب ٹڈیاں نکل آتیں اور نقصان پہنچاتیں تو رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے کہ اے اللہ ان سب کو خواہ چھوٹی ہوں خواہ بڑی ہلاک کر ان کے انڈے تباہ کر ان کا سلسلہ کاٹ دے اور ہماری معاش سے ان کے منہ بند کر دے یا اللہ ہمیں روزیاں دے یقیناً تو دعاؤں کا سننے والا ہے، حضرت خالد نے کہا یا رسول اللہ آپ ان کے سلسلہ کے کٹ جانے کی دعا کرتے ہیں حالانکہ وہ بھی ایک قسم کی مخلوق ہے آپ نے فرمایا ان کی پیدائش کی اصل مچھلی سے ہے، حضرت زیاد کا قول ہے کہ جس نے انہیں مچھلی سے ظاہر ہوتے دیکھا تھا خود اسی نے مجھ سے بیان کیا ہے۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے حرم میں ٹڈی کے شکار سے بھی منع کیا ہے جن فقہا کرام کا یہ مذہب ہے کہ سمندر میں جو کچھ ہے سب حلال ہے ان کا استدلال اسی آیت سے ہے وہ کسی آبی جانور کو حرام نہیں کہتے حضرت ابوبکر صدیق کا وہ قول بیان ہو چکا ہے کہ طعام سے مراد پانی میں رہنے والی ہر ایک چیز ہے، بعض حضرات نے صرف مینڈک کو اس حکم سے الگ کر لیا ہے اور مینڈک کے سوا پانی کے تمام جانوروں کو وہ مباح کہتے ہیں کیونکہ مسند وغیرہ کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کے مارنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کی آواز اللہ کی تسبیح ہے، بعض اور کہتے ہیں سمندر کے شکار سے مچھلی کھائی جائے گی اور مینڈک نہیں کھایا جائے گا اور باقی کی چیزوں میں اختلاف ہے کچھ تو کہتے ہیں کہ باقی سب حلال ہے اور کچھ کہتے ہیں باقی سب نہ کھایا جائے، ایک جماعت کا خیال ہے کہ خشکی کے جو جانور حلال ہیں ان جیسے جو جانور پانی کے ہوں وہ بھی حلال ہیں اور خشکی کے جو جانور حرام ہیں ان کی مشابہت کے جو جانور تری کے ہوں وہ بھی حرام۔

یہ سب وجوہ مذہب شافعی میں ہیں حنفی مذہب یہ ہے کہ سمندر میں مر جائے اس کا کھانا حلال نہیں جیسے کہ خشکی میں از خود

مرے ہوئے جانور کا کھانا حلال نہیں کیونکہ قرآن نے اپنی موت آپ مرے ہوئے جانور کو آیت (حرمت علیکم المیتہ) میں حرام کر دیا ہے اور یہ عام ہے، ابن مردویہ میں حدیث ہے کہ جو تم شکار کر لو اور وہ زندہ ہو پھر مر جائے تو اسے کھالو اور جسے پانی آپ ہی پھینک دے اور وہ مرا ہوا الٹا پڑا ہوا ہو اسے نہ کھاؤ، لیکن یہ حدیث سند کی رو سے منکر ہے صحیح نہیں، مالکیوں شافعیوں اور حنبلیوں کی دلیل ایک تو ہی عنبر والی حدیث ہے جو پہلے گزر چکی دوسری دلیل وہ حدیث ہے جس میں ہے کہ سمندر کا پانی پاک اور اس کا مردہ حلال کئے گئے ہیں دو مردے مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی، یہ حدیث مسند احمد ابن ماجہ دار قطنی اور بیہقی میں بھی ہے اور اس کے سواہد بھی ہیں اور یہی روایت موقوفاً بھی مروی ہے، واللہ اعلم،

پھر فرماتا ہے کہ تم پر احرام کی حالت میں شکار کھیلنا حرام ہے، پس اگر کسی احرام والے نے شکار کر لیا اور اگر قصداً کیا ہے تو اسے کفارہ بھی دینا پڑے گا اور گنہگار بھی ہوگا اور اگر خطا اور غلطی سے شکار کر لیا ہے تو اسے کفارہ دینا پڑے گا اور اس کا کھانا اس پر حرام ہے خواہ وہ احرام والے ہوں یا نہ ہوں۔ عطا قاسم سالم ابو یوسف محمد بن حسن وغیرہ بھی یہی کہتے ہیں، پھر اگر اسے کھالیا تو عطا وغیرہ کا قول ہے کہ اس پر دو کفارے لازم ہیں۔

لیکن امام مالک وغیرہ فرماتے ہیں کہ کھانے میں کوئی کفارہ نہیں، جمہور بھی امام صاحب کے ساتھ ہیں، ابو عمر نے اس کی توجیہ یہ بیان کی ہے کہ جس طرح زانی کے کئی زنا پر حد ایک ہی ہوتی ہے،

حضرت ابو حنیفہ کا قول ہے کہ شکار کر کے کھانے والے کو اس کی قیمت بھی دینی پڑے گی، ابو ثور کہتے ہیں کہ محرم نے جب کوئی شکار مارا تو اس پر جزا ہے، ہاں اس شکار کا کھانا ۔ ب کے لئے حلال ہے لیکن میں اسے اچھا نہیں سمجھتا، کیونکہ فرمان رسول ہے کہ خشکی کے شکار کو کھانا تمہارے لئے حلال ہے جب تک کہ تم آپ شکار نہ کرو اور جب تک کہ خاص تمہارے لئے شکار نہ کیا جائے، اس حدیث کا تفصیلی بیان آگے آ رہا ہے، ان کا یہ قول غریب ہے، ہاں شکاری کے سوا اور لوگ بھی اسے کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے، بعض تو منع کرتے ہیں جیسے پہلے گزر چکا اور بعض جائز بتاتے ہیں ان کی دلدل وہی حدیث ہے جو اوپر ابو ثور کے قول کے بیان میں گزری، واللہ اعلم، اگر کسی ایسے شخص نے شکار کیا جو احرام باندھے ہوئے نہیں پھر اس نے کسی احرام والے کو وہ جانور ہدیئے میں دیا تو بعض تو کہتے ہیں کہ یہ مطلقاً حلال ہے خواہ اسی کی نیت سے شکار کیا ہو خواہ اس کے لئے شکار نہ کیا ہو،

حضرت عمر حضرت ابو ہریرہ حضرت زبیر حضرت کعب احبار حضرت مجاہد، حضرت عطا، حضرت سعید بن جبیر اور کوفیوں کا یہی خیال ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ غیر محرم کے شکار کو محرم کھا سکتا ہے؟ تو آپ نے جواز کا فتویٰ دیا، جب حضرت عمر کو یہ خبر ملی تو آپ نے فرمایا اگر تو اس کے خلاف فتویٰ دیتا تو میں تیری سزا کرتا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس صورت میں بھی محرم کو اس کا کھانا درست نہیں، ان کی دلیل اس آیت کے کا عموم ہے حضرت ابن عباس اور ابن عمر سے بھی یہی مروی ہے اور بھی صحابہ تابعین اور ائمہ دین اس طرف گئے ہیں۔

تیسری جماعت نے اس کی تفصیل کی ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کسی غیر محرم نے کسی محرم کے ارادے سے شکار کیا ہے تو اس محرم

کو اس کا کھانا جائز نہیں ، ورنہ جائز ہے ان کی دلیل حضرت صعب بن جثامہ کی حدیث ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوا کے میدان میں یا ودان کے میدان میں ایک گورخر شکار کردہ بطور ہدیئے کے دیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا جس سے صحابی رنجیدہ ہوئے ، آثار رنج ان کے چہرے پر دیکھ کر رحمۃ للعالمین نے فرمایا اور کچھ خیال نہ کرو ہم نے بوجہ احرام میں ہونے کے ہی اسے واپس کیا ہے ، یہ حدیث بخاری و مسلم میں موجود ہے ، تو یہ لوٹانا آپ کا اسی وجہ سے تھا کہ آپ نے سمجھ لیا تھا کہ اس نے یہ شکار خاص میرے لئے ہی کیا ہے اور جب شکار محرم کے لئے ہی نہ ہو تو پھر اسے قبول کرنے اور کھانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ حضرت ابوقتادہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے بھی جبکہ وہ احرام کی حالت میں نہ تھے ایک گورخر شکار کیا صحابہ جو احرام میں تھے انہوں نے اس کے کھانے میں توقف کیا اور حضور سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی نے اسے اشارہ کیا تھا ؟ یا اسے کوئی مدد دی تھی ؟ سب نے انکار کیا تو آپ نے فرمایا پھر کھالو اور خود آپ نے بھی کھایا یہ واقعہ بھی بخاری و مسلم میں موجود ہے ،

مسند احمد میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگلی شکار کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اس حالت میں بھی کہ تم احرام میں ہو جب تک کہ خود تم نے شکار نہ کیا ہو اور جب تک کہ خود تمہارے لئے شکار نہ کیا گیا ہو ، ابوداؤد ترمذی نسائی میں بھی یہ حدیث موجود ہے ،

امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ اس کے راوی مطلب کا جابر سے سننا ثابت نہیں ، ربیعہ فرماتے ہیں کہ عرج میں جناب خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ، آپ احرام کی حالت میں تھے جاڑوں کے دن تھے ایک چادر سے آپ منہ ڈھکے ہوئے تھے کہ آپ کے سامنے شکار کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تم کھالو انہوں نے کہا اور آپ کیوں نہیں کھاتے ؟ فرمایا مجھ میں تم میں فرق ہے یہ شکار میرے ہی لئے کیا گیا ہے اس لئے میں نہیں کھاؤں گا تمہارے لئے نہیں گیا اس لئے تم کھا سکتے ہو ۔ (ابن کثیر ، مائدہ ، ۹۶)

باب مَا لَا يَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ اَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ ۔

یہ باب ہے کہ محرم شخص کے لیے کون سا شکار کھانا جائز نہیں ہے؟

2818 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَّهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِىْ وَجْهِى

2818-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب اذا اهدى للمحرم حمارًا و حشيًا حيًا لم يقبل (الحديث 1825)، و في الهبة، باب قبول الهدية (الحديث 2573)، و بـاب من لم يقبل الهدية لعلة (الحديث 2596) . واخرجه مسلم في الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (الحديث 50 و 51 و 52) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في كراهية لحم الصيد للمحرم (الحديث 849) و اخرجه النسائي في مناسك الحج، مالا يجوز للمحرم اكله من الصيد (الحديث 2819) . واخرجه ابن ماجه في المناسك، باب ما ينهى عنه المحرم من الصيد (الحديث 3090) . تحفة الاشراف (4940) .

قَالَ "اَمَا اِنَّهُ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نیل گائے کا گوشت پیش کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت ابواء یا ودان کے مقام پر موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اُنہیں واپس کر دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھے تو آپ نے فرمایا: ہم نے اسے تمہیں اس لیے واپس کیا ہے کیونکہ ہم احرام کی حالت میں ہیں۔

2819 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِوَدَّانَ رَاٰى حِمَارَ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ "اِنَّا حُرُمٌ لَا نَاْكُلُ الصَّيْدَ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے' جب آپ ودان پہنچے تو وہاں آپ نے ایک نیل گائے دیکھی (یعنی اُس کا گوشت آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ واپس کر دیا اور فرمایا: ہم محرم ہیں' ہم شکار نہیں کھا سکتے۔

2820 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ مَا عَلِمْتَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِيَ لَهُ عُضْوُ صَيْدٍ وَّهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا آپ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شکار کا ایک عضو تحفے کے طور پر پیش کیا گیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت محرم تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول نہیں کیا تھا' تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں!

2821 - اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى وَسَمِعْتُ اَبَا عَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ اَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ نَعَمْ اَهْدٰى لَهُ رَجُلٌ عُضْوًا مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ "اِنَّا لَا نَاْكُلُ اِنَّا حُرُمٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے فرمایا: وہ اُنہیں کوئی بات یاد دلا رہے تھے' آپ نے مجھے شکار کے گوشت کے بارے میں کیا بتایا تھا کہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اُس وقت تحفے کے طور پر پیش کیا گیا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم محرم تھے' تو حضرت

2819-تقدم في مناسك الحج، ما لا يجوز للمحرم اكله من الصيد (الحديث 2818) .

2820-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب لحم الصيد للمحرم (الحديث 1850) . تحفة الاشراف (3677) .

2821-اخرجه مسلم في الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (الحديث 55) . تحفة الاشراف (3663) .

زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شکار کے گوشت کا ایک عضو تحفے کے طور پر پیش کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے قبول نہیں کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہم یہ نہیں کھائیں گے کیونکہ ہم محرم ہیں۔

2822 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارِ وَحْشٍ تَقْطُرُ دَمًا وَّهُوَ مُحْرِمٌ وَّهُوَ بِقُدَيْدٍ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نیل گائے کی ٹانگ (یاران) پیش کی' جس میں سے خون ٹپک رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت محرم تھے' آپ اُس وقت قدید کے مقام پر موجود تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے قبول نہیں کیا۔

2823 - اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَحَبِيْبٍ - وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نیل گائے کا گوشت پیش کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت محرم تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے قبول نہیں کیا۔

جب احرام والا شکار کرے یا اسکی طرف دلالت کرے تو حکم شرعی

حضرت امام قدوری علیہ الرحمہ نے کہا ہے۔ جب کسی محرم نے شکار والے جانور کو قتل کر دیا یا اس نے ایسے بندے کو اس طرف رہنمائی کی جس نے اس کو قتل کر دیا تو اس پر جزاء واجب ہے۔ البتہ قتل کرنے کے حکم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے تم شکار کے جانور کو قتل نہ کرو۔ جبکہ تم حالت احرام میں ہو۔ اور تم میں سے جس نے بطور ارادہ قتل کر دیا تو قتل شدہ جانور کی مثل جزاء ہے۔ جزاء کے وجوب میں نص صراحت کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔ البتہ دلالت میں حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے اختلاف کیا ہے۔

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے کہا ہے جزاء قتل کے معلق ہے دلالت کے ساتھ معلق نہیں ہے۔ لہٰذا یہ حلال کو حلال کی طرف دلالت کرنے کے مشابہ ہو جائے گا۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ والی حدیث ہماری دلیل ہے جسے ہم نے روایت کر دیا ہے۔ حضرت عطاء علیہ الرحمہ نے کہا ہے لوگوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ دلالت کرنے والے پر جزاء ہے۔ کیونکہ دلالت کرنا احرام کے ممنوعات میں سے ہے۔ کیونکہ دلالت کرنے کی وجہ سے شکار کا امن ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ شکار اپنے وحشی ہونے اور چھپ جانے کی وجہ سے امن

2822-اخرجه مسلم في الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (الحديث 54) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، مالا يجوز للمحرم اكله من الصيد (الحديث 2823) . تحفة الاشراف (5499) .

2823-تقدم في مناسك الحج، ما لا يجوز للمحرم اكله من الصيد (2822) .

میں ہوتا ہے۔لہٰذا یہ اس کوتلف کرنے کی مثل ہو جائے گا۔اور اس دلیل کی وجہ سے محرم نے احرام کی حالت میں شکار سے باز رہنے کے لئے اپنے آپ کو پابند کیا ہے۔لہٰذا اس نے جو پابندی کی تھی اس کو چھوڑنے کی وجہ سے اس پر ضمان (جرمانہ) لازم آئے گا۔جس طرح وہ بندہ ہے جس کے پاس ودیعت رکھی جائے بہ خلاف حلال کے کیونکہ اس کی جانب سے کوئی پابندی لازم نہیں کی گئی۔البتہ حلال کی دلالت پر جزاء ہے جس طرح حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ اور حضرت امام زفر علیہ الرحمہ سے روایت کیا گیا ہے۔اور جو دلالت جزاء کو واجب کرنے والی ہے اس کی تعریف یہ ہے کہ جسے دلالت کی گئی ہے وہ شکار والی جگہ جانتا ہو اور وہ مدلول کی دلالت کی تصدیق کرنے والا بھی ہو۔یہاں تک کہ اگر اس نے اس کو جھٹلایا اور کسی دوسرے آدمی کی تصدیق کر لی تو جھٹلائے گئے شخص پر کوئی ضمان واجب نہیں ہے۔اور اگر دلالت کرنے والا حرم میں حلال ہو گیا تو اس پر کوئی چیز واجب نہ ہوگی اسی دلیل کی بنیاد پر جس کو ہم بیان کر چکے ہیں۔وجوب ضمان میں ارادے سے کرنے والا اور بھولنے والا دونوں برابر ہیں۔اس لئے کہ جزاء ایک ایسی ضمان ہے جس کا وجوب نقصان کو پورا کرتا ہے۔لہٰذا مالوں کے جرمانوں کے مشابہ ہوگیا۔ اور اس میں ابتداء کرنے والا اور لوٹانے والا دونوں برابر ہیں اس لئے کہ ان کو موجب مختلف نہیں ہے۔(ہدایہ، کتاب الحج، لاہور)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ سے حج کے لئے نکلے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ نے اور راہ لی اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض کو فرمایا تم ساحل سمندر کی راہ لو حتیٰ کہ مجھ سے آملو۔انہی میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ان لوگوں نے ساحل بحر کی راہ لی۔پھر جب وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو انہوں نے احرام باندھ لئے سوائے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے انہوں نے احرام نہیں باندھا تھا وہ چلے جا رہے تھے کہ انہوں نے راستہ میں وحشی گدھوں کو دیکھا۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک گدھی کی کونچیں کاٹ دیں چنانچہ سب نے ایک جگہ پڑاؤ کیا اس کا گوشت کھایا پھر انہوں نے (آپس میں) کہا کہ ہم نے گوشت کھایا حالانکہ ہم محرم تھے۔

اس کا باقی گوشت ساتھ لے لیا۔پھر جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم!) ہم نے احرام باندھ لیا تھا لیکن حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے نہیں باندھا تھا پھر ہم نے چند وحشی گدھے دیکھے اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر کے ایک کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ہم نے پڑاؤ ڈالا اور سب نے اس کا گوشت کھایا۔پھر ہم نے کہا کہ ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں حالانکہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں اور اس کا باقی گوشت ہم لے آئے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نے تم میں سے اس کا اسے حکم دیا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ تو انہوں نے عرض کیا نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا جو گوشت باقی ہے وہ بھی کھا لو۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

حضرت صعب رضی اللہ عنہ بن جثامہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حمار وحشی (گورخر) بطور ہدی کے بھیجا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابواء یا ودان میں کہ جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہیں تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ سے ان کے چہرہ پر غم د

افسوس کے آثار محسوس کئے تو فرمایا کہ ہم نے تمہارا ہدیہ اس لئے واپس کر دیا ہے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

بظاہر یہ حدیث ان حضرات کی دلیل ہے جو مطلق شکار کا گوشت کھانے کو محرم کے لئے حرام قرار دیتے ہیں اور چونکہ حنفیہ کا مسلک جو باب کی ابتداء میں ذکر کیا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق ہے اس لئے حنفیہ کے نزدیک اس حدیث کی مراد یہ ہے کہ زندہ گورخر بطور شکار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا گیا تھا اور چونکہ شکار قبول کرنا محرم کے لئے درست نہیں ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا۔ لیکن پھر ایک اشکال اور پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ ایک روایت میں وضاحت کے ساتھ یہ منقول ہے کہ گورخر کا گوشت بھیجا گیا تھا، ایک روایت میں یہ بتایا گیا ہے کہ گورخر کی ران بھیجی گئی تھی، اسی طرح ایک روایت یہ بتاتی ہے کہ اس کا ایک ٹکڑا بھیجا گیا تھا۔

لہٰذا ان روایتوں کے پیش نظر یہ معلوم ہوتا ہے کہ زندہ گورخر نہیں بھیجا گیا تھا بلکہ یہاں حدیث میں بھی گورخر سے اس کا گوشت ہی مراد ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ پہلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زندہ گورخر ہی بھیجا گیا ہوگا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں کیا، پھر بعد میں دوسرے گورخر کی ران بھیجی گئی اسی کو کسی نے تو گوشت سے تعبیر کیا اور کسی نے اسے اس کا ٹکڑا کہا۔

اس بارے میں حنفیہ کی بڑی دلیل یہ روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گورخر پیش کیا گیا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام عرف میں تشریف فرما تھے اور احرام باندھے ہوئے تھے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسے رفقاء میں تقسیم کر دو۔ مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں شافعیہ یہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گورخر کو اس گمان کی بناء پر واپس کر دیا کہ بطور خاص میرے لئے شکار کیا گیا ہے۔

امام مالک و امام شافعی کی مستدل حدیث اور اس کا مطلب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لئے احرام کی حالت میں شکار کا گوشت حلال ہے بشرطیکہ وہ شکار نہ تو تم نے خود کیا اور نہ تمہارے لئے کیا گیا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

حدیث کا حاصل یہ ہوا کہ اگر حالت احرام میں تم خود شکار کرو گے یا کوئی دوسرا تمہارے لئے شکار کرے گا، اگرچہ وہ شکاری حالت احرام میں نہ ہو تو اس شکار کا گوشت کھانا تمہارے لئے درست نہیں ہوگا۔ حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی اس حدیث کو اپنے اس مسلک کی دلیل قرار دیتے ہیں کہ محرم کے لئے اس شکار کا گوشت کھانا حرام ہے جسے کسی غیر محرم نے اس کے لئے شکار کیا ہو۔

لیکن حنفیہ اس حدیث کے یہ معنی مراد لیتے ہیں کہ اگر حالت احرام میں زندہ شکار تمہارے لئے بطور تحفہ بھیجا جائے تو اس کا گوشت کھانا تمہارے لئے حرام ہوگا۔ ہاں اگر اس شکار کا گوشت تحفہ کے طور پر تمہارے پاس بھیجا جائے اس کا کھانا حرام نہیں ہوگا۔ گویا اس صورت میں حدیث کا حاصل یہ ہوگا کہ اگر تمہارے حکم کی بناء پر کوئی شکار کیا جائے گا تو اس کا کھانا تمہارے لئے

درست نہیں ہوگا لہٰذا اس شکار کا گوشت محرم کے لئے حرام نہیں ہے جسے کوئی غیر محرم اس کے لئے ذبح کرے بشرطیکہ اس شکار میں محرم کے حکم یا اس کی اعانت اور اشارت و دلالت کا کوئی دخل نہ ہو۔

احناف کی مستدل حدیث پر اشکال کا جواب

حضرت ابوقتادہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ واقعہ حدیبیہ کے موقع پر مکہ کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے تو وہ اپنے چند ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے جو عمرہ کے لئے احرام باندھے ہوئے تھے لیکن خود ابوقتادہ حالت احرام میں نہیں تھے! چنانچہ راستہ میں ایک جگہ ان کے ساتھیوں نے گورخر دیکھا مگر ابوقتادہ کی نظر اس پر نہیں پڑی، ان کے ساتھیوں نے اس گورخر کو دیکھ کر صرف نظر کر لیا، آخر کار ابوقتادہ نے بھی اس گورخر کو دیکھ لیا اور اس کو شکار کرنے کی غرض سے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے اپنا چابک مانگا مگر انہوں نے اس وجہ سے کہ اس شکار میں ہماری اعانت کسی درجہ میں بھی شامل نہ ہو چابک دینے سے انکار کر دیا ابوقتادہ نے گھوڑے سے اتر کر خود چابک اٹھایا اور گورخر پر حملہ آور ہوئے یہاں تک کہ اسے مار لیا، پھر اس کے گوشت کو تیار کر کے خود انہوں نے بھی کھایا اور ان کے ساتھیوں نے بھی کھایا، مگر ان کے ساتھی اس کا گوشت کھا کر پشیمان ہوئے کیونکہ انہوں نے گمان کیا کہ محرم کے لئے مطلق شکار کا گوشت کھانا درست نہیں ہے۔ چنانچہ جب وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا کہ آیا اس گورخر کا گوشت کھانا ہمارے لئے درست تھا یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس اس میں سے کچھ باقی ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس اس کا پاؤں باقی رہ گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پاؤں لیا اور اس کو تیار کرا کر کھایا اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر فرمایا کہ اس کا گوشت کھانا تمہارے لئے درست تھا (بخاری و مسلم)

بخاری و مسلم ہی کی ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ جب وہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے ابوقتادہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ گورخر پر حملہ آور ہوں یا تم میں سے کسی نے گورخر کی طرف اشارہ کر کے اس کے شکار پر متوجہ کیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر اس کے گوشت میں سے جو کچھ باقی رہ گیا ہے اسے کھالو۔

اس حدیث کے بارے میں ایک اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں تو بتایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گورخر میں سے بچا ہوا پاؤں تیار کرا کر کھایا جب کہ ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا نہیں؟ لہٰذا اس اشکال کو دور کرنے کے لئے علماء ان دونوں روایتوں میں یہ مطابقت پیدا کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خود حالت احرام میں تھے اس لئے ابتداء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گمان کیا ہوگا کہ اس گورخر کے شکار میں کسی محرم کے حکم یا اس کی اعانت کو دخل رہا ہوگا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانے سے انکار کر دیا ہوگا مگر جب صحیح صورت حال سامنے آگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گیا کہ اس کے شکار میں کسی محرم کے حکم یا اس کی اعانت کا کوئی دخل نہیں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا۔

محرم کے لئے جس طرح یہ ممنوع ہے کہ وہ شکار کے لئے کسی کو حکم دے اسی طرح دلالت اور اشارت بھی ممنوع ہے دلالت اور اشارت میں فرق یہ ہے کہ دلالت کا تعلق زبان سے ہوتا ہے مثلاً محرم کو کسی ہاتھ کے اشارہ سے شکار کی طرف متوجہ کرے! بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ دلالت کا تعلق اس شکار سے ہوتا ہے جو نظر کے سامنے نہ ہو اور اشارت کا تعلق اس شکار سے ہوتا ہے جو نظر کے سامنے ہو۔

اس موقع پر یہ بات جان لیجئے کہ محرم کے لئے تو دلالت حدود حرم میں بھی حرام اور حدود حرم سے باہر بھی لیکن غیر محرم کے لئے حدود حرم میں تو حرام ہے اور حدود حرم سے باہر نہیں۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ محرم کو شکار کا گوشت کھانا حلال ہے بشرطیکہ وہ شکار نہ تو خود اس نے کیا ہو اور نہ اس شکار میں اس کی دلالت اشارت اور اعانت کا قطعاً دخل ہو، چنانچہ یہ حدیث حنفیہ کے اس مسلک کی دلیل ہے اور ان حضرات کے مسلک کی تردید کرتی ہے جو محرم کو مطلق شکار کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں۔

باب اِذَا ضَحِكَ الْمُحْرِمُ فَفَطِنَ الْحَلَالُ لِلصَّيْدِ فَقَتَلَهُ اَيَاْكُلُهُ اَمْ لَا

یہ باب ہے کہ جب محرم شخص ہنس پڑے جس سے حالتِ احرام کے بغیر شخص کو شکار کے بارے میں پتہ چل جائے اور پھر وہ اُسے قتل کر دے تو کیا محرم شخص اُسے کھا سکتا ہے یا نہیں کھا سکتا؟

2824 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ اَبِىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحَابِىْ ضَحِكَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَطَعَنْتُهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُعِيْنُوْنِىْ فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهٖ وَخَشِيْنَا اَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَفِّعُ فَرَسِىْ شَاْوًا وَّاَسِيْرُ شَاْوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِّنْ غِفَارٍ فِىْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهٗ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا ـ فَلَحِقْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَصْحَابَكَ يَقْرَئُوْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَاِنَّهُمْ قَدْ خَشُوْا اَنْ يُقْتَطَعُوْا دُوْنَكَ فَانْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ ـ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَّعِنْدِىْ مِنْهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ "كُلُوْا" ـ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ ـ

☆☆ عبداللہ بن ابی قتادہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے یہ حدیبیہ کے سال کی بات

2824-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب اذا صاد الحلال فاهدى للمحرم الصيد اكله (الحديث 1821)، و باب اذا راى المحرمون صيدًا فضحكوا ففطن الحلال (الحديث 1822) . واخرجه مسلم في الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (الحديث 59) . و الحديث عند: البخاري في المغازي، باب غزوة الحديبية (الحديث 4149) . و مسلم في الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (الحديث 62) . و النسائي في مناسك الحج، اذا ضحك المحرم ففطن الحلال للصيد فقتله اياكله ام لا (الحديث 2825) . و ابن ماجه في المناسك، باب الرخصة في ذلك اذا لم يصد له (الحديث 3093) . تحفة الاشراف (12109) .

ہے اُن کے ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا' لیکن انہوں نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ جا رہا تھا' ایک شخص دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑا' میں نے توجہ دی تو وہاں ایک نیل گائے تھی' میں نے اُس پر حملہ کر دیا' میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد مانگی' اُنہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا' پھر ہم نے (اُسے شکار کرنے کے بعد) اُس کا گوشت کھالیا' پھر ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ دشمن ہمیں نقصان نہ پہنچائے تو میں نبی اکرم ﷺ تک پہنچنے کے لیے اپنے گھوڑے کو تیز رفتاری سے چلاتا رہا' نصف رات کے وقت میری ملاقات غفار قبیلے کے ایک شخص سے ہوئی' میں نے دریافت کیا: تم نے نبی اکرم ﷺ کو کہاں چھوڑا ہے؟ تو اُس نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو وہاں چھوڑا تھا' جب آپ سقیا کے مقام پر قیلولہ کر رہے تھے' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ تک پہنچ گیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے اصحاب نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بھیجی ہیں' اُن لوگوں کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں آپ کے پیچھے رہتے ہوئے وہ آپ سے منقطع نہ ہو جائیں (یا اُن پر دشمن حملہ نہ کر دے) تو آپ ﷺ اُن کا انتظار کیجئے۔ تو نبی اکرم ﷺ اُن کا انتظار کرنے لگے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک نیل گائے شکار کی تھی' میرے پاس اُس کا کچھ گوشت بھی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے حاضرین سے فرمایا: تم لوگ اسے کھالو۔ (راوی کہتے ہیں:) وہ لوگ اُس وقت محرم تھے۔

2825 - اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ النَّسَائِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ الصُّوْرِیُّ - قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ - قَالَ - فَاَهَلُّوْا بِعُمْرَةٍ غَيْرِیْ فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَاَطْعَمْتُ اَصْحَابِیْ مِنْهُ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْبَاْتُهُ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ "كُلُوْهُ" . وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ .

☆☆ حضرت ابوقتادہ کے صاحبزادے عبداللہ بیان کرتے ہیں: اُن کے والد نے اُنہیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ غزوۂ حدیبیہ کے موقع پر وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے علاوہ سب لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا' میں نے ایک نیل گائے کا شکار کیا' میں نے اُس میں سے کچھ گوشت اپنے ساتھیوں کو کھلایا' حالانکہ وہ لوگ محرم تھے' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو بتایا کہ ہمارے پاس اُس کا کچھ اضافی گوشت موجود ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے (اپنے آس پاس موجود لوگوں سے) فرمایا: تم لوگ اسے کھالو وہ لوگ بھی اُس وقت محرم تھے۔

باب اِذَا اَشَارَ الْمُحْرِمُ اِلَى الصَّيْدِ فَقَتَلَهُ الْحَلَالُ .

یہ باب ہے کہ جب محرم شخص شکار کی طرف اشارہ کر دے اور غیر محرم شخص اُسے قتل کر دے (تو اُس کے کھانے کا کیا حکم ہوگا؟)

2825-تقدم في مناسك الحج، اذا ضحك المحرم ففطن الحلال للصيد فقتله ايا كله ام لا (الحديث 2824) .

2826 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُمْ كَانُوْا فِىْ مَسِيْرٍ لَّهُمْ بَعْضُهُمْ مُحْرِمٌ وَّبَعْضُهُمْ لَيْسَ بِمُحْرِمٍ - قَالَ - فَرَاَيْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَرَكِبْتُ فَرَسِىْ وَاَخَذْتُ الرُّمْحَ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّعِيْنُوْنِىْ فَاخْتَلَسْتُ سَوْطًا مِّنْ بَعْضِهِمْ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَاَصَبْتُهُ فَاَكَلُوْا مِنْهُ فَاَشْفَقُوْا - قَالَ - فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "هَلْ اَشَرْتُمْ اَوْ اَعَنْتُمْ" . قَالُوْا لَا . قَالَ "فَكُلُوْا" .

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ لوگ سفر کر رہے تھے اُن میں سے بعض لوگ محرم تھے اور بعض لوگ محرم نہیں تھے حضرت ابوقتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک نیل گائے دیکھی میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا میں نے اپنا نیزہ پکڑا میں نے اُن سے مدد مانگی تو اُنہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا میں نے اُن میں سے کسی ایک کا کوڑا اُچک لیا پھر میں نے اُس نیل گائے پر حملہ کر دیا اور اُسے مار دیا لوگوں نے اُس کا گوشت کھا لیا پھر وہ خوفزدہ ہو گئے (کہ کہیں ان سے غلط کام تو نہیں ہو گیا) نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اشارہ کیا تھا یا تم نے مدد کی تھی؟ انہوں نے کہا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اسے کھا سکتے ہو۔

2827 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادَ لَكُمْ" .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَمْرُو بْنُ اَبِىْ عَمْرٍو لَيْسَ بِالْقَوِىِّ فِى الْحَدِيْثِ وَاِنْ كَانَ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكٌ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

تمہارے لیے خشکی کے شکار کو حلال قرار دیا گیا ہے جب تم اُسے خود شکار نہیں کرتے یا اُسے بطور خاص تمہارے لیے شکار نہیں کیا جاتا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: عمرو بن ابوعمرو نامی راوی علم حدیث میں زیادہ مستند نہیں ہیں اگرچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانے کا بیان

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ہم سب احرام کی حالت میں تھے کہ ان کے پاس بطور ہدیہ ایک پرندہ کا پکا ہوا گوشت آیا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت سور

2826-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب لا يشير المحرم الى الصيد لكي يصطاده الحلال (الحديث 1824) مطولًا . و اخرجه مسلم في الحج، باب تحريم الصيد للمحرم (الحديث 60 و 61) مطولًا . تحفة الاشراف (12102) .

2827-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب لحم الصيد للمحرم (الحديث 1851) و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في اكل الصيد للمحرم (الحديث 846) . تحفة الاشراف (3098) .

ہے تھے چنانچہ ہم میں سے بعض نے وہ گوشت کھالیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ محرم کو شکار کا گوشت کھانا جائز ہے بشرطیکہ اس شکار میں اس کے حکم وغیرہ کو کوئی دخل نہ ہو اور بعض نے اس سے پرہیز کیا کیونکہ ان کا گمان تھا کہ محرم کو یہ گوشت کھانا درست نہیں ہے، پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو انہوں نے ان لوگوں کی موافقت کی جنہوں نے وہ گوشت کھایا تھا، نیز انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسی طرح یعنی حالت احرام میں شکار کا گوشت کھایا تھا۔

(مشکوۃ المصابیح، جلددوم، رقم الحدیث، 1254)

گوشت کھانے والوں سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کا تعلق قول سے بھی ہو سکتا ہے اور فعل سے بھی، یعنی یا تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے زبانی یہ کہا ہوگا کہ تم نے گوشت کھالیا، اچھا کیا، اس میں کوئی حرج نہیں یہ قولی موافقت ہے، یا پھر یہ کہ خود انہوں نے بھی باقی بچا ہوا گوشت کھایا ہوگا یہ فعلی موافقت ہے۔ بہرکیف یہ حدیث حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے اس مسلک کی تائید کرتی ہے کہ اگر محرم خود شکار نہ کرے اور نہ اس شکار میں اس کے حکم وغیرہ کا دخل ہو تو وہ اس کا گوشت کھا سکتا ہے۔

"ایک پرندہ" سے مراد یا تو جنس ہے کہ کئی پرندوں کا گوشت آیا تھا، یا پھر وہ ایک ہی پرندہ تھا جو اتنا بڑا تھا کہ اس کا گوشت تمام لوگوں کے لئے کافی ہو گیا۔

باب مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ قَتْلُ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ .

یہ باب ہے کہ محرم شخص کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے' پاگل کتے کو مارنے کا حکم

2828 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "خَمْسٌ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ چیزوں کو مارنے پر محرم کو کوئی گناہ نہیں ہوگا: کوا' چیل' بچھو' چوہا اور پاگل کتا۔

باب قَتْلِ الْحَيَّةِ .

یہ باب سانپ کو مارنے کے بیان میں ہے

2829 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "خَمْسٌ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةُ وَالْفَارَةُ وَالْحِدَاَةُ

2828-اخرجه مسلم في الحج، باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل و الحرم (الحديث 76) و الحديث عند: البخاري في جزاء الصيد، باب ما يقتل المحرم من الدواب (الحديث 1826) . تحفة الاشراف (8365) .

2829-اخرجه مسلم في الحج، باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل و الحرم (الحديث 67) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، قتل الحية في الحرم (الحديث 2882) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب ما يقتل المحرم (الحديث 3087) . تحفة الاشراف (16122) .

وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں محرم قتل کرسکتا ہے: سانپ چوہا چیل کوا اور پاگل کتا۔

باب قَتْلِ الْفَارَةِ .

یہ باب چوہے کو مارنے کے بیان میں ہے

2830 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ فِيْ قَتْلِ خَمْسٍ مِّنَ الدَّوَابِّ لِلْمُحْرِمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم شخص کو پانچ چیزوں کو مارنے کی اجازت دی ہے: کوا چیل چوہا پاگل کتا اور بچھو۔

باب قَتْلِ الْوَزَغِ

یہ باب گرگٹ کو مارنے کے بیان میں ہے

2831 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ امْرَاَةً دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ وَبِيَدِهَا عُكَّازٌ فَقَالَتْ مَا هٰذَا فَقَالَتْ لِهٰذِهِ الْوَزَغِ لِاَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا "اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اِلَّا يُطْفِءُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا هٰذِهِ الدَّابَّةُ" . فَاَمَرَنَا بِقَتْلِهَا وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ اِلَّا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يُطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ مَا فِيْ بُطُوْنِ النِّسَاءِ .

☆☆ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں ایک عصا تھا اس عورت نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: یہ چھپکلی کو مارنے کے لیے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نبی نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ ہر چیز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو بجھانے کی کوشش کر رہی تھی صرف یہ جانور ایسا نہیں کر رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسے مارنے کا حکم دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں نکل آنے والے سانپ کو مارنے سے منع کیا ہے البتہ وہ سانپ جو دو دھاری ہوتا ہے اور جس کی دُم کٹی ہوئی ہو (اُسے مارنے کا حکم دیا ہے) کیونکہ یہ دونوں بینائی ختم کر دیتے ہیں اور عورتوں کے پیٹ میں جو موجود ہوتا ہے (یعنی حاملہ عورت کے حمل کو) ضائع کر دیتے ہیں۔

2830-اخرجه مسلم في الحج، باب ما يندب للمحرم و غيره قتله من الدواب في الحل و الحرم (الحديث 77م) . تحفة الاشراف (8298) .

2831-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16124) .

باب قَتْلِ الْعَقْرَبِ .

یہ باب بچھو کو مار دینے کے بیان میں ہے

2832 – اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ - اَوْ فِىْ قَتْلِهِنَّ - وَهُوَ حَرَامٌ الْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
پانچ جانور ایسے ہیں کہ جو شخص انہیں قتل کرتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) انہیں مارنے میں کوئی گناہ نہیں ہے' اُس وقت جب آدمی محرم ہو (وہ جانور یہ ہیں:) چیل' چوہا' پاگل کتا' بچھو اور کوا۔

باب قَتْلِ الْحِدَاَةِ .

یہ باب چیل کو مار دینے کے بیان میں ہے

2833 – اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقْتُلُ مِنَ الدَّوَابِّ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ "خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! جب ہم احرام کی حالت میں ہوں تو ہم کون سے جانوروں کو مار سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں' جنہیں مارنے والے کو کوئی گناہ نہیں ہوگا' چیل' کوا' چوہا' بچھو اور پاگل کتا۔

باب قَتْلِ الْغُرَابِ .

یہ باب کوے کو مار دینے کے بیان میں ہے

2834 – اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ "يَقْتُلُ الْعَقْرَبَ وَالْفُوَيْسِقَةَ وَالْحِدَاَةَ وَالْغُرَابَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: محرم شخص کس کو مار سکتا ہے؟

2832-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8217) .

2833-اخرجه مسلم في الحج، باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل و الحرم (الحديث 77م) . تحفة الاشراف (7543) .

2834-اخرجه مسلم في الحج، باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل و الحرم (الحديث 77م) . تحفة الاشراف (8523) .

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ بچھو، چوہے، چیل، کوے اور پاگل کتے کو مار سکتا ہے۔

2835 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ فِيْ قَتْلِهِنَّ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ".

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

پانچ قسم کے جانور ایسے ہیں جنہیں حرم کی حدود کے اندر یا احرام کی حالت میں مارنے والے کو انہیں مارنے کا کوئی گناہ نہیں ہوگا: چوہا، چیل، کوا، بچھو اور پاگل کتا۔

باب مَا لَا يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ .

یہ باب ہے کہ محرم شخص کس کو مار نہیں سکتا

2836 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَاَمَرَنِيْ بِاَكْلِهَا . قُلْتُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ اَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ ابن ابوعمار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے مجھے اُسے کھانے کی ہدایت کی، میں نے دریافت کیا: کیا یہ شکار ہے، انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے عرض کی: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

باب الرُّخْصَةِ فِي النِّكَاحِ لِلْمُحْرِمِ .

یہ باب ہے کہ محرم شخص کو نکاح کرنے کی اجازت

2837 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ - عَنْ عَمْرٍو - وَهُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ - قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

2835-اخرجه مسلم في الحج، باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل و الحرم (الحديث 72) . واخرجه ابو داؤد في المناسك، باب ما يقتل المحرم من الدواب (الحديث 1846) . تحفة الاشراف (6825) .

2836-اخرجه ابو داؤد في الاطعمة، باب في اكل الضبع (الحديث 3801) بنحوه و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الضبع يصيبها المحرم (الحديث 851)، و في الاطعمة، باب ما جاء في اكل الضبع (الحديث 1791) . و اخرجه النسائي في الصيد و الذبائح، الضبع (الحديث 4334) . واخرجه ابن ماجه في المناسك، باب جزاء الصيد يصيبه المحرم (الحديث 3085) بنحوه مختصراً، و في الصيد، باب الضبع (الحديث 3236) . تحفة الاشراف (2381) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت محرم تھے۔

2838 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ حَرَامًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں نکاح کیا تھا۔

2839 - اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُمَا مُحْرِمَانِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جب شادی کی تھی اُس وقت وہ دونوں محرم تھے۔

2840 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت محرم تھے۔

2841 - اَخْبَرَنِیْ شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحَاقَ وَصَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو الْحِمْصِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی تو اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم محرم تھے۔

قاعدہ فقہیہ

جب نفی ایسی چیز کی جنس سے ہو جسے اسکی دلیل سے پہچانا جائے یا ایسی چیز سے ہو جس کا حال مشتبہ ہو لیکن یہ معلوم ہو کہ

2837-اخرجه البخاري في النكاح، باب نكاح المحرم (الحديث 5114) و اخرجه مسلم في النكاح، باب تحريم نكاح المحرم و كراهة خطبته (الحديث 46 و 47) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الرخصة في ذلك (الحديث 844) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الرخصة في النكاح للمحرم (الحديث 2838)، و في النكاح، الرخصة في نكاح المحرم (الحديث 3272) . و اخرجه ابن ماجه في النكاح، باب المحرم يتزوج (الحديث 1965) . تحفة الاشراف (5376) .

2838-تقدم في مناسك الحج، الرخصة في النكاح للمحرم (الحديث 2837) .

2839-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6391) .

2840-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6045) .

2841-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب تزويج المحرم (الحديث 1837) . تحفة الاشراف (5903) .

راوی نے دلیل معرفت پر اعتماد کیا ہے تو نفی اثبات کی طرح ہوگی ورنہ نہیں۔ (الحسامی)

اس کا ثبوت یہ ہے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محرم اپنا نکاح کر سکتا ہے نہ کسی اور کا، نہ نکاح کا پیغام دے سکتا ہے۔ (صحیح مسلم ج ا ص ۴۵۳، قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حالت احرام میں نکاح نہ کیا جائے، تو یہاں ایسی نفی بیان ہوئی ہے جس کی دوسری دلیل سے حال مشتبہ ہے لہٰذا یہ نفی اثبات کی طرح ہوگی اور وہ دوسری روایت یہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ (صحیح مسلم ج ا، ۴۵۳ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس روایت سے پہلی نفی والی روایت کا حال مشتبہ جبکہ ایک تیسری روایت میں یزید بن اصم بیان کرتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا، حضرت میمونہ میری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں۔ (صحیح مسلم ج ا، کتاب النکاح، قدیمی کتب خانہ کراچی)

باب النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ.

یہ باب اس کی ممانعت میں ہے

2842 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يُنْكِحُ".

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

محرم شخص نہ تو نکاح کر سکتا ہے نہ نکاح کا پیغام دے سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کروا سکتا ہے۔

2843 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْرِمُ اَوْ يُنْكِحَ اَوْ يَخْطُبَ.

☆☆ ابان بن عثمان اپنے والد (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے محرم شخص کے نکاح کرنے' اس کے کسی دوسرے کا نکاح کروانے یا نکاح کا پیغام دینے سے منع کیا ہے۔

2844 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ

2842-اخرجه مسلم في النكاح، باب تحريم نكاح المحرم و كراهة خطبته (الحديث 41 و 42 و 43 و 44 و 45) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب المحرم يتزوج (الحديث 1841 و 1842) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في كراهية تزويج المحرم (الحديث 840) مطولاً . واخرجه النسائي في مناسك الحج، النهي عن ذلك (الحديث 2843 و 2844)، و في النكاح، النهي عن نكاح المحرم (الحديث 3275 و 3276) . و اخرجه ابن ماجه في النكاح، باب المحرم يتزوج (الحديث 1966) . تحفة الاشراف (9776) .

2843-تقدم (الحديث 2842) . 2844-تقدم (الحديث 2842) .

اَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْاَلُهُ اَيَنْكِحُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ اَبَانُ اِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ حَدَّثَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ".

☆☆ نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبیداللہ نے ابان بن عثمان کو پیغام بھیجا اور اُن سے یہ مسئلہ دریافت کیا: کیا محرم شخص نکاح کرسکتا ہے؟ تو ابان نے جواب دیا: حضرت عثمان غنی نے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

محرم شخص نہ تو نکاح کرسکتا ہے نہ ہی نکاح کا پیغام دے سکتا ہے۔

باب الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ .

یہ باب ہے کہ محرم شخص کا پچھنے لگوانا

2845 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے تھے حالانکہ آپ اُس وقت محرم تھے۔

2846 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَّعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے تھے حالانکہ آپ ﷺ اُس وقت محرم تھے۔

2847 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

ثُمَّ قَالَ بَعْدُ اَخْبَرَنِيْ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے تھے حالانکہ آپ ﷺ محرم تھے۔
ایک سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے تھے حالانکہ آپ ﷺ اُس وقت محرم تھے۔

2845-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب الحجامة للمحرم (الحديث 1835)، و في الطب، باب الحج في السفر و الاحرام (الحديث 5695) . و اخرجه مسلم في الحج، باب جواز الحجامة للمحرم (الحديث 87) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب المحرم يحتجم (الحديث 1835) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الحجامة للمحرم (الحديث 839) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج: الحجامة للمحرم (الحديث 2846 و 2847). تحفة الاشراف (5737) .

2846-تقدم في مناسك الحج، الحجامة للمحرم (الحديث 2845) .

2847-تقدم (الحديث 2845) .

باب حِجَامَةِ الْمُحْرِمِ مِنْ عِلَّةٍ تَكُونُ بِهِ .

یہ باب ہے کہ کسی بیماری کی وجہ سے بیمار شخص کا پچھنے لگوانا

2848 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِّنْ وَّثْءٍ كَانَ بِهِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے تھے' حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت محرم تھے آپ نے موچ آنے کی وجہ سے پچھنے لگوائے تھے۔

حالت احرام میں پچھنے لگوانے کا بیان

حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ جو بحینہ کے بیٹے ہیں، کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستے میں لحی جمل کے مقام پر بحالت احرام اپنے سر کے بیچوں بیچ سینگی کھنچوائی۔ (بخاری ومسلم)

مالک، حضرت عبداللہ کے باپ کا نام ہے اور بحینہ ان کی ماں کا نام ہے گویا ابن بحینہ، حضرت عبداللہ کی دوسری صفت ہے اسی لئے، عبداللہ بن مالک ابن بحینہ، میں مالک کو تنوین کے ساتھ پڑھتے ہیں اور ابن بحینہ، میں الف لکھا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سر کے بیچوں بیچ پچھنے لگوائے تو سر مبارک کے بال کچھ نہ کچھ ضرور ٹوٹے ہوں گے لہٰذا یہ حدیث ضرورت پر محمول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عذر وضرورت کی بناء پر سر میں پچھنے لگوائے تھے، چنانچہ اگر محرم کسی ایسی جگہ پچھنے لگوائے جہاں بال ہوں تو اس پر فدیہ واجب نہیں ہوتا۔

اگر کوئی محرم سر کے بال چوتھائی حصہ سے کم منڈوائے یا پچھنے وغیرہ کی وجہ سے اس کے سر کے چوتھائی حصہ سے کم بال ٹوٹ جائیں تو اس پر صدقہ واجب ہوگا یعنی وہ بطور جزاء یا تو کسی بھوکے کے پیٹ بھر کھانا کھلا دے یا اسے نصف صاع گیہوں دے دے۔ اگر کوئی محرم بلا عذر چوتھائی سر سے زیادہ منڈوا دے یا بلا عذر پچھنے لگوالے اور اس کی وجہ سے چوتھائی سر سے زیادہ بال ٹوٹ جائیں تو اس پر دم واجب ہوگا یعنی وہ بطور جزاء ایک بکری یا اس کی مانند کوئی جانور ذبح کرے اور اگر کوئی کسی عذر کی بناء پر چوتھائی سر سے زیادہ منڈوائے یا کسی عذر کی وجہ سے پچھنے لگوائے اور اس کی وجہ سے چوتھائی سر سے زائد بال ٹوٹ جائیں تو اسے تین چیزوں میں سے کسی ایک چیز کا اختیار ہوگا کہ چاہے تو وہ ایک بکری ذبح کرے، چاہے نصف صاع فی مسکین کے حساب سے چھ مسکینوں کو تین صاع گیہوں دے اور چاہے تین روزے رکھے خواہ تین روزے مسلسل رکھ لے یا متفرق طور پر۔

اگر کوئی محرم پچھنے لگوانے کی وجہ سے محاجم یعنی *پچھنوں کی جگہ سے بال منڈوائے تو اس صورت میں امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک تو اس پر دم واجب ہوگا اور صاحبین کے نزدیک صدقہ۔

*پچھنوں کی جگہ سے گردن کے دونوں کنارے اور گدی مراد ہے، اس لئے اگر کوئی پوری گردن منڈوائے گا تو پھر متفقہ طور

2848-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2998) .

پر سب کے نزدیک اس پر دم واجب ہوگا اور اگر پوری سے کم منڈوائے گا تو صدقہ واجب ہوتا ہے! خود بخود بال ٹوٹنے سے کچھ بھی واجب نہیں ہوتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں اپنے پیر کی پشت پر پچھنے لگوائے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درد تھا۔ (ابوداؤد، نسائی)

پیر کی پشت پر چونکہ بال نہیں ہوتے اور وہاں پچھنے لگوانے سے بال ٹوٹنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے اس حدیث میں کوئی اشکال نہیں ہے اور پھر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عذر یعنی درد کی وجہ سے یہ پچھنے لگوائے تھے۔

باب حِجَامَةِ الْمُحْرِمِ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ .

یہ باب ہے کہ محرم شخص کا پاؤں کے اوپر والے حصے پر پچھنے لگوانا

2849 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَّثْءٍ كَانَ بِهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں میں موچ آنے کی وجہ سے پاؤں کے اوپری حصے پر پچھنے لگوائے تھے۔

باب حِجَامَةِ الْمُحْرِمِ وَسَطَ رَاْسِهِ .

یہ باب ہے کہ محرم شخص کا سر کے درمیان میں پچھنے لگوانا

2850 - اَخْبَرَنِىْ هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ - وَهُوَ ابْنُ عَثْمَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِىْ عَلْقَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الْاَعْرَجَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَسَطَ رَاْسِهٖ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِّنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے درمیان میں پچھنے لگوائے تھے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت محرم تھے یہ مکہ مکرمہ کے راستے میں لحی جمل کی بات ہے۔

باب فِى الْمُحْرِمِ يُؤْذِيْهِ الْقَمْلُ فِىْ رَاْسِهِ .

یہ باب ہے کہ جب کسی احرام والے شخص کو سر میں جوئیں تکلیف دیں

2849-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب المحرم يحتجم (الحديث 1837) و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في حجامة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 348) . تحفة الاشراف (1335) .

2850-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب الحجامة للمحرم (الحديث 1836)، و في الطب، باب الحجامة على الراس (الحديث 5698) . و اخرجه مسلم في الحج، باب جواز الحجامة للمحرم (الحديث 88) . و اخرجه ابن ماجه في الطب، باب موضع الحجامة (الحديث 3481) . تحفة الاشراف (9156) .

2851 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَاٰذَاهُ الْقَمْلُ فِيْ رَاْسِهِ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَحْلِقَ رَاْسَهُ وَقَالَ "صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ اَوِ انْسُكْ شَاةً اَىَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ اَجْزَاَ عَنْكَ".

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں تھے' ان کے سر میں جوئیں انہیں تکلیف دے رہی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اپنا سر منڈوا دیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم تین دن روزے رکھ لو' یا چھ مسکینوں کو کھانا دو' دو مد کر کے کھلا دو' یا ایک بکری قربان کر دو' تم ان میں سے جو بھی کرو گے تو یہ تمہاری طرف سے درست ہوگا۔

2852 - اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ - وَهُوَ الدَّشْتَكِيُّ - قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرٌو - وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ قَيْسٍ - عَنِ الزُّبَيْرِ - وَهُوَ ابْنُ عَدِيٍّ - عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اَحْرَمْتُ فَكَثُرَ قَمْلُ رَاْسِيْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَانِيْ وَاَنَا اَطْبُخُ قِدْرًا لِاَصْحَابِيْ فَمَسَّ رَاْسِيْ بِاِصْبَعِهِ فَقَالَ "انْطَلِقْ فَاحْلِقْهُ وَتَصَدَّقْ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ".

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے احرام باندھ لیا' میرے سر میں جوئیں زیادہ ہو گئیں' اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' میں اس وقت اپنے ساتھیوں کے لیے ہنڈیا پکا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی میرے سر کے ساتھ مس کی' پھر ارشاد فرمایا:

جاؤ! اور اسے منڈوا دو اور چھ مسکینوں کو صدقہ دے دو۔

جوں مارنے کی جزا کے بارے میں فقہی بیان

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے جب کہ وہ مکہ میں

2851-اخرجه البخاري في المحصر، باب قول الله تعالى (فمن كان منكم مريضاً او به اذىً من راسه ففدية من صيام او صدقة او نسك) (الحديث 1814) مختصراً، وباب قول الله تعالى (اوصدقة) (الحديث 1815) بنحوه، وباب النسك شاة (الحديث 1817 و 1818) بنحوه، و في المغازي، باب غزوة الحديبية (الحديث 4159) بنحوه، و (الحديث 4190 و 4191) بنحوه، و في المرضى، باب ما رخص للمريض ان يقول اني وجع او واراساه او اشتدبي الوجع (الحديث 5665) مختصراً، و في الطب، باب الحلق من الاذى (الحديث 5703)، و في كفارات الايمان، باب قول الله تعالى (فكفارته اطعام عشرة مساكين) (الحديث 6708) مختصراً . و اخرجه مسلم في الحج، باب جواز حلق الراس للمحرم اذا كان به اذى و وجوب الفدية لحلقه و بيان قدرها (الحديث 80 و 81 و 82 و 83و 84) بنحوه و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في الفدية (الحديث 1856 و 1857 و 1858 و 1859 و 1860 و 1861) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في المحرم يحلق راسه في احرامه ما عليه (الحديث 953) بنحوه، و في تفسير القرآن، باب (ومن سورة البقرة) (الحديث 2973 و2974) بنحوه . و اخرجه النسائي في التفسير: سورة البقرة، قوله تعالى: (فمن كان منكم مريضاً او به اذى من راسه) (الحديث 50) . تحفة الاشراف (11114) .

2852-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11108) .

داخل ہونے سے پہلے حدیبیہ میں تھے اور وہ کعب رضی اللہ عنہ احرام کی حالت میں تھے یعنی یہ اس موقع کا ذکر ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفقاء کے ہمراہ عمرہ کے لئے مکہ روانہ ہوئے تھے لیکن مشرکین نے حدیبیہ میں سب کو روک دیا تھا چنانچہ سب کے ساتھ کعب رضی اللہ عنہ بھی مکہ میں داخل ہونے کے متوقع تھے مگر پھر بعد میں ایک معاہدہ کے تحت کہ جس کو صلح حدیبیہ کہتے ہیں، سب لوگ عمرہ کئے بغیر واپس ہو گئے تھے، بہر کیف جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعب کے پاس سے گزرے تو وہ ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں سر سے جھڑ کر ان کے منہ پر گر رہی تھیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ کیا یہ جوئیں تمہیں تکلیف پہنچا رہی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا۔ جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر تم اپنا سر منڈوالو اور بطور جزاء ایک فرق کھانا چھ مسکینوں کو کھلا دو اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا تین روزے رکھ لو اور یا ایک جانور جو ذبح کرنے کے قابل ہو، ذبح کرو۔ (بخاری ومسلم)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن عجرہ ایک جلیل القدر انصاری صحابی ہیں، صلح حدیبیہ کے موقع پر یہ بھی موجود تھے، ان کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ بڑا دلچسپ بھی ہے اور بڑا سبق آموز بھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے پاس ایک بت تھا جس کو یہ پوجا کرتے تھے، عبادہ بن صامت ان کے دوست تھے، ایک دن عبادہ کعب کے پاس آئے تو انہوں نے دیکھا کہ کعب بت کی پوجا کرنے کے بعد گھر سے نکل گئے ہیں، عبادہ گھر میں داخل ہوئے اور اس بت کو توڑ ڈالا، جب کعب گھر میں آئے تو دیکھا کہ بت ٹوٹا پڑا ہے، انہیں معلوم ہوا کہ یہ حرکت عبادہ کی ہے، بڑے غضب ناک ہوئے اور چاہا کہ عبادہ کو برا بھلا کہیں مگر پھر سوچ میں پڑ گئے، دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر اس بت کو کچھ بھی قدرت حاصل ہوتی تو اپنے آپ کو بچا لیتا، بس یہ خیال گزرنا تھا کہ شرک وکفر کا اندھیرا چھٹ گیا اور ایمان وصداقت کے نور نے قلب ودماغ کے ایک ایک گوشہ کو منور کر دیا اور اس طرح وہ مشرف باسلام ہو گئے، سچ ہے اللہ تعالیٰ جسے ہدایت یافتہ بناتا ہے اسی طرح ہدایت کی توفیق بخش دیتا ہے۔

بہر کیف اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی محرم کسی عذر مثلاً جوئیں، زخم اور دردسر وغیرہ کی وجہ سے اپنا سر منڈوائے تو اسے اختیار ہے کہ بطور جزاء چاہے تو چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے بایں طور کہ ہر مسکین کو آدھا صاع گیہوں دے دے، چاہے تین روزے رکھ لے اور چاہے جانور ذبح کرے۔ چنانچہ یہ حدیث اس آیت کریمہ کی تفسیر ہے کہ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضاً اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ، البقرة: 196)۔ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اور وہ اپنا سر منڈا دے تو وہ بطور فدیہ یا تو روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔

باب غَسْلِ الْمُحْرِمِ بِالسِّدْرِ اِذَا مَاتَ ۔

یہ باب ہے کہ احرام والے شخص کا جب انتقال ہو جائے تو اسے بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا

2853 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

2853-تقدم (الحديث 2712) .

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّ كَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا" .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج میں شریک تھا) وہ اپنی اونٹنی سے گر گیا' وہ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے' اُس شخص کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے ان دو کپڑوں میں کفن دے دو' اسے خوشبو نہ لگانا' اس کے سر کو نہ ڈھانپنا' کیونکہ قیامت کے دن یہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اُٹھے گا۔

غسل میت کے طریقے کا بیان

نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس تخت پر نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ دھونی دیں۔ پھر اس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی پاک کپڑے سے چھپا دیں۔ پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے۔ پھر نماز جیسا وضو کرائے۔ مگر میت کے وضو میں پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا نہیں ہے۔ ہاں کوئی کپڑا بھگو کر دانتوں اور مسوڑھوں اور نتھنوں پر پھیر دیں۔

پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیرو یا پاک صابون سے دھوئیں۔ ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے۔ پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کے پتوں کا جوش دیا ہوا پانی بہائیں کہ تخت تک پانی پہنچ جائیں پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر اسی طرح پانی بہائیں۔ اگر بیری کے پتوں کا ابالا ہوا پانی نہ ہو تو سادہ نیم گرم پانی کافی ہے۔ پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی سے پیٹ سہلائیں اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں۔ اور غسل کر دہرانے کی ضرورت نہیں۔ پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ آہستہ پونچھ کر سکھا دیں۔ (عالمگیری ج 1 ص (149)

بیری کے پتوں اور کافور کے پانی سے غسل میت

میت کو بیری کے پتوں اور کافور کے پانی سے نہلانا چاہئے اس سلسلہ میں ضابطہ یہ ہے کہ دو دو مرتبہ تو بیری کے پتوں کے پانی سے نہلایا جائے جیسا کہ کتاب ہدایہ سے معلوم ہوتا ہے نیز ابوداؤد کی روایت ہے کہ ابن سیرین رحمۃ اللہ نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے غسل میت سیکھا تھا۔ وہ بیری کے پتوں کے پانی سے دو مرتبہ غسل دیتی تھیں۔ اور تیسری مرتبہ کافور کے پانی سے غسل دیا جائے۔

کافور پانی میں ملایا جائے یا خوشبو میں؟

شیخ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی مراد یہ ہے کہ کافور اس پانی میں ملایا جائے جس سے میت کو نہلایا جا رہا ہو چنانچہ جمہور علماء کی بھی یہی رائے ہے، جب کہ کوئی کہتے ہیں کہ کافور حنوط میں یعنی اس خوشبو میں ملایا جائے جس سے میت کو معطر کیا جا رہا ہو اور میت کے نہلانے اور اس کے بدن کو خشک کرنے کے بعد بدن پر لگایا جائے نیز علماء نے لکھا ہے کہ اگر کافور میسر نہ ہو تو

پھر مشک اس کا قائم مقام قرار دیا جاتا ہے۔

بیری کے پتوں اور کافور کی خاصیت

علماء لکھتے ہیں کہ بیری کے پتوں اور کافور کے پانی سے میت کو غسل دینے اور میت کے بدن پر کافور ملنے کی وجہ یہ ہے کہ بیری کے پتوں سے تو بدن کا میل اچھی طرح صاف ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے مردہ جلدی بگڑتا نہیں نیز بیری کے پتوں اور کافور کے استعمال کی وجہ سے موذی جانور پاس نہیں آتے۔

باب فِيْ كَمْ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ اِذَا مَاتَ .

یہ باب ہے کہ جب محرم شخص فوت ہو جائے' تو اسے کتنے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا؟

2854 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مُحْرِمًا صُرِعَ عَنْ نَاقَتِهٖ فَاُوْقِصَ ذُكِرَ اَنَّهٗ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِىْ ثَوْبَيْنِ" . ثُمَّ قَالَ عَلٰى اِثْرِهٖ "خَارِجًا رَاْسُهٗ" . قَالَ "وَلَا تُمِسُّوْهُ طِيْبًا فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا" . قَالَ شُعْبَةُ فَسَاَلْتُهٗ بَعْدَ عَشْرِ سِنِيْنَ فَجَآءَ بِالْحَدِيْثِ كَمَا كَانَ يَجِىْءُ بِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ "وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهٗ وَرَاْسَهٗ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک محرم شخص اپنی اونٹنی سے گر گیا' اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ (روایات میں یہ بات مذکور ہے) اس کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دے دو' پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا سر کھلا رکھنا اور اسے خوشبو نہ لگانا' کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے اُٹھے گا۔

شعبہ کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے بیس سال بعد اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے وہ روایت انہی الفاظ میں بتا دی جو پہلے بیان کی تھی' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے:

''تم اس کے چہرے اور سر کو نہ ڈھانپنا''۔

باب النَّهْيِ عَنْ اَنْ يُحَنَّطَ الْمُحْرِمُ اِذَا مَاتَ .

یہ باب ہے کہ جب محرم شخص فوت ہو جائے' تو اُسے خوشبو لگانے کی ممانعت

2855 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ

2854-تقدم (الحديث 2712) .

2855-اخرجه البخاري في الجنائز، باب الكفن في ثوبين (الحديث 1265)، و باب الحنوط للميت (الحديث 1266)، و باب كيف يكفن المحرم (الحديث 1268) و في جزاء الصيد، باب المحرم يموت بعرفة (الحديث 1850) . و اخرجه مسلم في الحج، باب ما يفعل بالمحرم اذا مات (الحديث 94) . و اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب المحرم يموت كيف يصنع به (الحديث 3239 و 3240) . تحفة الاشراف (5437) .

وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَاَقْعَصَتْهُ - اَوْ قَالَ فَاَقْعَصَتْهُ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا" .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص جس نے عرفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وقوف کیا ہوا تھا' وہ اپنی سواری سے گر گیا اور اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو' اسے دو کپڑوں میں کفن دو' اسے خوشبو نہ لگانا اور اس کا سر نہ ڈھانپنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جب زندہ کرے گا' تو یہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔

2856 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ رَجُلًا مُحْرِمًا نَاقَتُهٗ فَقَتَلَتْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اغْسِلُوْهُ وَكَفِّنُوْهُ وَلَا تُغَطُّوْا رَاْسَهٗ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِيْبًا فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يُهِلُّ" .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک محرم شخص اونٹنی سے گر گیا اور فوت ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسے لایا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اسے غسل دو' اسے کفن پہناؤ' اس کا سر نہ ڈھانپنا' اسے خوشبو نہ لگانا کیونکہ یہ تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا۔

حالت احرام اور خوشبو کی ممانعت کا بیان

اور اگر اس کے ہاں مہیا ہو تو خوشبو لگائے۔ اور حضرت امام محمد علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ اس کے لئے خوشبو لگانا مکروہ ہے کیونکہ اس کی ذات احرام کے بعد بھی باقی رہتی ہے۔ حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی علیہما الرحمہ کا قول بھی یہی ہے۔ کیونکہ وہ شخص احرام کے بعد بھی اس خوشبو سے فائدہ حاصل کرنے والا ہے۔ اس قول مشہور کی دلیل حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کو خوشبو لگاتی تھی اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے لگایا کرتی تھی۔ (بخاری ومسلم) اور جس سے روکا گیا ہے وہ احرام کے بعد خوشبو لگانا ہے۔ البتہ بقیہ اس کے تابع ہونے کی طرح ہیں۔ کیونکہ بدن تو ملا ہوا ہوتا ہے بہ خلاف کپڑے کے کہ وہ ملا ہوا نہیں ہوتا۔ (ہدایہ، کتاب الحج)

احرام میں خوشبو لگانے سے متعلق مذاہب اربعہ کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لیے احرام باندھنے سے پہلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام سے نکلنے کے لیے طواف کعبہ سے پہلے خوشبو لگاتی تھی اور ایسی خوشبو لگتی تھی جس میں مشک ہوتا تھا گویا میں اب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اس حال میں

2856-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب ما ينهى من الطيب للمحرم و المحرمة (الحديث 1839) . واخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب المحرم يموت كيف يصنع به (الحديث 3241) . تحفة الاشراف (5497) .

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے ہیں یعنی وہ چمک گویا میری آنکھوں تلے پھرتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام کا ارادہ کرتے تو احرام باندھنے سے پہلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی اور وہ خوشبو ایسی ہوتی جس میں مشک بھی ہوتا تھا۔ لہٰذا اس سے یہ ثابت ہوا کہ اگر خوشبو احرام سے پہلے لگائی جائے اور اس کا اثر احرام کے بعد بھی باقی رہے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ خوشبو کا احرام کے بعد استعمال کرنا ممنوعات احرام سے ہے نہ کہ احرام سے پہلے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام احمد کا مسلک بھی یہی ہے کہ احرام کے بعد خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے احرام سے پہلے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی کے ہاں احرام سے پہلے بھی ایسی خوشبو لگانا مکروہ ہے جس کا اثر احرام باندھنے کے بعد بھی باقی رہے۔ ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام سے نکلنے کے لئے الخ) کا مفہوم سمجھنے سے پہلے یہ تفصیل جان لینی چاہے کہ بقرعید کے روز (یعنی دسویں ذی الحجہ کو) حاجی مزدلفہ سے منیٰ میں آتے ہیں اور وہاں رمی جمرہ عقبہ (جمرہ عقبہ پر کنکر مارنے) کے بعد احرام سے نکل آتے ہیں یعنی وہ تمام باتیں جو حالت احرام میں منع تھیں اب جائز ہو جاتی ہیں البتہ رفث (جماع کرنا یا عورت کے سامنے جماع کا ذکر اور شہوت انگیز باتیں کرنا) جائز نہیں ہوتا یہاں تک کہ جب مکہ واپس آتے ہیں اور طواف افاضہ کر لیتے ہیں تو رفث بھی جائز ہو جاتا ہے۔ لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس جملہ کی مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام سے نکل آتے یعنی مزدلفہ سے منیٰ آ کر رمی جمرہ عقبہ سے فارغ ہو جاتے لیکن ابھی تک مکہ آ کر طواف افاضہ نہ کر چکے ہوتے تو میں اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی تھی۔

بابُ النَّهْيِ عَنْ اَنْ يُخَمَّرَ وَجْهُ الْمُحْرِمِ وَرَاْسُهُ اِذَا مَاتَ ـ

یہ باب ہے کہ جب محرم شخص فوت ہو جائے تو اس کے چہرے اور سر کو ڈھانپنے کی ممانعت

2857 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ - يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ - عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ لَفَظَهُ بَعِيرُهُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا يُغَطَّى رَاْسُهُ وَوَجْهُهُ فَاِنَّهُ يَقُومُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا" .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کر رہا تھا' وہ اپنے اونٹ سے گر گیا اور فوت ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے غسل دیا جائے گا' اسے دو کپڑوں میں کفن دیا جائے گا' اس کے سر اور چہرے کو نہیں ڈھانپا جائے گا' یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے اُٹھے گا۔

2857-تقدم (الحدیث 2712) .

باب النَّهْيِ عَنْ تَخْمِيرِ رَأْسِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ .

یہ باب ہے کہ جب محرم شخص فوت ہو جائے' تو اس کا سر ڈھانپنے کی ممانعت

2858 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ مِنْ فَوْقِ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاَلْبِسُوْهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّىْ" .

☆☆ حضرت ابن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھا' وہ اپنے اونٹ سے گر گیا اور اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی تو وہ فوت ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو' اسے دو کپڑے پہنانا' اس کا سر نہ ڈھانپنا' کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتا ہوا آئے گا۔

سر اور چہرے کو ڈھانپنے کی ممانعت کا بیان

احرام والا اپنے چہرہ اور سر نہ ڈھانپے۔ جبکہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ مرد کے لئے چہرہ ڈھانپنا جائز ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مرد کا احرام اس کے سر میں ہے اور عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اس کا چہرہ نہ ڈھانپو اور نہ اس کا سر ڈھانپو۔ کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔ یہ ارشاد آپ ﷺ نے فوت ہونے والے محرم کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ اور یہ دلیل بھی ہے کہ باوجود فتنے کے عورت اپنے چہرے کو نہیں ڈھانپے گی۔ تو مرد بدرجہ اولیٰ چہرے کو نہیں ڈھانپے گا۔ اور حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کی بیان کردہ روایت کا فائدہ سر ڈھانپنے میں فرق کرنے کے لئے ہے۔ (ہدایہ اولین، کتاب الحج، لاہور)

باب فِيْمَنْ اُحْصِرَ بِعَدُوٍّ .

یہ باب ہے کہ جو شخص دشمن کی وجہ سے محصور ہو جائے

2859 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمَّا نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ قَبْلَ اَنْ يُّقْتَلَ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ اِنَّا نَخَافُ اَنْ يُّحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ . قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

2858-تقدم (الحديث 1903) .

2859-اخرجه البخاري في المحصر، باب اذا احصر المعتمر (الحديث 1807 و 1808)، و في المغازي، باب غزوة الحديبية (الحديث 4185) . تحفة الاشراف (7032) .

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهٗ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْطَلِقُ فَاِنْ خُلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَاِنْ حِيلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَعَلْتُ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ . ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ فَاِنَّمَا شَاْنُهُمَا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَتِيْ . فَلَمْ يَحْلِلْ مِنْهُمَا حَتّٰى اَحَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَهْدٰى .

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ یہ بات بیان کرتے ہیں: جس وقت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر حملہ کرنے کے لیے لشکر (مکہ) آیا' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے سے پہلے عبداللہ اور سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بات چیت کی' ان دونوں نے یہ گزارش کی کہ اگر آپ اس سال حج نہیں کریں گے تو آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا' ہمیں یہ اندیشہ ہے' آپ کو بیت اللہ تک پہنچنے نہیں دیا جائے گا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے تھے' پھر بیت اللہ سے پہلے ہی قریش کے کفار نے ہمیں روک لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں اپنی قربانی کے جانور کو ذبح کر دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر منڈوالیا' اور فرمایا: میں تم لوگوں کو گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے عمرہ بھی اپنے اوپر لازم کرلیا ہو' اگر اللہ نے چاہا تو میں جاؤں گا اگر مجھے بیت اللہ تک پہنچنے دیا گیا تو میں طواف کروں گا' اگر مجھے راستے میں روک دیا گیا تو میں وہی کروں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا' اور میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ پھر وہ کچھ دیر چلتے رہے' پھر انہوں نے ارشاد فرمایا:
ان دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے' میں تم لوگوں کو گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کو بھی لازم کرلیا ہے' تو انہوں نے ان دونوں کا احرام اس وقت تک نہیں کھولا یہاں تک کہ قربانی کے دن (قربانی سے فارغ ہونے کے بعد) انہوں نے احرام کھولا اور قربانی کی۔

2860 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ - عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ عَرِجَ اَوْ كُسِرَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى" . فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا صَدَقَ .

☆☆ حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
جو شخص لنگڑا ہو جائے یا اس کی ہڈی ٹوٹ جائے (یعنی وہ آگے سفر کرنے کے قابل نہ رہے) تو وہ اپنا احرام کھول دے گا' اس پر اگلے برس حج کرنا لازم ہوگا۔
عکرمہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ان دونوں نے جواب دیا:

2860-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب الاحصار (الحديث 1862 و 1863) . واخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الذي يهل بالحج فيكسر او يعرج (الحديث 940) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، فيمن احصر بعدو (الحديث 2861) و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب المحصر (الحديث 3077 و 3078) تحفة الاشراف (3294) .

انہوں نے (یعنی حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ نے) درست کہا ہے۔

2861 - اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ الصَّوَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى" . وَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا صَدَقَ . وَقَالَ شُعَيْبٌ فِيْ حَدِيْثِهِ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ .

☆☆ حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا جو شخص لنگڑا ہو جائے (یعنی آگے سفر کے قابل نہ رہے) تو وہ احرام کھول دے گا اور اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' تو ان دونوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔

شعیب نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

اس شخص پر اگلے برس حج لازم ہوگا۔

احصار (حج یا عمرہ کے سفر میں پیش آنے والی رکاوٹ) کی تعریف میں مذاہب ائمہ

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اگر دشمن سفر حج پر نہ جانے دے اور راستہ میں کسی جگہ روک لے تو یہ احصار ہے اب محرم حرم میں قربانی بھیج دے اور جب قربانی ذبح ہو جائے گی تو وہ حلال ہو جائے گا امام ابوحنیفہ کے نزدیک راستہ میں دشمن کے روکنے کے علاوہ راستہ میں بیمار ہو جانا اور سفر کے قابل نہ رہنا بھی احصار ہے اور لغت میں احصار اسی کو کہتے ہیں اور احادیث بھی اس کی مؤید ہیں علماء مذاہب کی تصریحات حسب ذیل ہیں۔

اگر دشمن حج یا عمرہ کے لیے جانے نہ دے تو یہ احصار (روک دینا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر اور حضرت انس بن مالک کا یہی قول ہے اور یہی امام شافعی کا مذہب ہے (النکت والعیون ج ا ص ۲۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

علامہ ابن عربی مالکی لکھتے ہیں: احصار دشمن کو منع کرنے اور روکنے کے ساتھ خاص ہے حضرت ابن عباس حضرت ابن عمر اور حضرت انس بن نا لک کا یہی قول ہے اور امام شافعی کا یہی مذہب ہے لیکن اکثر علماء لغت کی رائے یہ ہے کہ احصر کا لفظ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی شخص کو مرض عارض ہو اور وہ اس کو کسی جگہ جانے سے روک دے۔

(احکام القرآن ج ا ص ۱۷۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۸ھ)

علامہ ابن جوزی حنبلی لکھتے ہیں: احصار صرف دشمن کے روکنے سے ہوتا ہے مریض کو محصر نہیں کہتے حضرت ابن عمر حضرت ابن عباس اور حضرت انس کا یہی قول ہے امام مالک امام شافعی اور امام احمد کا یہی مذہب ہے لیکن ابن قتیبہ نے یہ کہا ہے کہ جب

2861-تقدم في مناسك الحج، فيمن احصر بعدو (الحديث 2860) .

مرض یا دشمن سفر کرنے سے روک دیں تو یہ احصار ہے۔ (زادالمسیر ج ۱ ص ۲۰۴ مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت ۱۴۰۷ھ)

علامہ ابوبکر جصاص حنفی لکھتے ہیں: کسائی ابوعبیدہ اور اکثر اہل لغت نے یہ کہا ہے کہ مرض اور زادراہ گم ہو جانے کی وجہ سے جو سفر جاری نہ رہ سکے اس کو احصار کہتے ہیں اور اگر دشمن سفر نہ کرنے دے تو اس کو حصر کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس میں دشمن اور مرض برابر ہیں۔ ایک دم (ھدی کے قربانی کا جانور) بھیج کر محرم حلال ہو جائے گا جب کہ اس جانور کو حرم میں ذبح کر دیا جائے امام ابوحنیفہ امام ابویوسف امام محمد امام زفر اور ثوری کا یہی مذہب علامہ جصاص کہتے ہیں کہ جب لغت سے ثابت ہو گیا کہ احصار کا معنی مرض کا روکنا ہے تو اس آیت کا حقیقی معنی یہی ہے کہ جب کوئی مرض تم کو حج یا عمرہ سے روک دے اور دشمن کا روکنا اس میں حکماً داخل ہے۔ (احکام القرآن ج ۱ ص ۲۶۸ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ۱۴۰۰ھ)

امام ابوحنیفہ کے مؤقف پر ائمہ لغت کی تصریحات کا بیان

یہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ ائمہ لغت میں سے ابن قتیبہ ابوعبیدہ اور کسائی نے یہ کہا ہے کہ سفر میں مرض کا لاحق ہونا احصار ہے اسی سلسلہ میں مشہور امام لغت فراء لکھتے ہیں:

جو شخص سفر میں خوف یا مرض کے لاحق ہونے کی وجہ سے حج یا عمرہ کو پورا نہ کر سکے اس کے لیے عرب احصار کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ (معانی القرآن ج ۱ ص ۱۱۷ مطبوعہ بیروت)

علامہ حماد جوہری لکھتے ہیں: ابن السکیت نے کہا: جب کسی شخص کو مرض سفر سے روک دے تو کہتے ہیں حصرہ المرض اخفش نے کہا: جب کسی شخص کو مرض روک دے تو کہتے ہیں: احصرنی مرضی۔ (الصحاح ج ۲ ص ۶۳۲ مطبوعہ دارالعلم بیروت ۱۴۰۴ھ)

امام ابوحنیفہ کے مؤقف پر احادیث سے استدلال کا بیان

احادیث میں تصریح ہے کہ جب کوئی شخص مرض لاحق ہونے کی وجہ سے حج یا عمرہ کا سفر جاری نہ رکھ سکے تو اگلے سال اس کی قضاء کرے۔ امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں:

حضرت حجاج بن عمرو انصاری کہتے ہیں کہ جس شخص کی ہڈی ٹوٹ گئی یا ٹانگ ٹوٹ گئی تو وہ حلال ہو گیا اور اس پر اگلے سال حج ہے ایک اور سند سے روایت ہے: یا وہ بیمار ہو گیا۔ (سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۲۵۷ مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور ۱۴۰۵ھ)

اس حدیث کو امام ترمذی۔ (امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۱۵۶ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

امام ابن ماجہ۔ (امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ، سنن ابن ماجہ ص ۲۲۲ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی)

اور امام ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے۔

(امام ابوبکر احمد بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ المصنف ج ۱ - ۴ ص ۱۳۹ - ۱۳۸ مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی ۱۴۰۶ھ)

امام بخاری لکھتے ہیں: عطاء نے کہا: ہر وہ چیز جو حج کرنے سے روک دے وہ احصار ہے۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۴۳ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۸۱ھ)

نیز امام بخاری روایت کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس شخص کوئی عذر حج کرنے سے روک دے یا اس کے سوا اور کوئی چیز مانع ہو تو وہ حلال ہو جائے اور رجوع نہ کرے اور جس وقت وہ محصر ہو تو اگر اس کے پاس قربانی ہو اور وہ اس کو حرم میں بھیجنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہیں ذبح کر دے اور اگر وہ اس کو حرم میں بھیجنے کی استطاعت رکھتا ہو تو جب تک وہ قربانی حرم میں ذبح نہیں ہوگی وہ حلال نہیں ہوگا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۴۳۔۲۴۴ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۸۱ھ)

اس حدیث میں عذر کے لفظ سے استدلال ہے جو عام ہے اور دشمن کے منع کرنے اور بیمار پڑنے دونوں کو شامل ہے۔

امام ابوحنیفہ کے مؤقف پر آثار صحابہ سے استدلال کا بیان

امام ابی شیبہ روایت کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے حج کا احرام باندھا پھر وہ بیمار ہو گیا یا کوئی اور رکاوٹ پیش آ گئی تو وہ وہاں ٹھہرا رہے حتیٰ کہ ایام حج گزر جائیں پھر عمرہ عمرہ کر کے لوٹ آئے اور اگلے سال حج کرے۔ (المصنف ج ۱۔۴ ص ۱۴۱ مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی ۱۴۰۶ھ)

عبدالرحمان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ ہم عمرہ کرنے گئے جب ہم ذات السقوف میں پہنچے تو ہمارے ایک ساتھی کو (سانپ یا) بچھو نے ڈس لیا ہم راستہ میں بیٹھ گئے تا کہ اس کا شرعی حکم معلوم کریں ناگاہ ایک قافلہ میں حضرت ابن مسعود آ پہنچے ہم نے بتایا کہ ہمارا ساتھی ڈسا گیا ہے حضرت ابن مسعود نے فرمایا: اس کی طرف سے ایک قربانی حرم میں بھیجو اور ایک دن مقرر کر لو جب وہ ھدی حرم میں ذبح کر دی جائے تو یہ حلال ہو جائے گا۔ (المصنف ج ۱۔۴ ص ۱۴۱ مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی ۱۴۰۶ھ)

امام ابوحنیفہ کے مؤقف پر اقوال تابعین سے استدلال کا بیان

امام ابن جریر اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: مجاہد بیان کرتے ہیں: جس شخص کو حج یا عمرہ کے سفر میں کوئی رکاوٹ در پیش ہو خواہ مرض ہو یا دشمن وہ احصار ہے۔ (جامع البیان ج ۲ ص ۱۲۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ۱۴۰۹ھ)

عطاء نے کہا ہر وہ چیز جو سفر سے روک دے وہ احصار ہے۔ (جامع البیان ج ۲ ص ۱۲۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ۱۴۰۹ھ)

قتادہ نے کہا: جب کوئی شخص مرض یا دشمن کی وجہ سے سفر جاری نہ رکھ سکے تو وہ حرم میں ایک قربانی بھیج دے اور جب وہ قربانی ذبح ہو جائے گی تو وہ حلال ہو جائے گا۔ (جامع البیان ج ۲ ص ۱۲۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ۱۴۰۹ھ)

ابراہیم نخعی نے کہا: مرض ہو یا ہڈی ٹوٹ جائے یا دشمن نہ جانے دے یہ سب احصار ہیں۔

(جامع البیان ج ۲ ص ۱۲۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ۱۴۰۹ھ)

امام ابوحنیفہ حنیفہ کے مؤقف کی ہمہ گیری اور معقولیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد آثار صحابہ اور اقوال تابعین ائمہ لغت کی تصریحات ان سب سے امام ابوحنیفہ کا مسلک ثابت ہے کہ احصار دشمن کے روکنے اور مرض کے خارج ہونے دونوں کو شامل ہے اور اس میں یسر اور سہولت ہے اسلام ہر مسئلہ کا حکم پیش کرتا ہے ائمہ ثلاثہ کے مؤقف پر یہ اشکال ہوگا کہ جو شخص حج یا عمرہ کے سفر میں کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جائے جس کی

وجہ سے وہ اپنا سفر جاری نہ رکھ سکے تو اس کے لیے اسلام میں کیا حل ہے؟ ہر چند کہ اب ہوائی جہاز کے ذریعہ بیشتر حجاج کرام حج اور عمرہ کا سفر کرتے ہیں لیکن پھر بھی بہت سے علاقوں سے لوگ سڑک کے ذریعہ سفر کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۶ ہجری میں اپنے اصحاب کے ساتھ مدینہ منورہ سے سے مکہ مکرمہ عمرہ کے لیے روانہ ہوئے تھے جب آپ مقام حدیبیہ پر پہنچے تو کفار نے آپ کو مکہ جانے سے روک دیا۔ امام بخاری روایت کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر کے دو بیٹے سالم اور عبیداللہ بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں حجاج نے حضرت ابن الزبیر پر مکہ میں حملہ کیا ہوا تھا ان دنوں میں حضرت ابن عمر نے حج کا ارادہ کیا ان کے بیٹوں نے منع کیا کہ اس سال آپ حج نہ کریں ہمیں خدشہ ہے کہ آپ کو بیت اللہ جانے سے روک دیا جائے گا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان کفار حائل ہوگئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کی اونٹنی کو نحر کیا اور اپنا سر مونڈ لیا اور میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ لازم کرلیا ہے میں ان شاء اللہ روانہ ہوں گا اگر کوئی رکاوٹ نہ ہوئی تو میں عمرہ کروں گا اور اگر کوئی رکاوٹ پیش آئی تو میں طرح کروں گا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا پھر انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا پھر کچھ دور چل کر کہا: احصار میں عمرہ اور حج دونوں برابر ہیں میں عمرہ کے ساتھ حج کی نیت کرتا ہوں پھر یوم نحر کو قربانی کر کے وہ حلال ہوگئے۔ (صحیح بخاری ج ا ص ۲۴۳ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۸۱ھ)

ہر چند کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو احصار پیش آیا تھا وہ دشمن کی وجہ سے تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض کی وجہ سے رکاوٹ کو بھی یہ حل بیان فرمایا ہے اس لیے دلائل شرعیہ کی قوت یسر ہمہ گیری اور معقولیت کے اعتبار سے ائمہ ثلاثہ کے مؤقف کی بہ نسبت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مسلک راجح ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: سو اگر تم کو (حج یا عمرہ سے) روک دیا جائے تو جو قربانی تم کو آسانی سے حاصل ہو وہ بھیج دو اور جب تک قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے اس وقت تک اپنے سروں کو نہ منڈواؤ۔ (البقرۃ:۱۹۶)

محصر کے لیے قربانی کی جگہ کے تعین میں امام ابوحنیفہ کا مسلک

امام ابوحنیفہ کے جو شخص راستہ میں مرض یا دشمن کی وجہ سے رک جائے وہ کسی اور شخص کے ہاتھ قربانی (اونٹ گائے یا بکری) یا اس کی قیمت بھی دے اور ایک دن مقرر کرلے کہ فلاں دن اس قربانی کو حرم میں ذبح کیا جائے گا اور اس دن وہ اپنا احرام کھول دے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس وقت تک سر نہ منڈواؤ جب تک کہ قربانی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے اور قربانی کی جگہ حرم ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک جس جگہ کسی شخص کو رک جانا پڑے وہی قربانی کر کے احرام کھول دے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ میں رک جانا پڑا تھا اور آپ نے حدیبیہ میں ہی قربانی کی اور امام بخاری نے لکھا ہے کہ حدیبیہ حرم سے خارج ہے۔

(صحیح بخاری ج ا ص ۲۴۴ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۸۱ھ)

علامہ بدرالدین عینی اس دلیل کے جواب میں فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کا بعض حصہ حرم سے خارج ہے اور بعض حصہ حرم میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے جس حصہ میں رکے تھے وہ حرم میں تھا اس کی دلیل یہ ہے کہ امام ابن ابی شیبہ نے ابو عمیس

سے روایت کیا ہے کہ عطاء نے کہا ہے کہ حدیبیہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام حرم میں تھا۔
(عمدۃ القاری ج ۱۰ص ۱۴۹مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیر یہ مصر ۱۳۴۸ھ)

علامہ ابوحیان اندلسی لکھتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس جگہ روک دیا گیا تھا آپ نے وہیں قربانی کی تھی وہ جگہ حدیبیہ کی ایک طرف تھی جس کا نام الربی ہے اور یہ اسفل مکہ میں ہے اور وہ حرم ہے زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ کو حرم میں نحر کیا تھا واقدی نے کہا: حدیبیہ مکہ سے نو میل کے فاصلہ پر طرف حرم میں ہے۔
(البحر المحیط ج ۲ص ۲۵۷مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱۴۱۲ھ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: حتیٰ کہ قربانی اپنے محل میں پہنچ جائے۔ (البقرہ:۱۹۶)

محصر کے لیے قربانی کی جگہ کے تعین میں ائمہ ثلاثہ کا مذہب

علامہ ابن جوزی حنبلی لکھتے ہیں: محل کے متعلق دو قول ہیں ایک یہ کہ اس سے مراد حرم ہے حضرت ابن مسعود حسن بصری عطاء طاؤس مجاہد ابن سیرین ثوری اور امام ابوحنیفہ کا یہی مذہب ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ جگہ ہے جد جگہ محرم کو رکاوٹ پیش آئی وہ اس جگہ قربانی کا جانور ذبح کر کے احرام کھول دے امام مالک امام شافعی اور امام احمد کا یہی مذہب ہے۔
(زادالمسیر ج ۱ص ۲۰۵مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت ۱۴۰۷ھ)

علامہ ماوردی شافعی۔۱ (علامہ ابوالحسن علی بن حبیب شافعی ماوردی بصری متوفی ۴۵۰ھ النکت والعیون ج ۱ص ۲۵۵مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اور علامہ ابن العربی۔۲ (علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ ابن العربی مالکی متوفی ۵۴۳ھ (احکام القرآن ج ۱ص ۱۷۶مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۸ھ) مالکی نے بھی یہی لکھا ہے۔

قوت دلائل کے اعتبار سے ابوحنیفہ کا مسلک راجح ہے اور یسر اور سہولت کے اعتبار سے ائمہ ثلاثہ کا مسلک راجح ہے کیونکہ بیمار یا دشمن میں گھرے ہوئے آدمی کے لیے اس وقت تک انتظار کرنا جب تک قربانی حرم میں ذبح ہو بہت مشکل اور دشوار ہوگا اس کے برعکس موضع احصار میں قربانی کر کے احرام کھول دینے میں اس کے لیے بہت آسانی ہے جب کہ اس طریقہ کو محصر کی آسانی ہی کے لیے مشروع کیا گیا ہے۔ (تفسیر تبیان القرآن، سورہ بقرہ، لاہور)

احصار سے متعلق بعض مسائل کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فان احصرتم فما استیسر من الھدی ۔ اس میں بارہ مسائل ہیں:

مسئلہ نمبر 1: ابن عربی نے کہا یہ آیت انتہائی مشکل ہے اور علماء کو عاجز کر دینے والی آیت ہے۔

میں کہتا ہوں: اس میں کوئی اشکال نہیں ہے ہم اس کو تفصیل سے بیان کریں گے۔ ہم کہتے ہیں: احصار کا معنی اس وجہ سے روکنا ہے جس کا تو قصد کئے ہوئے ہے خواہ وہ کسی عذر سے ہو، خواہ دشمن روک لے یا ظالم بادشاہ روک لے، یا مرض روک لے یا کوئی اور وجہ ہو۔ علماء کا مانع کی تعیین میں اختلاف ہے۔ علماء کے دو قول ہیں: 1)) حضرت علقمہ، حضرت عروہ بن زبیر وغیرہ نے

کہا: مانع مرض ہے، دشمن نہیں ہے۔ بعض نے فرمایا: صرف دشمن ہے۔ یہ حضرت ابن عباس حضرت ابن عمر، حضرت انس اور امام شافعی کا قول ہے، ابن عربی نے کہا: یہ ہمارے علماء کا مختار مذہب ہے۔ اکثر اہل لغت کی رائے یہ ہے کہ احصر کا معنی ہے: اس کو مرض لاحق ہوئی اور حصر کا مطلب ہے: اس پر دشمن نازل ہوا۔

میں کہتا ہوں: ابن عربی نے جو حکایت کیا ہے کہ یہ ہمارے علماء کا مختار مذہب ہے، یہ صرف اشہب کا قول ہے باقی تمام اصحاب مالک نے اس میں مخالفت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: احصار سے مراد مرض کا روک لینا ہے اور رہا دشمن اس کے بارے میں کہا جاتا ہے: حصر حصراً فھو محصور۔ یہ الباجی کا المنتقی میں قول ابواسحاق۔ زجاج نے حکایت کیا ہے کہ تمام اہل لغت کے نزدیک ہے۔ جیسا کہ آگے آئے گا۔ ابوعبیدہ اور کسائی نے کہا: احصر (مرض کے ساتھ روکا گیا) حصر (دشمن کے ذریعے روکا گیا) ابن فارس کی مجمل میں اس کے برعکس ہے۔ فحصر (مرض کے ساتھ روکا گیا) احصر (دشمن کے ذریعے روکا گیا) ایک طائفہ نے کہا: دونوں کے لئے احصر استعمال ہوتا ہے یہ ابوعمرو نے حکایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ امام مالک کے قول کے مشابہ ہے کہ انہوں نے مؤطا میں دونوں کے لئے احصر کا عنوان باندھا ہے۔ فراء نے کہا: مرض اور دشمن میں دونوں صیغے برابر ہیں۔ قشیری ابونصر نے کہا: شوافع نے دعویٰ کیا ہے کہ احصار دشمن کے لئے استعمال ہوتا ہے: مرض اور دشمن میں دونوں صیغے برابر ہیں۔ قشیری ابونصر نے کہا: شوافع نے دعویٰ کیا ہے کہ احصار دشمن کے لئے استعمال ہوتا ہے اور مرض کے لئے حصر استعمال ہوتا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ دونوں صیغے دونوں (مرض اور دشمن) کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ میں کہتا ہوں: شوافع نے جو دعویٰ کیا ہے امام خلیل بن احمد وغیرہ نے اس کے خلاف نص قائم کی ہے۔ خلیل نے کہا: حصرت الرجل حصراً (میں نے اسے روک لیا) واحصر الحاج عن بلوغ المناسك من مرض اونحوه (حاجی مرض یا اس جیسی چیز سے مناسک تک پہنچنے سے روک دیا گیا)۔ اسی طرح انہوں نے فرمایا: پہلے تو ثلاثی بنایا حصرت سے مشتق کیا اور دوسرے کو مرض میں رباعی بنایا۔ اسی پر حضرت ابن عباس کا قول ہے: لاحصر الاحصر العدو۔ حصر نہیں ہے مگر دشمن کا حصر۔ ابن السکیت نے کہا: احصره المرض جب مرض سفر سے یا حاجت سے روک دے جس کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ حصره العدویحصرونه، جب دشمن اسے روک لے اور وہ دشمن کا گھیراؤ کر لیں۔ حاصروه محاصرةً وحماراً۔ انہوں نے اس کا گھیراؤ کر لیا۔ اخفش نے کہا: حصرت الرجل فھو محصور۔ یعنی میں نے اسے روک لیا۔ فرمایا: احصرنی بولی واحصر کی مرضی اس نے مجھے اپنے نفس کو روکنے والا بنا دیا۔ ابوعمرو شیبانی نے کہا: حصرنی الشیء والحصرنی۔ یعنی اس نے مجھے روک لیا۔

میں کہتا ہوں؛ اکثر اہل لغت کا خیال ہے کہ حصر دشمن کے روکنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور احصر مرض کے روکنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے: للفقرآء الذین احصروا فی سبیل الله (البقرہ:273) (فقراء کے لئے جو روکے گئے ہیں اللہ کے راستہ میں)۔ ابن عبادہ نے کہا:

وما هجو لیلی ان تکون تباعدت علیك ولا ان احصرتك شغول

لیلیٰ کی جدائی نہیں کہ وہ تجھ سے دور ہوگئی نہ تجھے مشغولیت نے روکا۔

زجاج نے کہا: تمام اہل لغت کے نزدیک احصار مرض سے ہوتا ہے۔ رہا دشمن سے احصار تو اس کے لئے حصر استعمال ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے: حصر حصراً۔ پہلے میں احصر احصاراً کہا جاتا ہے۔ یہ ہمارے قول کی دلیل ہے اس کا معنی روکنا ہے۔ اس سے الحصیرہ ہے وہ شخص جو دل کے راز بتانے سے اپنے نفس کو روکتا ہے۔ الحصیر بادشاہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ حجاب کے پیچھے محبوس (قیدی) کی طرح ہوتا ہے۔ الحصیر چٹائی کو بھی کہتے ہیں جس پر بیٹھا جاتا ہے کیونکہ اس کے پتے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوتے ہیں جیسے کوئی چیز دوسری چیز کے ساتھ رکی ہوئی ہے۔

مسئلہ نمبر 2: جب الحصر کا اصل معنی روکنا ہے تو احناف نے کہا: محصر وہ ہے جو احرام کے بعد مرض یا دشمن یا کسی وجہ سے مکہ سے روکا گیا ہو اور انہوں نے مطلق احصار کے مقتضا سے حجت پکڑی ہے اور انہوں نے فرمایا: آخر آیت میں امن کا ذکر اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ وہ مرض کی وجہ سے نہ ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الزکام امان من الجذام کام جزام کی مرض سے امان ہے اور فرمایا: جس نے چھینک مارنے والے سے پہلے الحمد کہا وہ دانتوں کی تکلیف، کان کی تکلیف اور پیٹ کی تکلیف سے محفوظ ہوگیا۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے۔ احناف نے کہا: ہم نے دشمن کے روکنے کو مرض پر قیاس کرتے ہوئے حصار بنایا جب وہ اس حکم میں ہے نہ کہ ظاہر کی دلالت کے اعتبار سے حصار بنایا ہے۔ حضرت ابن عمر، حضرت زبیر، حضرت ابن عباس، امام شافعی اور اہل مدینہ نے کہا: آیت سے مراد دشمن کا روکنا ہے کیونکہ آیت عمرہ حدیبیہ میں ۶ ہجری میں نازل ہوئی جب مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے روکا تھا۔ حضرت ابن عمر نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش بیت اللہ اور آپ کے درمیان حائل ہوگئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہدی کو نحر کیا اور اپنے سر کا حلق کرایا۔ اس پر فاذا امنتم کا ارشاد دلالت کرتا ہے۔ یہ نہیں فرمایا: جب تم مرض سے ٹھیک ہو جاؤ۔ واللہ اعلم۔

مسئلہ نمبر 3: جمہور علماء کا خیال ہے کہ محصر جسے دشمن نے روک لیا ہو وہ جہاں روکا ہو وہاں اپنا احرام کھول دے، اپنی ہدی کو نحر دے اگر اس کے پاس ہدی ہو اور اپنے سر کا حلق کرائے۔ قتادہ اور ابراہیم نے کہا: وہ اپنی ہدی بھیجے اگر ممکن ہو جب اس کی ہدی اپنے مقام پر پہنچ جائے تو وہ حلال ہو جائے (یعنی احرام کھول دے) امام ابوحنیفہ نے کہا: احصار کا جانور، دسویں ذی الحجہ کو ذبح کرنے پر موقوف نہیں بلکہ دسویں کے دن سے پہلے بھی اس کو ذبح کرنا جائز ہے جب ہدی اپنے محل کو پہنچ جائے۔ صاحبین نے امام صاحب کی مخالفت کی ہے۔ صاحبین نے کہا: یہ دسویں کے دن ذبح کیا جائے گا، اگر دسویں کے دن سے پہلے ذبح کی تو جائز نہ ہوگی۔ اس مسئلہ کا زیادہ بیان آگے آئے گا۔

مسئلہ نمبر 4: اکثر علماء کا نظریہ یہ ہے کہ دشمن کی وجہ سے روکا گیا ہو خواہ وہ دشمن کافر ہو یا مسلمان ہو یا جابر سلطان نے اسے قید خانہ میں بند کر دیا ہو اس پر ہدی واجب ہے۔ یہی امام شافعی کا قول ہے۔ اشہب کا بھی یہی قول ہے۔ ابن قاسم نے کہا: جو حج یا عمرہ میں بیت اللہ سے روکا گیا ہو اس پر ہدی نہیں ہے مگر یہ کہ ساتھ لایا ہو۔ یہ امام مالک کا قول ہے اور ان کی حجت یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز ہدی کو نحر کیا تھا، اسے اشعار کیا تھا اور اسے ہار پہنایا تھا جب عمرہ کا احرام باندھنا تھا

جب وہ ہدی اپنے مقام پر نہ پہنچی کفار کے روکنے کی وجہ سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نحر کرنے کا حکم دیا کیونکہ وہ ہدی تھی اور اس کو قلادہ پہنانا اور اشعار کرنا واجب تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے لئے نکلے تھے۔ پس اس میں رجوع جائز نہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاوٹ کی وجہ سے اسے نحر نہیں کیا تھا۔ اسی وجہ سے جو بیت اللہ سے روکا گیا ہو اس پر ہدی واجب نہیں ہے۔ اور جمہور علماء نے اس سے حجت پکڑی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز نہ احرام کھولا تھا اور نہ حلق کرایا تھا حتیٰ کہ ہدی کو نحر کر دیا۔ یہ دلیل ہے کہ محصر کے احرام کھولنے کی شرط ہدی پائے اور اس پر قادر ہو وہ احرام نہ کھولے مگر ہدی دینے کے بعد۔ یہی ارشاد فان احصرتم فما استیسر من الھدی کا مقتضا ہے۔ بعض علماء نے فرمایا: جب وہ ہدی پر قادر ہو تو حلال ہو جائے اور ہدی دے۔ امام شافعی کے دو قول ہیں اسی طرح جو ہدی خریدنے کی طاقت نہیں رکھتا اس کا حکم ہے۔

مسئلہ نمبر 5: عطا وغیرہ نے کہا: مرض کی وجہ سے محصر، دشمن کی وجہ سے محصر کی طرح ہے۔ امام مالک اور شافعی اور ان کے اصحاب نے کہا: جس کو مرض نے روک لیا ہو اس کو بیت اللہ کا طواف ہی حلال کرے گا اگرچہ وہ کئی سال ہی ٹھہرا رہے حتیٰ کہ اسے تکلیف سے افاقہ ہو جائے۔ اسی طرح جس کو گنتی میں غلطی ہوئی یا اس پر ذی الحج کا چاند مخفی ہوا، اس کا حکم ہے۔ امام مالک نے فرمایا: اس میں اہل مکہ اہل آفاق کی طرح ہیں۔ فرمایا: اگر مریض دواء کا محتاج ہو تو وہ اس کے ساتھ علاج کرے اور فدیہ دے اور اپنے احرام پر باقی رہے اور اسے کسی چیز سے حلال ہونا جائز نہیں حتیٰ کہ مرض سے ٹھیک ہو جائے۔ جب مرض سے ٹھیک ہو جائے تو وہ بیت اللہ کی طرف جائے اس کے سات چکر لگائے، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور اپنے حج اور عمرہ سے حلال ہو جائے۔ یہ تمام امام شافعی کا قول ہے اور ان کا نظریہ روایت کے مطابق ہے جو حضرت عمر، حضرت ابن عباس، حضرت عائشہ، حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہم کا ہے۔ انہوں نے کہا: مرض کی وجہ سے محصر یا گنتی میں غلطی کی وجہ سے محصر کے بارے میں فرمایا: اس کو طواف ہی حلال کرے گا۔ اسی طرح کوئی عضو ٹوٹ جائے یا جلاب لگ جائیں۔ اس کا بھی یہی حکم ہے امام مالک کے نزدیک جس کی یہ حالت ہو اسے اختیار ہوگا جب اسے وقوف عرفہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو مرض کی وجہ سے تو اگر وہ چاہے تو چلا جائے جب اس کے لئے بیت اللہ تک پہنچنا ممکن ہو تو وہ طواف کرے اور عمرہ سے حلال ہو جائے۔ اور اگر چاہے تو آئندہ سال تک احرام پر باقی رہے اگر وہ حرام پر باقی رہے گا تو کوئی ایسا کام نہیں کرے گا جو حاجی کو منع ہوتا ہے۔ پس اس پر ہدی نہ ہوگی اور اس میں حجت صحابہ کا اجماع ہے کہ جو تعداد میں غلطی کر جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ طواف سے ہی حلال ہوگا اور مکی کے بارے میں فرمایا: جب وہ محصور باقی رہے حتیٰ کہ لوگ اپنے حج سے فارغ ہو جائیں تو وہ حل کی طرف نکل جائے، تلبیہ کہے اور وہی کرے جو عمرہ کرنے والا کرتا ہے اور حلال ہو جائے جب آئندہ سال آئے تو حج کرے اور ہدی دے۔ ابن شہاب زہری نے کہا: مکہ والوں میں سے مکہ میں محصر ہو تو اسے وقوف عرفہ لازم ہے اگرچہ اسے چارپائی پر اٹھا کر لے جایا جائے۔ اس قول کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن بکیر مالکی نے اختیار کیا ہے۔ فرمایا: محصر مکی کے بارے میں امام مالک کا قول یہ ہے کہ اس پر بھی آفاقیوں کی طرح حج اور ہدی کا اعادہ ہے۔ یہ ظاہر کتاب کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ذٰلك لمن لم یكن اهله حاضری المسجد الحرام ۔ اور فرمایا: میرے نزدیک اس مسئلہ میں زہری کا قول پسندیدہ ہے۔

یہ اباحت ان لوگوں کے لئے ہے جو مسجد حرام کے رہنے والے نہیں ہیں وہ ٹھہر جائیں کیونکہ ان کی مسافت دور ہے وہ علاج کرائیں اگرچہ فوت بھی ہو جائے اور ایسا شخص جس کے درمیان اور مسجد حرام کے درمیان اتنی مسافت ہو جس میں نماز قصر نہیں کی جاتی تو وہ مناسک حج پر جائے اگرچہ اسے چار پائی پر ہی لے جایا جائے کیونکہ وہ بیت اللہ کے قریب ہے۔ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب نے کہا: ہر وہ شخص جو دشمن، مرض، خرچ ختم ہونے، سواری گم ہونے یا کسی موذی چیز کے ڈسنے کی وجہ سے بیت اللہ تک پہنچنے سے روکا گیا ہو تو وہ احرام کے ساتھ اپنے مکان پر ٹھہرا رہے اور اپنی ہدی بھیج دے یا ہدی کی قیمت بھیج دے، جب وہ نحر کر دے تو اپنے احرام کو کھول دے۔ اسی طرح حضرات عروہ، قتادہ، حسن، عطا، نخعی، مجاہد اور اہل عراق کا قول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **فان احصرتم فما استیسر من الھدی** ۔(الآیۃ)

مسئلہ نمبر 6: امام مالک اور ان کے اصحاب نے کہا: محرم کو حج میں شرط لگانا کچھ نفع نہیں دیتا جب اسے مرض یا دشمن سے محصر ہونے کا اندیشہ ہو۔ یہ امام ثوری، امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کا قول ہے۔ شرط لگانا یہ ہے کہ تلبیہ کہتے وقت **لبیک اللھم لبیک** ۔ جہاں تو مجھے روک لے گا میں اپنا احرام وہاں کھول دوں گا۔ امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ اور ابوثور نے کہا شرط لگانے میں کوئی حرج نہیں اور اس کے لئے وہ شرط ہوگی جو وہ لگائے گا۔ دوسرے بہت سے صحابہ اور تابعین نے بھی یہی کہا ہے ان کی حجت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب کی حدیث ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا: یارسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں کیا میں شرط لگا دوں؟ فرمایا: فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: میں کیسے کہوں؟ فرمایا: تو یوں کہہ: **لبیک اللھم لبیک ومحلی من الاض حیث حبستنی** (جہاں تو مجھے روک لے گا میں احرام کھول دوں گی) اس حدیث کو ابوداؤد اور دار قطنی وغیرہما نے نقل کیا ہے۔ امام شافعی نے فرمایا: اگر ضباعہ کی حدیث ثابت ہوتی تو میں اس سے زیادتی نہ کرتا اس کا احرام کھولنا جائز ہے جہاں اسے اللہ تعالیٰ روک لے۔

میں کہتا ہوں: بہت سے محدثین نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ان میں سے ابوحاتم بستی اور ابن منذر ہے۔ ابن منذر نے کہا: یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ضباعہ بنت زبیر سے کہا: تو حج کر اور شرط لگا لے۔ یہی امام شافعی کا قول ہے جب وہ عراق میں تھے پھر مصر میں اسے توقف کیا۔ ابن منذر نے کہا: پہلا قول بہتر ہے۔ عبدالرزاق نے اس کو ذکر کیا ہے۔ فرمایا: ہمیں ابن جریج نے بتایا فرمایا مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ طاؤس اور عکرمہ نے انہیں حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بتایا کہ حضرت ضباعہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا: میں ایک مریض عورت ہوں، میں حج کرنا چاہتی ہوں آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں اگر میں احرام باندھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو احرام باندھ لے اور شرط لگا لے کہ میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہوگی جہاں تو مجھے روک لے گا۔ راوی فرماتے ہیں: اس عورت نے حج کر لیا تھا۔ یہ سند صحیح ہے۔

مسئلہ نمبر 7: علماء کا اختلاف ہے کہ محصر پر قضا واجب ہے یا نہیں۔ امام مالک اور امام شافعی نے فرمایا: دشمن نے جسے روک لیا ہو اس پر نہ حج کی قضا ہے نہ عمرہ کی، مگر جس نے اپنا فرض حج نہ کیا ہو تو اس پر وجوب کے مطابق حج ہے۔ اسی طرح ان علماء کے نزدیک عمرہ کرنا واجب ہے جنہوں نے عمرہ کو واجب کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ نے کہا مرض یا دشمن نے روک لیا ہو تو اس پر حج اور

عمرہ ہے۔ یہ طبری کا قول ہے۔ اصحاب الرائے نے کہا: اگر وہ حج کا احرام باندھنے والا تھا تو وہ احصار کی صورت میں حج اور عمرہ قضا کرے گا کیونکہ اس کا حج اور احرام عمرہ بن گیا تھا۔ اگر وہ حج قرآن کرنے والا تھا تو وہ ایک حج اور دو عمرے قضا کرے گا اگر وہ عمرہ کا احرام باندھنے والا تھا وہ ایک عمرہ قضا کرے گا ان کے نزدیک ہر مرض یا دشمن کے ذریعے رکا گیا برابر ہے۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ میمون بن مہران کی حدیث سے انہوں نے حجت پکڑی ہے۔ فرمایا: میں اس سال عمرہ کے ارادہ سے نکلا جس میں اہل شام نے حضرت ابن زبیر کا مکہ محاصرہ کیا ہوا تھا۔ میری قوم کے کئی لوگوں نے میرے ساتھ اپنی ہدی کے جانور بھیجے، میں اہل شام تک پہنچا تو انہوں نے مجھے حرم میں داخل ہونے سے روک لیا۔ میں نے اسی جگہ ہدی کو نحر کیا پھر میں نے احرام کھول دیا اور واپس آ گیا۔ جب آئندہ سال آیا تو میں اپنے عمرہ کی قضا کے لئے نکلا۔ میں حضرت ابن عباس کے پاس آیا۔ میں نے ان سے مسئلہ پوچھا تو انہوں فرمایا یا ہدی کا بدل دے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اس ہدی کا بدل دینے کو کہا جو انہوں نے عمرہ قضا میں حدیبیہ کے سال نحر کی تھیں اور ان علماء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے استدلال کیا جس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا ٹانگ ٹوٹ گئی تو وہ احرام کھول دے اور اس پر دوسرا حج یا دوسرا عمرہ ہے۔ اس حدیث کو عکرمہ نے حجاج بن عمرو انصاری سے روایت کیا ہے۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کی ٹانگ ٹوٹ جائے یا کوئی اور عضو ٹوٹ جائے تو وہ احرام کھول دے اور اس پر دوسرا حج ہے۔ ان علماء نے فرمایا: آئندہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا حدیبیہ کے سال عمرہ کرنا اس عمرہ کی قضا کے لئے تھا۔ اسی وجہ سے اس عمرہ کو عمرۃ القضاء کہا جاتا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے حجت پکڑی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی صحابی کو اور کسی ساتھی کو کسی چیز کے قضا کرنے کا حکم دیا اور نہ وہ کوئی چیز لئے لوٹے اور کسی وجہ سے ان سے کوئی چیز محفوظ نہیں کی گئی اور نہ آئندہ سال یہ کہا کہ میرا یہ عمرہ اس عمرہ کی قضا ہے جس میں مجھے روکا گیا تھا۔ یہ کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں ہے۔ علماء نے فرمایا: عمرۃ القضاء اور عمرۃ القضیۃ برابر ہیں۔ یہ اس عمرہ کا نام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے فیصلہ کیا تھا اور اس سال بیت اللہ سے واپس چلے جانے اور آئندہ سال آنے پر ان سے صلح کی تھی اسی وجہ سے اس کو عمرۃ القضیۃ کہا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر 8: فقہاء میں سے کسی نے اس شخص کے بارے میں نہیں کہا کہ جس کا کوئی عضو ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو ٹوٹنے کے ساتھ ہی اس جگہ اپنا احرام کھول دے سوائے ابوثور کے۔ انہوں نے حجاج بن عمرو کی حدیث کے ظاہر کا اعتبار کیا ہے اور اس کی متابعت داؤد بن علی اور اس کے اصحاب نے کی ہے۔ علماء کا اجماع ہے کہ وہ عضو ٹوٹنے کے ساتھ احرام کھولے گا لیکن کیسے کھولے گا۔ امام مالک وغیرہ نے کہا: بیت اللہ کے طواف کے ساتھ کھولے گا اس کے علاوہ نہیں کھولے گا اور کوفہ کے علماء نے اس کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: وہ نیت اور اس فعل کے ساتھ کھولے گا جو اسے حلال کر دیتا ہے جیسا کہ پہلے گزرا ہے۔

مسئلہ نمبر 9: علماء کے درمیان اس میں اختلاف نہیں کہ احصار (روکنا) حج اور عمرہ میں عام ہے۔ ابن سیرین نے کہا: عمرہ میں احصار نہیں ہے کیونکہ اس کا وقت متعین نہیں ہے۔ اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ اگرچہ یہ متعین وقت میں نہیں ہے لیکن عذر کے ختم ہونے تک صبر کرنا ضرر (نقصان) ہے۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ حضرت ابن زبیر سے حکایت ہے کہ جس

کو دشمن یا مرض نے روک لیا ہو تو اس کا طواف کے بغیر احرام کھولنا جائز نہیں اور یہ حدیبیہ کے سال والی خبر جو نص ہے اس کے مخالف ہے۔

مسئلہ نمبر 10: رکاوٹ یا تو کافر کی طرف سے ہوگی یا مسلمان کی طرف سے ہوگی۔ اگر کافر کی طرف سے ہو تو قتال جائز نہیں اگر چہ اس پر غالب آنے کا وثوق بھی ہو اور وہ وہاں حلالی ہو جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **ولا تقتلوھم عند المسجد الحرام** (البقرہ:191) جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور اگر وان کا سوال کرے تو دینا واجب جائز نہیں کیونکہ یہ اسلام میں کمزوری ہے اگر مسلمان نے روکا ہو تو اس سے بھی کسی حال میں قتال جائز نہیں اور احرام کھول دینا واجب ہے اگر وہ کوئی چیز طلب کرے اور راستے چھوڑ دے تو اس کو وہ چیز دینا جائز ہے اور قتال جائز نہیں کیونکہ اس میں روح کا اتلاف ہے اور عبادت کی ادائیگی میں یہ لازم نہیں کیونکہ دین آسان ہے اور رہا اس کو تاوان دینا تو اس میں دو نقصانوں میں سے آسان کا قبول کرنا ہے کیونکہ حج میں مال کو خرچ کیا جاتا ہے پس یہ اس کے خرچ میں سے شمار ہوگا۔

مسئلہ نمبر 11: روکنے والے دشمن کی دو صورتیں ہیں یا تو اس کے احصار کے بقا اور ہمیشہ ہونے کا یقین ہوگا کیونکہ اس کو قوت اور کثرت حاصل ہے یا ایسا نہیں ہوگا۔ اگر پہلی صورت ہو تو محصر اسی وقت کی جگہ احرام کھول دے اور اگر دوسری صورت ہو اور اس احصار کے زوال کی امید ہو تو وہ محصور نہ ہوگا حتیٰ کہ اس کے اور حج کے درمیان اتنا وقت پایا جائے کہ اسے معلوم ہو جائے کہ اب دشمن چلا بھی گیا تو وہ حج کو نہیں پا سکے گا۔ اس وقت ابن قاسم اور ابن ماجشون کے نزدیک وہ احرام کھول دے۔ اشہب نے کہا: دشمن کی وجہ سے حج سے روکا جانے والا شخص احرام نہ کھولے حتیٰ کہ دسویں کا دن آ جائے اور تلبیہ کو ختم نہ کرے حتیٰ کہ لوگ عرفہ کی طرف چلے جائیں۔ ابن قاسم کے قول کی وجہ یہ ہے کہ یہ دشمن کے غلبہ کی وجہ سے اس کے حج کی تکمیل سے مایوسی کا وقت ہے۔ پس اس وقت اس کا احرام کھولنا جائز ہے۔ اس کی اصل عرفہ کا دن ہے اور اشہب کے قول کی وجہ یہ ہے کہ اس پر ممکن حد تک احرام کے حکم میں رہنا ہے اور اس کا دسویں کے دن تک التزام کرنا ہے اور حاجی کے لئے یہی وہ وقت ہے جس میں احرام کھولنا جائز ہے۔ پس اس پر دسویں کے دن احرام کھولنا جائز ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فما استیسر من الھدی، ما محل رفع میں ہے تقدیر عبارت اس طرح ہوگی: فالواجب او فعلیکم ما استیسر۔ اور محل نصب میں ہونے کا بھی احتمال ہے یعنی فانحروا او فاھدوا، ما استیسر سے مراد جمہور اہل علم کے نزدیک بکری ہے۔ حضرت ابن عمر، حضرت عائشہ، حضرت ابن زبیر نے فرمایا: وہ اونٹ اور گائے ہے اس کے علاوہ نہیں۔ حسن نے کہا: اعلیٰ ہدی اونٹ ہے، درمیانی گائے ہے اور کم از کم بکری ہے۔ اس میں امام مالک کے نظریہ کی دلیل ہے: جس کو دشمن نے روکا ہو اس پر قضا واجب نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **فما استیسر من الھدی**۔ اس میں قضا کا ذکر نہیں۔

مسئلہ نمبر 12: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **من الھدی، الھدی** اور **الھدی** دونوں لغتیں ہیں جو بیت اللہ کی طرف بھیجا جاتا ہے خواہ اونٹ ہو یا جانور، عرب کہتے ہیں: کم ھدی بنی فلاں، بنو فلاں کے کتنے اونٹ ہیں۔ ابوبکر نے کہا: اس کو ہدی اس لئے کہا گیا ہے کہ کیونکہ ان میں بعض بیت اللہ کی طرف بھیجی جاتی ہیں۔ پس جو حکم بعض کو لاحق ہوتا ہے اس کے ساتھ تمام کا نام رکھ دیا

جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فان اتین بفاحشۃٍ فعلیھن نصف ما علی المحصنٰت من العذاب (النساء:25) اس سے مراد یہ ہے کہ لونڈی زنا کریں تو ان میں سے لونڈی پر جب وہ زنا کرے تو آزاد کنواری عورت کی سزا کا نصف ہے جب آزاد کنواری عورت زنا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے المحصنات کا لفظ ذکر فرمایا۔ مراد کنوری عورتیں ہیں کیونکہ احصان ان میں سے اکثر میں ہوتا ہے۔ پس انہیں ایسے امر کے ساتھ ذکر کیا گیا جو ان میں سے بعض میں پایا جاتا ہے آزاد عورتوں میں سے محصنۃ اسے کہا جاتا ہے جو خاوند والی ہو اس پر رجم واجب ہوتا ہے جب وہ بدکاری کرے اور رجم نصف نہیں ہوتا کہ وہ لونڈی پر نصف ہو۔ پس اس سے ظاہر ہوا کہ المحصنات سے مراد یہاں کنواری عورتیں ہیں نہ کہ خاوند والیاں۔ فراء نے کہا: اہل حجاز اور اسد ہدی کو تخفیف کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ فرمایا: تمیم اور سفلی قیس شد کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ شاعر نے کہا:

حلف برب مکۃ والمصلی و اعناق الھدی مقلدات

میں نے مکہ، مصلی اور ہار پہنائی ہدیوں کے گردنوں کے مالک کی قسم اٹھائی۔

فرمایا: الھدی کا واحد ھدیہ اور الھدی کی جمع میں اھداء بھی کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ولا تحلقوا رء وسکم حتیٰ یبلغ الھدی محلہ۔ اس میں سات مسائل ہیں:

مسئلہ نمبر 1: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ولا تحلقوا رء وسکم حتیٰ یبلغ الھدی محلہ یہ خطاب تمام امت کو ہے خواہ محصر ہو یا محصر نہ ہو۔ علماء میں بعض یہ محصرین کے لئے خاص کرتے ہیں یعنی احرام نہ کھولیں حتیٰ کہ ہدی کو نحر کردیا جائے۔ محل وہ جگہ ہے جس میں ذبح حلال ہوتی ہے۔ امام ملاک اور امام شافعی کے نزدیک دشمن کی وجہ سے روکے گئے شخص کے لئے محل احصاع کی جگہ ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اس میں ہے کہ حدیبیہ کے زمانہ میں آپ جہاں محصور ہوئے وہاں ہی احرام کھول دیا اور ہدی کو نحر کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: والھدی معکوفًا ان یبلغ محلہ (الفتح:25) بعض علماء نے معکوفًا کا معنی محبوسا فرمایا جب بیت اللہ تک پہنچنے سے روکی گئی ہو۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک احصار میں ہدی کا محل حرم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ثم محلھا الی البیت العتیق۔ (الحج) اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس کا مخاطب وہ امن والا شخص ہے جو بیت اللہ تک پہنچ پاتا ہے۔ رہا (روکا گیا) وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے خارج ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے حدیبیہ میں اپنی ہدی نحر کی تھیں اور حدیبیہ سے نہیں ہے اور دوسری دلیل احناف کی حضرت ناجیہ بن جندب کی حدیث ہے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: حضور! آپ میرے ساتھ ہدی بھیجیں میں اسے حرم میں نحر کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تو اسے کیسے لے جائے گا؟ اس نے کہا: میں اسے وادیوں سے لے جاؤں گا مشرک اس پر قادر نہیں ہوں گے میں اسے لے جاؤں گا حتیٰ کہ میں اسے حرم میں نحر کروں گا۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے جہاں احرام کھولے وہاں ہی نحر کردے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیبیہ کے مقام پر فعل کی اقتدا کرتے ہوئے۔ یہ صحیح ہے اس کو ائمہ نے روایت کیا ہے، نیز ہدی، مہدی (بھیجنے والے) کے تابع ہے۔ جب بھیجنے والا اپنے احصار کی جگہ احرام کھول دے گا تو ہدی بھی اس کے ساتھ نحر کردی جائے گی۔

مسئلہ نمبر 2: محصر (روکا گیا) کے بارے میں ہم نے جو ثابت کیا ہے اس میں اختلاف کیا ہے اس میں اختلاف ہے کہ کیا اس کو حلق کرانا جائز ہے یا مقام حل جیسا کوئی عمل کرنا جائز ہے اس سے پہلے کہ اس نے میسر (ہدی) ذبح نہ کی ہو کی ہو۔ امام مالک نے فرمایا: سنت ثابتہ جس میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں وہ یہ ہے کہ کسی کے لئے اپنے بال کاٹنا جائز نہیں حتیٰ کہ اپنی ہدی کو نحر کردے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ولاتحلقوا روسکم حتی یبلغ الھدی محلہ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب نے کہا: جب محصر، ہدی نحر کرنے سے پہلے احرام کھول دے گا مگر اس پر بکری ہوگی اور وہ احرام میں ہوگا جیسا پہلے تھا حتیٰ کہ ہدی کو نحر کردے۔ اور اگر اس نے شکار کیا ہدی نحر کرنے سے پہلے تو اس پر جزا ہوگی۔ اس میں امیر اور غریب برابر ہیں۔ وہ کبھی احرام نہیں کھولے گا حتیٰ کہ وہ ہدی کو ذبح کردے یا اس کی طرف سے ذبح کردیا جائے۔ علماء احناف نے فرمایا: کم از کم ہدی بکری ہے جو نہ اندھی ہو، نہ اس کے کان کاٹے ہوئے ہوں اور ان کے نزدیک کا یہ مقام نہیں ہے۔ ابوعمر نے کہا: کوفیوں کے قول میں ضعف اور تناقض ہے کیونکہ وہ دشمن سے روکے گئے شخص کے لئے اور مرض سے روکے گئے شخص کے لئے احرام کھولنا جائز قرار نہیں دیتے حتیٰ کہ حرم میں اس کی ہدی نحر کردی جائے۔ اور جب وہ مرض کی وجہ سے محصر کے لئے جائز قرار دیتے ہیں کہ وہ ہدی کا بھیجنے والا اور جس کے ساتھ ہدی بھیجی گئی ہے اس سے متعین دن کا وعدہ لے جس میں وہ اس کی نحر کرے گا۔ پس اس دن کے بعد وہ احرام کھول دے اور حلق کرادے۔ پس انہوں نے اس کے لئے احرام کھولنے پر اس کو محمول کیا جبکہ علماء کا اتفاق ہے کہ جس پر فرائض لازم ہوں اس کے لئے ان سے گمان کے ساتھ نکلنا جائز نہیں اور اس پر دلیل یہ ہے کہ ان کے قول کا گمان ہے کہ اگر وہ ہدی ہلاک ہوجائے یا گم ہوجائے یا چوری ہوجائے ادھر اس کا بھیجنے والا احرام کھول چکا ہے۔ اپنی ازواج سے حقوق زوجیت ادا کرچکا ہے یا شکار کرچکا ہے تو وہ احرام نہ کھولنے والے شخص پر لازم ہوتا ہے۔ اس میں تناقض اور مذاہب کا ضعف ہے اس میں کوئی خفا نہیں۔ احناف نے اپنے مذہب کی بنیاد حضرت ابن مسعود کے قول پر رکھی اور انہوں نے اس کے خلاف میں نظر نہیں کی۔ امام شافعی نے فرمایا: جب محصر ہدی سے عاجز ہو تو اس میں دو قول ہیں۔ وہ کبھی احرام نہیں کھولے گا مگر ہدی دینے کے ساتھ اور دوسرا قول یہ ہے کہ اسے حکم دیا گیا ہے کہ جس پر وہ قادر ہے ادا کرے۔ اگر وہ کسی چیز پر قادر نہیں تو ہدی دینے کے ساتھ اور دوسرا قول یہ ہے کہ اسے حکم دیا گیا ہے کہ جس پر وہ قادر ہے وہ ادا کرے۔ اگر وہ کسی چیز پر قادر نہیں تو جب وہ قادر ہو ادا کرے۔ امام شافعی نے فرمایا: جس نے یہ کہا ہے اس نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ اپنی جگہ احرام کھول دے اور جب قادر ہو ہدی ذبح کرے۔ اگر وہ مکہ میں ذبح پر قادر ہو تو اس کے لئے مکہ میں ہی ذبح کرنا ضروری ہے اگر مکہ میں ذبح کرنے پر قادر نہ ہو تو جہاں قادر ہو ذبح کردے اور فرمایا: اجاتا ہے اس میں جائز نہیں مگر ہدی اور کہا جاتا ہے: جب ہدی نہ پائے تو اس پر کھانا کھلانا یا روزے ہوں گے۔ اگر وہ ان تینوں میں سے کوئی بھی نہ پائے تو ان میں سے ایک ادا کرے جب قادر ہو۔ غلام کے بارے میں فرمایا: اس کے لئے صرف روزہ جائز ہے پہلے اس کے لئے بکری کی قیمت دراہم میں لگائی جائے گی پھر دراہم کا کھانا بنایا جائے گا پھر کھانے کے ہر مد کے بدلے میں ایک دن روزہ رکھے گا۔

مسئلہ نمبر 3: اس میں اختلاف ہے جب محصر اپنی ہدی کو نحر کرے کیا اس کے لئے حلق کرانا ضروری ہے یا نہیں؟ ایک گروہ

نے کہا: اس پر سر کا حلق کرانا واجب نہیں کیونکہ اس سے عبادت ختم ہو چکی ہے اور انہوں نے اس سے حجت پکڑی ہے کہ جب احصار کی وجہ سے باقی تمام مناسک ساقط ہو چکے ہیں مثلاً طواف، سعی وغیرہ۔۔۔ حالانکہ اس کے ساتھ حاجی احرام سے حلالی ہوتا ہے۔۔۔ تو اس سے وہ تمام ساقط ہو گئے جن کے ساتھ حاجی احرام سے حلالی ہوتا ہے کیونکہ وہ محصر ہو گیا ہے۔ اور جنہوں نے اس سے حجت پکڑی ہے ان میں امام ابوحنیفہ اور امام محمد بن حسن ہیں انہوں نے فرمایا: محصر پر نہ بال کٹوانا ہے نہ حلق کرانا ہے۔ امام ابو یوسف نے کہا: محصر یوسف سے ان کی نوادر میں روایت کیا ہے کہ اس پر حلق کرانا لازم ہے اور بال کٹوانے کے بغیر تو کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ امام شافعی کے اس مسئلہ میں دو مختلف اقوال ہیں: 1)) محصر کے لئے حلق کرنا عبادت سے ہے۔ یہ امام مالک کا قول ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ عبادت میں سے نہیں ہے جیسے کہ امام ابوحنیفہ نے کہا ہے۔ امام مالک کی حجت یہ ہے کہ طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی وغیرہ سے محصر کو روکا گیا ہے۔ پس جن چیزوں سے اسے روکا گیا ہے وہ تو ساقط ہو جائیں گی حلق کرانا، اس کے کرنے میں تو کوئی حائل نہیں کہ وہ اس کے کرنے پر قادر ہے اور جس کے کرنے پر وہ قادر ہے وہ اس سے ساقط نہیں اور اس پر دلیل کہ محصر پر حلق کرانا باقی ہوتا ہے جس طرح بیت اللہ تک پہنچنے والے پر باقی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ولا تحلقوا رء وسکم حتیٰ یبلغ الھدی محلہ۔ اور وہ حدیث ہے جو ائمہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلقین (حلق کرنے والوں) کے لئے تین مرتبہ اور قصر کرانے والوں کے لئے ایک مرتبہ دعا فرمائی تھی۔ یہ قطعی حجت ہے اور اس مسئلہ میں نظر صحیح ہے۔ یہی امام مالک اور ان کے اصحاب کا مسلک ہے ان کے نزدیک وہ حاجی جس نے حج کو مکمل کیا اور جس کا حج فوت ہوا، دشمن کے ذریعے روکا گیا اور مرض کے ذریعے روکا گیا اور مرض کے ذریعے روکا گیا تمام پر حلق کرانا عبادت ہے۔

مسئلہ نمبر 4: ائمہ نے روایت کیا ہے کہ امام مالک کے یہ الفاظ ہیں۔ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! قصر کرانے والوں کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی: یا اللہ! مقصرین پر رحم فرما۔ ہمارے علماء نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلق کرانے والوں کے لئے تین مرتبہ دعا کرنا اور قصر کرانے والوں کے لئے ایک مرتبہ دعا کرنا دلیل ہے کہ حج اور عمرہ میں حلق کرانا، قصر کرانے سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ولا تحلقوا رء وسکم کا مقتضا بھی یہی ہے ولا تقصروا نہیں فرمایا اور اہل علم کا اجماع ہے کہ قصر کرانا مردوں کے لئے جائز ہے مگر ایک چیز حسن بصری سے ذکر کی گئی ہے کہ وہ پہلا حج جو انسان کرتا ہے اس میں واجب قرار دیتے تھے۔

مسئلہ نمبر 5: عورتیں حلق میں داخل نہیں ہیں ان کے لئے سنت قصر کرانا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، فرمایا: عورتوں پر حلق نہیں ہے ان پہ صرف قصر کرانا ہے۔ اس روایت کو ابوداؤد نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ اہل علم کا اس قول پر اجماع ہے۔ ایک جماعت کی رائے ہے کہ عورت کا اپنے سر کا حلق کرانا مثلہ ہے اور عورت بالوں کو کتنا کٹوائے اس مقدار میں اختلاف ہے۔ حضرت ابن عمر، امام شافعی، امام احمد، اسحاق کہتے ہیں: وہ ہر مینڈھی سے پورے کی مثل کاٹے۔ عطا نے کہا: بند انگلیوں کی مقدار کاٹے۔ قتادہ نے کہا: تہائی یا چوتھائی کی مقدار کاٹے۔ حفصہ بن سیرین نے بوڑھی عورت اور جوان

عورت کے درمیان فرق کیا ہے۔ وہ فرماتی ہیں: بوڑھی عورت چوتھائی بال کاٹ دے اور جوان عورت کے لئے انگلی کے پورے کے ساتھ اشارہ کیا وہ تھوڑے تھوڑے کاٹ لے۔۔ مالک نے فرمایا: پورے سر کے بالوں کو تھوڑا تھوڑا کاٹے جتنا وہ کاٹ لے گی وہ کافی ہوگا۔ امام مالک کے نزدیک یہ جائز نہیں کہ بعض بالوں کو کاٹے اور بعض کو چھوڑ دے۔ ابن منذر نے کہا: جس پر کاٹنے کے اسم کا اطلاق ہو وہ جائز ہوگا۔ احوط یہ ہے کہ انگلی کے پورے کی مقدار تمام بال کاٹے۔

مسئلہ نمبر 6: کسی کے لئے سر کا حلق کرانا جائز نہیں حتیٰ کہ اپنی ہدی کو نحر کرلے۔ یہ اس لئے ہے کہ ذبح کی سنت حلق سے پہلے ہے۔ اس میں اصل یہ ارشاد ہے: ولا تحلقوا رءوسکم حتی یبلغ الھدی محلہ۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا پہلے آپ نے نحر کیا تھا پھر حلق کرایا تھا جس نے اس کی مخالفت کی حلق پہلے کرایا نحر بعد میں کیا اس نے یہ خطا اور جہالت کی وجہ سے کیا ہوگا یا جان بوجھ کر کیا ہوگا۔ اگر پہلی صورت ہوگی تو اس پر کچھ واجب نہ ہوگا۔ یہ ابن حبیب نے ابن قاسم سے روایت کیا ہے اور یہ امام مالک کا مشہور مذہب ہے۔ ابن ماجشون نے کہا: اس پر ہدی ہے، یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔۔ اگر دوسری صورت میں ہو تو قاضی ابوالحسن نے روایت کیا ہے کہ نحر پر حلق کو مقدم کرنا جائز نہیں۔ یہی امام شافعی کا قول ہے۔ ظاہر مذہب منع ہے اور صحیح جواز ہے کیونکہ حضرت ابن عباس کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذبح، حلق، رمی، تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے حلق کرانے سے پہلے ذبح کیا یا ذبح کرنے سے پہلے حلق کرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر 7: اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حج میں سر کا حلق کرانا عبادت اور مطلوب ہے اور حج کے علاوہ جائز ہے لیکن بعض علماء نے فرمایا: سر کا حلق کرانا ہے، اگر یہ مثلہ ہوتا تو حج اور غیر حج میں جائز نہ ہوتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثلہ سے منع فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر کی شہادت کی خبر آنے کے تین دن بعد ان کے بچوں کا حلق کرایا۔ اگر حلق جائز نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا حلق نہ کرواتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے سر کا حلق کراتے تھے۔ ابن عبدالبر نے کہا: علماء کا بالوں کے رکھنے اور حلق کی اباحت پر اجماع ہے یہی حجت کافی ہے۔ وباللہ التوفیق۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فمن کان منکم مریضا اوبہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام اوصدقۃ اونسک اس میں نو مسائل ہیں:

مسئلہ نمبر 1: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فمن کان منکم مریضا اس آیت سے بعض شوافع نے استدلال کیا ہے کہ پہلی آیت میں محصر سے مراد دشمن سے روکا گیا ہے۔۔ یہ لازم نہیں ہوتا کیونکہ فمن کان منکم مریضا اوبہ اذی من راسہ کا معنی ہے، جو مریض ہو یا اس کے سر میں اذیت ہو پھر حلق کرادے ففدیۃ تو اس پر فدیہ ہے۔ جب یہ بلا اختلاف مرض کے بارے میں وارد ہے تو ظاہر یہ کہ آیت کا آغاز بھی اسی کے متعلق وارد ہے جس کے بارے میں اس کا وسط اور اس کا آخر وارد ہے۔ کیونکہ کلام کا بعض، بعض کے ساتھ جڑا ہوا ہوتا ہے اور بعض، بعض کے ساتھ متصل ہوتا ہے اور آخر آیت میں اضمار کو آیت کے ابتدائی کی طرف لوٹانا ہوتا ہے۔ پس ظاہر پر محمول کرنا واجب ہوتا ہے حتیٰ کہ ظاہر سے پھیرنے کی دلیل موجود ہو۔ اور ہمارے کلام پر دلیل اس آیت کے

نزول کا سبب بھی ہے۔ائمہ نے روایت کی ہے اور یہ دارقطنی کے الفاظ میں حضرت کعب بن عجرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا جبکہ جوئیں اس کے چہرے پر گر رہی تھیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ جوئیں تجھے تکلیف دیتی ہیں؟ کعب نے کہا: ہاں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب کو حلق کرانے کا حکم دیا جبکہ آپ حدیبیہ میں تھے۔اور صحابہ کے لئے واضح نہیں ہوا تھا کہ وہ یہاں احرام کھول دیں گے وہ ابھی مکہ میں داخل ہونے کی امید پر تھے۔اللہ تعالیٰ نے فدیہ کو نازل فرمایا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ چھ مساکین کو ایک فرق کھانا کھلائیں یا ایک بکری ہدی دیں یا تین دن روزے رکھیں۔اس حدیث کو بخاری نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔یہ قول کہ (صحابہ کے لئے واضح نہ تھا کہ وہ یہاں احرام کھول دیں گے دلیل ہے کہ صحابہ کو دشمن کے روکنے کا یقین نہ تھا۔پس فدیہ کا موجب اذیت اور مرض کی وجہ سے حلق کرانا ہے۔) واللہ اعلم۔

مسئلہ نمبر 2: امام اوزاعی نے اس محرم کے بارے فرمایا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو، وہ حلق کرانے سے پہلے فدیہ کے ساتھ کفارہ دے تو یہ اس کے لئے جائز ہے۔

میں کہتا ہوں: پھر اس صورت میں فمن کان منکم مریضا اوبہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام اوصدقۃ اونسک کا معنی ہوگا جب وہ حلق کرانے کا ارادہ کرے، جو قادر اور حلق کرایا تو اس پر فدیہ نہ دے حتیٰ حلق کرادے۔واللہ اعلم

مسئلہ نمبر 3: ابن عبدالبر نے کہا: اس حدیث میں نسک سے مراد بکری ہے۔یہ ایک ایسا امر ہے جس میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن روزے اور کھانا کھلانے میں اختلاف ہے۔جمہور فقہاء کا خیال ہے کہ روزے تین ہیں اور حضرت کعب بن عجرہ کی حدیث سے یہ صحیح محفوظ ہے۔حضرات حسن، عکرمہ اور نافع سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: اذیٰ کے فدیہ میں دس روزے ہیں اور دس مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔یہ فقہاء امصار اور ائمہ حدیث میں سے کسی کا قول نہیں ہے اور ابوزبیر کی روایت میں مجاھد عن عبدالرحمن عن کعب بن عجرہ کے سلسلہ سے مروی ہے، کعب نے بیان فرمایا کہ اس نے ذی القعدہ میں احرام باندھا ان کے سر میں جوئیں تھیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے آئے وہ اپنی ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گویا تجھے تیرے سر کی جوئیں تکلف دے رہی ہیں۔حضرت کعب نے کہا: جی ہاں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلق کرالو اور ہدی دے دو۔حضرت کعب نے عرض کی: میں ہدی نہیں پاتا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ دن روزہ رکھو۔حضرت ابوعمر نے کہا: اس کا ظاہر ترتیب پر ہے لیکن حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔اگر یہ صحیح ہوتا تو پھر اس کا معنی ہوتا کہ پہلا پھر دوسرا اختیار کرو عام آثار جو حضرت کعب بن عجرہ سے مروی ہے وہ لفظ تخییر (اختیار) کے ساتھ وارد ہیں اور یہ نص قرآنی ہے اسی پر علماء اور علماء کا فتویٰ اور عمل ہے۔وباللہ التوفیق

مسئلہ نمبر 4: علماء کا اذیت کے فدیہ میں جو کھانے کا ذکر ہے اس میں بھی اختلاف ہے۔امام مالک، امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب نے کہا: اس میں کھانا دو مد ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مد کے حساب سے ہوں۔یہ ابوثور اور داؤد کا قول ہے۔ثوری سے مروی ہے، فرمایا: یہ گندم سے نصف صاع (۲ کلو) از کھجور، جو کشمش سے ایک صاع ہے۔امام

ابوحنیفہ سے بھی اسی کی مثل مروی ہے اس نے صاع گندم کو کھجور کے ایک صاع کے برابر بنایا ہے۔

کیونکہ حضرت کعب کی بعض اخبار میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: تو کھجور کے ایک صاع کے برابر بنایا ہے۔ ابن منذر نے کہا: یہ غلط ہے
کر۔ امام احمد بن حنبل نے کبھی تو اسی طرح امام مالک اور امام شافعی نے کہا ہے اور کبھی کہا: تو کھجور کے تین صاع چھ مساکین پر صدقہ
ایک مد دے اگر کھجور چاہیے تو نصف صاع دے۔ اگر وہ گندم کھلانا چاہے تو ہر مسکین کو

مسئلہ نمبر 5: مساکین کو اذیت کے کفارہ میں صبح وشام کا کھانا کھلانا جائز نہیں حتیٰ کہ ہر مسکین کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
مد کے مطابق دو مد دے۔ یہ امام مالک، ثوری، امام شافعی اور امام محمد بن حسن کا قول ہے۔ امام ابو یوسف نے کہا: صبح وشام کا کھانا
کھلانا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر 6: اہل علم کا اجماع ہے کہ محرم کے لئے بالوں کا حلق کرنا، انہیں کاٹنا، توڑنا اور انہیں تلف کرنا جائز نہیں خواہ وہ نورہ یا
کسی اور چیز کے ساتھ ہو مگر بیماری کی حالت میں جیسا کہ قرآن میں نص موجود ہے اور جس نے احرام کی حالت میں بغیر کسی
بیماری کے حلق کرایا تو اس پر فدیہ واجب ہے۔ اور اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جس نے بغیر عذر کے حلق کرایا، سلا ہوا
لباس پہنایا خوشبو لگائی۔ امام مالک نے فرمایا: اس نے برا کیا ہے اور اس پر فدیہ ہے اسے اس میں اسے اس میں اختیار ہے اور
امام مالک کے نزدیک اس میں عمد، خطا، ضرورت اور عدم ضرورت برابر ہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور اس کے اصحاب اور
ابوثور نے کہا: اسے اختیار نہیں مگر ضرورت میں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فمن کان منکم مریضا اوبہ اذی من راسہ اور جس نے
جان بوجھ کر حلق کرایا یا بغیر عذر کے جان کر لباس پہنا تو اسے اختیار نہیں ہے اس پر صرف بکری واجب ہے۔

مسئلہ نمبر 7: جس نے بھول کر ایسا کیا اس کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ امام مالک نے فرمایا: جان بوجھ کر اور بھول کر یہ
عمل کرنے والا فدیہ کے وجوب میں برابر ہیں۔ یہ امام ابوحنیفہ، ثوری اور لیث کا قول ہے۔ امام شافعی کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں
(1) اس پر فدیہ نہیں ہے، یہ داؤد اور اسحاق کا قول ہے۔ دوسرا اس پر فدیہ ہے۔ اکثر علماء محرم پر لباس پہننے، سر ڈھانپنے یا بعض سر
ڈھانپنے، خفین (موزے) پہننے، ناخن کاٹنے، خوشبو لگانے، اذیت کو دور کرنے کی صورت میں فدیہ کو واجب کرتے ہیں۔ اسی
طرح جب اپنے جسم کے بالوں کا حلق کیا یا تیل لگایا یا پچھنے لگوانے کی جگہ کا حلق کیا تو یہی حکم ہے۔ عورت اس مسئلہ میں
مرد کی طرح ہے۔ اسپر سرمہ لگانے میں فدیہ ہے اگرچہ اس میں خوشبو نہ بھی ہو اور مرد کے لئے سرمہ لگانا جائز ہے جبکہ اس میں
خوشبو نہ ہو اور عورت پر فدیہ ہے جو وہ اپنے چہرے کو ڈھانپے یا دستانے پہنے۔ اسمیں یہ عمل جان بوجھ کر کرنا بھول کر کرنا اور
جہالت کیوجہ سے کرنا برابر ہے۔ بعض علماء ہر چیز میں دم (بکری) واجب کرتے ہیں۔ داؤد نے کہا: جسم کے بال مونڈنے میں
مرد، عورت پر کچھ نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر 8: علماء کا مذکورہ فدیہ دینے کی جگہ میں بھی اختلاف ہے۔ عطا نے کہا: جو دم (بکری) ہوگا وہ مکہ میں دیا جائے گا
اور جو کھانا یا روزہ ہوگا وہ جہاں چاہے دے سکتا ہے۔ اسی طرح اصحاب رائے نے کہا ہے: حسن سے مروی ہے کہ بکری، مکہ میں
دی جائے گی۔ طاؤس اور امام شافعی نے کہا: کھانا اور بکری دونوں میں ہی دیئے جائیں گے روزہ جہاں چاہے رکھ سکتا ہے کیونکہ

روزہ میں اہل حرم کی منفعت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ھدیا بلغ الکعبۃ (المائدہ:95) یہ بیت اللہ کے پڑوس میں رہنے والے مساکین پر شفقت کے لئے کھانا کھلانے میں بھی منفعت ہے جبکہ روزہ میں کوئی اہل حرم کی منفعت نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا: یہ عمل جہاں چاہے کرے اور یہ صحیح قول ہے اور یہ مجاہد کا قول ہے۔ امام مالک کے نزدیک یہاں ذبح سے نسک مراد ہے اور نص قرآن وسنت کی وجہ سے یہ ہدی نہیں ہے اور نسک جہاں چاہے ادا ہو سکتی ہے اور ہدی صرف مکہ میں ہوتی ہے۔ امام مالک کی حجت وہ روایت ہے جو انہوں نے اپنے مؤطا میں حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کی ہے اس میں ہے حضرت علی بن طالب نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سر کا حلق کرنے کا حکم دیا (آپ بیمار تھے) پھر ان کی طرف سے سقیا کے مقام پر نسک دیا ان کی طرف سے اونٹ نحر کیا۔ مالک نے فرمایا: یحییٰ بن سعید نے فرمایا: حضرت حسین رضی اللہ عنہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے۔ اس حدیث میں واضح دلیل ہے کہ اذیت کا فدیہ مکہ علاوہ کسی جگہ دینا بھی جائز ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک مطلق ہے اس میں کسی جگہ کی قید نہیں ہے پس ظاہر کا تقاضا یہ ہے جہاں بھی فدیہ ادا کرے گا جائز ہوگا۔ امام مالک نے فرمایا اور ہم پر اس کو ہدی پر قیاس کر کے ہدی کے حکم کی طرف لوٹانا لازم نہیں ہے اور ہم ہدی کا اعتبار نہیں کرتے جو اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کعب کو فدیہ کا حکم فرمایا تھا تو وہ حرم میں نہیں تھے۔ پس یہ سب کچھ حرم سے باہر بھی جائز ہے۔ امام شافعی سے اس کی مثل ایک بعید وجہ کے اعتبار سے مروی ہے۔

مسئلہ نمبر 9: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: او نسک، نسک کا اصل معنی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ارنا مناسکنا (البقرہ:128) یعنی ہمیں اپنی عبادت کی جگہیں دکھا۔ بعض نے فرمایا: لغت میں نسک کا معنی غسل کرنا ہے۔ اسی سے ہے: نسک ثوبہ، یعنی اس نے کپڑے کو دھویا گویا عبادت کرنے والا اپنے نفس کو عبادت کے ذریعے گناہوں سے دھوتا ہے۔ بعض نے فرمایا: النسک کا معنی چاندی کی پگھلی ہوئی ڈلی ہے، اس کی ہر ڈلی کو نسیکہ کہا جاتا ہے۔ گویا عابد اپنے نفس کو گناہوں کی میل اور کھوٹ سے پاک کرتا ہے۔ (تفسیر قرطبی، سورہ بقرہ، بیروت)

فقہ حنفی کے مطابق احصار کی بعض صورتیں اور احکام کا بیان

احصار کی صورتیں حنفی مسلک کے مطابق احصار کی کئی صورتیں ہیں جو اس چیز کی ادائیگی سے کہ جس کا احرام باندھا ہے یعنی حج یا عمرہ، حقیقۃً یا شرعاً مانع ہو جاتی ہیں، ان صورتوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کسی دشمن کا خوف ہو! دشمن سے مراد عام ہے خواہ کوئی آدمی ہو یا درندہ جانور۔ مثلاً یہ معلوم ہو کہ راستہ میں کوئی دشمن بیٹھا ہے جو حجاج کو ستاتا ہے یا لوٹتا ہے یا مارتا ہے آگے نہیں جانے دیتا، یا ایسے ہی کسی جگہ شیر وغیرہ کی موجودگی کا علم ہو۔ بیماری! احرام باندھنے کے بعد ایسا بیمار ہو جائے کہ اس کی وجہ سے آگے نہ جا سکتا ہو یا آگے جا تو سکتا ہے مگر مرض کے بڑھ جانے کا خوف ہو۔

عورت کا محرم نہ رہے! احرام باندھنے کے بعد عورت کا محرم یا اس کا خاوند مر جائے، یا کہیں چلا جائے یا آگے جانے سے

انکار کر دے۔۔خرچ کم ہو جائے! مثلاً احرام باندھنے کے بعد مال واسباب چوری ہو جائے، یا پہلے ہی سے خرچ کم لے کر چلا ہو اور اب آگے کی ضروریات کے لئے روپیہ پیسہ نہ رہے۔

عورت کے لئے عدت! احرام باندھنے کے بعد عورت کا شوہر مر جائے یا طلاق دے دے جس کی وجہ سے وہ پابند عدت ہو جائے تو یہ احصار ہو جائے گا۔ ہاں اگر وہ عورت اس وقت مقیم ہے اور اس کے جاء قیام سے مکہ بقدر مسافت سفر نہیں ہے تو احصار نہیں سمجھا جائے گا۔

راستہ بھول جائے اور کوئی راہ بتانے والا نہ مل سکے۔عورت کو اس کا شوہر منع کر دے! بشرطیکہ اس نے حج کا احرام اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر باندھا ہو، حج فرض کے روکنے اور حج نفل میں اجازت دینے کے بعد روکنے کا اختیار شوہر کو نہیں ہے۔

لونڈی یا غلام کو اس کا مالک منع کر دے۔احصار کی یہ تمام صورتیں حنفیہ کے مسلک کے مطابق ہیں، بقیہ تینوں ائمہ کے ہاں احصار کی صرف ایک ہی صورت یعنی دشمن کا خوف ہے، چنانچہ ان حضرات کے نزدیک دیگر صورتوں میں احصار درست نہیں ہوتا بلکہ احرام کی حالت برقرار رہتی ہے۔

احصار کا حکم جس محرم کو احصار کی مندرجہ بالا صورتوں میں سے کوئی صورت پیش آ جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اگر مفرد ہو تو ایک ہدی کا جانور مثلاً ایک بکری اور اگر قارن ہو تو دو ہدی کے جانور مثلاً دو بکری کسی شخص کے ذریعہ حرم میں بھیج دے تا کہ وہ اس کی طرف سے وہاں ذبح ہو۔یا قیمت بھیج دے کہ وہاں ہدی کا جانور خرید کر ذبح کر دیا جائے اور اس کے ساتھ ہی ذبح کا دن اور وقت بھی متعین کر دے یعنی جس شخص کے ذریعہ جانور حرم بھیج رہا ہو اس کو یہ تاکید کر کے کہ یہ جانور وہاں فلاں دن اور فلاں وقت ذبح کیا جائے پھر وہ اس متعین دن اور وقت کے بعد احرام کھول دے، سر منڈانے یا بال کتروانے کی ضرورت نہیں! اور پھر آئندہ سال اس کی قضا کرے بایں طور کہ اگر اس نے احصار کی وجہ سے حج کا احرام اتارا ہے تو اس کے بدلہ ایک حج اور ایک عمرہ کرے اور قران کا احرام اتارا ہے تو اس کے بدلہ ایک حج اور دو عمرے کرے جب کہ عمرہ کا احرام اتارنے کی صورت میں صرف ایک عمرہ کیا جائے گا۔

اگر ہدی کا جانور بھیجنے کے بعد احصار جاتا رہے اور یہ ممکن ہو کہ اگر محصر روانہ ہو جائے تو قربانی کے ذبح ہونے سے پہلے پہنچ جائے گا اور حج بھی مل جائے گا تو اس پر واجب ہوگا کہ وہ فوراً روانہ ہو جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر اس پر فوراً جانا واجب نہیں ہوگا۔تاہم اگر وہ حج کو روانہ ہو جائے اور وہاں اس وقت پہنچے جب کہ ہدی کا جانور بھی ذبح ہو چکا ہو اور حج کا وقت بھی گزر چکا ہو تو اس صورت میں عمرہ کے افعال ادا کر کے احرام کھول دے۔

حج فوت ہو جانے کا مطلب اور اس کا حکم حج فوت ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص حج کے لئے گیا، اس نے احرام بھی باندھ لیا تھا مگر کوئی ایسی بات پیش آ گئی کہ عرفہ کے دن زوال آفتاب کے بعد سے بقرعید کی صبح تک کے عرصہ میں ایک منٹ کے لئے بھی وقوف عرفات نہ کر سکا، (یاد رہے کہ وقوف عرفات کا وقت عرفہ کے دن زوال آفتاب کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور بقرعید کی فجر طلوع ہوتے ہی ختم ہو جاتا ہے اس عرصہ میں وقوف عرفات فرض ہے۔خواہ ایک منٹ کے لئے ہی کیوں نہ

ہوتو اس صورت میں حج فوت ہو جائے گا اور جس شخص کا حج فوت ہو جاتا ہے اسے فائت الحج کہتے ہیں۔ جس شخص کا حج فوت ہو جائے اس کو چاہئے کہ عمرہ کر کے یعنی خانہ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد احرام کھول دے، اگر مفرد ہو تو ایک عمرہ کرے۔

اور اگر قارن ہو دو عمرے کرے اور اس کے بعد سر منڈوا دے یا بال اتروا دے اور پھر سال آئندہ میں اس حج کی قضا کرے۔ حج فوت ہو جانے کے سلسلہ کا ایک پیچیدہ مسئلہ جس شخص کا حج فوت ہو رہا ہو اس کے بارہ میں ایک بڑا پیچیدہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص وہاں بقر عید کی رات کے بالکل آخری حصہ میں اس حال میں پہنچے کہ اس نے ابھی تک عشاء کی نماز نہ پڑھی ہو اور اسے اس بات کا خوف ہو کہ اگر عرفات جاتا ہوں تو عشاء کی نماز جاتی رہے اور اگر عشاء کی نماز میں مشغول ہوتا ہوں تو وقوف عرفات ہاتھ نہیں لگے گا، اس صورت میں وہ کیا کرے؟

اس کے متعلق بعض، حضرات تو یہ کہتے ہیں کہ اسے عشاء کی نماز میں مشغول ہونا چاہئے اگر چہ وقوف عرفات فوت ہو جائے، جب کہ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ وہ عشاء کی نماز چھوڑ دے اور عرفات چلا جائے۔ چنانچہ فقہ حنفی کی کتاب درمختار میں بھی یہی لکھا ہے کہ اگر عشاء کا وقت بھی تنگ ہو اور وقوف عرفات بھی نکلا جا رہا ہو تو اس صورت میں نماز چھوڑ کر عرفات چلے جانا چاہئے۔ (درمختار، عالم گیری، شامی وغیرہ، کتاب الحج، بیروت)

باب دُخُوْلِ مَكَّةَ .

یہ باب مکہ میں داخل ہونے کے بیان میں ہے۔

مکہ مکرمہ کے محل وقوع کا بیان

مکہ مکرمہ جہاں بیت اللہ شریف واقع ہے مملکت سعودی عرب کے علاقہ حجاز کا ایک شہر ہے جو وادی ابراہیم میں آباد ہے سطح سمندر سے اس کی بلندی تقریبا ساڑھے تین سو فٹ بتائی جاتی ہے اس کا عرض البلد اکیس درجہ شمالی اور طول البلد ساڑھے انتالیس درجہ مشرقی ہے، آبادی چار لاکھ یا اس سے متجاوز ہے اس کا محل وقوع ساحل سمندر سے تقریباً اڑتالیس میل (۷۸ کلو میٹر) کے فاصلہ پر ہے۔

مکہ کے علاوہ بکہ، ام القرای اور "بلد الامین" اسی شہر کے نام ہیں مشہور اور متعارف نام مکہ ہی ہے یہ جس جگہ واقع ہے وہ ناقابل کاشت، تنگ اور گہری وادی ہے جو کسی زمانہ میں بالکل جنگل اور بے آب و گیاہ ریگستان ہونے کے سبب لوگوں کی آبادی کا مرکز نہیں بنتی تھی اس وادی میں شہر مکہ مکرمہ مشرق سے مغرب تک پانچ میل سے زائد حصہ میں پھیلا ہوا ہے اس کا عرض دو میل سے زائد ہے اس کی زمین سیلاب کی گزرگاہ ہونے کے باعث بطحا بھی کہی جاتی ہے مکہ کی وادی دو پہاڑی سلسلوں میں گھری ہوئی ہے جو مغرب سے شروع ہو کر مشرق تک چلے گئے ہیں ان میں ایک سلسلہ شمالی ہے اور ایک جنوبی ان دونوں سلسلوں کو اخشیان کہتے ہیں ان پہاڑوں کو توریت میں جبال فاران کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ تقریباً چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم

علیہ السلام نے اپنی اہلیہ حضرت ہاجرہ اور اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کو اس جنگل اور بے آب وگیاہ وادی میں لاکر آباد کیا اور اسی وقت کعبہ کی دوبارہ تعمیر کی نیز انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس جنگل کو آباد کر دے۔ جب ہی سے یہ بے آب وگیاہ میدان قرب وجوار بلکہ ساری دنیا کا مرکز بنا، اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار بندے اسی کا رخ بنا کر پانچ وقت اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

حضرت اسماعیل کی نسلیں یہاں مقیم ہوئی اور کچھ نسلیں قرب و جوار میں بھی پھیلیں آخر میں قریش یہاں کے متولی اور باشندے ہوئے اور پھر یہاں قریش میں دنیا کے سب سے عظیم رہنما اور اللہ کے سب سے آخری پیغمبر و رسول سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبعوث ہونے کے بعد اسی مقدس شہر سے اللہ کے آخری دین اسلام کا پیغام دنیا کو سنایا اور یہیں سے اسلام کی تبلیغ واشاعت کی تمام تر جدوجہد کا آغاز ہوا۔ مکہ کی آبادی پہلے صرف خیموں میں رہتی تھی ہجرت سے صرف دو صدی پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جد قصی ابن کلاب جب شام سے آئے تو ان کے مشورہ سے مکانات کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہوا، پھر اسلام کے آنے کے بعد اس شہر کو برابر ترقی ہوتی رہی، اب یہ اپنے قرب وجوار میں دور دور تک سب سے بڑا اور پورے عالم اسلام کا سب سے اہم اور مرکزی شہر ہے۔

شہر میں پانی کا ایک ہی چشمہ ہے جسے زمزم کہتے ہیں اس کے علاوہ یہاں پانی کا اور کوئی کنواں نہیں ہے پانی کی کمی کی وجہ سے یہاں کی زمین میں کچھ کاشت نہیں ہوسکتی تھی، اب پانی کی افراط کی وجہ سے کچھ گھاس اور پودے لگائے گئے ہیں پہلے شہر میں پانی کی بہت قلت ہونے کی وجہ سے طائف کے قریب یہاں ایک نہر لائی گئی ہے جس کا نام نہر زبیدہ ہے۔ یہ نہر امین الرشید کی والدہ زبیدہ نے بنوائی تھی بعد میں اس کو ترقی دی جاتی رہی اس کے لئے پانی پہنچانے کے دوسرے ذرائع بھی اختیار کئے گئے اب موجودہ حکومت میں پانی کی سپلائی کا بہت معقول انتظام اور عمدہ ہونے کی وجہ سے یہ قلت بالکل جاتی رہی ہے۔ پہاڑوں کے درمیان گھرے ہونے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں گرمی زیادہ اور سردی کم ہوتی ہے شہر کا موسم گرمیوں میں بڑا سخت ہوتا ہے اور بارش صرف جاڑوں میں ہوتی ہے جس کی سالانہ مقدار چار پانچ انچ سے زیادہ نہیں ہوتی لہٰذا گرمی کا موسم مارچ میں شروع ہو کر آخر اکتوبر تک رہتا ہے موسم سرما میں سردی کم ہوتی ہے۔

2862 - اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِىْ طُوًى يَبِيْتُ بِهٖ حَتّٰى يُصَلِّىَ صَلَاةَ الصُّبْحِ حِيْنَ يَقْدَمُ اِلٰى مَكَّةَ وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِى الْمَسْجِدِ الَّذِىْ بُنِىَ ثَمَّ وَلٰكِنْ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ خَشِنَةٍ غَلِيْظَةٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی طویٰ میں پڑاؤ کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں رات

2862-اخرجه البخاري في الصلاة، باب المساجد التي على طرق المدينة و المواضع التي صلى فيها النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 484) بنحوه . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب المبيت بذي طوى عند ارادة دخول مكة و الاغتسال لدخولها و دخولها نهارًا (الحديث 228) . تحفة الاشراف (8460) .

بسر کی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی۔ اس وقت جب آپ ﷺ مکہ تشریف لا رہے تھے' نبی اکرم ﷺ کی نماز ادا کرنے کی جگہ بڑے ٹیلے پر تھی' یہ وہ جگہ نہیں ہے جہاں مسجد بنا دی گئی ہے' بلکہ اس سے کچھ نیچے کھردرے اور سخت ٹیلے پر ہے۔

شرح

ذی طوی ایک جگہ کا نام ہے جو حدود حرم میں مقام تنعیم کی طرف واقع ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لاتے تو استراحت کے لئے رات ذی طوی گزارتے پھر صبح غسل فرماتے اور نماز پڑھ کر اس شہر مقدس میں داخل ہوتے۔ نماز سے بظاہر نماز نفل مراد ہے جو وہاں جانے کے لئے پڑھتے تھے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے واپس ہوتے تو اس وقت بھی ذی طوی میں قیام فرماتے تا کہ رفقاء وہاں جمع ہو جائیں اور سب لوگوں کا سامان وغیرہ اکٹھا ہو جائے۔ حضرت ابن ملک فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مکہ میں دن کے وقت داخل ہونا مستحب ہے تا کہ شہر میں داخل ہوتے ہی بیت اللہ شریف نظر آئے اور دعا کی جائے۔

باب دُخُوْلِ مَكَّةَ لَيْلاً

یہ باب رات کے وقت مکہ میں داخل ہونے میں ہے

2863 - اَخْبَرَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُزَاحِمُ بْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلًا مِّنَ الْجِعِرَّانَةِ حِيْنَ مَشٰى مُعْتَمِرًا فَاَصْبَحَ بِالْجِعِرَّانَةِ كَبَائِتٍ حَتّٰى اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ خَرَجَ عَنِ الْجِعِرَّانَةِ فِیْ بَطْنِ سَرِفَ حَتّٰى جَامَعَ الطَّرِيْقَ طَرِيْقَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ سَرِفَ .

☆☆ حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ رات کے وقت جعرانہ سے روانہ ہوئے' آپ ﷺ عمرہ کرنے کے لیے تشریف لے گئے' پھر آپ ﷺ صبح جعرانہ میں موجود تھے' یوں جیسے آپ نے رات وہیں بسر کی ہو' یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ جعرانہ سے' بطن سرف میں سے تشریف لے گئے اور اس راستے پر آ گئے جو سرف سے مدینہ منورہ جاتا ہے۔

2864 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ اَسِيْدٍ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ لَيْلًا كَاَنَّهُ سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ فَاعْتَمَرَ ثُمَّ اَصْبَحَ بِهَا كَبَائِتٍ .

2863-اخرجه ابو داؤد في مناسك الحج، باب المهلة بالعمرة تحيض فيدركها الحج فتنقض عمرتها و تهل بالحج هل تقضي عمرتها (الحديث 1996) مختصراً ۔ و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في العمرة من الجعرانة (الحديث 935) و اخرجه النسائي في مناسك الحج، دخول مكة ليلا (الحديث 2864) مختصراً . تحفة الاشراف (11220) .

2864-تقدم في مناسك الحج، دخول مكة ليلًا (الحديث 2863) .

☆☆ حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جعرانہ سے نکلے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاندی کی طرح چمک رہے تھے' آپ نے عمرہ کیا اور صبح وہاں آ گئے' یوں جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات وہیں گزاری تھی۔

باب مِنْ اَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ .

یہ باب ہے کہ مکہ میں کہاں سے داخل ہوا جائے؟

2865 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِيْ بِالْبُطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بطحاء میں موجود بالائی گھاٹی سے مکہ میں داخل ہوئے تھے اور زیریں گھاٹی سے مکہ سے باہر گئے تھے۔

باب دُخُوْلِ مَكَّةَ بِاللِّوَاءِ .

یہ باب ہے کہ جھنڈے کے ہمراہ مکہ میں داخل ہونا

2866 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہو گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔

باب دُخُوْلِ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ .

یہ باب ہے کہ احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا

2867 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

2865-اخرجه البخاري في الحج، باب من اين يخرج من مكة (الحديث 1576) . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب دخول مكة من الثنية العليا والخروج منها من الثنية السفلى و دخول بلدة من طريق غير التي خرج منها (الحديث 223) مطولًا . و اخرجه ابو داؤد في المناسك (الحج)، باب دخول مكة (الحديث 1866) . تحفة الاشراف (8140) .

2866-اخرجه ابو داؤد في الجهاد، باب في الرايات و الالوية (الحديث 2592) . و اخرجه الترمذي في الجهاد، باب ما جاء في الالوية (الحديث 1679) و اخرجه ابن ماجه في الجهاد، باب الرايات و الالوية (الحديث 2817) تحفة الاشراف (2889) .

2867-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب دخول الحرم و مكة بغير احرام (الحديث 1846)، و في الجهاد، باب قتل الاسير و قتل الصبر (الحديث 3044)، و في المغازي، باب اين ركز النبي صلى الله عليه وسلم الراية يوم الفتح (الحديث 4286)، و في اللباس ، باب المغفر (الحديث 5808) مختصراً . و اخرجه مسلم في الحج، باب جواز دخول مكة بغير احرام (الحديث 450) و اخرجه ابو داؤد في الجهاد، باب قتل الاسير ولا يعرض عليه الاسلام (الحديث 2685) و اخرجه الترمذي في الجهاد، باب ما جاء في المغفر (الحديث 1693)، و في الشمائل، باب ما جاء في صفة مغفر رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 106) و اخرجه النسائي في مناسك الحج، دخول مكة بغير احرام (الحديث 2868) و اخرجه ابن ماجه في الجهاد، باب السلاح (الحديث 2085) . تحفة الاشراف (1527) .

مَكَّةَ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَقِيلَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ . فَقَالَ "اقْتُلُوْهُ" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے' آپ ﷺ نے خود پہنا ہوا تھا' آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: ابن خطل کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کر دو۔

2868 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر جب مکہ میں داخل ہوئے' تو آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک پر خود پہنا ہوا تھا۔

2869 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے' تو آپ ﷺ نے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھا ہوا تھا' اور آپ ﷺ نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔

باب الْوَقْتِ الَّذِىْ وَافٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ .

یہ باب ہے کہ اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم ﷺ مکہ پہنچے تھے

2870 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ وَّهُمْ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحِلُّوا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب (ذوالحج کی) چوتھی تاریخ کی صبح (مکہ) تشریف لے آئے تھے' یہ لوگ حج کا تلبیہ پڑھ رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا' کہ وہ احرام کھول دیں۔

2871 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ

2868-تقدم في مناسك الحج، دخول مكة بغير احرام (الحديث 2867) .

2869-اخرجه مسلم في الحج، باب جواز دخول مكة بغير احرام (الحديث 451) و اخرجه النسائي في الزينة، لبس العمائم السود (الحديث 5359) . تحفة الاشراف (2947) .

2870-اخرجه البخاري في تقصير الصلاة، باب كم اقام النبي صلى الله عليه وسلم في حجته (الحديث 1085) . و اخرجه مسلم في الحج، باب جواز العمرة في اشهر الحج (الحديث 199 و 200 و 201 و 202) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الوقت الذي و افى فيه النبي صلى الله عليه وسلم مكة (الحديث 2871) . تحفة الاشراف (6565) .

2871-تقدم في مناسك الحج، الوقت الذي و افى فيه النبي صلى الله عليه وسلم مكة (الحديث 2870) .

الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقَدْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ وَقَالَ "مَنْ شَآءَ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ" .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحج کے چار دن گزرنے کے بعد (مکہ مکرمہ) تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا۔ آپ نے صبح کی نماز بطحاء میں ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو شخص اسے عمرہ بنانا چاہے' وہ ایسا کر لے۔

2872 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحج کی چار تاریخ کی صبح مکہ تشریف لائے تھے۔

باب اِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْحَرَمِ وَالْمَشْيِ بَيْنَ يَدَيِ الْاِمَامِ .

یہ باب ہے کہ حرم میں شعر سنانا اور امام کے آگے چلنا

2873 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهِ ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَرَمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَقُوْلُ الشِّعْرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَلِّ عَنْهُ فَلَهُوَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عمرہ قضاء کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے' تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے چل رہے تھے' وہ یہ (اشعار) پڑھ رہے تھے:

اے کفار کی اولاد! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جاؤ' آج ہم قرآن کے حکم کے مطابق تم پر ایسی ضرب لگائیں گے جو سر کو تن سے جدا کر دے گی اور دوست کو دوست سے جدا کر دے گی۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابن رواحہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ کے گھر میں تم شعر پڑھ رہے ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسے کرنے دو!' کیونکہ یہ ان (کفار) کے لیے تیر لگنے سے زیادہ تکلیف دہ ہیں۔

2872-اخرجه البخاري في الشركة، باب الاشتراك في الهدي و البدن (الحديث 2505) مطولاً . و اخرجه مسلم في الحج، باب بيان وجوه الاحرام و انه يجوز افراد الحج و التمتع و القران و جواز ادخال الحج على العمرة و متى يحل القارن من نسكه (الحديث 141) مطولاً . تحفة الاشراف (2448) .

2873-اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في انشاد الشعر (الحديث 2847) و اخرجه النسائي في مناسك الحج، استقبال الحج (الحديث 2893) . تحفة الاشراف (266) .

باب حُرْمَةِ مَكَّةَ .

یہ باب مکہ کی حرمت کے بیان میں ہے

حرم"" زمین کے اس قطعہ کو کہتے ہیں جو کعبہ اور مکہ کے گرداگرد ہے۔! اللہ تعالیٰ نے کعبہ کی عظمت کے سبب اس زمین کو بھی معظم ومکرم کیا ہے۔ اس زمین کو حرم اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس خطہ زمین کی بزرگی کی وجہ سے اس کی حدود میں ایسی بہت سی چیزیں حرام قرار دی ہیں جو اور جگہ حرام نہیں ہیں۔ مثلاً حدود حرم میں شکار کرنا، درخت کاٹنا اور جانوروں کو ستانا وغیرہ درست نہیں۔! بعض علماء کہتے ہیں کہ زمین کا یہ حصہ حرم اس طرح مقرر ہوا کہ جب حضرت آدم زمین پر اتارے گئے تو شیاطین سے ڈرتے تھے کہ مجھے ہلاک نہ کر ڈالیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت ونگہبانی کے لئے فرشتوں کو بھیجا ان فرشتوں نے مکہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا لہٰذا مکہ کے گرداگرد جہاں جہاں فرشتوں نے کھڑے ہوکر حد بندی کی وہ حرم کی حد مقرر ہوئی اور اس طرح کعبہ مکرمہ اوران فرشتوں کے کھڑے ہونے کی جگہ کے درمیان جو زمین آ گئی، وہ حرم ہوئی۔ بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم نے جب کعبہ بناتے وقت حجر اسود رکھا تو اس کی وجہ سے ہر چہار طرف کی زمین روشن ہوگئی چنانچہ اس کی روشنی اس زمین کے چاروں طرف جہاں جہاں تک پہنچی وہیں حرم کی حد مقرر ہوئی زمین حرم کے حدود یہ ہیں، مدینہ منورہ کی طرف تین میل (مقام تنعیم تک) یمن، طائف، جعرانہ اور جدہ کی طرف سات سات میل بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ جدہ کی طرف دس میل اور جعرانہ کی طرف نو میل۔ چاروں طرف جہاں جہاں حرم کی زمین ختم ہوتی ہے۔ وہاں حدود کی علامت کے طور پر برجیاں بنی ہوئی ہیں مگر جدہ اور جعرانہ کی طرف برجیاں نہیں ہیں۔

2874 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ "هٰذَا الْبَلَدُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ" . قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ . فَذَكَرَ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا "اِلَّا الْاِذْخِرَ" .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یہ وہ شہر ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے اس وقت حرم قرار دیا تھا جس دن اُس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا' تو یہ اللہ تعالیٰ کے

2874-اخرجه البخاري في الجنائز، باب الاذخر و الحشيش في القبر (الحديث 1349م) تعليقاً، و في الحج، باب فضل الحرم (الحديث 1587)، و في جزاء الصيد، باب لا يحل القتال بمكة (الحديث 1834)، و في الجزية و الموادعة، باب اثم الغادر للبر و الفاجر (الحديث 3189) . و اخرجه مسلم في الحج، باب تحريم مكة و صيدها و خلاها و شجر ها و لقطتها الالمنشد على الدوام (الحديث 445) . واخرجه ابو داؤد في المناسك، باب تحريم حرم مكة (الحديث 2018) بنحوه . واخرجه النسائي في مناسك الحج، تحريم القتال فيه (الحديث 2875) . و الحديث عند: البخاري في الجهاد و السير، باب فضل الجهاد و السير (الحديث 2783) و باب وجوب النفير (الحديث 2825)، و باب لا هجرة بعد الفتح (الحديث 3077) . و مسلم في الامارة، باب تحريم رجوع المهاجر الى استيطان و طنه (الحديث 85) . و ابي داؤد في الجهاد، باب في الهجرة هل انقطعت (الحديث 2480) . و الترمذي في السير ، باب ما جاء في الهجرة (الحديث 1590) . و النسائي في البيعة، ذكر الاختلاف في انقطاع الهجرة (الحديث 4181) . تحفة الاشراف (5748) .

حرم قرار دینے کی وجہ سے قیامت کے دن تک حرم کے طور پر برقرار رہے گا' اس کے کانٹے کو توڑا نہیں جائے گا' اس کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا' یہاں گری ہوئی چیز کو اُٹھایا نہیں جائے گا' البتہ اعلان کرنے کے لیے اُٹھایا جاسکتا ہے' یہاں کی نباتات کو کاٹا نہیں جائے گا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اذخر کی اجازت دیجئے! تو راوی نے یہاں ایک کلمہ ذکر کیا ہے (جس کا مطلب یہ ہے' اذخر کاٹنے کی اجازت ہے)۔

حرمت مکہ کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ اب مکہ سے مدینہ کو ہجرت فرض نہیں ہے البتہ جہاد اور عمل میں نیت کا اخلاص ضروری ہے لہٰذا جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے یعنی تمہارا امیر تمہیں جو جہاد کا حکم دے تو جہاد کے لئے نکل کھڑے ہو۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ ہی کے دن یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شہر یعنی تمام زمین حرم کو حرام کیا ہے بایں طور کہ تمام لوگوں پر اس مقدس خطہ زمین کی ہتک و بے حرمتی حرام ہے اور اس کی تعظیم واجب ہے اسی دن سے جب کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا یعنی اس خطہ زمین کی حرمت شروع ہی سے ہے لہٰذا یہ خطہ زمین اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی حرمت کے سبب قیامت تک کے لئے حرام کیا گیا بلاشہ اس خطہ زمین میں نہ تو مجھ سے پہلے کسی کے لئے قتل وقتال حلال کیا گیا تھا اور نہ میرے لئے حلال ہوا ہے علاوہ فتح مکہ کے دن کی ایک ساعت کے پس اس دن کے بعد یہ خطہ زمین اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی حرمت کے سبب قیامت کے دن پہلا صور پھونکے جانے تک ہر شخص کے لئے حرام کر دیا گیا ہے لہٰذا نہ تو اس زمین کا کوئی خاردار درخت ہی کاٹا جائے اگرچہ وہ ایذاء دے نہ اس کا شکار بھگایا جائے یعنی کوئی شکار کی غرض سے یا محض بھڑکانے ستانے کے لئے یہاں کے کسی جانور کے ساتھ تعرض نہ کرے اور نہ یہاں کا لقطہ اٹھایا جائے' ہاں وہ شخص اس کو اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے اور نہ اس کی زمین کی گھاس کاٹی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر عرض کیا کہ یارسول اللہ! مگر اذخر (ایک قسم کی گھاس) تو ایسی چیز ہے جو لوہاروں اور سناروں کے لئے لوہا اور سونا گلانے کے کام آتی ہے اور گھروں کی چھتیں بنانے میں اس کی ضرورت پڑتی ہے اس کو کاٹنے کی اجازت دے دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اذخر کاٹی جاسکتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نہ یہاں کا درخت کاٹا جائے اور نہ یہاں کی گری پڑی کوئی چیز اٹھائی جائے البتہ اس کے مالک کو تلاش کرنے والا اٹھا سکتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، رقم الحدیث، 1265)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو اس وقت ہجرت ہر اس شخص پر فرض تھی جو اس کی استطاعت رکھتا تھا۔ پھر جب مکہ فتح ہو گیا تو اس ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو گیا جو فرض تھی کیونکہ اس کے بعد مکہ دارالحرب نہیں رہا تھا لہٰذا ارشاد گرامی اب ہجرت نہیں الخ، کا مطلب یہی ہے کہ اگر اب کوئی ہجرت کرے تو اسے وہ درجہ حاصل نہیں ہو گا جو مہاجرین کو حاصل ہو چکا ہے البتہ جہاد اور اعمال میں حسن نیت کا اجر اب بھی باقی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے گا، اسی طرح وہ ہجرت بھی باقی ہے جو اپنے دین اور اسلام کے احکام وشعائر کی حفاظت کے لئے ہوتی ہے اور اس کا اجر بھی ملتا ہے۔" نہ کوئی

خاردار درخت کاٹا جائے" اس سے معلوم ہوا کہ بغیر خاردار درخت کو کاٹنا تو بدرجہ اولیٰ جائز نہیں ہوگا۔

ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص زمین حرم کی ایسی گھاس یا ایسا درخت کاٹے جو کسی کی ملکیت میں نہ ہو اور خودرو ہو تو اس پر اس گھاس یا درخت کی قیمت بطور جزاء واجب ہوگی، البتہ خشک گھاس کاٹنے کی صورت میں قیمت واجب نہیں ہوتی لیکن اس کا کاٹنا بھی درست نہیں ہے۔! زمین حرم کی گھاس کو چرانا بھی جائز نہیں ہے، البتہ اذخر کو کاٹنا بھی جائز ہے اور چرانا بھی، اسی طرح کماۃ یعنی کھنبی (ایک قسم کا خودرو ساگ) بھی مستثنیٰ ہے کیونکہ یہ نباتات میں سے نہیں ہے! حضرت امام شافعی کے مسلک میں زمین حرم کی گھاس میں جانوروں کو چرانا بھی جائز ہے۔

لقطہ "اس چیز کو کہتے ہیں جو کہیں گری پڑی پائی جائے اور اس کا مالک معلوم نہ ہو۔ زمین حرم کے علاوہ عام طور پر لقطہ کا حکم تو یہ ہے کہ اس کو اٹھانے والا عام لوگوں میں یہ اعلان کراتا رہے کہ میں نے کسی کی کوئی چیز پائی ہے جس شخص کی ہو وہ حاصل کر لے۔ اگر اس اعلان کے بعد بھی اس چیز کا مالک نہ ملے تو وہ شخص اگر خود نادار و مستحق ہو تو اسے اپنے استعمال میں لے آئے اور اگر نادار نہ ہو تو پھر کسی نادار کو بطور صدقہ دے دے پھر اگر بعد میں اس کا مالک مل جائے تو اس کو اس کی قیمت ادا کرے لیکن زمین حرم کے لقطہ میں، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا، یہ بات نہیں ہے بلکہ صرف اعلان ہے جب تک کہ اس کا مالک نہ مل جائے یعنی جب تک اس کے مالک کا پتہ نہ لگے اس وقت تک اس کا اعلان کیا جاتا رہے اور مالک کا انتظار کیا جائے، اس کو آخر تک نہ تو اپنے استعمال میں لاسکتا ہے نہ کسی کو بطور صدقہ دیا جاسکتا ہے اور نہ اپنی ملکیت بنایا جاسکتا ہے۔

چنانچہ حضرت امام شافعی کا یہی مسلک ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک حرم اور غیر حرم کے لقطہ کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے حنفیہ کا مسلک بھی یہی ہے، ان کی دلیل وہ احادیث ہیں جن میں مطلق طور پر لقطہ کا حکم بیان کیا گیا ہے جو انشاء اللہ لقطہ کے باب میں آئیں گی۔ حدیث کے الفاظ الا من عرفہا کا مطلب ان علماء کے نزدیک یہ ہے کہ زمین حرم کے لقطہ کو اٹھانے والا پورے ایک برس تک مکہ میں اس کا اعلان کرتا کراتا رہے جیسا کہ اور جگہ کرتے ہیں، اعلان کو صرف ایام حج کے ساتھ مخصوص نہ کرے، گویا حدیث کے اس جملہ کا حاصل یہ ہوا کہ زمین حرم کے لقطہ کے بارے میں کسی کو یہ غلط فہمی و گمان نہ ہونا چاہئے کہ وہاں اس کا اعلان صرف ایام حج ہی کے دوران کرنا کرانا کافی ہے۔

باب تَحْرِيْمِ الْقِتَالِ فِيْهِ ۔

یہ باب ہے کہ مکہ میں قتال کا حرام ہونا

2875 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ "اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَحِلَّ فِيْهِ الْقِتَالُ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُحِلَّ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

2875-تقدم في مناسك الحج، حرمة مكة (الحديث 2874) .

یہ شہر حرم ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے حرم قرار دیا ہے' مجھ سے پہلے کسی بھی شخص کے لیے اس میں قتال کرنا حلال قرار نہیں دیا گیا' میرے لیے بھی دن کے ایک مخصوص حصے میں اسے حلال قرار دیا گیا ہے' اب یہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کی وجہ سے قابل احترام ہے۔

2876 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَایَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ اَحَدٌ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهُ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ" ۔

☆☆ سعید بن ابوسعید کہتے ہیں: حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعید سے یہ کہا: یہ اس وقت کی بات ہے' جب وہ مکہ کی طرف لشکر روانہ کرنے لگا تھا۔ حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو ایک حدیث سناتا ہوں' فتح مکہ کے اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' میں نے اپنے ان دو کانوں کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سنا' میرے ذہن نے اسے محفوظ رکھا' میں اس وقت اپنی دونوں آنکھوں کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات ارشاد فرمائے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا:

بے شک مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم قرار دیا ہے' اسے لوگوں نے حرم قرار نہیں دیا ہے' اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ یہاں خون بہائے یا یہاں کے کسی درخت کو کاٹے' اگر کوئی شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں قتال کرنے کی وجہ سے رخصت حاصل کرنا چاہے' تو تم اسے یہ کہہ دینا کہ اللہ نے اپنے رسول کو اس کی اجازت دی تھی' اس نے تمہیں یہ اجازت نہیں دی ہے اور مجھے بھی اس نے دن کے ایک مخصوص حصے میں اس کی اجازت دی ہے' اب اس کی حرمت اسی طرح واپس آ گئی ہے' جس طرح گزشتہ کل تھی' ہر موجود شخص غیر موجود شخص تک یہ پیغام پہنچا دے۔

باب حُرْمَةِ الْحَرَمِ ۔

یہ باب حرم کی حرمت کے بیان میں ہے

2877 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سُحَيْمٌ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا

2876-اخرجه البخاري في العلم، باب البيلغ العلم الشاهد الغائب (الحديث 104) مطولًا، و في جزاء الصيد، باب لا يعضد شجر الحرم (الحديث 1832) مطولًا، و في المغازي، باب 51 . (الحديث 4295) مطولًا . واخرجه مسلم في الحج، باب تحريم مكة و صيدها و خلاها و شجرها و لقطتها الا ما نشد على الدوام (الحديث 446) مطولًا . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في حرمة مكة (الحديث 809) مطولًا، و في الديات، باب ما جاء في حكم ولي القتيل في القصاص و العفو (الحديث 1406 مطولًا . تحفة الاشراف (12057) .

2877-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (12928) .

هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَغْزُو هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ".

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
اس گھر پر ایک لشکر حملہ کرے گا اور انہیں بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

2878 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَنْتَهِي الْبُعُوثُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يُخْسَفَ بِجَيْشٍ مِنْهُمْ".

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
اس شہر پر حملے کے لیے لشکر آتے رہیں گے' یہاں تک کہ ان میں سے ایک لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

2879 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَابِقٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنِ الدَّالَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَخِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُبْعَثُ جُنْدٌ اِلَى هٰذَا الْحَرَمِ فَاِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ اَوْسَطُهُمْ". قُلْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ قَالَ "تَكُونُ لَهُمْ قُبُورًا".

★★ سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
حرم کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا' جب وہ بیداء کے مقام پر پہنچیں گے تو ان کے آگے والوں اور پیچھے والوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور درمیان والے بھی نجات نہیں پائیں گے۔
میں نے دریافت کیا: آپ کا کیا خیال ہے' اگر اس (لشکر) میں کچھ مؤمن لوگ بھی موجود ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ان کی بھی قبریں بن جائیں گی۔

2880 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ اَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوْسَطِهِمْ فَيُنَادِي اَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمْ فَيُخْسَفُ بِهِمْ جَمِيعًا وَلَا يَنْجُو اِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ". فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَشْهَدُ عَلَيْكَ اَنَّكَ مَا كَذَبْتَ عَلَى جَدِّكَ وَاَشْهَدُ عَلَى جَدِّكَ اَنَّهُ مَا كَذَبَ عَلَى حَفْصَةَ وَاَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ اَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

★★ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2878-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (12199) .

2879-اخرجه مسلم في الفتن و اشراط الساعة، باب الخسف بالجيش الذي يوم البيت (الحديث 6 و 7) . تحفة الاشراف (15793) .

2880-اخرجه ابن ماجه في الفتن، باب جيش البيداء (الحديث 4063) . تحفة الاشراف (15799) .

ایک لشکر اس گھر کی طرف ضرور آئے گا' وہ اس پر حملہ کرنا چاہیں گے' جب وہ بیداء کے مقام پر پہنچیں گے تو ان کے درمیانی حصے کو دھنسا دیا جائے گا' پھر ان کے آگے والے لوگ اور پیچھے والے لوگ بلند آواز میں پکاریں گے' پھر ان سب کو دھنسا دیا جائے گا اور ان میں سے کوئی بھی نجات نہیں پائے گا اور صرف ایک شخص ہوگا جو لشکر سے الگ تھلگ ہوگا' وہ ان کے بارے میں بتائے گا۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے ان سے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے دادا کے حوالے سے غلط بات بیان نہیں کی ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے دادا نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے غلط بات بیان نہیں کی ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے غلط بات بیان نہیں کی ہے۔

شرح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کے بارہ میں پیش گوئی فرمائی ہے جب دنیا اپنی عمر کے آخری دور میں ہوگی، چنانچہ اس آخری زمانہ میں حضرت امام مہدی کے ظہور کے بعد مصر کے حکمران سفیانی کا ایک لشکر خانہ کعبہ کو نقصان پہنچانے کے ناپاک ارادہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوگا مگر وہ اپنے اس ناپاک ارادہ میں کامیاب ہونے سے پہلے ہی زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حدیث کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ایسے لوگ لشکر کے ناپاک ارادوں کے ہمنوا نہ ہوں گے اور خانہ کعبہ کو نقصان پہنچانا یا اس کی توہین کرنا ان کا مقصد نہیں ہوگا مگر چونکہ وہ لشکر میں شامل ہو کر نہ صرف یہ کہ ان کی بھیڑ میں اضافہ کریں گے بلکہ ایک طرح سے ان کے ناپاک ارادوں میں اعانت کا سبب بھی بنیں گے اس لئے پورے لشکر کے ساتھ ان کو بھی زمین میں دھنسا دیا جائے، ہاں پھر قیامت میں سب کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا کہ جو شخص کسی مجبور اور زبردستی کے تحت لشکر میں شامل ہوا ہوگا اور اس کی نیت صاف اور اس کا قلب ایمان واسلام کی روشنی سے منور ہوگا وہ جنت میں داخل کیا جائے گا اور جو لوگ واقعی ناپاک ارادوں کے ساتھ اور بہ نیت کفر لشکر میں شامل ہوں گے انہیں دوزخ کی آگ کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

باب مَا يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ مِنَ الدَّوَابِّ .

یہ باب ہے کہ حرم میں کون سے جانوروں کو مارا جاسکتا ہے؟

2881 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "خَمْسٌ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ" .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

2881-انفرد بہ النسائي . تحفة الاشراف (17283) .

پانچ جانور فاسق ہیں' انہیں حل اور حرم میں قتل کیا جا سکتا ہے: کوا' چیل' باؤلا کتا' بچھو اور چوہا۔

باب قَتْلِ الْحَيَّةِ فِي الْحَرَمِ .

یہ باب ہے کہ حرم میں سانپ کو مار دینا

2882 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْحِدَاةُ وَالْفَارَةُ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

پانچ جانور فاسق ہیں' انہیں حل اور حرم میں مارا جا سکتا ہے: سانپ' پاگل کتا' کوا' چیل اور چوہا۔

2883 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى حَتّٰى نَزَلَتْ (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْتُلُوهَا" . فَابْتَدَرْنَاهَا فَدَخَلَتْ فِي جُحْرِهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں خیف کے مقام پر موجود تھے' وہاں سورۃ المرسلات نازل ہوئی' اس دوران وہاں ایک سانپ نکل آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے مار دو! ہم اس کی طرف بڑھے' لیکن وہ ایک بل میں گھس گیا۔

2884 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ الَّتِي قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِذَا حِسُّ الْحَيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْتُلُوهَا" . فَدَخَلَتْ شَقَّ جُحْرٍ فَاَدْخَلْنَا عُودًا فَقَلَعْنَا بَعْضَ الْجُحْرِ فَاَخَذْنَا سَعَفَةً فَاَضْرَمْنَا فِيهَا نَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ وَوَقَاكُمْ شَرَّهَا" .

☆☆ ابوعبیدہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ عرفہ کی رات

2882-تقدم (الحديث 2829) .

2883-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب ما يقتل المحرم من الدواب (الحديث 1830) بنحوه، و في بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب في شراب احدكم فليغمسه (الحديث 3317) تعليقاً، و في التفسير، باب (هذا يوم لا ينطقون) (الحديث 4934) . و اخرجه مسلم في السلام، باب قتل الحيات و غيرها (الحديث 138) مختصراً . و الحديث عند: البخاري في التفسير، سورة (و المرسلات)(الحديث 4931م) و مسلم في السلام، باب قتل الحيات و غيرها(الحديث 137) . تحفة الاشراف (9163) .

2884-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9630) .

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے یہ وہ رات تھی جو عرفہ کے دن سے پہلے آتی ہے اسی دوران ایک سانپ کی آہٹ محسوس ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے ماردو! وہ ایک بل میں گھس گیا' ہم نے اس میں لکڑی داخل کی اور بل کا کچھ حصہ توڑ دیا' پھر ہم نے کھجور کی شاخیں لیں اور بل میں آگ لگا دی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے شر سے بچالیا ہے' جس طرح اس نے تمہیں اس کے شر سے بچالیا ہے۔

باب قَتْلِ الْوَزَغِ .

یہ باب گرگٹ کو مار دینے کے بیان میں ہے

2885 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ قَالَتْ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ .

☆☆ سیّدہ اُم شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے گرگٹ کو مار دینے کی ہدایت کی تھی۔

2886 - اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَالِكٌ وَّيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْوَزَغُ الْفُوَيْسِقُ" .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

گرگٹ' چھوٹا فاسق ہے (یعنی ایسا جانور ہے' جسے مارا جا سکتا ہے)۔

باب قَتْلِ الْعَقْرَبِ .

یہ باب بچھو کو مار دینے کے بیان میں ہے

2887 - اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّىُّ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِى الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ" .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

2885-اخرجه البخاري في بدء الخلق، باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شغف الجبال (الحديث 3307)، و في الانبياء، باب قول الله تعالى: (واتخذ الله ابراهيم خليلا) و قوله (ان ابراهيم كان امة قانتا لله) و قوله (ان ابراهيم لاواه حليم) (الحديث 3359) . واخرجه مسلم في السلام، باب استحباب قتل الوزغ (الحديث 142 و 143) و اخرجه ابن ماجه في الصيد، باب قتل الوزغ (الحديث 3228) . تحفة الاشراف (18329) .

2886-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب ما يقتل المحرم من الدواب (الحديث 1831) . تحفة الاشراف (16598) .

2887-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16401) .

پانچ قسم کے جانور ایسے ہیں جو سب فاسق ہیں' انہیں حل اور حرم میں مارا جا سکتا ہے: پاگل کتا' کوا' چیل' بچھو اور چوہا۔

باب قَتْلِ الْفَارَةِ فِی الْحَرَمِ ۔

یہ باب حرم میں چوہے کو مار دینے میں ہے

2888 - اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِى الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ" ۔

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

پانچ جانور ایسے ہیں جو سب فاسق ہیں' انہیں حرم میں بھی مارا جا سکتا ہے: کوا' چیل' پاگل کتا' چوہا اور بچھو۔

2889 - اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ" ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

پانچ قسم کے جانور ایسے ہیں' جنہیں مارنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے: بچھو' کوا' چیل' چوہا اور پاگل کتا۔

باب قَتْلِ الْحِدَاَةِ فِی الْحَرَمِ ۔

یہ باب حرم میں چیل کو مار دینے میں ہے

2890 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِى الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ" ۔

2888-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب ما يقتل المحرم من الدواب (الحديث 1829) . و اخرجه مسلم في الحج، باب ما يندب للمحرم غيره و قتله من الدواب في الحل و الحرم (الحديث 71) . تحفة الاشراف (16699) .

2889-اخرجه البخاري في جزاء الصيد، باب ما يقتل المحرم من الدواب (الحديث 1828) . و اخرجه مسلم في الحج، باب ما يندب للمحرم غيره و قتله من الدواب في الحل و الحرم (الحديث 73) . تحفة الاشراف (15804) .

2890-اخرجه البخاري في بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب في شراب احدكم فليغمسه فان في احد جناحيه داء و في الاخر شفاء، وخمس من الدواب فواسق يقتلن في الحرم (الحديث 3314) . و اخرجه مسلم في الحج، باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل و الحرم (الحديث 79 و 70) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما يقتل المحرم من الدواب (الحديث 837) . تحفة الاشراف (16629) .

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَذَكَرَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا اَنَّ مَعْمَرًا كَانَ يَذْكُرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

پانچ جانور فاسق ہیں انہیں حل اور حرم میں مار دیا جائے گا: چیل کوا چوہا بچھو اور پاگل کتا۔

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: بعض محدثین نے اس روایت کو مختلف سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

باب قَتْلِ الْغُرَابِ فِي الْحَرَمِ .

یہ باب حرم میں کوے کو مار دینے میں ہے

2891 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ - وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ - عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحِدَاَةُ" .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

پانچ جانور فاسق ہیں انہیں حرم میں بھی مار دیا جائے گا: بچھو چوہا کوا پاگل کتا اور چیل۔

باب النَّهْيِ اَنْ يُنَفَّرَ صَيْدُ الْحَرَمِ .

یہ باب حرم کے شکار کو بھگانے کی ممانعت میں ہے

2892 - اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "هٰذِهٖ مَكَّةُ حَرَّمَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّهِيَ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ" . فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا مُجَرِّبًا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ لِبُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا . فَقَالَ "اِلَّا الْاِذْخِرَ" .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

مکہ کو اللہ تعالیٰ نے اس دن حرم قرار دیا تھا، جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے یہ مجھ سے پہلے کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہوا ہے اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا' میرے لیے بھی یہ صرف دن کے ایک مخصوص حصے میں حلال قرار دیا گیا ہے اور یہ اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے قابل احترام ہے اور قیامت تک رہے گا' یہاں کے نباتات

2891-اخرجه مسلم في الحج، باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل و الحرم (الحديث 68) . تحفة الاشراف (16862) .

2892-اخرجه البخاري في اللقطة، باب كيف تعرف لقطة اهل مكة (الحديث 2433) تعليقاً مختصراً . تحفة الاشراف (6169) .

کو کاٹا نہیں جائے گا' یہاں کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا' یہاں کی گری ہوئی چیز کو اُٹھایا نہیں جائے گا' البتہ اعلان کرنے کے لیے اُٹھایا جا سکتا ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' وہ ایک تجربہ کار آدمی تھے' انہوں نے عرض کی: اذخر کاٹنے کی اجازت دیجیے! کیونکہ یہ ہمارے گھروں میں اور قبرستان میں استعمال ہوتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذخر کا حکم مختلف ہے (یعنی اسے کاٹنے کی اجازت ہے)۔

باب اسْتِقْبَالِ الْحَجِّ .

یہ باب ہے کہ حج (یعنی حاجیوں) کا استقبال کرنا

2893 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُويَهْ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَقُوْلُ خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلٰى تَاْوِيْلِهِ ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ قَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فِيْ حَرَمِ اللّٰهِ وَبَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ هٰذَا الشِّعْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَلِّ عَنْهُ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَكَلَامُهٗ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ وَّقْعِ النَّبْلِ" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عمرہ قضاء کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چل رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

اے کافروں کی اولاد! آج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے کو چھوڑ دو' آج ہم اللہ کے حکم کے مطابق تمہیں ایسی ضرب لگائیں گے جو سر کو تن سے جدا کر دے گی اور دوست کو دوست سے جدا کر دے گی۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن رواحہ! اللہ کے حرم میں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تم یہ شعر پڑھ رہے ہو۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کرنے دو! اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اس کا کلام ان (کفار) کے لیے تیر لگنے سے زیادہ تکلیف دِہ ہے۔

2894 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهٗ اُغَيْلِمَةُ بَنِيْ هَاشِمٍ - قَالَ - فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهٗ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے' تو بنو ہاشم کے چند کم سن

2893-تقدم (الحديث 2873) .

2894-اخرجه البخاري في العمرة، باب استقبال الحاج القادمين و الثلاثة على الدابة (الحديث 1798) و في اللباس، باب الثلاثة على الدابة (الحديث 5965) . تحفة الاشراف (6053) .

بچوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا' نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے ایک کو اپنے آگے بٹھالیا اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

باب تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ .

یہ باب بیت اللہ کو دیکھ کر دونوں ہاتھ بلند نہ کرنے میں ہے

2895 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قَزَعَةَ الْبَاهِلِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ اَيَرْفَعُ يَدَيْهِ قَالَ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا اِلَّا الْيَهُوْدَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ .

☆☆ مہاجر مکی بیان کرتے ہیں' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو بیت اللہ کی زیارت کرتا ہے' کیا وہ اس وقت اپنے دونوں ہاتھ بلند کرے گا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کام کوئی یہودی ہی کرسکتا ہے' ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حج کیا ہے اور ہم نے ایسا نہیں کیا تھا۔

باب الدُّعَاءِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ .

یہ باب بیت اللہ کی زیارت کے وقت دعا مانگنے میں ہے

2896 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ طَارِقِ بْنِ عَلْقَمَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ اُمِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَآءَ مَكَانًا فِيْ دَارِ يَعْلٰى اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَدَعَا .

☆☆ عبدالرحمٰن بن طارق اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ دار یعلیٰ کی جگہ پر تشریف لاتے تھے تو آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کرکے دعا مانگی۔

شرح

زائر بیت اللہ، مکہ پہنچ کر جب مسجد حرام میں داخل ہوتا ہے وہ خانہ کعبہ کو دیکھتے ہی دعا مانگتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اس لئے مسئلہ یہ ہے کہ کعبہ مقدس کے جمال دل ربا پر نظر پڑتے ہی جو کچھ دل چاہے اپنے پروردگار سے مانگ لیا جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس وقت دعا مانگتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ بھی اٹھائے جائیں یا نہیں؟ چنانچہ یہ حدیث اس کا انکار کر رہی ہے اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام شافع اور حضرت امام مالک کا مسلک بھی یہی ہے کہ خانہ کعبہ کو دیکھ کر دعا مانگنے والا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے، جب کہ حضرت امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ خانہ کعبہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھائے جائیں اور دعا مانگی جائے۔ (طیبی) ملاعلی قاری نے مرقات میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام شافعی کا مسلک اس کے برخلاف لکھا ہے یعنی ان کی

2895-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في رفع اليدين اذا راى البيت (الحديث 1870) و الحديث عند: الترمذي في الحج، باب ما جاء في كراهية رفع اليدين عند روية البيت (الحديث 855) . تحفة الاشراف (3116) .

2896-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب طواف الوداع (الحديث 2007) . تحفة الاشراف (18374) .

نقل کے مطابق ان دونوں ائمہ کے ہاں ہاتھ اٹھانا مشروع ہے لیکن انہیں ملا علی قاری نے اپنی ایک اور کتاب مناسک میں اسے مکروہ لکھا ہے اگرچہ بعض علماء سے اس کا جواز بھی نقل کیا ہے۔ فقہ حنفی کی مشہور و معتمد کتاب ہدایہ اور درمختار سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ اس موقع پر ہاتھ نہ اٹھانا چاہئے۔

باب فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

یہ باب مسجد الحرام میں نماز ادا کرنے کی فضیلت میں ہے

2897 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ" .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ غَيْرَ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ . وَخَالَفَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّغَيْرُهُ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں نماز ادا کرنا اس کے علاوہ کسی بھی جگہ پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق صرف موسیٰ جہنی نامی راوی نے اس روایت کو نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جبکہ ابن جریج اور دیگر محدثین نے اسے مختلف طور پر نقل کیا ہے۔

2898 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ اِسْحَاقُ اَنْبَاَنَا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْكَعْبَةَ" .

★★ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد کعبہ کا حکم مختلف ہے۔

2899 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا

2897-اخرجه مسلم في الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة و المدينة(الحديث 509م) . تحفة الاشراف (8451) .

2898-تقدم (الحديث 690) .

سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ الْاَغَرَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَ الْاَغَرُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْكَعْبَةَ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ کعبہ (یعنی مسجد حرام) کا حکم مختلف ہے۔

باب بِنَاءِ الْكَعْبَةِ .

یہ باب خانہ کعبہ کی تعمیر کے بیان میں ہے

2900 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ". فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ "لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ". فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى تَرْكَ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

☆☆ ابن شہاب' سالم بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عبداللہ بن محمد بن ابوبکر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا تم نے غور کیا ہے' تمہاری قوم نے جب خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی' تو انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں میں سے کچھ کم کر دیا تھا۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر دوبارہ کیوں نہیں تعمیر کر دیتے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

2899-اخرجه البخاري في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، باب فضل الصلاة في مسجد مكة و المدينة (الحديث 1190) . و اخرجه مسلم في الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة و المدينة (الحديث 507) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في اي المساجد افضل (الحديث 325) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها ، باب ما جاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام و مسجد النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 1404) . تحفة الاشراف (13464 و 14960) .

2900-اخرجه البخاري في الحج، باب فضل مكة و بنيانها (الحديث 1583)، و في الانبياء، باب 10 . (الحديث 3368)، و في التفسير، باب قوله تعالى: (واذ يرفع ابراهيم القواعد من البيت و اسماعيل ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم) (الحديث 4484) . و اخرجه مسلم في الحج، باب نقض الكعبة و بنائها (الحديث 399 و 400) . و اخرجه النسائي في التفسير: سورة البقرة، قوله تعالى: (واذ يرفع ابراهيم القواعد من البيت) (الحديث 19) . تحفة الاشراف (16287) .

اگر تمہاری قوم زمانۂ کفر کے قریب نہ ہوتی (تو میں ایسا کر دیتا)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے تو میرا خیال ہے حطیم کے پاس والے دو ارکان کا استلام اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک کیا تھا' کیونکہ بیت اللہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں کے مطابق مکمل نہیں بنایا گیا تھا۔

شرح

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کے صرف دو رکن کا استلام کرتے دیکھا ہے جو یمن کی سمت ہیں۔ (بخاری مسلم، مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، رقم الحدیث، 1113)

کعبہ مقدسہ کے چار رکن یعنی چار کونے ہیں، ایک رکن تو وہ ہے جس میں حجر اسود نصب ہے، دوسرا اس کے سامنے ہے اور حقیقت میں "یمانی" اسی رکن کا نام ہے، مگر اس طرف کے دونوں ہی رکن کو تغلیبا رکن یمانی ہی کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ دو رکن اور ہیں جن میں سے ایک تو رکن عراقی ہے اور دوسرا رکن شامی مگر ان دونوں کو رکن شامی ہی کہتے ہیں۔ جن میں رکن حجر اسود ہے اس کو دوہری فضیلت حاصل ہے، ایک فضیلت تو اسے اس لئے حاصل ہے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے اور دوسری فضیلت یوں حاصل ہے کہ اس میں حجر اسود ہے، جب کہ رکن یمانی کو صرف یہی ایک فضیلت حاصل ہے کہ اسے حضرت ابراہیم نے بنایا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ ان دونوں رکن کو رکن شامی وعراقی پر فضیلت و برتری حاصل ہے۔ اسی لئے "اسلام" انہیں دونوں رکن کے ساتھ مختص ہے۔

استلام" کے معنی ہیں" لمس کرنا یعنی چھونا" یہ چھونا خواہ ہاتھ وغیرہ کے ذریعہ ہو یا بوسہ کے ساتھ اور یا دونوں کے ساتھ لہٰذا جب یہ لفظ رکن اسود کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تو اس سے حجر اسود کو چومنا مقصود ہے اور جب رکن یمانی کی نسبت استعمال ہوتا ہے تو اس سے رکن یمانی کو صرف چھونا مراد ہوتا ہے۔ چونکہ رکن اسود، رکن یمانی سے افضل ہے اس لئے اس کو بوسہ دیتے ہیں یا ہاتھ وغیرہ لگا کر یا کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کر کے چومتے ہیں اور رکن یمانی کو صرف چوما جاتا ہے اس کو بوسہ نہیں دیا جاتا، بقیہ دونوں رکن یعنی شامی اور عراقی کو نہ بوسہ دیتے ہیں اور نہ ہاتھ لگاتے ہیں، چنانچہ مسئلہ یہی ہے کہ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی اور پتھر وغیرہ کو نہ چومنا چاہئے اور نہ ہاتھ لگانا چاہئے۔

2901 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ فَبَنَيْتُهُ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلْتُ لَهٗ خَلْفًا فَاِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

اگر تمہاری قوم زمانۂ کفر کے قریب نہ ہوتی' تو میں بیت اللہ کو گرا کر اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرتا اور اس

2901-انفرد بہ النسائی ۔ تحفۃ الاشراف (17093) ۔

کے دوسری طرف بھی ایک دروازہ بناتا' قریش نے جب بیت اللہ کی تعمیر کی تھی' تو انہوں نے اسے چھوٹا کر دیا تھا۔

2902 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوْلَا اَنَّ قَوْمِى - وَفِىْ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ قَوْمَكِ - حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَّهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ" . فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ .

☆☆ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میری قوم۔

محمد نامی راوی نے یہ لفظ نقل کیے ہیں:

اگر تمہاری قوم زمانۂ جاہلیت کے قریب نہ ہوتی' تو میں خانہ کعبہ کو منہدم کر دیتا اور پھر (دوبارہ تعمیر کر کے) اس کے دو دروازے بناتا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی حکومت کا زمانہ آیا' تو انہوں نے خانہ کعبہ کے دو دروازے بنا دیئے تھے۔

2903 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا "يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَاَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَاَدْخَلْتُ فِيْهِ مَا اُخْرِجَ مِنْهُ وَاَلْزَقْتُهُ بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَّبَابًا غَرْبِيًّا فَاِنَّهُمْ قَدْ عَجَزُوْا عَنْ بِنَائِهٖ فَبَلَغْتُ بِهٖ اَسَاسَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ" . قَالَ فَذٰلِكَ الَّذِىْ حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى هَدْمِهٖ . قَالَ يَزِيْدُ وَقَدْ شَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِيْنَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَاَدْخَلَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَاَيْتُ اَسَاسَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِجَارَةً كَاَسْنِمَةِ الْاِبِلِ مُتَلَاحِكَةً .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم زمانۂ جاہلیت کے قریب نہ ہوتی' تو میں بیت اللہ کو منہدم کرنے کا حکم دیتا (پھر اس کی دوبارہ تعمیر کرتا) میں اس میں اس حصے کو شامل کر لیتا' جسے اس میں سے نکال دیا گیا ہے' اسے زمین کے ساتھ ملا دیتا' میں اس کے دو دروازے بناتا' ایک مشرق کی سمت ہوتا اور ایک مغرب کی سمت میں ہوتا' وہ لوگ اس کی تعمیر پوری نہیں کر سکے تھے' میں اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔

راوی کہتے ہیں: اسی روایت کی بنیاد پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کو منہدم کیا تھا۔

یزید نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں اس وقت وہاں موجود تھا جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے منہدم کروایا تھا' اور اس کی تعمیر نو کروائی تھی۔ انہوں نے حطیم کو اس میں شامل کر دیا تھا' میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رکھی ہوئی بنیادوں کے پتھروں کو دیکھا تھا' جو اونٹ کی کوہان کی طرح کے تھے اور مضبوطی کے ساتھ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے۔

2902-اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في كسر الكعبة (الحديث 875) . تحفة الاشراف (16030) .

2903-اخرجه البخاري في الحج، باب فضل مكة (الحديث 1586) . تحفة الاشراف (17353) .

2904 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
خانہ کعبہ کو حبشہ سے تعلق رکھنے والا دو پتلی پنڈلیوں کا مالک شخص منہدم کر دے گا۔

تعمیر کعبہ کا واقعہ

حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کو بیت اللہ کو تعمیر کرنے کا واقعہ

ایک مدت کے بعد حضرت ابراہیم کو اجازت ملی اور آپ تشریف لائے تو حضرت اسمٰعیل کو زمزم کے پاس ایک ٹیلے پر تیر سیدھے کرتے ہوئے پایا، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام باپ کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور باادب ملے جب باپ بیٹے ملے تو خلیل اللہ علیہ السلام نے فرمایا اے اسماعیل مجھے اللہ کا ایک حکم ہوا ہے آپ نے فرمایا ابا جان جو حکم ہوا ہو اس کی تعمیل کیجئے، کہا بیٹا تمہیں بھی میرا ساتھ دینا پڑے گا۔ عرض کرنے لگے میں حاضر ہوں اس جگہ اللہ کا ایک گھر بنانا ہے کہنے لگے بہت بہتر اب باپ بیٹے نے بیت اللہ کی نیو رکھی اور دیواریں اونچی کرنی شروع کیں، حضرت اسمٰعیل پتھر لا لا کر دیتے جاتے تھے اور حضرت ابراہیم چنتے جاتے تھے جب دیواریں قدرے اونچی ہو گئیں تو حضرت ذبیح اللہ یہ پتھر یعنی مقام ابراہیم کا پتھر لائے، اس اونچے پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم کعبہ کے پتھر رکھتے جاتے تھے اور دونوں باپ بیٹا یہ دعا مانگتے جاتے تھے کہ باری تعالیٰ تو ہماری اس ناچیز خدمت کو قبول فرمانا تو سننے اور جاننے والا ہے۔

بادل کے سائے تک بیت اللہ کی زمین ہونے کا واقعہ

یہ روایت اور کتب حدیث میں بھی ہے کہیں مختصر اور کہیں مفصلاً ایک صحیح حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت ذبیح اللہ کے بدلے جو دنبہ ذبح ہوا تھا اس کے سینگ بھی کعبۃ اللہ میں تھے اوپر کی لمبی روایت بروایت حضرت علی بھی مروی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جب بھی کعبۃ اللہ شریف کے قریب پہنچے تو آپ نے اپنے سر پر ایک بادل سا ملاحظہ فرمایا جس میں سے آواز آئی کہ اے ابراہیم جہاں جہاں تک اس بادل کا سایہ ہے وہاں تک کی زمین بیت اللہ میں لے لو کمی زیادتی نہ ہو اس روایت میں یہ بھی ہے کہ بیت اللہ بنا کر وہاں حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو چھوڑ کر آپ تشریف لے گئے لیکن روایت ہی ٹھیک ہے اور اس طرح تطبیق بھی ہو سکتی ہے کہ بنا پہلے رکھدی تھی لیکن بنایا بعد میں، اور بنانے میں بیٹا اور باپ دونوں شامل تھے جیسے کہ قرآن پاک کے الفاظ بھی ہیں

ایک اور روایت میں ہے کہ لوگوں نے حضرت علی سے بناء بیت اللہ شروع کیفیت دریافت کی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ

2904-اخرجه البخاري في الحج، باب قول الله تعالى: (جعل الله البيت الحرام...... وان الله بكل شيء عليم) (الحديث 1591) . و اخرجه مسلم في الفتن و اشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى ان يكون مكان الميت من البلاء (الحديث 57). و اخرجه النسائي في التفسير: سورة المائدة، قوله تعالى: (و جعل الله الكعبة البيت الحرام) (الحديث 172) . تحفة الاشراف (13116) .

نے حضرت ابراہیم کو حکم دیا کہ میرا گھر بناؤ حضرت ابراہیم گھبرائے کہ مجھے کہاں بنانا چاہیے کس طرح اور کتنا بڑا بنانا چاہیے وغیرہ اس پر سکینہ نازل ہوا اور حکم ہوا کہ جہاں یہ ٹھہرے وہاں تم میرا گھر بناؤ آپ نے بنانا شروع کیا جب حجر اسود کی جگہ پہنچے تو حضرت اسمٰعیل سے کہا بیٹا کوئی اچھا سا پتھر ڈھونڈ لاؤ تو دیکھا کہ آپ اور پتھر وہاں لگا چکے ہیں، پوچھا یہ پتھر کون لایا؟ آپ نے فرمایا اللہ کے حکم سے یہ پتھر حضرت جبرائیل آسمان سے لے کر آئے، حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ اب جہاں بیت اللہ ہے وہاں زمین کی پیدائش سے پہلے پانی پر بلبلوں کے ساتھ جھاگ سی تھی یہیں سے زمین پھیلائی گئی،

حضرت علی فرماتے ہیں کعبۃ اللہ بنانے کے لیے حضرت خلیل آرمینیہ سے تشریف لائے تھے حضرت سدی فرماتے ہیں حجر اسود حضرت جبرائیل ہند سے لائے تھے اس وقت وہ سفید چمکدار یاقوت تھا جو حضرت آدم نے بنا کی،

مسند عبدالرزاق میں ہے کہ حضرت آدم ہند میں اترے تھے اس وقت ان کا قد لمبا تھا زمین میں آنے کے بعد فرشتوں کی تسبیح نماز و دعا وغیرہ سنتے تھے جب قد گھٹ گیا اور وہ پیاری آوازیں آنی بند ہو گئیں تو آپ گھبرانے لگے حکم ہوا کہ مکہ کی طرف رکھا اور اسے اپنا گھر قرار دیا، حضرت آدم یہاں طواف کرنے لگے اور مانوس ہوئے گھبراہٹ جاتی رہی حضرت نوح کے طوفان کے زمانہ میں یہ پھر اٹھ گیا اور حضرت ابراہیم کے زمانہ میں پھر اللہ تعالیٰ نے بنوایا حضرت آدم نے یہ گھر حرا طور زیتا جبل لبنان طور سینا اور جودی ان پانچ پہاڑوں سے بنایا تھا لیکن ان تمام روایتوں میں تفاوت ہے۔

بیت اللہ کے بارے میں بھیڑوں کی گواہی کا واقعہ

بعض روایتوں میں ہے کہ زمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے بیت اللہ بنایا گیا تھا، حضرت ابراہیم کے ساتھ بیت اللہ کے نشان بتانے کے لیے حضرت جبرائیل چلے تھے اس وقت یہاں جنگلی درختوں کے سوا کچھ نہ تھا کس دور عمالیق کی آبادی تھی یہاں آپ حضرت ام اسماعیل کو اور حضرت اسمٰعیل کو ایک چھپر تلے بٹھا گئے ایک اور روایت میں ہے کہ بیت اللہ کے چار ارکان ہیں اور ساتویں زمین تک وہ نیچے ہوتے ہیں ایک اور روایت میں ہے کہ ذوالقرنین جب یہاں پہنچے اور حضرت ابراہیم کو بیت اللہ بناتے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ کیا کر رہے ہو؟ تو انہوں نے کہا اللہ کے حکم سے اس کا گھر بنا رہے ہیں پوچھا کیا دلیل؟ کہا یہ بھیڑیں گواہی دیں گی پانچ بھیڑوں نے کہا ہم گواہی دیتی ہیں کہ یہ دونوں اللہ کے مامور ہیں، ذوالقرنین خوش ہو گئے اور کہنے لگے میں نے مان لیا الرزقی کی تاریخ مکہ میں ہے کہ ذوالقرنین نے خلیل اللہ اور ذبیح اللہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا۔

صحیح بخاری میں ہے قواعد بنیان اور اساس کو کہتے ہیں یہ قاعدہ کی جمع ہے قرآن میں اور جگہ آیت (وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْھِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَھُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَۃٍ) 24۔ النور: 60) بھی آیا ہے اس کا مفرد بھی قاعدۃ ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتیں کہ تمہاری قوم نے جب بیت اللہ بنایا تو قواعد ابراہیم سے گھٹا دیا میں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسے بڑھا کر اصلی بنا کر دیں فرمایا کہ اگر تیری قوم نے جب بیت اللہ بنایا تو قواعد ابراہیم سے گھٹا دیا میں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسے بڑھا کر اصلی بنا کر دیں فرمایا کہ اگر تیری قوم کا اسلام تازہ اور ان کا زمانہ کفر کے قریب نہ ہوتا تو میں ایسا کر لیتا حضرت عبداللہ بن عمر کو جب یہ حدیث پہنچی تو

فرمانے نے، شاید یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس کے دوستونوں کو چھوتے نہ تھے۔

صحیح مسلم شریف میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے عائشہ اگر تیری قوم کا جاہلیت کا زمانہ نہ ہوتا تو میں کعبہ کے خزانہ کو اللہ کی راہ میں خیرات کر ڈالتا اور دروازے کو زمین دوز کر دیتا اور حطیم کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا صحیح بخاری میں یہ بھی ہے کہ میں اس کا دوسرا دروازہ بھی بنا دیتا ایک آنے کے لیے اور دوسرا جانے کے لیے چنانچہ ابن زبیر نے اپنے زمانہ خلافت میں ایسا ہی کیا اور ایک روایت میں ہے کہ اسے میں دوبارہ بنائے ابراہیمی پر بناتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک دروازہ مشرق رخ کرتا اور دوسرا مغرب رخ اور چھ ہاتھ حطیم کو اس میں داخل کر لیتا جسے قریش نے باہر کر دیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے پانچ سال پہلے قریش نے نئے سرے سے کعبہ بنایا تھا۔

بیت اللہ کی تعمیر میں پاک مال خرچ کرنے کا واقعہ

اس بنا میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شریک تھے آپ کی عمر پینتیس سال کی تھی اور پتھر آپ بھی اٹھاتے تھے محمد بن اسحاق بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینتیس سال کی ہوئی اس وقت قریش نے کعبۃ اللہ کو نئے سرے سے بنانے کا ارادہ کیا ایک تو اس لئے کہ اس کی دیواریں بہت چھوٹی تھیں چھت نہ تھی دوسرے اس لئے بھی کہ بیت اللہ کا خزانہ چوری ہو گیا تھا جو بیت اللہ کے بیچ میں ایک گہرے گڑھے میں رکھا ہوا تھا یہ مال "دویک" کے پاس ملا تھا جو خزاعہ کے قبیلے بنی ملیح بن عمرو کا مولی تھا ممکن ہے۔

چوروں نے یہاں لا رکھا ہو لیکن اس کے ہاتھ اس چوری کی وجہ سے کاٹے گئے ایک اور قدرتی سہولت بھی اس کے لیے ہو گئی تھی کہ روم کے تاجروں کی ایک کشتی جس میں بہت اعلیٰ درجہ کی لکڑیاں تھیں وہ طوفان کی وجہ سے جدہ کے کنارے آ لگی تھی یہ لکڑیاں چھت میں کام آ سکتی تھیں اس لیے قریشیوں نے انہیں خرید لیا اور مکہ کے ایک بڑھئی جو قبطی قبیلہ میں سے تھا کو چھت کا کام سونپا یہ سب تیاریاں تو ہو رہی تھیں لیکن بیت اللہ کو گرانے کی ہمت نہ پڑتی تھی اس کے قدرتی اسباب بھی مہیا ہو گئے۔

بیت اللہ کے خزانہ میں ایک بڑا اژدھا تھا جب بھی لوگ اس کے قریب بھی جاتے تو وہ منہ پھاڑ کر ان کی طرف لپکتا تھا یہ سانپ ہر روز اس کنویں سے نکل کر بیت اللہ کی دیواروں پر آ بیٹھتا تھا ایک روز وہ بیٹھا ہوا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑا پرندہ بھیجا وہ اسے پکڑ کر لے اڑا قریشیوں نے سمجھ لیا کہ ہمارا ارادہ مرضی مولا کے مطابق ہے لکڑیاں بھی ہمیں مل گئیں بڑھئی بھی ہمارے پاس موجود ہے سانپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے دفع کیا۔ اب انہوں نے مستقل ارادہ کر لیا کہ کعبۃ اللہ کو گرا کر نئے سرے سے بنائیں۔ سب سے پہلے ابن وہب کھڑا ہوا اور ایک پتھر کعبۃ اللہ کو گرا کر اتارا جو اس کے ہاتھ سے اڑ کر پھر وہیں جا کر نصب ہو گیا اس نے تمام قریشیوں سے خطاب کر کے کہا سنو بیت اللہ کے بنانے میں ہر شخص اپنا طیب اور پاک مال خرچ کرے۔ اس میں زنا کاری کا روپیہ سودی بیوپار کا روپیہ ظلم سے حاصل کیا ہوا مال نہ لگانا۔

حجر اسود کو رکھنے پر اہل عرب کے جنگ پر تیار ہو جانے کا واقعہ

بعض لوگ کہتے ہیں یہ مشورہ ولید بن مغیرہ نے دیا تھا اب بیت اللہ کے حصے بانٹ لئے گئے دروازہ کا حصہ بنو عبد مناف اور

زہرہ بنائیں حجر اسود اور رکن یمانی کا حصہ بنی مخزوم بنائیں۔ قریش کے اور قبائل بھی ان کا ساتھ دیں۔ کعبہ کا پچھلا حصہ بنو جمح اور سہم بنائیں۔ حطیم کے پاس کا حصہ بنو عبدالدار بن قصف اور بنو اسد بن عبدالعزی اور بنو عدی بن کعب بنائیں۔ یہ مقرر کر کے اس بنی ہوئی عمارت کو ڈھانے کے لیے چلے لیکن کسی کو ہمت نہیں پڑتی کہ اسے مسمار کرنا شروع کرے۔

آخر ولید بن مغیرہ نے کہا لو میں شروع کرتا ہوں کدال لے کر اوپر چڑھ گئے اور کہنے لگے اے اللہ تجھے خوب علم ہے کہ ہمارا ارادہ برا نہیں ہم تیرے گھر کو اجاڑنا نہیں چاہتے بلکہ اس کے آباد کرنے کی فکر میں ہیں۔ یہ کہہ کر کچھ حصہ دونوں رکن کے کناروں کا گرایا قریشیوں نے کہا بس اب چھوڑ دو اور رات بھر کا انتظار کرو اگر اس شخص پر کوئی وبال آ جائے تو یہ پتھر اسی جگہ پر لگا دینا اور خاموش ہو جانا اور اگر کوئی عذاب نہ آئے تو سمجھ لینا کہ اس کا گرانا اللہ کو ناپسند نہیں پھر کل سب مل کر اپنے اپنے کام میں لگ جانا چنانچہ صبح ہوئی اور ہر طرح خیریت رہی اب سب آ گئے اور بیت اللہ کی اگلی عمارت کو گرا دیا یہاں تک کہ اصلی نیو یعنی بناء ابراہیمی تک پہنچ گئے یہاں سبز رنگ کے پتھر تھے کے ہلنے کے ساتھ ہی تمام مکہ کی زمین ہلنے لگی تو انہوں نے سمجھ لیا کہ انہیں جدا کر کے اور پتھر ان کی جگہ لگانا اللہ کو منظور نہیں اس لئے ہمارے بس کی بات نہیں اس ارادے سے باز رہے اور ان پتھروں کو اسی طرح رہنے دیا۔

پھر ہر قبیلہ نے اپنے اپنے حصہ کے مطابق علیحدہ علیحدہ پتھر جمع کیے اور عمارت بنی شروع ہوئی یہاں تک کہ باقاعدہ جنگ کی نوبت آ گئی فرقے آپس میں کھچ گئے اور لڑائی کی تیاریاں میں مشغول ہو گئے بنو عبدالدار اور بنو عدی نے ایک طشتری میں خون بھر کر اس میں ہاتھ ڈبو کر حلف اٹھایا کہ سب کٹ مریں گے لیکن حجر اسود کسی کو نہیں رکھنے دیں گے اسی طرح چار پانچ دن گزر گئے پھر قریش مسجد میں جمع ہوئے کہ آپس میں مشورہ اور انصاف کریں۔

نبی کریم ﷺ کی حکمت و دانائی نے سب قبائل کے دل جیت لئے

تو ابوامیہ بن مغیرہ نے جو قریش میں سب سے زیادہ معمر اور عقلمند تھے کہا سنو لوگو تم اپنا منصف کسی کو بنا لو وہ جو فیصلہ کرے سب منظور کر لو۔ لیکن پھر منصف بنانے میں بھی اختلاف ہوگا اس لئے ایسا کرو کہ اب جو سب سے پہلے یہاں مسجد میں آئے وہی ہمارا منصف۔ اس رائے پر سب نے اتفاق کر لیا۔ اب منتظر ہیں کہ دیکھیں سب سے پہلے کون آتا ہے؟ پس سب سے پہلے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ آپ کو دیکھتے ہی یہ لوگ خوش ہو گئے اور کہنے لگے ہمیں آپ کا فیصلہ منظور ہے ہم آپ کے حکم پر رضامند ہیں۔ یہ تو امین ہیں یہ تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

پھر سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ آپ کو کہہ سنایا آپ نے فرمایا جاؤ کوئی موٹی اور بڑی سی چادر لاؤ وہ لے آئے۔ آپ نے حجر اسود اٹھا کر اپنے دست مبارک سے اس میں رکھا پھر فرمایا ہر قبیلہ کا سردار آئے اور اس کپڑے کا کونہ پکڑ لے اور اس طرح ہر ایک حجر اسود کے اٹھانے کا حصہ دار بنے اس پر سب لوگ بہت ہی خوش ہوئے اور تمام سرداروں نے اسے تھام کر اٹھا لیا۔ جب اس کے رکھنے کی جگہ تک پہنچے تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے کر اپنے ہاتھ سے اسی جگہ رکھ دیا اور وہ نزاع و اختلاف بلکہ جدال و قتال رفع ہو گیا اور اس طرح اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اپنے گھر میں اس

مبارک پتھر کو نصب کرایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے سے پہلے قریش آپ کو امین کہا کرتے تھے۔ اب پھر اوپر کا حصہ بنا اور کعبۃ اللہ کی عمارت تمام ہوئی ابن اسحاق مورخ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کعبہ اٹھارہ ہاتھ کا تھا۔ قباطی کا پردہ چڑھایا جاتا تھا پھر چادر کا پردہ چڑھنے لگا۔ ریشمی پردہ سب سے پہلے حجاج بن یوسف نے چڑھایا۔ کعبہ کی یہی عمارت رہی یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی ابتدائی زمانہ میں ساٹھ سال کے بعد یہاں آگ لگی اور کعبہ جل گیا۔ یہ یزید بن معاویہ کی ولایت کا آخری زمانہ تھا اور اس نے ابن زبیر کا مکہ میں محاصرہ کر رکھا تھا۔ ان دنوں میں خلیفہ مکہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے جو حدیث سنی تھی اسی کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا پر بیت اللہ کو گرا کر ابراہیمی قواعد پر بنایا حطیم اندر شامل کر لیا، مشرق ومغرب دو دروازے رکھے ایک اندر آنے کا دوسرا باہر جانے کا اور دروازوں کو زمین کے برابر رکھا آپ کی امارت کے زمانہ تک کعبۃ اللہ یونہی رہا یہاں تک کہ ظالم حجاج کے ہاتھوں آپ شہید ہوئے۔ اب حجاج نے عبدالملک بن مروان کے حکم سے کعبہ کو پھر توڑ کر پہلے کی طرح بنالیا۔

استخارہ کر کے بیت اللہ کی تعمیر کرنے کا واقعہ

صحیح مسلم شریف میں یزید بن معاویہ کے زمانہ میں جب کہ شامیوں نے مکہ شریف پر چڑھائی کی اور جو ہونا تھا وہ ہوا۔ اس وقت حضرت عبداللہ نے بیت اللہ کو یونہی چھوڑ دیا۔ موسم حج کے موقع پر لوگ جمع ہوئے انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا بعد ازاں آپ نے لوگوں سے مشورہ لیا کہ کیا کعبۃ اللہ سارے کو گرا کر نئے سرے سے بنائیں یا جو ٹوٹا ہوا ہے اسکی اصلاح کر لیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا میری رائے یہ ہے کہ آپ جو ٹوٹا ہوا ہے اسی کی مرمت کر دیں باقی سب پرانا ہے رہنے دیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کا گھر جل جاتا تو وہ تو خوش نہ ہوتا جب تک اسے نئے سرے سے نہ بناتا پھر تم اپنے رب عزوجل کے گھر کی نسبت اتنی کمزور رائے کیوں رکھتے ہو؟ اچھا میں تین دن تک اپنے رب سے استخارہ کروں گا پھر جو سمجھ میں آئے گا وہ کروں گا۔ تین دن کے بعد آپ کی رائے یہی ہوئی کہ باقی ماندہ دیواریں بھی توڑی جائیں اور از سر نو کعبہ کی تعمیر کی جائے چنانچہ یہ حکم دے دیا لیکن کعبے کو توڑنے کی کسی کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔ ڈر تھا کہ جو پہلے توڑنے کے لیے چڑھے گا اس پر عذاب نازل ہوگا لیکن ایک باہمت شخص چڑھ گیا اور اس نے ایک پتھر توڑا۔

جب لوگوں نے دیکھا کہ اسے کچھ ایذاء نہیں پہنچی تو اب ڈھانا شروع کیا اور زمین تک برابر یکساں صاف کر دیا اس وقت چاروں طرف ستون کھڑے کر دیئے تھے اور ایک کپڑا تان دیا تھا۔ اب بناء بیت اللہ شروع ہوئی۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر لوگوں کا کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا اور میرے پاس خرچ بھی ہوتا جس میں بنا سکوں تو حطیم میں سے پانچ ہاتھ بیت اللہ میں لے لیتا اور کعبہ کے دو دروازے کرتا ایک آنے کا اور ایک جانے کا حضرت عبداللہ نے یہ روایت بیان کر کے فرمایا اب لوگوں کے کفر کا زمانہ قریب کا نہیں رہا ان سے خوف جاتا رہا اور خزانہ بھی معمور ہے میرے پاس کافی روپیہ ہے پھر کوئی وجہ نہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا پوری نہ کروں چنانچہ

پانچ ہاتھ حطیم اندر لے لی اور اب جو دیوار کھڑی کی تو ٹھیک ابراہیمی بنیاد نظر آنے لگی جو لوگوں نے اپنی آنکھوں دیکھ لی اور اسی پر دیوار کھڑی کی بیت اللہ کا طول اٹھارہ ہاتھ تھا اب جو اس میں پانچ ہاتھ اور بڑھ گیا تو چھوٹا ہو گیا اس لیے طول میں دس ہاتھ اور بڑھایا گیا اور دو دروازے بنائے گئے ایک اندر آنے کا دوسرا باہر جانے کا ابن زبیر کی شہادت کے بعد حجاج بن عبدالملک کو لکھا اور ان سے مشورہ لیا کہ اب کیا کیا جائے؟ یہ بھی لکھ بھیجا کہ مکہ شریف کے عادلوں نے دیکھا ہے ٹھیک حضرت ابراہیم کی نیو پر کعبہ تیار ہوا ہے لیکن عبدالملک نے جواب دیا کہ طول کو تو باقی رہنے دو اور حطیم کو باہر کر دو اور دوسرا دروازہ بند کر دو۔

حجاج نے اس حکم کے مطابق کعبہ کو تڑوا کر پھر اسی بنا پر بنا دیا لیکن سنت طریقہ یہی تھا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کی بناء کو باقی رکھا جاتا اس لئے کہ حضور علیہ السلام کی چاہت یہی تھی لیکن اس وقت آپ کو یہ خوف تھا کہ لوگ بدگمانی نہ کریں ابھی نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں لیکن یہ حدیث عبدالملک بن مروان کو نہیں پہنچی تھی اس لئے انہوں نے اسے تڑوا دیا جب انہیں حدیث پہنچی تو رنج کرتے تھے اور کہتے تھے کاش کہ ہم یونہی رہنے دیتے اور نہ تڑاتے۔

چنانچہ صحیح مسلم شریف کی ایک اور حدیث میں ہے کہ حارث عبیداللہ جب ایک وفد میں عبدالملک بن مروان کے پاس پہنچے تو عبدالملک نے کہا میرا خیال ہے کہ ابوحبیب یعنی عبداللہ بن زبیر نے (اپنی خالہ) حضرت عائشہ سے یہ حدیث سنی ہو گی حارث نے کہا ضرور سنی تھی خود میں نے بھی ام المومنین سے سنا ہے پوچھا تم نے کیا سنا ہے؟ کہا میں نے سنا ہے آپ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا کہ عائشہ تیری قوم نے بیت اللہ کو تنگ کر دیا۔ اگر تیری قوم کا زمانہ شرک کے قریب نہ ہوتا تو میں نئے سرے سے ان کی کمی کو پورا کر دیتا لیکن آ میں تجھے اصلی نیو بتا دوں شاید کسی وقت تیری قوم پھر اسے اس کی اصلیت پر بنانا چاہے تو آپ نے حضرت صدیقہ کو حطیم میں سے قریباً سات ہاتھ اندر داخل کرنے کو فرمایا اور فرمایا میں اس کے دروازے بنا دیتا ایک آنے کے لیے اور دوسرا جانے کے لیے اور دونوں دروازے زمین کے برابر رکھتا ایک مشرق رخ رکھتا دوسرا مغرب رخ جانتی بھی ہو کہ تمہاری قوم نے دروازے کو اتنا اونچا کیوں رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خبر نہیں فرمایا محض اپنی اونچائی اور بڑائی کے لیے کہ جسے چاہیں اندر جانے دیں اور جسے چاہیں داخل نہ ہونے دیں جب کوئی شخص اندر جانا چاہتا تو اسے اوپر سے دھکا دے دیتے وہ گر پڑتا اور جسے داخل کرنا چاہتے اسے ہاتھ تھام کر اندر لے لیتے۔

عبدالملک نے کہا اسے حارث خود سنا ہے تو تھوڑی دیر تک تو عبدالملک اپنی لکڑی ٹکائے سوچتے رہے پھر کہنے لگے کاش کہ میں اسے یونہی چھوڑ دیتا صحیح مسلم شریف کی ایک اور حدیث میں ہے کہ عبدالملک بن مروان نے ایک مرتبہ طواف کرتے ہوئے حضرت عبداللہ کو کوس کر کہا کہ وہ حضرت عائشہ پر اس حدیث کا بہتان باندھتا تھا تو حضرت حارث نے روکا اور شہادت دی کہ وہ سچے تھے میں نے بھی حضرت صدیقہ سے یہ سنا ہے اب عبدالملک افسوس کرنے لگے اور کہنے لگے اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو میں ہرگز اسے نہ توڑتا۔

قاضی عیاض اور امام نووی نے لکھا ہے خلیفہ ہارون رشید نے حضرت امام مالک سے پوچھا تھا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں پھر کعبہ کو حضرت ابن زبیر کے بنائے ہوئے کے مطابق بنا دوں، امام مالک نے فرمایا آپ ایسا نہ کیجئے ایسا نہ ہو کہ کعبہ

بادشاہوں کا ایک کھلونا بن جائے جو آئے اپنی طبیعت کے مطابق توڑ پھوڑ کرتا رہے چنانچہ خلیفہ اپنے ارادے سے باز رہے کہا بات ٹھیک بھی معلوم ہوتی ہے کہ کعبہ کو بار بار چھیڑنا ٹھیک نہیں۔

سیاہ فام حبشی کا کعبہ کو خراب کرنے کا واقعہ

بخاری ومسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا ایک حبشی پھر خراب کرے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں وہ سیاہ فام ایک ایک پتھر الگ الگ کردے گا اس کا غلاف لے جائے گا اور اس کا خزانہ بھی وہ ٹیڑھے ہاتھ پاؤں والا اور گنجا ہوگا میں دیکھ رہا ہوں کہ گویا وہ کدال بجا رہا ہے اور برابر ٹکڑے کر رہا ہے غالباً یہ ناشدنی واقعہ (جس کے دیکھنے سے ہمیں محفوظ رکھے) یاجوج ماجوج کے نکل چکنے کے بعد ہوگا۔ صحیح بخاری شریف کی ایک حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی بیت اللہ شریف کا حج وعمرہ کروگے۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل اپنی دعا میں کہتے ہیں کہ ہمیں مسلمان بنالے یعنی مخلص بنالے مطیع بنالے موجود ہر شر سے بچا۔ ریاکاری سے محفوظ رکھ خشوع وخضوع عطا فرما۔

حضرت سلام بن ابی مطیع فرماتے ہیں مسلمان تو تھے ہی لیکن اسلام کی ثابت قدمی طلب کرتے ہیں جس کے جواب میں ارشاد باری ہوا قد فعلت میں نے تمہاری یہ دعا قبول فرمائی پھر اپنی اولاد کے لیے بھی یہی دعا کرتے ہیں جو قبول ہوتی ہے بنی اسرائیل بھی آپ کی اولاد میں ہیں اور عرب بھی قرآن میں ہے آیت (وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ) 7۔ الاعراف: 159) یعنی موسیٰ کی قوم میں ایک جماعت حق عدل پر تھی لیکن روانی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب کے لیے یہ دعا گو عام طور پر دوسروں پر بھی مشتمل ہو اس لیے کہ اس کے بعد دوسری دعا میں ہے کہ ان میں ایک رسول بھیج اور اس رسول سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں چنانچہ یہ دعا بھی پوری ہوئی جیسے فرمایا آیت (ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم) لیکن اس سے آپ کی رسالت خاص نہیں ہوتی بلکہ آپ کی رسالت عام ہے عرب عجم سب کے لیے جیسے آیت (قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا) 7۔ الاعراف:158) کہ دو کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ ان دونوں نبیوں کی یہ دعا جیسی ہے ایسی ہی ہر متقی کی دعا ہونی چاہئے۔ جیسے قرآنی تعلیم ہے کہ مسلمان یہ دعا کریں آیت (رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا) 25۔ الفرقان: 74) اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کی دلیل ہے انسان یہ چاہے کہ میری اولاد میرے بعد بھی اللہ کی عابد رہے۔ اور جگہ اس دعا کے الفاظ یہ ہیں آیت (وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ) 14۔ ابراہیم:35) اے اللہ مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انسان کے مرتے ہی اس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں مگر تین کام جاری رہتے ہیں صدقہ، علم جس سے نفع حاصل کیا جائے اور نیک اولاد جو دعا کرتی رہے (مسلم) پھر آپ دعا کرتے ہیں کہ ہمیں مناسک دکھا یعنی احکام وذبح وغیرہ سکھا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کو لے کر کعبہ کی عمارت پوری ہو جانے کے بعد صفا پر آتے ہیں پھر مروہ پر جاتے ہیں اور فرماتے ہیں یہ شعائر اللہ ہیں پھر منیٰ کی طرف لے چلے عقبہ پر شیطان درخت کے پاس کھڑا ہوا ملا تو فرمایا تکبیر پڑھ کر اسے کنکر مارو۔ ابلیس یہاں سے بھاگ کر جمرہ وسطی کے پاس جا کھڑا ہوا۔ یہاں بھی اسے کنکریاں ماریں تو یہ خبیث ناامید ہو کر چلا گیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ حج کے احکام میں کچھ دخل دے لیکن موقع نہ ملا اور مایوس ہو گیا یہاں سے آپ کو مشعر الحرام میں لائے پھر عرفات میں پہنچایا پھر تین پوچھا کہو سمجھ لیا۔ آپ نے فرمایا ہاں دوسری روایت میں تین جگہ شیطان کو کنکریاں مارنی مروی ہیں اور یہ شیطان کو سات سات کنکریاں ماری ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

قبلہ کی تبدیلی کا واقعہ

صحیح بخاری شریف میں حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی لیکن خود آپ کی چاہت یہ تھی کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ شریف ہو۔ چنانچہ اب حکم آ گیا اور آپ نے عصر کی نماز اس کی طرف ادا کی۔ آپ کے ساتھ کے نمازیوں میں سے ایک شخص کسی اور مسجد میں پہنچا، وہاں جماعت رکوع میں تھی، اس نے ان سے کہا اللہ کی قسم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف نماز پڑھ کر ابھی آ رہا ہوں۔ جب ان لوگوں نے سنا تو اسی حالت میں وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے، اب بعض لوگوں نے یہ کہا کہ جو لوگ اگلے قبلہ کی طرف نمازیں پڑھتے ہوئے شہید ہو چکے ہیں ان کی نمازوں کا کیا حال ہے۔ تب یہ فرمان نازل ہوا کہ (وما کان اللہ) الخ یعنی اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہ کرے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ "جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے تو آپ اکثر آسمان کی طرف نظریں اٹھاتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے منتظر تھے یہاں تک کہ آیت (قد نری) الخ یعنی اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہ کرے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے تو آپ اکثر آسمان کی طرف نظریں اٹھاتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے منتظر تھے یہاں تک کہ آیت جس پر فرمان (ما کان اللہ) الخ نازل ہوا اور ان کی نمازوں کی طرف سے اطمینان ہوا۔ اب بعض بیوقوف اہل کتاب نے قبلہ کے بدلے جانے پر اعتراض کیا، جس پر یہ آیتیں (سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ) الخ نازل ہوئیں "شروع ہجرت کے وقت مدینہ شریف میں آپ کو بیت المقدس کی طرف نمازیں ادا کرنے کا حکم ہوا تھا۔ یہود اس سے خوش تھے لیکن آپ کی چاہت اور دعا قبلہ ابراہیمی کی تھی۔ آخر جب یہ حکم نازل ہوا تو یہودیوں نے جھٹ سے اعتراض جڑ دیا۔ جس کا جواب ملا کہ مشرق و مغرب اللہ ہی کے ہیں۔

اس مضمون کی اور بھی بہت سی روایتیں ہیں خلاصہ یہ ہے کہ مکہ شریف میں آپ دونوں رکن کے درمیان نماز پڑھتے تھے تو آپ کے سامنے کعبہ ہوتا تھا اور بیت المقدس کے صخرہ کی طرف آپ کا منہ ہوتا تھا، لیکن مدینہ جا کر یہ معاملہ مشکل ہو گیا۔ دونوں جمع نہیں ہو سکتے تھے تو وہاں آپ کو بیت المقدس کی طرف نماز ادا کرنے کا حکم قرآن میں نازل ہوا تھا یا دوسری وحی کے ذریعہ یہ حکم ملا تھا۔ بعض بزرگ تو کہتے ہیں یہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہادی امر تھا اور مدینہ آنے کے بعد کئی ماہ تک اسی طرف

آپ نمازیں پڑھتے رہے گو چاہت اور تھی۔ یہاں تک کہ پروردگار نے بیت العتیق کی طرف منہ پھیرنے کو فرمایا اور آپ نے اس طرف منہ کر کے پہلے نماز عصر پڑھی اور پھر لوگوں کو اپنے خطبہ میں اس امر سے آگاہ کیا۔ بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ یہ ظہر کی نماز تھی۔ حضرت ابوسعید بن معلی فرماتے ہیں "میں نے اور میرے ساتھی نے اول اول کعبہ کی طرف نماز پڑھی ہے اور ظہر کی نماز تھی" بعض مفسرین وغیرہ کا بیان ہے کہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب قبلہ بدلنے کی آیت نازل ہوئی۔

دو قبلوں والی مسجد کا واقعہ

اس وقت آپ مسجد بنی سلمہ میں ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے، دو رکعت ادا کر چکے تھے پھر باقی کی دو رکعتیں آپ نے بیت اللہ شریف کی طرف پڑھیں، اسی وجہ سے اس مسجد کا نام ہی مسجد ذو قبلتین یعنی دو قبلوں والی مسجد ہے۔

حضرت نویلہ بنت مسلم فرماتی ہیں کہ ہم ظہر کی نماز میں تھے جب ہمیں یہ خبر ملی اور ہم نماز میں ہی گھوم گئے۔ مرد عورتوں کی جگہ آ گئے اور عورتیں مردوں کی جگہ جا پہنچیں۔ ہاں اہل قبا کو دوسرے دن صبح کی نماز کے وقت یہ خبر پہنچی بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے۔ اچانک کسی آنے والے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رات کو حکم قرآنی نازل ہوا اور کعبہ کی طرف متوجہ ہونے کا حکم ہو گیا۔ چنانچہ ہم لوگ بھی شام کی طرف سے منہ ہٹا کر کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ناسخ کے حکم کا لزوم اسی وقت ہوتا ہے۔ جب اس کا علم ہو جائے گو وہ پہلے ہی پہنچ چکا ہو۔ اس لئے کہ ان حضرات کو عصر مغرب اور عشا کو لوٹانے کا حکم نہیں ہوا۔

غلاف کعبہ کی مختصر تاریخی جزئیات

غلاف کعبہ اور اس کی ابتداء

غلاف کعبہ کی رسم کوئی نئی رسم نہیں بلکہ قبل البعثت تبابعہ یمن سے اس کا آغاز ہوا اور شاہان یمن میں سے اسعد نامی ایک بادشاہ نے جو تبع الحمیری کے لقب سے مشہور تھا سب سے پہلے کعبہ مطہرہ کو غلاف پہنایا۔ ہم سب سے پہلے اس بادشاہ یمن کے متعلق کچھ تاریخی معلومات ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اس کے بعد عہد جاہلیت میں غلاف کعبہ کا دوسرا دور تاریخ کی روشنی میں بیان کریں گے۔ پھر عہد رسالت میں عہد خلافت راشدہ میں کعبہ کو لباس پہنانے کا تذکرہ تاریخی اعتبار سے کریں گے۔ خلافت راشدہ کے بعد آنے والے ادوار میں مثلاً خلفاء عباسیہ، ان کے بعد سلاطین مصر اور سلاطین آل عثمان کے عہد میں غلاف کعبہ کی تاریخ اختصار کے ساتھ پیش کریں گے۔

نہایت مختصر وقت بلکہ چند گھنٹوں میں ہم نے یہ مواد شائقین کرام کے لیے زیارت غلاف کعبہ کی تقریب سعید کے موقعہ پر مہیا کیا ہے۔ اگر بالغ نظر حضرات اس میں کوئی کمی محسوس کریں تو ہم اس کے لیے پہلے سے معذرت خواہ ہیں۔

تبع ابو كرب تبان اسعد، ملك اليمن

شاہان یمن میں ایک بادشاہ تبع ابو کرم تبان اسعد گزرا ہے۔ یمن کا ہر بادشاہ تبع کہلاتا تھا جیسے زمانہ ماقبل میں فارس کے ہر

بادشاہ کو کسریٰ اور مصر کے ہر بادشاہ کو فرعون کہا جاتا تھا۔ فراعنہ مصر کی طرح تبابعہ یمن تاباں ملک یمن ہوتے تھے۔ اسعد نامی بادشاہ یمن قبیلہ حمیری سے تھا اسی لیے اسے تبع الحمیری سے یاد کیا جاتا ہے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ قبیلہ بنی عدی بن نجار کے کسی یہودی مذہب رکھنے والے شخص نے جو مدینہ کا باشندہ تھا اصحاب تبع میں سے کسی آدمی پر زیادتی کیا اور اسے معمولی سی بات پر قتل کر دیا۔ اس بنا پر تبع ان یہودیوں سے قتال کرتا رہا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ تبع ابھی یہودیوں کے قتال میں مصروف تھا کہ اس کے پاس بنی قریظہ کے احبار یہود میں سے دو حبر (یعنی عالم) آئے جو اپنے علم میں بڑے راسخ تھے۔ انہوں نے سنا تھا کہ تبع مدینہ اور مدین کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے کے در پے ہیں۔ ان دونوں نے اس سے کہا کہ اے بادشاہ! تو ایسا نہ کر۔ اگر تو اپنے اس ارادہ سے باز نہ آیا تو ہمیں خوف ہے کہ تیرے اس ارادہ فاسدہ کے بروئے کار آنے سے پہلے کہیں تجھ پر سخت عذاب نہ آ جائے۔ تبع نے کہا یہ کیوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ شہر مدینہ اس نبی آخر الزمان کا مقام ہجرت ہے جو اس حرم سے قبیلہ قریش سے پیدا ہوگا اور مدینہ اس کا دار اور جائے قرار رہے گا۔ تبع یہ سن کر اپنے ارادہ سے باز آ گیا اور اس نے سوچا کہ یہ دونوں اہل علم ہیں۔ ان دونوں کی باتیں بھی اسے بہت پسند آئیں اور وہ ان دونوں کا دین اختیار کر کے مدینہ سے واپس چلا گیا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ تبع اور اس کی ساری قوم بتوں کے پجاری تھے۔ تبع مدینہ سے یمن کی طرف جاتے ہوئے مکہ کی طرف متوجہ ہوا۔ کیونکہ اس کا راستہ ہی مکہ کی طرف سے تھا جب وہ عسفان اور امج کے درمیان پہنچا تو اس کے پاس ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن معزر بن نزار بن سعد بن عدنان کے قبیلے کے چند افراد آئے اور وہ کہنے لگے کہ اے بادشاہ! کیا ہم ایک ایسے گھر کی طرف تیری رہنمائی نہ کریں جو اموال کثیرہ کا مخزن ہے۔ آپ سے پہلے تمام بادشاہ اس کی طرف سے غافل رہے۔ اس میں موتی، زبرجد، یاقوت اور سونا چاندی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ تبع نے کہا کیوں نہیں! آپ ضرور میری راہنمائی کیجیے۔ انہوں نے کہا وہ ایک گھر ہے مکہ میں، مکے والے اس کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے قریب اپنے مذہب کے مطابق عبادت کے طریقے بجالاتے ہیں۔ قبیلہ بنی ہذیل کے جن لوگوں نے اسے یہ مشورہ دیا تھا وہ چاہتے یہ تھے کہ تبع کسی طرح ہلاک ہو جائے کیونکہ وہ جان چکے تھے کہ جس بادشاہ نے بھی بیت اللہ شریف پر لشکر کشی کی وہ ضرور ہلاک ہو گیا۔ تبع ان لوگوں کے مشورہ کے مطابق عمل کرنے کے لیے جب تیار ہو گیا تو اس نے ان دونوں یہودی عالموں کے پاس پیغام بھیجا اور اس بارے میں ان سے دریافت کیا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جن لوگوں نے آپ کو یہ مشورہ دیا ہے وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ آپ اور آپ کا تمام لشکر ہلاک ہو جائے۔ خدا کی قسم! ہم تمام روئے زمین میں اس کے سوا کوئی ایسا گھر نہیں جانتے جسے اللہ عزوجل نے اپنی ذات پاک کی طرف منسوب ہونے کا شرف بخشا ہو۔ اگر آپ نے ان کے مشورہ پر عمل کیا تو یقیناً آپ اور آپ کے تمام ساتھی ہلاک ہو کر رہ جائیں گے۔ پھر تبع نے ان یہودی عالموں سے دوبارہ سوال کیا کہ اگر بالفرض میں بیت اللہ پر حاضر ہوں تو مجھے وہاں کیا کرنا چاہیے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ وہی کام کریں جو وہاں جا کر بیت اللہ کے آداب بجالانے والے کرتے ہیں۔ آپ وہاں طواف کعبہ کریں۔ اس کی تعظیم و تکریم بجالائیں اور اپنا سر منڈائیں۔ اور وہاں سے واپس آنے تک برابر عاجزی کرتے رہیں۔ اس کے بعد تبع نے ان دونوں یہودی عالموں سے پوچھا کہ آپ خود ایسا کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم وہ

بے شک ہمارے جدِ امجد ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا گھر ہے اور وہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے ہم نے آپ کو بتایا۔ مگر بات یہ ہے کہ اس زمانہ میں جن لوگوں کا وہاں قبضہ ہے وہ ہمارے اور اس بیت اللہ کے درمیان حائل ہیں۔ انہوں نے کعبہ کے گرد و پیش بت نصب کیے ہوئے ہیں اور وہ خدا کے گھر کے نزدیک ان بتوں کے لیے جانوروں کا خون بہاتے ہیں۔ وہ لوگ اکثر اہل شرک ہیں اور شرک کی نجاست میں مبتلا ہیں۔ تبع ان کی نصیحت کو خوب سمجھا اور اسے ان کی باتوں کا پورا یقین ہوگیا۔ قبیلہ بنی ہزیل کے اس گروہ کو بلا کر اس نے ان کے ہاتھ پاوں کاٹ دیئے۔ پھر کعبہ کی حاضری دی۔ طواف کعبہ کیا اور حرم کعبہ کے نزدیک قربانی کی۔ اپنا سر منڈایا اور چھ دن مکہ میں قیام کیا۔ ان ایام میں وہ بہت سے جانور ذبح کر کے مکہ والوں کو کھلاتا رہا اور شہد وغیرہ پلا کر ان کی خاطر مدارات کرتا رہا۔ انہی دنوں اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کو غلاف پہنا رہا ہے۔ پہلے اس نے چمڑے کا موم غلاف پہنایا۔ پھر اس نے خواب دیکھا کہ وہ اچھا لباس پہنا رہا ہے۔ تو اس نے معافر کے کپڑوں کا بنا ہوا پہلے سے اچھا لباس خانہ کعبہ کو پہنایا۔ پھر تیسری مرتبہ اس نے خواب میں دیکھا کہ میں اس سے بھی اچھا لباس خانہ کعبہ کو پہنا رہا ہوں۔ چنانچہ اس نے بیدار ہونے کے بعد ایک خاص قسم کا قیمتی کپڑا جو اس زمانہ میں رانوں پر پہنا جاتا تھا جس کو ملاء کہتے ہیں اور بہترین یمنی چادروں کا لباس پہنایا۔ اور تبع لوگوں کے گمان کے موافق وہ پہلا شخص ہے جس نے خانہ کعبہ کو غلاف پہنایا اور اپنے حکام کو اس کی وصیت کی جو قبیلہ بنی جرہم سے تھے اور ان سب کو امر کیا کہ وہ خانہ کعبہ کو ہمیشہ پاک صاف رکھیں۔ کسی قسم کا خون اور مردار اور کسی قسم کی آلائش و نجاست اس کے قریب نہ آنے پائے۔ تبع نے خانہ کعبہ کا ایک دروازہ بھی تعمیر کر دیا اور اس کی ایک کنجی بھی بنا دی۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ ملک تبع یہ سب کام کر کے اپنے ساتھیوں، تمام لشکروں اور دونوں یہودی عالموں کو ساتھ لے کر اپنے ملک یمن کی طرف متوجہ ہوا۔ جب اس میں داخل ہوا تو اس نے اپنی قوم کو بھی اپنے دین میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ سب نے انکار کر دیا اور وہ آگ کی طرف اپنا مقدمہ لے گئے۔ ابراہیم بن محمد بن طلحہ کا بیان ہے کہ تبع جب یمن کے قریب آیا اور اس نے اپنے ملک میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو قبیلہ حمیر اس کی راہ میں حائل ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ جب تم نے ہمارے دین کو چھوڑ دیا تو اب تم ہم پر داخل نہیں ہو سکتے۔ تبع نے ان کو اپنے دین کی طرف بلایا اور کہا کہ یہ تمہارے دین سے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم آگ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کرتے ہیں۔ تبع راضی ہوگیا۔ یمن میں ایک آگ تھی جس کے متعلق اہل یمن کا اعتقاد تھا کہ وہ باہمی اختلافات اور مقدمات کا فیصلہ کر دیتی ہے۔ ظالم کو پکڑ لیتی ہے اور مظلوم کو نقصان نہیں دیتی۔ قوم حمیر کے لوگ اپنے بتوں اور باطل معبودوں کے ساتھ میدان میں آئے اور وہ دونوں یہودی عالم بھی اپنے مصاحف کو اپنی گردنوں میں لٹکائے ہوئے حاضر ہو گئے۔ سب لوگ اس جگہ بیٹھ گئے جہاں سے آگ باہر نکلتی تھی۔ اچانک آگ نکلی جب لوگوں کی طرف بڑھی تو لوگ بھاگنے لگے۔ تبع نے تمام لوگوں کو جھڑکا اور کہا کہ سب ٹھہرے رہیں۔ لوگ ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ آگ نے سب لوگوں کو ڈھانک لیا۔ بتوں کو اور تمام باطل معبودوں کو ان سب لوگوں کو جو بت لے کر آئے تھے، آگ نے جلا دیا اور وہ دونوں یہودی عالم اپنی گردنوں میں اپنے صحیفے لٹکائے ہوئے اس آگ کی لپیٹ سے باہر نکل آئے۔ ان کی پیشانیاں عرق آلود تھیں مگر آگ نے انہیں کسی قسم کا ضرر نہیں پہنچایا تھا۔ یہ واقعہ دیکھ کر قبیلہ حمیر کے تمام لوگوں نے ان یہودی عالموں کا مذہب اختیار کر لیا۔

اسی وجہ سے یمن میں یہودیت نے جڑ پکڑی۔ ہم نے اس حدیث کی تفسیر میں جو نبی ﷺ سے وارد ہوئی "لاتسبوا تبعا فانہ قد کان اسلم" ہم نے ذکر کیا کہ سہیلی فرماتے ہیں کہ معمر نے ہمام بن منبہ سے روایت کی۔ وہ حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشادفرمایا "لا تسبوا اسعد الحميرى فانه اول من كسا الكعبة" "تم اسعد حمیری کو برانہ کہو کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے کعبہ کوغلاف پہنایا۔"

سہیلی فرماتے ہیں کہ جب ان دونوں یہودی عالموں نے ملک تبع کورسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے کی خوشخبری سنائی تو ملک تبع نے یہ شعر کہے۔ شهدت على احمد انه رسول من الله بارى النسم

۔"میں اس بات پر شاہد ہوں کہ احمد مجتبیٰ ﷺ اس اللہ کے رسول ہیں جو تمام جانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔"

۔فلو مد عمرى الى عمره لكنت وزير اله وابن عم

۔"اگر میری عمر رسول اللہ ﷺ کے زمانہ تک دراز ہوئی تو میں ان کا بوجھ اُٹھاؤں گا اور چچا زادوں کی طرف ان کی مدد کروں گا۔"

۔وجاهدت بالسيف اعدائه وخرجت عن صدره كل هم

۔"اورتلوار لے کر میں ان کے دشمنوں سے لڑوں گا اوران کے سینے سے ہر قسم کے رنج والم کو دُور کردوں گا۔"

سہیلی کہتے ہی کہ انصارتوارث کے ساتھ ان اشعار کو محفوظ کرتے چلے آئے اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس یہ شعر تھے۔

"سہیلی نے کہا کہ ابن ابی الدنیا محدث کتاب القبور میں لکھتے ہیں کہ صنعاء میں ایک قبر کھودی گئی۔ "اس میں دوعورتیں پائی گئیں۔ ان کے ساتھ چاندی کی ایک تختی تھی جس پر سونے کے پانی سے لکھا ہوا تھا یہ قبر لمیس اور حُبی کی ہے جو دونوں ملک تبع کی بیٹیاں ہیں۔ وہ دونوں اس حال میں مری ہیں کہ وہ شہادت دیتی تھیں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اوراس کا کوئی شریک نہیں۔ اوراسی شہادت پران سے پہلے نیک لوگوں کی موت واقع ہوئی ہے۔ (البدایہ والنہایہ مصری)

غلافِ کعبہ کا ایک دُوسرا دَور

علامہ ارزقی فرماتے ہیں کہ سعید ابن ابی سالب ابن مُلکیہ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ کعبہ کے لیے مختلف لباس بطور ہدایا بھیجے جاتے تھے۔ جب لباس بوسیدہ ہو جاتا تھا تو اسے اتارنے کے بجائے اس پر دوسرا غلاف چڑھا دیا جاتا تھا اور زمانہ جاہلیت میں (عہد رسالت سے قبل تمام قریش قصی ابن کلاب کے وقت سے لے کر ابوربیعہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن مخزومہ کے زمانہ تک) خانہ کعبہ کی غلاف پوشی کے سلسلہ میں باہمی تعاون کرتے تھے۔ اور ہر قبیلہ پر اس کی حسب استطاعت ایک رقم مقرر کردیتے تھے۔ جب ابوربیعہ کا دور آیا تو چونکہ وہ ایک متمول اور بہت بڑا تاجر تھا۔ اس نے قریش سے کہا کہ ایک سال صرف تنہا میں غلاف کعبہ بناؤں گا اور ایک سال تمام قریش مشترکہ طور پر یہ خدمت انجام دیتے رہیں۔ ابوربیعہ کی حیات تک یہی دستور جاری رہا۔ چنانچہ قریش نے اس کا نام العدل رکھ دیا۔ عدل کے معنی برابری کے ہیں یعنی لباس پوشانی کعبہ کے

بارہ میں اس نے اپنی ایک ذات کو تمام قریش کے برابر قرار دیا۔اس لیے اس کی اولاد کو بنوالعدل کہا جاتا تھا۔

عہدِ رسالت ﷺ میں غلافِ کعبہ

علامہ ارزقی کا دوسرا بیان ہے کہ مجھے محمد بن یحیٰی نے بروایت مورخ واقدی خبر دی وہ اسمٰعیل بن ابراہیم بن ابی حبشہ سے روایت کرتے ہیں اور اسمٰعیل بن ابراہیم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کو یمانی چادروں کا غلاف پہنایا۔

عہدِ فاروقی وعثمانی میں غلافِ کعبہ

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے خانہ کعبہ کو کتان سے بنے ہوئے مصری ساخت کے قباطی کپڑے کا غلاف پہنایا اور دورِ عثمانی میں ہر سال دو غلاف پہنائے جاتے تھے۔ پہلے لباس کا بالائی حصہ بغیر سیا ہوا یوم ترویہ یعنی آٹھویں ذی الحجہ کو لٹکا دیا جاتا تھا اور حصہ زیریں چھوڑ دیا جاتا تھا تاکہ ہجومِ حجاج کے چھونے اور چومنے سے پھٹ نہ جائے۔ پھر یوم عاشورا کو حصہ زیریں کا لباس بالائی حصہ کے ریشمی لباس کے ساتھ ملا کر آویزاں کر دیا جاتا تھا اور یہ مکمل لباسِ کعبہ رمضان المبارک تک آویزاں رہتا اور رمضان کو یہ لباس بدل کر مذکورہ بالا قباطی کپڑے کا لباس پہنا دیا جاتا تھا۔

عہد مامون الرشید میں ملبوسِ کعبہ کی نوعیت

مامون الرشید عباسی نے اپنے دورِ حکومت میں کعبہ شریف کو سال میں تین مرتبہ لباس پہنانے کا حکم جاری کیا جس کی ترتیب یہ تھی کہ یوم ترویہ ذی الحجہ کو سرخ ریشمی لباس پہنایا جاتا اور یکم رجب کو قباطی، پھر عید الفطر کو سفید ریشمی۔ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔ پھر مامون الرشید کو معلوم ہوا کہ یوم عاشورہ میں جو چادر یوم ترویہ والی اوپر کی سرخ ریشمی چادر کے ساتھ ملا کر پہنائی جاتی ہے وہ پورے سال تک نہیں ٹھہرتی اور عید الفطر کے موقع پر عید والی سفید ریشمی چادر بالائی کے ساتھ نیچے کی نئی چادر پہنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو اس نے حکم دیا کہ عید رمضان میں بالائی حصہ کی نئی چادر پہنائی جاتی رہے۔

خلیفہ متوکل کے عہد میں اس ترتیب کی تبدیلی

خلیفہ متوکل کو اپنے عہد حکومت میں اس بات کا علم ہوا کہ کعبہ مطہرہ کے حصہ زیریں کی چادر ہجوم حجاج کے چھونے اور چومنے کی وجہ سے ماہ رجب سے پہلے ہی بوسیدہ ہو جاتی ہے تو اس نے حصہ زیریں کے لیے ایک اور چادر کا اضافہ کر دیا اور حکم دیا کہ اوپر کی سرخ ریشمی چادر زمین تک لٹکا دی جائے اور پھر ہر دو مہینے کے بعد اس کے اوپر ایک اور چادر پہنا دی جائے۔ یہ واقعہ ۲۴۰ھ کا ہے۔

شاہانِ مصر ویمن کے دور میں غلافِ کعبہ کا اہتمام

جب خلفائے عباسیہ کی شوکت وقوت کا دور ختم ہوا تو کعبہ شریفہ کا غلاف کبھی شاہانِ مصر کی طرف سے اور کبھی ملوک یمن کی

طرف سے آتا رہا۔ آخر میں یہ سعادت مستقل طور پر سلاطین مصر کے حصہ میں آ گئی اور سلطان مصر ملک صالح ابن سلطان ملک ناصر قلاودل نے مصر میں دو مواضع بیسوس اور سندنیس خرید کر سال بسال غلاف کعبہ کی تیاری اور مصارف روانگی کے لیے وقف کر دیے اور یہ سلسلہ مستقل طور پر جاری رہا۔ سلاطین مصر کا ایک طریقہ یہ بھی رہا کہ ہر نئے بادشاہ کے تخت نشین ہونے کے موقع پر اس سیاہ غلاف کعبہ کے ساتھ جو خانہ کعبہ کے ظاہری حصہ کو پہنایا جاتا تھا بیت اللہ شریف کے اندرونی حصہ کے لیے سرخ رنگ کا غلاف اور اس کے علاوہ مدینہ منور میں حجرہ شریفہ نبویہ کے لیے سبز رنگ کا غلاف بھیجتے رہے۔ ان تینوں سیاہ، سرخ، سبز غلافوں پر "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" لکھا ہوتا تھا۔ اور ان کے حاشیوں پر مناسب آیات قرآنیہ یا اسماء اصحاب رسول اللہ تحریر ہوتے تھے۔ کبھی یہ حاشیے سادہ بھی چھوڑ دیے جاتے تھے۔

سلاطین آل عثمان کا دور اور اس دستور کا استمرار

گزشتہ ادوار کے بعد جب ممالک عربیہ سلاطین آل عثمان کے قبضہ میں آ گئے تو سلطان سلیم خاں ابن سلطان بایزید خاں مرحوم نے سیاہ غلاف ہائے کعبہ اور سبز غلاف مدینہ منورہ حسب دستور مستقل طور پر جاری رکھے۔ اس کے بعد سلطان سلیمان خاں کے عہد حکومت میں یہ سلسلہ حسب سابق جاری رہا۔ ایک زمانہ کے بعد موضع بیسوس اور موضع سندنیس جو غلاف کعبہ کی تیاری و روانگی کے اہتمام کے لیے وقف تھے، ویران ہو گئے اور ان کی آمدنی اس مصرف مبارک کے لیے کافی نہ ہو سکی تو سلطان سلیمان خاں نے حکم دیا کہ مصر کے شاہی خزانے سے یہ مصارف پورے کیے جائیں اور اس کے بعد ان دونوں دیہات کے علاوہ چند مزید دیہات بھی غلاف کعبہ کے مصارف کے لیے وقف کر دیے اور یہ وقف دوامی قرار پایا۔ (تاریخ قطبی طبع مصر)

پاکستان میں غلاف کعبہ کی تیاری

غلاف کعبہ اب تک مصر سے آتا رہا۔ حتیٰ کہ امسال یعنی ۱۳۸۲ھ میں یہ سعادت ہمیں نصیب ہوئی کہ خدائے قدوس کے پاک گھر کا مقدس غلاف سرزمین پاکستان میں کمال اعزاز و اکرام کے ساتھ تیار کیا گیا اور اب لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں پاکستانی مسلمان انتہائی عقیدت و محبت اور کمال عزت و عظمت کے جذبات اپنے دلوں میں لیے ہوئے اس کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں۔ ہمیں اپنے رب کعبہ کے لطف و کرم سے اُمید ہے کہ ہمارے دلوں کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دُعائیں غلاف کعبہ کے دامن سے لپٹی ہوئی عنقریب حرم کعبہ میں پہنچ کر بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت حاصل کریں گی۔ (سید احمد سعید کاظمی امروہی)

ذبح ہو کر زندہ ہو جانے والے پرندے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے ایک مرتبہ خداوند قدوس کے دربار میں یہ عرض کیا کہ یا اللہ تو مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ فرمائے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابراہیم کیا اس پر تمہارا ایمان نہیں ہے، تو آپ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں؟ میں اس پر ایمان تو رکھتا ہوں لیکن میری تمنا یہ ہے کہ اس منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں تاکہ میرے دل کو قرار آ جائے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم چار پرندوں کو پالو اور ان کو خوب کھلا پلا کر اچھی طرح ہلا ملا لو پھر تم انہیں ذبح کر کے اور ان کا قیمہ

بنا کر اپنے گردو نواح کے چند پہاڑوں پر تھوڑا تھوڑا گوشت رکھ دو۔ پھر ان پرندوں کو پکارو تو وہ پرندے زندہ ہو کر دوڑتے ہوئے تمہارے پاس آ جائیں گے اور تم مردوں کے زندہ ہونے کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک مرغ، ایک کبوتر، ایک گدھ، ایک مور۔ ان چار پرندوں کو پالا اور ایک مدت تک ان چاروں پرندوں کو کھلا پلا کر خوب ہلا ملا لیا۔ پھر ان چاروں پرندوں کو ذبح کر کے ان کے سروں کو اپنے پاس رکھ لیا اور ان چاروں کا قیمہ بنا کر تھوڑا تھوڑا گوشت اطراف و جوانب کے پہاڑوں پر رکھ دیا اور دور سے کھڑے ہو کر ان پرندوں کا نام لے کر پکارا کہ یاایھا الدیک اے مرغ یاایتھا الحمامۃ اے کبوتر یاایھا النسر اے گدھ یاایھا الطاؤس اے مور آپ کی پکار پر ایک دم پہاڑوں سے گوشت کا قیمہ اڑنا شروع ہو گیا اور ہر پرند کا گوشت، پوست، ہڈی، پر، الگ ہو کر چار پرند تیار ہو گئے اور وہ چاروں پرند بلا سروں کے دوڑتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ گئے اور اپنے سروں سے جڑ کر دانہ چگنے لگے اور اپنی اپنی بولیاں بولنے لگے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آنکھوں سے مردوں کے زندہ ہونے کا منظر دیکھ لیا اور ان کے دل کو اطمینان و قرار مل گیا۔

اس واقعہ کا ذکر خداوند کریم نے قرآن مجید کی سورہ بقرہ میں ان لفظوں کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ

واذ قال ابرھم رب ارنی کیف تحی الموتی ط قال اولم تومن ط قال بلی و لکن لیطمئن قلبی ط قال فخذ اربعۃ من الطیر فصرھن الیك ثم اجعل علی کل جبل منھن جزءا ثم ادعھن یاتینك سعیا ط واعلم ان اللہ عزیز حکیم ٥ (پ3، البقرۃ: 260)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب عرض کی ابراہیم نے اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آ جائے۔ فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ ہلا لے پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

درس ہدایت::: مذکورہ بالا قرآنی واقعہ سے مندرجہ ذیل مسائل پر خاص طور سے روشنی پڑتی ہے۔ ان کو بغور پڑھئے اور ہدایت کا نور حاصل کیجئے اور دوسروں کو بھی روشنی دکھایئے۔

مردوں کو پکارنا

چاروں پرندوں کا قیمہ بنا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہاڑوں پر رکھ دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ثم ادعھن یعنی ان مردہ پرندوں کو پکارو۔ چنانچہ آپ نے چاروں کو نام لے کر پکارا تو اس سے یہ مسئلہ ثابت ہو گیا کہ مردوں کا پکارنا شرک نہیں ہے کیونکہ جب مردہ پرندوں کو اللہ تعالیٰ نے پکارنے کا حکم فرمایا اور ایک جلیل القدر پیغمبر نے ان مردوں کو پکارا تو ہرگز ہرگز یہ شرک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خداوند کریم کبھی بھی کسی کو شرک کا حکم نہیں دے گا نہ کوئی نبی ہرگز ہرگز کبھی شرک کا کام کر سکتا ہے۔ تو جب مرے ہوئے پرندوں کو پکارنا شرک نہیں تو وفات پائے ہوئے خدا کے ولیوں اور شہیدوں کا پکارنا کیونکر شرک ہو سکتا ہے، جو لوگ ولیوں اور شہیدوں کے پکارنے کو شرک کہتے ہیں اور یا غوث کا نعرہ لگانے والوں کو مشرک کہتے ہیں، انہیں تھوڑی دیر سر جھکا کر

سوچنا چاہیے کہ اس قرآنی واقعہ کی روشنی میں انہیں ہدایت کا نور نظر آئے اور وہ اہل سنت کے طریقے پر صراط مستقیم کی شاہراہ پر چل پڑیں۔ (واللہ الموفق)

تصوف کا ایک نکتہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جن چار پرندوں کو ذبح کیا ان میں سے ہر پرند ایک بری خصلت میں مشہور ہے مثلاً مور کو اپنی شکل وصورت کی خوبصورتی پر گھمنڈ رہتا ہے اور مرغ میں کثرت شہوت کی بری خصلت ہے اور گدھ میں حرص اور لالچ کی بری عادت ہے اور کبوتر کو اپنی بلند پروازی اور اونچی اڑان پر نخوت وغرور ہوتا ہے۔ تو ان چاروں پرندوں کے ذبح کرنے سے ان چاروں خصلتوں کو ذبح کرنے کی طرف اشارہ ہے کہ چاروں پرند ذبح کئے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مردوں کے زندہ ہونے کا منظر نظر آیا اور ان کے دل میں نور اطمینان کی تجلی ہوئی۔ جس کی بدولت انہیں نفس مطمئنہ کی دولت مل گئی تو جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا دل زندہ ہو جائے اور اس کو نفس مطمئنہ کی دولت نصیب ہو جائے اس کو چاہیے کہ مرغ ذبح کرے یعنی اپنی شہوت پر چھری پھیر دے اور مور کو ذبح کرے یعنی اپنی شکل وصورت اور لباس کے گھمنڈ کو ذبح کر ڈالے اور گدھ کو ذبح کرے یعنی حرص اور لالچ کا گلا کاٹ ڈالے اور کبوتر کو ذبح کرے یعنی اپنی بلند پروازی اور اونچے مرتبوں کے غرور ونخوت پر چھری چلا دے۔ اگر کوئی ان چاروں بری خصلتوں کو ذبح کر ڈالے گا تو انشاء اللہ عزوجل وہ اپنے دل کے زندہ ہونے کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا اور اس کو نفس مطمئنہ کی سرفرازی کا شرف حاصل ہو جائے گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) (تفسیر جمل، ج1، ص328، پ3، البقرۃ: 260)

باب دُخُوْلِ الْبَيْتِ

یہ باب ہے کہ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا

2905 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَّاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّاَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ فَمَكَثُوا فِيْهَا مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبْتُ الدَّرَجَةَ وَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ اَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا هَا هُنَا . وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُمْ كَمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے۔

حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کا دروازہ بند کر دیا' یہ حضرات تھوڑی دیر تک اندر ہی ٹھہرے رہے' پھر انہوں نے اس کا دروازہ کھولا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:) میں اس کی ایک سیڑھی پر چڑھا اور خانہ

2905-تقدم (الحديث 691) .

کعبہ کے اندر آ گیا' میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے کس جگہ نماز ادا کی؟ تو انہوں نے بتایا: اس جگہ پر اس وقت مجھے یہ خیال نہیں رہا کہ میں ان سے یہ دریافت کرتا کہ نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر کتنی رکعات ادا کیں۔

2906 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَمَعَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَّاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَاَجَافُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ فِيْهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ خَرَجَ ـ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ لَقِيْتُ بِلَالًا قُلْتُ اَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ ـ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے' آپ ﷺ کے ساتھ حضرت فضل بن عباس' حضرت اسامہ بن زید، حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال ﷺ تھے۔ ان لوگوں نے دروازہ بند کر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ کچھ دیر' جب تک اللہ کو منظور تھا اس کے اندر ہی رہے' پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے آئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ کہتے ہیں: میں سب سے پہلے حضرت بلال ﷺ سے ملا' میں نے دریافت کیا' کہ نبی اکرم ﷺ نے کہاں نماز ادا کی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: دوستونوں کے درمیان۔

باب مَوْضِعِ الصَّلَاةِ فِي الْبَيْتِ ـ

یہ باب ہے کہ خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے کی جگہ

2907 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ وَدَنَا خُرُوْجُهُ وَوَجَدْتُ شَيْئًا فَذَهَبْتُ وَجِئْتُ سَرِيْعًا فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا فَسَاَلْتُ بِلَالًا اَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ ـ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے' آپ کچھ دیر بعد ہی تشریف لے آئے' مجھے اس وقت کوئی ضرورت پیش آ گئی' اس لیے میں چلا گیا تھا' اور جلدی سے واپس آ گیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا' میں نے حضرت بلال ﷺ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے دوستونوں کے درمیان دو رکعات ادا کی ہیں۔

2908 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ اُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ فَقِيْلَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَاَقْبَلْتُ

2906-تقدم (الحديث 691) .

2907-تقدم (الحديث 691) . تحفة الاشراف (2037 و 7279) .

2908-تقدم (الحديث 691) .

فَاَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا عَلَى الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ اَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ . قُلْتُ اَيْنَ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِىْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ .

مجاہد بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر کسی نے آ کر بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں آیا' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ سے باہر تشریف لاتے ہوئے پایا' میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دروازے پر کھڑے ہوئے پایا' میں نے کہا: اے حضرت بلال رضی اللہ عنہ! کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اس؟ تو انہوں نے فرمایا: ان دوستونوں کے درمیان دورکعات ادا کی ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے دورکعات ادا کیں۔

2909 - اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَنْبِجِىُّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَسَبَّحَ فِىْ نَوَاحِيْهَا وَكَبَّرَ وَلَمْ يُصَلِّ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ "هٰذِهِ الْقِبْلَةُ" .

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تمام کناروں میں تکبیر پڑھی اور تکبیر کہی' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا نہیں کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقامِ ابراہیم کے پاس دورکعات ادا کیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔

باب الْحِجْرِ .

یہ باب ہے کہ حطیم کے بارے میں روایات

2910 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوْلَا اَنَّ النَّاسَ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَّلَيْسَ عِنْدِىْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّىْ عَلٰى بِنَائِهٖ لَكُنْتُ اَدْخَلْتُ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ اَذْرُعٍ وَّجَعَلْتُ لَهٗ بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ" .

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے

2909-انفرد به النسائي، و سياتي في مناسك الحج، الذكر و الدعاء في البيت (الحديث 2914) مطولاً، و وضع الصدر و الوجه على ما استقبل من دبر الكعبة (الحديث 2915)، و مواضع الصلاة من الكعبة (الحديث 2916) . تحفة الاشراف (110) .

2910-اخرجه مسلم في الحج، باب نقض الكعبة و بنائها (الحديث 401) و (402) مطولاً . تحفة الاشراف (16190) .

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اگر لوگ زمانۂ کفر کے قریب نہ ہوتے اور میرے پاس ویسے بھی اس کا خرچ نہیں ہے' جو اس کی تعمیر نو کے لیے کافی ہوتے تو میں حطیم کو پانچ ہاتھ تک خانہ کعبہ کے اندر داخل کر دیتا' اور اس کا ایک ایسا دروازہ بناتا جس میں سے لوگ اندر جاتے اور ایک وہ دروازہ بناتا جس میں سے لوگ باہر آتے۔

2911 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الرِّبَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَدْخُلُ الْبَيْتَ قَالَ "اُدْخُلِيْ الْحِجْرَ فَاِنَّهُ مِنَ الْبَيْتِ".

★★ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں یہ حدیث سنائی' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں خانہ کعبہ کے اندر نہ جاؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

تم حطیم کے اندر چلی جاؤ' یہ بھی خانہ کعبہ کا حصہ ہے۔

باب الصَّلَاةِ فِي الْحِجْرِ .

یہ باب حطیم میں نماز ادا کرنے میں ہے

2912 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ فَاُصَلِّيَ فِيْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَاَدْخَلَنِي الْحِجْرَ فَقَالَ "اِذَا اَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَيْتِ فَصَلِّيْ هَا هُنَا فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوْا حَيْثُ بَنَوْهُ".

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میری یہ خواہش تھی کہ میں خانہ کعبہ کے اندر جا کر نماز ادا کرتی' تو نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حطیم میں داخل کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب تم بیت اللہ کے اندر جانا چاہو تو تم یہاں نماز ادا کر لو' یہ بھی بیت اللہ کا ایک حصہ ہے' لیکن تمہاری قوم نے اسے تعمیر کرتے ہوئے چھوٹا کر دیا تھا۔

2911-اخرجه النسائي في عشرة النساء من الكبرى، النظر الى شعر ذي محرم (الحديث 352) مطولًا . و الحديث عند: مسلم في الحج، باب بيان وجوه الاحرام و انه يجوز افراد الحج، و التمتع و القران و جواز ادخال الحج على العمرة و متى يحل القارون من نسكه (الحديث 134) . تحفة الاشراف (17852) .

2912-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب الصلاة في الحجر (2028) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الصلاة في الحجر (الحديث 876) . تحفة الاشراف (17961) .

باب التَّكْبِيْرِ فِيْ نَوَاحِي الْكَعْبَةِ .

یہ باب ہے کہ خانہ کعبہ کے کناروں میں تکبیر کہنا

2913 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يُصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ فِيْ نَوَاحِيْهِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا نہیں کی تھی' بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کناروں میں تکبیر کہی تھی۔

باب الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ فِي الْبَيْتِ .

یہ باب ہے کہ خانہ کعبہ کے اندر ذکر کرنا اور دعا مانگنا

2914 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَجَافَ الْبَابَ - وَالْبَيْتُ اِذْ ذَاكَ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ - فَمَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتّٰى اَتٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَخَدَّهُ عَلَيْهِ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى كُلِّ رُكْنٍ مِّنْ اَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالْمَسْاَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ "هٰذِهِ الْقِبْلَةُ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ" .

★★ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' انہوں نے دروازہ بند کر دیا' اس وقت خانہ کعبہ کے اندر چھ ستون تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے دروازے کے قریب والے دو ستونوں کے درمیان آ گئے' وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' اس سے دعا مانگی' اس سے مغفرت طلب کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس حصے تک آئے جو خانہ کعبہ کی پشت کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک اس کے ساتھ لگا دیا' اپنے رخسار اس کے ساتھ مس کیے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' اس سے دعا مانگی' اس سے مغفرت طلب کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے ہر کونے میں گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف رخ کر کے تکبیر کہی' لا الہ الا اللہ پڑھا' تسبیح پڑھی' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' اس سے دعا مانگی' مغفرت طلب کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' آپ نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے دو رکعات نماز ادا کی' جب

2913-اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الصلاة في الكعبة (الحديث 874) بنحوه . تحفة الاشراف (6302) .

2914-تقدم (الحديث 2909) .

آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے یہ قبلہ ہے۔

باب وَضْعِ الصَّدْرِ وَالْوَجْهِ عَلٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ .

یہ باب ہے کہ کعبہ کی پشت کی طرف کی دیوار جو سامنے نظر آتی ہے اس پر سینہ اور چہرہ رکھنا

2915 – اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَجَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ مَالَ اِلٰى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ عَلَيْهِ وَخَدَّهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا فَعَلَ ذٰلِكَ بِالْاَرْكَانِ كُلِّهَا ثُمَّ خَرَجَ فَاَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ "هٰذِهِ الْقِبْلَةُ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ".

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوا' آپ ﷺ بیٹھ گئے' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی' اس کی کبریائی کا تذکرہ کیا' اس کی معبودیت کا اعتراف کیا' پھر آپ ﷺ خانہ کعبہ کے سامنے والے حصے کی طرف بڑھے' آپ ﷺ نے اپنا سینہ مبارک اس پر رکھا' اپنا رخسار اس پر رکھا' دونوں ہاتھ اس پر رکھے' پھر آپ نے تکبیر کہی' پھر آپ نے لا الہ الا اللہ پڑھا' پھر آپ نے دعا مانگی' پھر آپ ﷺ نے اس کے تمام کناروں میں یہ عمل کیا' پھر آپ باہر تشریف لے آئے' آپ نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کیا' آپ ﷺ اس وقت دروازے پر موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ قبلہ ہے' یہ قبلہ ہے۔

باب مَوْضِعِ الصَّلَاةِ مِنَ الْكَعْبَةِ .

یہ باب ہے کہ خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے کی جگہ

2916 – اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ قَالَ "هٰذِهِ الْقِبْلَةُ".

☆☆ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ سے باہر تشریف لائے' آپ نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے دو رکعات نماز ادا کی' پھر ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔

2917 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا فِيْ

2915-اخرجه النسائي في مناسك الحج، الذكر و الدعاء في البيت (الحديث 2914) مطولاً . و الحديث عند: النسائي في مناسك الحج، موضع الصلاة في البيت (الحديث 2909)، و موضع الصلاة من الكعبة (الحديث 2916) . تحفة الاشراف (110) .

2916-تقدم في مناسك الحج، موضع الصلاة في البيت (الحديث 2909 و 2914 و 2915) .

2917-اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره و الصلاة فيها و الدعاء في نواحيها كلها (الحديث 395) مطولاً . تحفة الاشراف (96) .

نَوَاحِیہِ کُلِّھَا وَلَمْ یُصَلِّ فِیہِ حَتّٰی خَرَجَ مِنْہُ فَلَمَّا خَرَجَ رَکَعَ رَکْعَتَیْنِ فِیْ قُبُلِ الْکَعْبَۃِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے' آپ نے اس کے تمام اطراف میں دعا مانگی' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر نماز ادا نہیں کی' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے' جب آپ باہر تشریف لائے' تو آپ نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے دو رکعات ادا کیں۔

2918 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْدُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّیُقِیْمُہٗ عِنْدَ الشُّقَّۃِ الثَّالِثَۃِ مِمَّا یَلِی الرُّکْنَ الَّذِیْ یَلِی الْحَجَرَ مِمَّا یَلِی الْبَابَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اُنْبِئْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ ھَا ھُنَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَتَقَدَّمُ فَیُصَلِّیْ .

☆☆ محمد بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو (جو اس وقت نابینا ہو چکے تھے) ساتھ لے کر گئے اور خانہ کعبہ کی اس طرف والی دیوار کے پاس کھڑا کر دیا جو حجر اسود اور خانہ کعبہ کے دروازے والے رکن کے ساتھ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات نہیں بتائی گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ نماز ادا کیا کرتے تھے' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ آگے بڑھ گئے' اور انہوں نے وہاں نماز ادا کی۔

باب ذِکْرِ الْفَضْلِ فِی الطَّوَافِ بِالْبَیْتِ .

یہ باب ہے کہ خانہ کعبہ کا طواف کرنے کی فضیلت کا تذکرہ

2919 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ مِّنْ لَّفْظِہٖ قَالَ اَنْبَاَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اَرَاکَ تَسْتَلِمُ اِلَّا ھٰذَیْنِ الرُّکْنَیْنِ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ "اِنَّ مَسْحَھُمَا یَحُطَّانِ الْخَطِیْئَۃَ" . وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ "مَنْ طَافَ سَبْعًا فَھُوَ کَعِدْلِ رَقَبَۃٍ" .

☆☆ عبداللہ بن عبید بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے) کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا وجہ ہے آپ صرف ان دو ارکان کا استلام کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

2918-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب الملتزم (الحديث 1900) . تحفة الاشراف (5317) .

2919-اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في استلام الركنين (الحديث 959)، و قد اشار المزي الى طريق النسائي في ترجمة (عبيد بن عمير عن ابن عمر)فقال: و روى حماد بن زيد، عن عطاء بن السائب عن ابن عبيد بن عمير نحوه، و فاته ان يذكرها في ترجمة عبد الله بن عبيد بن عمير عن ابن عمر . تحفة الاشراف (7317) .

ان پہ ہاتھ پھیرنا گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

(انہوں نے یہ بھی بتایا:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی ارشاد کرتے ہوئے سنا ہے:

جو شخص (خانہ کعبہ کا) سات مرتبہ طواف کرتا ہے تو یہ غلام آزاد کرنے کے مترادف ہے۔

شرح

عتیق، یہاں طواف سے مراد طواف زیارت ہے جو دسویں تاریخ ذی الحجہ کو رمی جمرہ اور قربانی کے بعد کیا جاتا ہے یہ طواف حج کا دوسرا رکن اور فرض ہے پہلا رکن وقوف عرفات ہے جو اس سے پہلے ادا ہو جاتا ہے۔ طواف زیارت پر احرام کے سب احکام مکمل ہو کر پورا احرام کھل جاتا ہے (روی ذلک عن ابن عباس ومجاہد والضحاک و جماعۃ بل قال الطبری وان لم یسلم لہ لا خلاف بین المتاولین فی انہ طواف الافاضہ ویکون ذلک یوم النحر از روح المعانی)

بیت عتیق، بیت اللہ کا نام بیت عتیق اس لئے ہے کہ عتیق کے معنے آزاد کے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے گھر کا نام بیت عتیق اس لئے رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کفار و جبابرہ کے غلبہ اور قبضہ سے آزاد کر دیا ہے۔ (رواہ الترمذی وحسنہ والحاکم وصححہ وابن جریر والطبرانی وغیرہم از روح المعانی)

باب الْكَلاَمِ فِي الطَّوَافِ

یہ باب ہے کہ طواف کے دوران کلام کرنا

2920 - اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ يَقُودُهُ اِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِي اَنْفِهِ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس سے گزرے' جو دوسرے شخص کو ساتھ لے کر چل رہا تھا' اس نے دوسرے شخص کی ناک میں نکیل ڈالی ہوئی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس رسی کو اپنے دست مبارک کے ذریعے کاٹ دیا اور پھر اسے یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے (دوسرے شخص کو تھام کر) اُسے ساتھ لے کر چلے۔

2921 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ

2920-اخرجه البخاري في الحج، باب الكلام في الطواف (الحديث 1620) بنحوه، و في الايمان و النذور، باب النذر فيما لا يملك و في معصية (الحديث 6703) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد في الايمان و النذور ، باب من راى عليه كفارة اذا كان في معصية (الحديث 3302) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الكلام في الطواف (الحديث 2921)، و في الايمان و النذور، النذر فيما لا يراد به وجه الله (الحديث 3819 و 3820) و الحديث عند: البخاري في الحج، باب اذا راى سيرًا او شيئًا يكره في الطواف قطعه (الحديث 1621)، و في الايمان و النذور، باب النذر فيما لا يملك و في معصية (الحديث 6702) . تحفة الاشراف (5704) .

2921-تقدم في مناسك الحج، الكلام في الطواف (الحديث 2920) .

الْاَحْوَلُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُوْدُهُ رَجُلٌ بِشَيْءٍ ذَكَرَهُ فِيْ نَذْرٍ فَتَنَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ اِنَّهُ نَذْرٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو کسی دوسرے شخص کو کسی چیز کے ذریعے ساتھ لے کر چل رہا تھا' اس نے یہ تذکرہ کیا' کہ اس نے اس بات کی نذر مانی ہوئی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑ کر اسے کاٹ دیا اور فرمایا: یہ نذر ہے (یعنی صرف طواف کرنا نذر ہے)۔

باب اِبَاحَةِ الْكَلَامِ فِى الطَّوَافِ

یہ باب ہے کہ طواف کے دوران کلام کرنا مباح ہے

2922 - اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِى الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ فَاَقِلُّوْا مِنَ الْكَلَامِ" . اللَّفْظُ لِيُوْسُفَ . خَالَفَهُ حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ .

★★ طاؤس بیان کرتے ہیں' ایک صحابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

بیت اللہ کا طواف کرنا نماز ادا کرنے کی مانند ہے' اس لیے تم اس دوران کم کلام کیا کرو۔

یوسف نامی راوی کے الفاظ ہیں' تاہم حنظلہ بن ابوسفیان نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

2923 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا السِّينَانِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَقِلُّوا الْكَلَامَ فِى الطَّوَافِ فَاِنَّمَا اَنْتُمْ فِى الصَّلَاةِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: طواف کے دوران کم کلام کیا کرو' کیونکہ تم (طواف کے دوران) نماز کی حالت میں ہوتے ہو۔

باب اِبَاحَةِ الطَّوَافِ فِىْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ

یہ باب ہے کہ تمام اوقات کے دوران طواف کرنا جائز ہے

2924 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ اَحَدًا طَافَ

2922-انفرد به النسائي، و سياتي في مناسك الحج، اباحة الكلام في الطواف (الحديث 2923) . تحفة الاشراف (5694) .

2923-تقدم في مناسك الحج، اباحة الكلام في الطواف (الحديث 2922) .

2924-تقدم (الحديث 584) .

بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَىَّ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ" .

★★ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے بنو عبد مناف! تم کسی بھی شخص کو دن یا رات کے کسی بھی حصے میں اس گھر کا طواف کرنے (اور یہاں) نماز ادا کرنے سے نہ روکنا۔

باب كَيْفَ طَوَافِ الْمَرِيضِ

یہ باب ہے کہ بیمار شخص کیسے طواف کرے گا؟

2925 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّىْ اَشْتَكِىْ فَقَالَ "طُوفِىْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ" . فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَاُ بِ (الطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ)

★★ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ میں بیمار ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

تم لوگوں سے پرے سوار ہو کر طواف کرلو تو میں نے اسی طرح طواف کیا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت خانہ کعبہ کی ایک سمت میں نماز ادا کر رہے تھے' آپ ﷺ اس نماز میں سورۂ طور کی تلاوت کر رہے تھے۔

باب طَوَافِ الرِّجَالِ مَعَ النِّسَآءِ

یہ باب ہے کہ مردوں کا خواتین کے ہمراہ طواف کرنا

2926 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا طُفْتُ طَوَافَ الْخُرُوْجِ . فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَطُوفِىْ عَلٰى بَعِيْرِكِ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ" . عُرْوَةُ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ اُمِّ سَلَمَةَ .

★★ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں طواف خروج نہیں کرسکی

2925-اخرجه البخاري في الصلاة، باب ادخال البعير في المسجد للعلة (الحديث 464)، و في الحج، باب طواف النساء مع الرجال (الحديث 1619)، و في الحج، باب المريض يطوف راكبًا (الحديث 1633)، و في التفسير، باب 1. (الحديث 4853) . و اخرجه مسلم في الحج، باب جواز الطواف على بعير وغيره و استلام الحجر بمحجن و نحوه للراكب (الحديث 258) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب الطواف الواجب (الحديث 1882) و اخرجه النسائي في مناسك الحج، طواف الرجال مع النساء (الحديث 2927) و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب المريض يطوف راكبًا (الحديث 2961) . و الحديث عند: البخاري في الحج، باب من صلى ركعتي الطواف خارجًا من المسجد (الحديث 1626) . تحفة الاشراف (18262) .

2926-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18198) .

(کیونکہ میں بیمار ہوں) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم لوگوں سے پرے اپنے اونٹ پر طواف کر لینا۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) عروہ نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نہیں سنی ہے۔

2927 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ مَرِيضَةٌ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "طُوفِيْ مِنْ وَّرَاءِ الْمُصَلِّيْنَ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ" . قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ يَقْرَاُ (وَالطُّوْرِ) .

★★ سیّدہ زینب بنت اُم سلمہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: وہ مکہ مکرمہ گئیں تو وہ بیمار ہو گئیں انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم نماز ادا کرنے والوں سے پرے سوار ہو کر طواف کر لو۔

(سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو خانہ کعبہ کے پاس (نماز ادا کرتے ہوئے) سورۂ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

باب الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

یہ باب ہے کہ سواری پر خانہ کعبہ کا طواف کرنا

2928 - اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ - وَهُوَ ابْنُ اِسْحَاقَ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَّسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهٖ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا تھا' آپ ﷺ اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ذریعے استلام کر رہے تھے۔

پیدل طواف کرنے کا بیان

حنفیہ کے ہاں چونکہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہے اس لئے اس حدیث کے بارہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عذر اور مجبوری کی بناء پر اس طرح طواف کیا ہوگا۔ لہٰذا یہ طواف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مختص ہے کسی اور کو سواری پر بیٹھ کر طواف کرنا جائز نہیں ہے۔ علامہ طیبی شافعی فرماتے ہیں کہ اگرچہ پیادہ پا طواف کرنا افضل ہے لیکن آنحضرت

2927-تقدم (الحديث 2925) .

2928-اخرجه مسلم في الحج، باب جواز الطواف على بعير وغيره و استلام الحجر بمحجن و نحوه للراكب (الحديث 256) . تحفة الاشراف (16957) .

صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر اس لئے طواف کیا تا کہ سب لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے رہیں۔ یہاں ایک اشکال بھی واقع ہوتا ہے وہ یہ کہ احادیث سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر طواف کرتے ہوئے پہلے تین پھیروں میں رمل کیا تھا، جب کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں رمل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیادہ پا طواف کرنا اور اس کے تین پھیروں میں رمل کرنا طواف قدوم کے موقع پر تھا اور اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنے کا تعلق طواف افاضہ سے ہے جو فرض ہے اور قربانی کے دن (دسویں ذی الحجہ) ہوا تھا اور جسے طواف الرکن بھی کہتے ہیں۔ اور اس موقع پر اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنے کی وجہ یہی تھی کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے رہیں۔ تا کہ طواف افعال ومسائل سیکھ لیں۔ "محجن" اس لکڑی کو کہتے ہیں جس کا سرا خمدار ہوتا ہے، اس کے ذریعہ حجر اسود کو بوسہ دینے کی صورت یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس لکڑی سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے اس کو چومتے تھے۔

باب طَوَافِ مَنْ اَفْرَدَ الْحَجَّ

یہ باب حج افراد کرنے والے شخص کے طواف میں ہے

2929 - اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ - وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ - عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيَانٌ اَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ اَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ اَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ قَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَاَنْتَ اَعْجَبُ اِلَيْنَا مِنْهُ ـ قَالَ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ـ

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: اگر میں حج کا احرام باندھ لیتا ہوں تو کیا میں خانہ کعبہ کا طواف کروں گا؟ انہوں نے دریافت کیا: اس میں رکاوٹ کیا ہے؟ تو اس شخص نے عرض کی: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور آپ ہمارے نزدیک ان سے زیادہ پسندیدہ شخصیت ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھنے کے بعد خانہ کعبہ کا طواف بھی کیا تھا اور صفا و مروہ کی سعی بھی کی تھی۔

باب طَوَافِ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ

یہ باب ہے کہ عمرے کا احرام باندھنے والے شخص کا طواف کرنا

2929-اخرجه مسلم في الحج، باب ما يلزم من احرم بالحج ثم قدم مكة من الطواف و السعي (الحديث 187 و 188) . تحفة الاشراف (8555) .

2930 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسَاَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاْتِىْ اَهْلَهٗ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ .

★★ عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا' ہم نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو عمرہ کرنے کے لیے آتا ہے اور خانہ کعبہ کا طواف کر لیتا ہے' لیکن صفا و مروہ کی سعی نہیں کرتا' تو کیا ایسا شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے' انہوں نے بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ مکرمہ) تشریف لائے تھے' تو آپ نے خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کیا تھا' پھر آپ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات نماز ادا کی تھی' پھر آپ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تھی' اور تم لوگوں کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے میں بہترین اسوہ موجود ہے۔

باب كَيْفَ يَفْعَلُ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْىَ

یہ باب ہے کہ جو شخص حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیتا ہے اور قربانی کا جانور ساتھ نہیں لاتا' وہ کیا کرے گا؟

2931 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعًا فَاَهْلَلْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَطُفْنَا اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّحِلُّوْا فَهَابَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَوْلَا اَنَّ مَعِىَ الْهَدْىَ لَاَحْلَلْتُ" . فَحَلَّ الْقَوْمُ حَتّٰى حَلُّوْا اِلَى النِّسَآءِ وَلَمْ يَحِلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُقَصِّرْ اِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے' آپ کے ساتھ ہم بھی روانہ ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے' جب بیداء میں آپ کی سواری کھڑی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے بھی تلبیہ پڑھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

2930-اخرجه البخاري في الصلاة، باب قول الله تعالى (واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى) (الحديث 395)، و في الحج، باب صلى النبي صلى الله عليه وسلم لسبوعه ركعتين (الحديث 1623) بنحوه، باب من صلى ركعتي الطواف خلف المقام (الحديث 1627) مختصراً، باب ما جاء في السعي بين الصفا و المروة (الحديث 1645) و (الحديث 1647) مختصراً، و في العمرة، باب متى يحل المعتمر (الحديث 1793) و اخرجه مسلم في الحج، باب ما يلزم من احرم بالحج ثم قدم مكة من الطواف والسعي (الحديث 189) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، اين يصلي ركعتي الطواف (الحديث 2960) مختصراً، و ذكر خروج النبي صلى الله عليه وسلم الى الصفا من الباب الذي يخرج منه (الحديث 2966) . مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في المناسك ، باب الركعتين بعد الطواف (الحديث 2959) مختصراً . تحفة الاشراف (7352) .

2931-انفرد به النسائي: والحديث عند: ابي داؤد في المناسك، باب في وقت الاحرام (الحديث 1774) و النسائي في مناسك الحج، العمل في الاهلال (الحديث 2661)، و العمل في الاهلال (الحديث 2754). تحفة الاشراف (524) .

مکہ تشریف لائے اور ہم نے طواف کر لیا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ احرام کھول دیں' لوگ اس بارے میں پریشان ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں فرمایا:

اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول دیتا' تو تمام لوگوں نے احرام کھول دیا اور ان کے لیے اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت کرنا بھی جائز ہو گیا' لیکن نبی اکرم ﷺ نے احرام نہیں کھولا' نہ ہی آپ ﷺ نے بال چھوٹے کروائے' یہاں تک کہ قربانی کا دن آ گیا (تو اس دن آپ ﷺ نے احرام کھولا)۔

باب طَوَافِ الْقَارِنِ

یہ باب ہے کہ حج قران کرنے والے شخص کا طواف

2932 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا وَّقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حج اور عمرے (کو ملا کر) حج قران کیا' تو ایک ہی مرتبہ طواف کیا اور یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

2933 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنِ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَاَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى وَاِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فَسَارَ قَلِيْلًا فَخَشِيَ اَنْ يُّصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ اِنْ صُدِدْتُ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا سَبِيْلُ الْحَجِّ اِلَّا سَبِيْلُ الْعُمْرَةِ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِيْ حَجًّا ۔ فَسَارَ حَتّٰى اَتٰى قُدَيْدًا فَاشْتَرٰى مِنْهَا هَدْيًا ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ۔

★★ نافع بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روانہ ہوئے' جب وہ ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں انہوں نے عمرے کا تلبیہ پڑھا' پھر کچھ دیر چلنے کے بعد انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ شاید انہیں بیت اللہ تک پہنچنے نہیں دیا جائے گا' تو انہوں نے فرمایا: اگر مجھے راستے میں روک دیا گیا تو میں ویسا ہی کروں گا' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا' پھر انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! حج کا راستہ وہی ہے' جو عمرے کا ہے' میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ بات کہہ رہا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کو بھی لازم کر لیا ہے' پھر وہ چلتے رہے' یہاں تک کہ قدید کے مقام پر آئے۔ وہاں سے انہوں نے قربانی کا جانور خریدا پھر وہ مکہ تشریف لائے' وہاں انہوں نے خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کیا' صفا و مروہ کی سعی کی' پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

2932- انفرد به النسائي ـ و سياتي (الحديث 2933) مطولاً ـ تحفة الاشراف (7602) ۔

2933- تقدم (الحديث 2932) ۔

2934 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ اَخْبَرَنِيْ هَانِءُ بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا ۔

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج اور عمرے) دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

باب ذِكْرِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

یہ باب حجراسود کے ذکر کے بیان میں ہے

2935 - اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ" ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
حجراسود جنت سے تعلق رکھتا ہے۔

باب اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

یہ باب حجراسود کے استلام کے بیان میں ہے

2936 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ رَاَيْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا ۔

★★ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجراسود کو بوسہ دیا' اسے اپنے ساتھ چمٹایا اور بولے: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو تم پر مہربانی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حجراسود کے طریقہ استلام کا بیان

حجراسود کو بوسہ دینے کا طریق تو یہ ہے کہ دونوں ہاتھ حجراسود پر رکھ کر دونوں ہونٹوں کو حجراسود پر لگایا جائے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجوم کی زیادتی اور لوگوں کے ازدحام کی وجہ سے حجراسود کی طرف اشارہ کرتے اور اسے چومتے ہوں گے، چنانچہ حنفیہ کا یہی مسلک ہے کہ حجراسود کی طرف اشارہ کر کے اس کو نہ چوما جائے۔ ہاں اگر کسی وجہ سے حجراسود پر ہاتھ رکھنا اور اس کو چومنا ممکن نہ ہو تو پھر اشارہ کے ذریعہ ہی یہ سعادت حاصل کی جاسکتی ہے۔

2934-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (2285) ـ

2935-اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في فضل الحجر الاسود و الركن و المقام (الحديث 877) مطولاً ـ تحفة الاشراف (5571) ـ

2936-اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب تقبيل الحجر الاسود في الطواف (الحديث 252) ـ تحفة الاشراف (10460) ـ

باب تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

یہ باب حجر اسود کو بوسہ دینے کے بیان میں ہے

2937 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَجَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ جَاءَ اِلَى الْحَجَرِ فَقَالَ اِنِّىْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَّلَوْلَا اَنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ . ثُمَّ دَنَا مِنْهُ فَقَبَّلَهُ .

★★ عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے اور بولے: مجھے معلوم ہے' تم ایک پتھر ہو' اگر میں نے رسول اللہ کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا' پھر وہ حجر اسود کے قریب ہوئے اور انہوں نے اسے بوسہ دیا۔

باب كَيْفَ يُقَبِّلُ

یہ باب ہے کہ بوسہ کس طرح دیا جائے؟

2938 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ رَاَيْتُ طَاوُسًا يَمُرُّ بِالرُّكْنِ فَاِنْ وَّجَدَ عَلَيْهِ زِحَامًا مَرَّ وَلَمْ يُزَاحِمْ وَاِنْ رَآهُ خَالِيًا قَبَّلَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ اِنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

★★ حنظلہ بیان کرتے ہیں' میں نے طاؤس کو دیکھا کہ جب وہ حجر اسود کے پاس سے گزرتے تھے' تو اگر وہاں ہجوم زیادہ ہوتا تھا تو آگے گزر جاتے تھے اور لوگوں کے ساتھ مزاحمت نہیں کرتے تھے' لیکن اگر وہ جگہ خالی ہوتی تھی' تو وہ تین مرتبہ حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے' میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: تم ایک پتھر ہو' تم کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے' کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے' اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے (یعنی اگر ہجوم زیادہ ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے نکل جاتے تھے ورنہ اسے بوسہ دیتے تھے)۔

2937-اخرجه البخاري في الحج، باب ما ذكر في الحجر الاسود (الحديث 1597) . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب تقبيل الحجر الاسود في الطواف (الحديث 251) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في تقبيل الحجر (الحديث 1873) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في تقبيل الحجر (الحديث 860) . تحفة الاشراف (10473) .

2938-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10503) .

باب كَيْفَ يَطُوفُ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ وَعَلٰى اَىِّ شِقَّيْهِ يَاْخُذُ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ

یہ باب ہے کہ پہلی مرتبہ آنے والا شخص طواف کیسے کرے اور جب وہ حجر اسود کا استلام کرے گا تو اسے کون سے پہلو کی طرف رکھے گا؟

2939 - اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ "(وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى)". فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الْبَيْتَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:
جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کا استلام کیا' پھر آپ دائیں طرف سے چلنے لگے اور آپ نے تین مرتبہ رمل کیا (یعنی تیز چلتے ہوئے طواف کیا) اور چار مرتبہ عام رفتار سے چلے' پھر آپ مقامِ ابراہیم کے پاس تشریف لائے اور یہ پڑھا:
''تم مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالو''۔
پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی' مقامِ ابراہیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خانہ کعبہ کے درمیان تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کرنے کے بعد خانہ کعبہ کے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کا استلام کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی کی طرف تشریف لے گئے۔

باب كَمْ يَسْعٰى

یہ باب ہے کہ طواف کے دوران کتنی مرتبہ دوڑتے ہوئے چلا جائے گا

2940 – اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمُلُ الثَّلَاثَ وَيَمْشِى الْاَرْبَعَ وَيَزْعُمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما طواف کے) تین چکروں میں رمل کرتے تھے اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلتے تھے' وہ یہ بات بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

2939-اخرجه مسلم في الحج، باب ما جاء ان عرفة كلها موقف (الحديث 150) مختصراً . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في كيف الطواف (الحديث 856) . تحفة الاشراف (2597) .

2940-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8218) .

باب كَمْ يَمْشِي

یہ باب ہے کہ (طواف کے دوران) کتنی مرتبہ عام رفتار سے چلا جائے گا؟

2941 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَاِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَّيَمْشِي اَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرہ کے موقع پر طواف کرنے کے لیے جب سب سے پہلی مرتبہ تشریف لائے' تو پہلے تین چکروں میں آپ دوڑتے ہوئے چلے' اور پھر چار چکروں میں عام رفتار سے چلے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا و مروہ کی سعی کی۔

باب الْخَبَبِ فِي الثَّلَاثَةِ مِنَ السَّبْعِ

یہ باب ہے کہ سات میں سے تین چکروں کے دوران تیزی سے دوڑنا

2942 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ اَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے حجر اسود کا استلام کیا اور سب سے پہلے طواف میں سات چکروں میں سے تین چکروں میں دوڑتے ہوئے چلے۔

شرح

خانہ کعبہ کے گرد ایک پھیرے کو شوط کہتے ہیں اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طواف کے وقت تین پھیروں میں تو اس طرح تیز چلتے کہ قدم پاس پاس رکھتے اور جلد جلد اٹھاتے اور دوڑتے اور اچھلتے نہ تھے اور باقی چار پھیرے اپنی معمولی رفتار سے چل کر کرتے۔

2941-اخرجه البخاري في الحج، باب من طاف بالبيت اذا قدم مكة قبل ان يرجع الى بيته ثم صلى ركعتين، ثم خرج الى الصفا (الحديث 1616) . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب الرمل في الطواف و العمرة و في الطواف الاول من الحج (الحديث 231) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب الدعاء في الطواف (الحديث 1893) . تحفة الاشراف (8453) .

2942-اخرجه البخاري في الحج، باب استلام الحجر الاسود حين يقدم مكة اول ما يطوف و يرمل ثلاثا (الحديث 1603) . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب الرمل في الطواف و العمرة و في الطواف الاول من الحج (الحديث 232) . تحفة الاشراف (6981) .

باب الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

یہ باب ہے کہ حج اور عمرے (میں طواف کے دوران) رمل کرنا

2943 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدٌ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَخُبُّ فِيْ طَوَافِهِ حِيْنَ يَقْدَمُ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ ثَلَاثًا وَّيَمْشِيْ اَرْبَعًا قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج یا عمرے کے موقع پر جب مکہ آتے اور پہلی مرتبہ طواف کرتے تھے' تو اس کے ابتدائی تین چکروں کے دوران تیزی سے دوڑتے تھے اور باقی چار چکروں کے دوران عام رفتار سے چلتے تھے' وہ یہ بات بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

باب الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

یہ باب ہے کہ حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک رمل کرنا

2944 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ .

☆☆ امام مالک امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک رمل کیا تھا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چکر اس طرح لگائے تھے۔

باب الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ

یہ باب ہے کہ اس وجہ کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوڑتے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کیا تھا

2945 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا

2943-اخرجه البخاري في الحج، باب الرمل في الحج، و العمرة (الحديث 1604) تعليقًا مختصراً . تحفة الاشراف (8262) .

2944-اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب الرمل في الطواف و العمرة و في الطواف الاول من الحج (الحديث 235 و 236) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الرمل من الحجر الى الحجر (الحديث 857) و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الرمل حول البيت (الحديث 2951) . تحفة الاشراف (2594) .

2945-اخرجه البخاري في الحج، باب كيف كان بدء الرمل (الحديث 1602)، و في المغازي، باب عمرة القضاء (الحديث 4256) . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب الرمل في الطواف و العمرة و في الطواف الاول من الحج (الحديث 240) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في الرمل (الحديث 1886) . تحفة الاشراف (5438) .

قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ مَكَّةَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ وَلَقُوْا مِنْهَا شَرًّا فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَرْمُلُوْا وَاَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ مِنْ نَاحِيَةِ الْحِجْرِ فَقَالُوْا لَهٰؤُلَاءِ اَجْلَدُ مِنْ كَذَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مکہ مکرمہ تشریف لائے' تو مشرکین نے کہا: یثرب (یعنی مدینہ منورہ) کے بخار نے انہیں کمزور کردیا ہے اور انہیں بُری صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا' کہ وہ رمل کریں اور جب وہ دو رکنوں کے درمیان پہنچیں' تو عام رفتار سے چلنا شروع کردیں' مشرکین اس وقت حطیم والی طرف موجود تھے' انہوں نے (جب اس طرف سے گزرتے ہوئے صحابہ کو دوڑتے ہوئے دیکھا) تو بولے: یہ تو فلاں سے بھی زیادہ طاقتور لگ رہے ہیں۔

2946 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ . فَقَالَ الرَّجُلُ اَرَاَيْتَ اِنْ زُحِمْتُ عَلَيْهِ اَوْ غُلِبْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اجْعَلْ اَرَاَيْتَ بِالْيَمَنِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ .

☆☆ زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کا استلام کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا استلام کرتے ہوئے اور اسے بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس شخص نے دریافت کیا: آپ کا کیا خیال ہے' اگر وہاں ہجوم زیادہ ہو یا وہاں تک پہنچا نہ جا سکتا ہو؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''آپ کے خیال'' کو یمن بھیج دو' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا استلام کرتے ہوئے اور اسے بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے''۔

باب اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ فِيْ كُلِّ طَوَافٍ

یہ باب ہے کہ (طواف کے) ہر چکر کے دوران دو ارکان کا استلام کرنا

2947 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِيْ كُلِّ طَوَافٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طواف کے) ہر چکر کے دوران رکن یمانی اور حجر اسود کا

2946-اخرجه البخاري في الحج، باب تقبيل الحجر (الحديث 1611) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في تقبيل الحجر (الحديث 861) . تحفة الاشراف (6719) .

2947-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب استلام الاركان (الحديث 1876) . تحفة الاشراف (7761) .

استلام کیا کرتے تھے۔

2948 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کیا کرتے تھے۔

باب مَسْحِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

یہ باب ہے کہ دو یمانی ارکان کو ہاتھ لگانا

2949 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ ۔

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے صرف دو یمانی ارکان پر ہاتھ لگاتے ہوئے دیکھا ہے۔

شرح

کعبہ مقدسہ کے چار رکن یعنی چار کونے ہیں، ایک رکن تو وہ ہے جس میں حجر اسود نصب ہے، دوسرا اس کے سامنے ہے اور حقیقت میں "یمانی" اسی رکن کا نام ہے، مگر اس طرف کے دونوں ہی رکن کو تغلیبا رکن یمانی ہی کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ دو رکن اور ہیں جن میں سے ایک تو رکن عراقی ہے اور دوسرا رکن شامی مگر ان دونوں کو رکن شامی ہی کہتے ہیں۔ جن میں رکن حجر اسود ہے اس کو دوہری فضیلت حاصل ہے، ایک فضیلت تو اسے اس لئے حاصل ہے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے اور دوسری فضیلت یوں حاصل ہے کہ اس میں حجر اسود ہے، جب کہ رکن یمانی کو صرف یہی ایک فضیلت حاصل ہے کہ اسے حضرت ابراہیم نے بنایا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ ان دونوں رکن کو رکن شامی و عراقی پر فضیلت و برتری حاصل ہے۔

اسی لئے "اسلام" انہیں دونوں رکن کے ساتھ مختص ہے۔ "استلام" کے معنی ہیں "لمس کرنا یعنی چھونا" یہ چھونا خواہ ہاتھ وغیرہ کے ذریعہ ہو یا بوسہ کے ساتھ اور یا دونوں کے ساتھ لہٰذا جب یہ لفظ رکن اسود کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تو اس سے حجر اسود کو چومنا مقصود ہے اور جب رکن یمانی کی نسبت استعمال ہوتا ہے تو اس سے رکن یمانی کو صرف چھونا مراد ہوتا ہے۔

چونکہ رکن اسود، رکن یمانی سے افضل ہے اس لئے اس کو بوسہ دیتے ہیں یا ہاتھ وغیرہ لگا کر یا کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کر کے چومتے ہیں اور رکن یمانی کو صرف چوما جاتا ہے اس کو بوسہ نہیں دیا جاتا، بقیہ دونوں رکن یعنی شامی اور عراقی کو نہ

2948-اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف دون الركنين الآخرين (الحديث 244) . تحفة الاشراف (7880) .

2949-اخرجه البخاري في الحج، باب من لم يستلم الا الركنين اليمانيين (الحديث 1609) . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف دون الركنين الآخرين (الحديث 242) . و اخرجه ابو داؤد في في المناسك، باب استلام الاركان (الحديث 1874) تحفة الاشراف (6906) .

بوسہ دیتے ہیں اور نہ ہاتھ لگاتے ہیں، چنانچہ مسئلہ یہی ہے کہ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی اور پتھر وغیرہ کو نہ چومنا چاہئے اور نہ ہاتھ لگانا چاہئے۔

باب تَرْكِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْاٰخَرَيْنِ

یہ باب ہے کہ باقی دو ارکان کا استلام نہ کرنا

2950 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَّمَالِكٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ . قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ اِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُخْتَصَرٌ .

☆☆ عبید بن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے آپ کے بارے میں یہ بات نوٹ کی ہے کہ آپ ان دو یمانی ارکان کا استلام کرتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف انہی دو ارکان کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

2951 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ اَرْكَانِ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ مِنْ نَّحْوِ دُوْرِ الْجُمَحِيِّيْنَ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے ارکان میں سے صرف حجر اسود اور اس کے ساتھ والے رکن کا استلام کرتے تھے جو بنو جمح کے گھروں کی طرف تھا۔

2952 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا الْيَمَانِيَ

2950-اخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل الرجلين في النعلين ولا يمسح على النعلين (الحديث 166) مطولاً، و في اللباس، باب النعال السبتية و غيرها (الحديث 5851) . و اخرجه مسلم في الحج، باب الاهلال من حيث تنبعث الراحلة (الحديث 25 و 26) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في وقت الاحرام (الحديث 1772) . و الحديث عند: الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 74) و النسائي في الطهارة، باب الوضوء في النعل (الحديث 117)، و في مناسك الحج، العمل في الاهلال (الحديث 2759)، و في الزينة، تصفير اللحية (الحديث 5258) . و ابن ماجه في اللباس، باب الخضاب بالصفرة (الحديث 3626) تحفة الاشراف (7316) .

2951-اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف دون الركنين الآخرين (الحديث 243) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب استلام الحجر (الحديث 2946) . تحفة الاشراف (6988) .

2952-اخرجه البخاري في الحج، باب الرمل في الحج و العمرة (الحديث 1606) . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف دون الركنين الآخرين (الحديث 245) . تحفة الاشراف (8152) .

وَالْحَجَرَ فِيْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے اس کے بعد میں نے کبھی بھی سختی یا گرمی کے دوران (یعنی ہجوم کی کثرت یا قلت) کے دوران ان دونوں ارکان کا استلام ترک نہیں کیا۔

2953 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ فِيْ رَخَاءٍ وَّلَا شِدَّةٍ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اس کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے کبھی بھی نرمی یا سختی (یعنی ہجوم کی کمی یا زیادتی) کے دوران حجر اسود کا استلام ترک نہیں کیا۔

باب اسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

یہ باب ہے کہ چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کرنا

2954 - اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کیا۔

باب الْاِشَارَةِ اِلَى الرُّكْنِ

یہ باب ہے کہ حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا

2955 - اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاِذَا انْتَهٰى اِلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا تھا' جب آپ رکن کے پاس پہنچتے تھے تو اس کی طرف اشارہ کر دیتے تھے۔

2953-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7596) .

2954-تقدم (الحديث 712) .

2955-اخرجه البخاري في الحج، باب من اشار الى الركن اذا اتى عليه (الحديث 1612)، و باب التكبير عند الركن (الحديث 1613)، وباب المريض يطوف راكبًا (الحديث 1632)، و في الطلاق، باب الاشارة في الطلاق و الامور (الحديث 5293) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الطواف راكبًا (الحديث 865) . تحفة الاشراف (6050) .

باب قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ)

یہ باب ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تم ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو''

2956 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِيْنَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ تَقُوْلُ الْيَوْمَ يَبْدُو بَعْضُهُ اَوْ كُلُّهُ وَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهُ قَالَ فَنَزَلَتْ (يَا بَنِيْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے (زمانہ جاہلیت میں) عورت برہنہ ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کرتی تھی اور یہ کہا کرتی تھی:

''آج اس کا کچھ حصہ یا وہ مکمل طور پر ظاہر ہوگا اور اس کا جو حصہ ظاہر ہوگا تو میں اسے حلال قرار نہیں دوں گی''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تو یہ حکم نازل ہوا: ''اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو''۔

طواف ونماز کے وقت زینت اختیار رکنے کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اے اولادِ آدم! ہر عبادت کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو، اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچ نہ کرو، بیشک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (الاعراف،۳۱)

برہنہ طواف کی ممانعت کا شان نزول اور لوگوں کے سامنے برہنہ ہونے کی ممانعت

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی 261ھ روایت کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ پہلے عورت برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف کرتی تھی اور یہ کہتی تھی: کوئی مجھے ایک کپڑا دے دیتا جس کو میں اپنی شرم گاہ پر ڈال دیتی، آج بعض یا کل کھل جائے گا اور جو کھل جائے گا میں اس کو کبھی حلال نہیں کروں گی۔ تب یہ آیت نازل ہوئی ہر نماز کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔ (صحیح مسلم تفسیر 302825)7416، مکتبہ نزار مصطفیٰ مکہ مکرمہ،1417ھ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ بیت اللہ کا برہنہ طواف کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو زینت کا حکم دیا۔ زینت سے مراد وہ لباس ہے جو شرم گاہ چھپائے۔ اس کے علاوہ عمدہ کپڑے اور اچھی چیزیں بھی زینت ہیں اور انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت اپنی زینت کو پہنیں۔ (جامع البیان، ج8،ص 211،مطبوعہ دار الفکر، بیروت، 5141ھ)

زہری بیان کرتے ہیں کہ عرب بیت اللہ کا برہنہ طواف کرتے تھے، ماسوا قریش اور ان کے حلیفوں کے۔ ان کے علاوہ جو لوگ طواف کرنے کے لیے آتے، وہ اپنے کپڑے اتار دیتے اور قریش کے دیے ہوئے کپڑے پہن لیتے اور اگر ان کو قریش میں سے کوئی عاریتاً کپڑے دینے والا نہ ملتا تو وہ اپنے کپڑے پھینک کر برہنہ طواف کرتا اور اگر وہ اپنے کپڑے پھینک کر برہنہ طواف

2956-اخرجه مسلم في التفسير، باب في قوله تعالى: (خذوا زينتكم عند كل مسجد) (الحديث 25) . و اخرجه النسائي في التفسير: سورة الاعراف (الحديث 202) . تحفة الاشراف (5615) .

کرتا اور اگر وہ ان ہی کپڑوں میں طواف کر لیتا تو وہ طواف کے بعد ان کپڑوں کو پھینک دیتا اور ان کپڑوں کو اپنے اوپر حرام کر لیتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر نماز کے وقت اپنے کپڑے پہن لیا کرو۔

(جامع البیان، ج8،ص213، مطبوعہ دار الفکر، بیروت 1415ھ)

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی 261ھ روایت کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس حج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کو امیر بنایا تھا جو حجۃ الوداع سے پہلے تھا، اس میں حضرت ابوبکر نے مجھے لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ قربانی کے دن یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور نہ کوئی بیت اللہ کا برہنہ طواف کرے گا۔ (صحیح مسلم، ج:435، 1347)(3229)۔ صحیح البخاری، ج2، رقم الحدیث:1622۔ سنن ابوداود، ج2، رقم الحدیث:1046۔ سنن نسائی، ج5، رقم الحدیث:2957)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بھاری پتھر اٹھا کر لا رہا تھا اور میں نے چھوٹا سا تہبند باندھا ہوا تھا۔ اچانک میرا تہبند کھل گیا، اس وقت میرے کندھے پر وزنی پتھر تھا، اس وجہ سے میں تہبند کو اٹھا نہیں سکا، حتیٰ کہ میں نے پتھر کو اس کی جگہ پہنچا دیا۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جا کر اپنا تہبند اٹھاؤ اور اس کو باندھ لو اور ننگے بدن نہ پھرا کرو۔ (صحیح مسلم، حیض 78، 341)(757۔ سنن ابوداود، ج4، رقم الحدیث:4016)

تعمیر کعبہ کے وقت تہبند اتار کر کندھے پر رکھنے کی روایت پر بحث ونظر: امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256ھ روایت کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کعبہ کو بنایا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عباس پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے۔ عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا پتھروں کی وجہ سے اپنا تہبند اپنے کندھے پر رکھ لیں، آپ نے ایسا کیا پھر آپ زمین پر گر گئے اور آپ کی دونوں آنکھیں آسمان کی طرف لگی ہوئی تھیں، پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا میری چادر، میری چادر، پھر آپ پر چادر باندھ دی گئی۔ (صحیح البخاری، ج2، رقم الحدیث:1582، ج4، رقم الحدیث:3829۔ صحیح مسلم، الحیض:76، (3409)755، مسند احمد، ج2،ص295، ج3،ص380،(310

اس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ آپ نے اپنا تہبند اتار دیا تھا اور آپ معاذ اللہ برہنہ ہو گئے، اور اسی کی دہشت سے آپ بے ہوش ہو گئے۔ یہ حدیث آپ کے بلند منصب، آپ کی عظمت اور شان اور آپ کے مقام نبوت کے خلاف ہے۔ علامہ نووی، علامہ عینی اور علامہ عسقلانی میں سے کسی نے بھی اس اشکال کو دور کرنے کی کوشش نہیں کی۔ علامہ قرطبی نے اس حدیث کو المفہم میں شامل نہیں کیا۔ صرف علامہ محمد بن خلیفہ وشتانی ابی مالکی متوفی 828ھ نے اپنی شرح میں اس اشکال کو دور کرنے کی سعی کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں: اس حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ آپ کا ستر کھل گیا تھا، کیونکہ آپ اول امر میں تہبند کھلتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے اور غالباً اس وقت آپ پر کسی کی نظر نہیں پڑی تھی اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے یہ عزت اور کرامت دی ہے کہ میں مختون پیدا ہوا اور میری شرم گاہ کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ (المعجم الصغیر، رقم الحدیث:936۔ المعجم الاوسط، ج7، رقم الحدیث:6144۔ دلائل النبوۃ

لابی نعیم، ج 1، رقم الحدیث: 91۔ مجمع الزوائد، ج 8، ص 224۔ کنز العمال، ج 11، رقم الحدیث: 32134، 31924)۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی سفیان بن محمد فزاری متفرد ہے۔ علامہ ابن جوزی نے اس پر جرح کی ہے۔ العلل المتناہیہ، ج 1، ص 165، حافظ ابن کثیر نے بھی اس حدیث کا ذکر کیا ہے۔ البدایہ والنہایہ، ج 2، ص 265)

اور بعض روایات میں ہے کہ فرشتہ نازل ہوا اور اس نے میرا تہبند باندھ دیا (اکمال اکمال المعلم، ج 2، ص 190، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1415ھ)

ہر دن کہ یہ حدیث جس میں آپ کے تہبند کھولنے کا ذکر ہے۔ سند صحیح کے ساتھ مروی ہے لیکن اول تو یہ مراسیل صحابہ میں سے ہے جن کا مقبول ہونا بہر حال مختلف فیہ ہے۔ ثانیاً یہ حدیث درایت کے خلاف ہے۔ کیونکہ قریش نے بعثت سے پانچ سال پہلے کعبہ بنایا تھا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف پینتیس سال تھی اور پینتیس سال کے مرد کے لیے اس کے چچا کا از راہ شفقت یہ کہنا کہ "تم اپنا تہبند اتار کر اپنے کندھے پر رکھ لو تا کہ تم کو پتھر نہ چبھیں" درایتاً صحیح نہیں ہے۔ یہ بات کسی کم سن بچہ کے حق میں تو کہی جا سکتی ہے، پینتیس سال کے مرد کے لیے صحیح نہیں ہے اور علامہ بدر الدین عینی، علامہ ابن حجر وغیرہما نے امام ابن اسحاق سے یہی نقل کیا ہے کہ قریش کے کعبہ بنانے کا واقعہ بعثت سے پانچ سال پہلے کا ہے۔

علامہ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی لکھتے ہیں: امام عبدالرزاق نے اور اسی سند کے ساتھ امام حاکم اور امام طبرانی نے نقل کیا ہے کہ قریش نے وادی کے پتھروں سے کعبہ کو بنایا اور اس کو آسمان کی جانب بیس (20) ہاتھ بلند کیا اور جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اجیاد سے پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اس وقت آپ نے ایک دھاری دار چادر کا تہبند باندھا ہوا تھا۔ آپ نے اس چادر کا پلو اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لیا اور اس چادر کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے آپ کی شرم گاہ ظاہر ہوگئی۔ اس وقت ایک آواز آئی: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی شرم گاہ ڈھانپ لیں، اس کے بعد آپ کو عریاں نہیں دیکھا گیا، اس وقت آپ کی بعثت میں پانچ سال تھے۔ اس کے بعد علامہ ابن حجر نے امام عبدالرزاق کی سند سے لکھا کہ مجاہد نے کہا کہ یہ بعثت سے پندرہ سال پہلے کا واقعہ ہے۔ (اس وقت آپ کی عمر پچیس سال تھی) امام عبدالبر نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے اپنے مغازی میں اسی پر اعتماد کیا ہے۔ لیکن مشہور پہلا قول ہے (یعنی بعثت سے پانچ سال پہلے کا)

(فتح الباری ج 3، ص 441، 442، مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ، لاہور، 1401)

علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی حنفی متوفی 855ھ لکھتے ہیں: طبقات ابن سعد میں محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ بیت اللہ کی تعمیر کے لیے پتھر لا رہے تھے، اس وقت آپ کی عمر پینتیس سال کی تھی۔ لوگوں نے اپنے اپنے تہبند اپنے اپنے کندھوں کے اوپر رکھے ہوئے تھے۔ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیا پھر آپ گر پڑے اور آپ کو ندا کی گئی "اپنی شرم گاہ کو ڈھکئے" اور یہ آپ کو پہلی ندا کی گئی تھی۔ ابو طالب نے کہا اے بھتیجے! اپنا تہبند اپنے سر کے نیچے رکھ لو۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جو مصیبت آئی ہے، وہ صرف برہنہ ہونے کی وجہ سے آئی ہے۔

(عمدۃ القاری، ج 9، ص 215۔ مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، 1348ھ)

امام عبدالملک بن ہشام متوفی 213ھ لکھتے ہیں: امام ابن اسحاق نے کہا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پینتیس سال کی ہوئی تو قریش نے کعبہ کے بنانے پر اتفاق کیا۔

(السیرۃ النبویہ، ج1، ص229، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1415ھ)

علامہ ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبداللہ السہیلی المتوفی 581ھ لکھتے ہیں: کعبہ کو پانچ مرتبہ بنایا گیا پہلی بار شیث بن آدم نے بنایا۔ دوسری بار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان ہی بنیادوں پر بنایا اور تیسری بار اسلام سے پانچ سال پہلے قریش نے بنایا۔ چوتھی بار حضرت عبداللہ بن زبیر نے بنایا اور پانچویں بار عبدالملک بن مروان نے بنایا۔

(الروض الانف، ج1، ص127، مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ، ملتان)

علامہ ابی مالکی متوفی 828ھ نے بھی علامہ سہیلی کے حوالے سے اس عبارت کو نقل کیا ہے۔

(اکمال اکمال المعلم، ج2، ص189، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1415ھ)

علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی متوفی 942ھ لکھتے ہیں: حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ مجاہد سے منقول ہے کہ یہ آپ کی بعثت سے پندرہ سال پہلے کا واقعہ ہے اور امام ابن اسحاق نے جس پر جزم کیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ آپ کی بعثت سے پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے اور یہی صحیح ہے۔ (سبل الھدی والرشاد، ج2، ص173، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1414ھ)

ہم نے متعدد مستند کتب کے حوالہ جات سے یہ بیان کیا ہے کہ قریش نے جس وقت کعبہ کی تعمیر کی تھی، اس وقت آپ کی عمر پینتیس سال تھی اور پینتیس سال کے کسی عام مہذب انسان کے حال سے بھی یہ بہت بعید ہے کہ وہ اپنا تہبند اتار کر اپنے کندھے پر رکھ لے۔ چہ جائیکہ وہ شخص ہو جس کی حیا اور وقار تمام دنیا میں سب سے عظیم اور مثالی ہو۔ اس لیے یہ احادیث ہر چند کہ سنداً صحیح ہیں لیکن درایۃً صحیح نہیں ہیں، جبکہ اس حدیث کے راوی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ہیں اور اس واقعہ کے وقت ان کی عمر دو سال تھی۔ کیونکہ یہ 94 سال کی عمر گزار کر 74ھ میں فوت ہوئے تھے۔ (الاستیعاب علی حاشیۃ الاصابہ، ج1، ص222)۔ اس حساب سے ہجرت کے وقت ان کی عمر 20 سال تھی۔ اور بعثت کے وقت ان کی عمر سات سال تھی اور یہ بعثت سے پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے تو اس وقت ان کی عمر دو سال تھی اور اس وقت یہ مدینہ میں تھے حالانکہ یہ مکہ کا واقعہ ہے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ انہوں نے یہ واقعہ کسی سے سنا ہوگا جس کے نام کی انہوں نے تصریح نہیں کی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا اور وقار پر کوئی حرف آنے کی بہ نسبت ہمیں یہ زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کو مسترد کر دیا جائے کیونکہ روایت حدیث میں امام بخاری اور امام مسلم کی جو عظمت اور مقام ہے، اس کی بہ نسبت کہیں زیادہ بلکہ سب سے زیادہ عظمت اور شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاء اور وقار کی ہے۔

2957 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ بَعَثَهُ فِى الْحَجَّةِ الَّتِىْ اَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِىْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِى النَّاسِ "اَلَا لَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ

عُرْيَانٌ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس حج کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر کیا تھا' جو حجۃ الوداع سے ایک سال پہلے ہوا تھا' اس حج کے موقع پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چند لوگوں کے ہمراہ بھیجا تھا تا کہ وہ لوگوں میں یہ اعلان کریں گے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک شخص حج نہیں کر سکے گا اور کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکے گا۔

2958 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جِئْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ بِبَرَائَةَ قَالَ "مَا كُنْتُمْ تُنَادُوْنَ". قَالَ كُنَّا نُنَادِيْ "اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّؤْمِنَةٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَاَجَلُهُ اَوْ اَمَدُهُ اِلٰى اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بَرِيْءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهُ وَلَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ". فَكُنْتُ اُنَادِيْ حَتّٰى صَحِلَ صَوْتِيْ.

☆☆ محرر بن ابوہریرہ اپنے والد (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا' جب اللہ کے رسول نے انہیں اہل مکہ کی طرف بری الذمہ ہونے کا اعلان کرنے کے لیے بھیجا تھا۔

راوی نے دریافت کیا: آپ لوگوں نے کیا اعلان کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم نے یہ اعلان کیا تھا کہ جنت میں صرف مؤمن شخص داخل ہو سکے گا اور کوئی برہنہ شخص خانہ کعبہ کا طواف نہیں کر سکے گا اور جس شخص کا اللہ کے رسول کے ساتھ کوئی معاہدہ ہے' تو اس کی مدت آئندہ چار ماہ تک ہے' جب چار ماہ گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول مشرکین (کے ساتھ کیے ہوئے معاہدے) سے بری الذمہ ہوں گے اور اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکے گا۔ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں یہ اعلان کرتا رہا یہاں تک کہ میری آواز بیٹھ گئی۔

باب اَيْنَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

یہ باب ہے کہ آدمی طواف کی دو رکعات کہاں ادا کرے گا؟

2957-اخرجه النسائي في الصلاة، باب ما يستر من العورة (الحديث 369)، و في الحج، باب لا يطوف بالبيت عريان و لا يحج مشرك (الحديث 1622)، و في الجزية و الموادعة، باب كيف ينبذ الى اهل العهد (الحديث 3177)، و في المغازي، باب حج ابي بكر بالناس في سنة تسع (الحديث 4363)، و في التفسير، باب (فسيحوا في الارض اربعة اشهر و اعلموا انكم غير معجزي الله و ان الله مخزي الكافرين) (الحديث 4655) مطولاً، و باب (واذان من الله و رسوله الى الناس يوم الحج الاكبر ان الله بريء من المشركين و رسوله، فان تبتم فهو خير لكم و ان توليتم فاعلموا انكم غير معجزي الله و بشر الذين كفروا بعذاب اليم) (الحديث 4656) مطولاً . و اخرجه مسلم في الحج، باب لا يحج البيت مشرك و لا يطوف بالبيت عريان و بيان يوم الحج الاكبر (الحديث 435) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب يوم الحج الاكبر (الحديث 1946) . تحفة الاشراف (6624) .

2958-اخرجه النسائي في التفسير: سورة براءة (الحديث 233) تحفة الاشراف (14353) .

2959 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِىْ وَدَاعَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ سُبْعِهِ جَآءَ حَاشِيَةَ الْمَطَافِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَّافِيْنَ اَحَدٌ ۔

☆☆ حضرت مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ جب آپ سات چکر لگا کر فارغ ہوئے تو آپ مطاف کے کنارے پر آئے اور آپ نے وہاں دو رکعات نماز ادا کی آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی چیز نہیں تھی۔

2960 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ يَعْنِىْ ابْنَ عُمَرَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) ۔

☆☆ عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے پھر آپ نے مقامِ ابراہیم کے پاس دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ نے صفا و مروہ کی سعی کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

بے شک اللہ کے رسول کے طریقے میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

باب الْقَوْلِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

یہ باب ہے کہ طواف کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد گفتگو کرنا

2961 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَرَاَ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ "نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ" . فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِىَ عَلَيْهَا حَتّٰى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِى وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ" . فَكَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتّٰى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِىْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ فَسَعٰى حَتّٰى صَعِدَتْ

2959-تقدم (الحديث 757) .

2960-تقدم (الحديث 2930) .

2961-اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في كيف الطواف (الحديث 856) مختصراً، و باب ما جاء انه يبدا بالصفا قبل المروة (الحديث 862) مختصراً و اخرجه النسائي في مناسك الحج، القول بعد ركعتي الطواف (الحديث 2962) مختصراً، و القراءة في ركعتي الطواف (الحديث 2963) مختصراً، و الذكر و الدعاء على الصفا (الحديث 2974) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب القبلة (الحديث 1008)مختصراً . و الحديث عند: ابي داؤد في الحروف و القرآن، باب 1 . (3969) . تحفة الاشراف (2595) .

قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشَى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" . قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ .

★★ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے' ان میں سے تین چکروں میں آپ دوڑے اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے' پھر مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس کھڑے ہوئے اور آپ نے وہاں دو رکعات نماز ادا کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور تم مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں اسے تلاوت کیا' یہ آواز لوگوں تک پہنچی' پھر آپ نے نماز مکمل کی' پھر آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور پھر تشریف لے گئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہم آغاز اس سے کریں گے' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا سے آغاز کیا' آپ اوپر چڑھ گئے یہاں تک کہ بیت اللہ آپ کے سامنے آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اسی کے لیے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' وہ موت دیتا ہے' وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا تذکرہ کیا' اس کی حمد بیان کی' پھر جو اللہ کو منظور تھا وہ دعا مانگی' پھر چلتے ہوئے اس سے نیچے آئے' یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں نشیب تک پہنچ گئے' پھر آپ دوڑے یہاں تک کہ جب آپ کے پاؤں اوپر کی طرف بلند ہونے لگے تو آپ نے چلنا شروع کر دیا' پھر آپ مروہ پر تشریف لائے' آپ اس پر چڑھ گئے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیت اللہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات پڑھے:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا' اس کی پاکی بیان کی' اس کی حمد بیان کی' پھر جو اللہ کو منظور تھا وہ دعا مانگی' ایسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم طواف سے فارغ ہو گئے (یعنی سعی سے فارغ ہو گئے)۔

2962 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلَ ثَلَاثًا وَّمَشَى اَرْبَعًا ثُمَّ قَرَاَ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ ثُمَّ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ "اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَابْدَءُوْا بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ".

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف میں سات چکر لگائے' جن میں تین چکروں کے دوران آپ تیز رفتاری سے چلے' اور چار چکروں کے دوران عام رفتار سے چلے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی' آپ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور کعبہ کے درمیان کرلیا' پھر آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا' پھر آپ باہر تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (یعنی یہ آیت تلاوت کی):

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں''۔

تو تم لوگ اس کے ذریعے آغاز کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے۔

باب الْقِرَاءَةِ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

یہ باب ہے کہ طواف کی دو رکعات میں قرأت کرنا

2963 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ عَنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهٰى اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ قَرَاَ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) ثُمَّ عَادَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا .

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم کے پاس تشریف لائے تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں دو رکعات نماز ادا کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلی رکعت میں) سورۂ فاتحہ اور سورۂ کافرون (جبکہ دوسری

2962-تقدم في مناسك الحج، القول بعد ركعتي الطواف (الحديث 2961) .

2963-انفرد به النسائي: و الحديث عند: ابي داؤد في الحروف و القرآن، باب 1 . (3969) . و الترمذي في الحج، باب ما جاء في كيف الطواف (الحديث 856)، و باب ما جاء انه يبدا بالصفا قبل المروة (الحديث 862) . و النسائي في مناسك الحج، القول بعد ركعتي الطواف (الحديث 2961 و 2962) . و الذكر و الدعاء على الصفا (الحديث 2974) . تحفة الاشراف (2595) .

رکعت میں سورۂ فاتحہ)اورسورۂ اخلاص کی تلاوت کی پھر آپ ﷺ واپس حجر اسود کے پاس تشریف لے گئے اس کا استلام کیا پھر آپ ﷺ صفا کی طرف تشریف لے گئے۔

باب الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ

یہ باب ہے کہ آب زم زم پینا

2964 - اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَاصِمٌ وَّمُغِيْرَةُ ح وَاَنْبَاَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ .

☆☆ حضرت ابن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہوکر آب زم زم پیا تھا۔

باب الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ قَائِمًا

یہ باب ہے کہ کھڑے ہوکر آب زم زم پینا

2965 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ .

☆☆ حضرت ابن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو آب زم زم پلایا، آپ نے کھڑے ہوکر اسے پیا۔

باب ذِكْرِ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِىْ يُخْرَجُ مِنْهُ .

یہ باب ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا اس دروازے سے باہر صفا کی طرف تشریف لے جانا جس دروازے سے باہر جایا جاتا ہے

2966 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ

2964-اخرجه البخاري في الحج، باب ما جاء في زمزم (الحديث 1637)، و في الاشربة، باب الشرب قائمًا (الحديث 5617) . و اخرجه مسلم في الاشربة، باب في الشرب من زمزم قائمًا (الحديث 117، و 118 و 119 و 120) . واخرجه الترمذي في الاشربة، باب ما جاء في الرخصة في الشرب قائمًا (الحديث 1882)، و في الشمائل، باب ما جاء في صفة شرب رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 197 و 199) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الشراب من ماء زمزم قائمًا (الحديث 2965) . و اخرجه ابن ماجه في الاشربة، باب الشرب قائمًا (الحديث 3422) . تحفة الاشراف (5767) .

2965-تقدم (الحديث 2964) .

ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يُخْرَجُ مِنْهُ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ . قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سُنَّةٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے پھر آپ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کی' پھر اُس دروازے میں سے صفا کی طرف تشریف لے گئے' جس دروازے سے باہر جایا جاتا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا و مروہ کا طواف کیا۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول منقول ہے: ایسا کرنا سنت ہے۔

باب ذِكْرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

یہ باب ہے کہ صفا اور مروہ کا تذکرہ

2967 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَائِشَةَ (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) قُلْتُ مَا اُبَالِي اَنْ لَا اَطُوفَ بَيْنَهُمَا . فَقَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ إِنَّمَا كَانَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) الْآيَةَ فَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطُفْنَا مَعَهُ فَكَانَتْ سُنَّةً .

★★ عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے (اس آیت کی تلاوت کی:)

''اور ایسے شخص پر کوئی گناہ نہیں ہے' جب وہ ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے''۔

میں نے کہا: میں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ اگر میں ان دونوں کا طواف نہیں کرتا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے بہت غلط بات کہی ہے' زمانہ جاہلیت کے لوگ ان دونوں کا طواف نہیں کیا کرتے تھے' جب اسلام آیا اور قرآن نازل ہوا تو (یہ آیت نازل ہوئی:)

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں''۔

2966-انفرد به النسائي . و الحديث عند: البخاري في الصلاة، باب قول الله تعالى (واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى) (الحديث 395)، و في الحج، باب صلى النبي صلى الله عليه وسلم لسبوعه ركعتين (الحديث 1623) و باب من صلى ركعتي الطواف خلف المقام (الحديث 1627)، باب ماجاء في السعي بين الصفا و المروة (الحديث 1645 و 1647)، و في العمرة، باب متى يحل المعتمر (الحديث 1793) . و مسلم في الحج، باب ما يلزم من احرم بالحج ثم قدم مكة من الطواف و السعي (الحديث 189) . و النسائي في مناسك الحج، طواف من اهل بعمرة (الحديث 2930)، و اين يصلي ركعتي الطواف (الحديث 2960) . و ابن ماجه في المناسك، باب الركعتين بعد الطواف (الحديث 2959) تحفة الاشراف (7352) .

2967-اخرجه البخاري في التفسير، باب (ومناة الثالثة الاخرى) (الحديث 4861) مختصراً . و اخرجه مسلم في الحج، باب بيان ان السعي بين الصفا و المروة ركن لا يصح الحج الا به (الحديث 261) مطولاً . و اخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة البقرة) (الحديث 2965) . تحفة الاشراف (16438) .

تو نبی اکرم ﷺ نے بھی ان کا طواف کیا ہے اور آپ ﷺ کے ہمراہ ہم نے بھی ان کا طواف کیا ہے ایسا کرنا سنت ہے۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی میں مذاہب ائمہ کا بیان

صفا اور مروہ کے درمیان سات بار سعی کرنا واجب ہے یہ سعی صفا سے شروع ہو کر مروہ پر ختم ہو گی ائمہ ثلاثہ اور امام شافعی کا صحیح مذہب یہ ہے کہ صفا سے مروہ تک ایک طواف ہے علامہ نووی نے لکھا ہے کہ یہ جو مشہور ہے کہ امام شافعی کے نزدیک صفا سے مروہ پھر مروہ سے صفا تک سعی ایک طواف ہے یہ غلط ہے۔ امام شافعی کا مذہب جمہور کے مطابق ہے۔

(شرح المہذب ج ۸ ص ۷۷۔۷۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

صفا اور مروہ میں سعی کے متعلق امام احمد کے دو قول ہیں: ایک قول یہ ہے کہ یہ سعی رکن ہے اس کے بغیر حج تمام نہیں ہوتا کیونکہ امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جس نے صفا اور مروہ میں طواف نہیں کیا اللہ نے اس کا حج تمام نہیں کیا سعی کرنا حج اور عمرہ دونوں میں رکن ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ سعی سنت ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے کہ اس سعی میں کوئی گناہ نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ مباح ہے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو شعائر اللہ میں داخل کیا ہے اس لیے اس کا مرتبہ سنت سے کم نہیں ہے۔ (المغنی ج ۳ ص ۱۹۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۰۵ھ)

علامہ نووی شافعی لکھتے ہیں: حج میں صفا اور مروہ میں سعی کرنا رکن ہے دم دینے سے اس کی تلافی نہیں ہو گی اور محرم اس کے بغیر حلال نہیں ہو گا۔ (روضۃ الطالبین ج ۲ ص ۳۷۲ مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت ۱۴۰۵ھ)

علامہ ابو العباس رملی شافعی نے لکھا ہے کہ صفا اور مروہ کا طواف کرنا عمرہ کا بھی رکن ہے۔

(نہایۃ المحتاج ج ۳ ص ۳۲۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ)

علامہ حطاب مالکی لکھتے ہیں: حج اور عمرہ دونوں میں صفا اور مروہ میں سعی کرنا رکن ہے۔

(مواہب الجلیل ج ۳ ص ۸۴ مطبوعہ مکتبۃ النجاح لیبیا)

علامہ المرغینانی حنفی لکھتے ہیں کہ صفا اور مروہ میں طواف کرنا (حج اور عمرہ میں) واجب ہے رکن نہیں ہے امام شافعی یہ کہتے ہیں کہ یہ رکن ہے کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی فرض کر دی پس سعی کرو۔ (مسند احمد ج ٦ ص ۴۲۱) ہم کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں ہے کہ صفا اور مروہ میں طواف کرنا گناہ نہیں ہے اور یہ مباح ہونے کو مستلزم ہے اور فرضیت کے منافی ہے نیز ہم نے رکن سے وجوب کی طرف اس لیے عدول کیا ہے کہ یہ حدیث خبر واحد ہے اور رکنیت دلیل قطعی سے ثابت ہوتی ہے۔

(ہدایہ اولین ص ۲۴۳ مطبوعہ شرکت علمیہ ملتان)

2968 - اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا) فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ جُنَاحٌ اَنْ لَا يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ . قَالَتْ عَائِشَةُ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَوْ كَانَتْ كَمَا اَوَّلْتَهَا كَانَتْ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ

2968-اخرجه البخاري في الحج، باب وجوب الصفا و المروة و جعل من شعائر الله (الحديث 1643) . تحفة الاشراف (16471) .

لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الْاَنْصَارِ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمُوْا كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ وَكَانَ مَنْ اَهَلَّ لَهَا يَتَحَرَّجُ اَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) ثُمَّ قَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا .

★★ عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:
''اس شخص پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے''۔

(عروہ نے کہا:) اللہ کی قسم! کسی بھی شخص پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے بھانجے تم نے بہت غلط بات کہی ہے' جو مفہوم تم مراد لے رہے ہو' اگر یہ مفہوم ہوتا تو آیت کے الفاظ یہ ہوتے:
تو اس شخص پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ ان دونوں کا طواف نہیں کرتا۔

(پھر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وضاحت کی:) یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی' اسلام قبول کرنے سے پہلے وہ لوگ منات طاغیہ سے احرام باندھتے تھے' یہ وہ بت ہے جس کی وہ مشلل کے قریب عبادت کرتے تھے' جو شخص وہاں سے احرام باندھتا تھا' وہ اس بات میں گناہ محسوس کرتا تھا کہ وہ صفا و مروہ کی سعی کرے' جب ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' تو جو شخص حج کرتا ہے یا عمرہ کرتا ہے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ ان دونوں کا طواف کرتا ہے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی سعی کو سنت قرار دیا ہے' اب کسی بھی شخص کے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ ان دونوں کے طواف (یعنی سعی) کو ترک کر دے۔

صفا اور مروہ میں سعی گناہ نہیں ہے کے سبب کا بیان

صفا اور مروہ میں طوفاف کو مسلمان دو وجہوں سے گناہ سمجھتے تھے ایک وجہ یہ تھی کہ زمانہ جاہلیت میں بعض لوگ بتوں کی عبادت اور ان کی تعظیم کے لیے صفا اور مروہ میں طواف کرتے تھے اس لیے اسلام لانے کے بعد انہوں نے اس کو عمل جاہلیت کی بناء پر گناہ سمجھا اور بعض لوگ زمانہ جاہلیت میں صفا اور مروہ میں طواف کو گناہ سمجھتے تھے تو انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد میں طواف کرنے کو گناہ سمجھا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

امام ابن جریر روایت کرتے ہیں: شعبی بیان کرتے ہیں ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں صفا پر اسعاف نام کا ایک بت رکھا ہوا تھا اور مروہ پر نائلہ نام کا ایک بت رکھا ہوا تھا اہل جاہلیت جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو ان بتوں کو چھوتے تھے جب اسلام کا ظہور ہوا اور بت توڑ دیے گئے تو مسلمانوں نے کہا: صفا اور مروہ میں تو ان بتوں کی وجہ سے سعی کی جاتی تھی اور ان میں طواف

کرنا شعائر اسلام سے نہیں ہے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (جامع البیان ج ۲ ص ۲۸ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ۱۴۰۹ھ)

حافظ سیوطی نے اس حدیث کو سعید بن منصور عبد بن حمید ابن جریر اور ابن منذر کے حوالوں سے بیان کیا ہے۔

(الدر المنثور ج ۱ ص ۱۶۰ مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ النجفی ایران)

امام بخاری روایت کرتے ہیں: عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے: سو جس نے بیت اللہ کا حج یا عمرہ کیا اس پر ان دونوں کی سعی کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے (ان کا مطلب تھا: یہ سعی واجب نہیں ہے) سو بہ خدا اگر کوئی شخص صفا اور مروہ میں سعی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا! حضرت عائشہ نے فرمایا: اے بھتیجے! تم نے غلط کہا: جس طرح تم نے اس آیت کی تاویل کی ہے اگر اسی طرح ہوتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا: جو ان کے درمیان سعی نہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور اس طرح فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی ہے وہ اسلام سے پہلے منات (ایک بت) کے لیے احرام باندھتے تھے جس کی وہ مشلل کے پاس عبادت کرتے تھے تو جو شخص احرام باندھتا وہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے میں گناہ سمجھتا تھا جب وہ اسلام لے آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم صفا اور مروہ کے طواف میں گناہ سمجھتے تھے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: سو جس نے بیت اللہ کا حج یا عمرہ کیا اس پر ان دونوں کی سعی کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طواف کو مقرر کیا ہے اور کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ان کے درمیان طواف کرنے کو ترک کردے عروہ نے کہا: بلاشک وشبہ یہ علم کی بات ہے میں نے اس سے پہلے اس کو نہیں سنا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان کرنے سے پہلے میں نے لوگوں سے یہ سنا تھا کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ منات کے لیے احرام باندھتے تھے اور وہ سب لوگ صفا اور مروہ میں طواف کرتے تھے اور جب اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر فرمایا اور قرآن میں صفا اور مروہ کے درمیان طواف کا ذکر نہیں فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم صفا اور مروہ میں طواف کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم نازل کیا ہے اور صفا کا ذکر نہیں کیا آیا اگر ہم صفا اور مروہ میں طواف کرلیں تو کوئی حرج ہے؟ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: جس نے بیت اللہ کا حج یا عمرہ کیا اس پر ان دونوں کا طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ ابوبکر بن عبد الرحمٰن (حدیث کے راوی) نے کہا: سنو! یہ آیت دونوں فریقوں کے متعلق نازل ہوئی ہے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں صفا اور مروہ کے طواف کو گناہ سمجھتے تھے اور جو لوگ زمانہ جاہلیت میں ان کا طواف کرتے تھے پھر ظہور اسلام کے بعد انہوں نے ان کے طواف کو گناہ سمجھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر فرمایا اور صفا اور مروہ کے طواف کا ذکر نہیں فرمایا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲۳۔ ۲۲۲ ج ۲ ص ۶۴۶۔ ۶۴۵ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۸۱ھ)

صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے

حج اور عمرہ اور سعی کا طریقہ فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے اور یہ سعی امام احمد کے نزدیک سنت مستحبہ ہے اور مالک اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہے کہ ترک سے ایک بکری ذبح کرنا پڑتی ہے۔

آیت مذکورہ کے الفاظ سے یہ شبہ نہ کرنا چاہئے کہ اس آیت میں تو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے متعلق صرف اتنا فرمایا گیا ہے کہ وہ گناہ نہیں اس سے تو زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوا کہ سعی مباحات میں سے ایک مباح ہے وجہ یہ ہے کہ اس جگہ عنوان لَا جُنَاحَ کا سوال کی مناسبت سے رکھا گیا ہے سوال اسی کا تھا کہ صفا و مروہ پر بتوں کی مورتیں رکھی تھیں اور اہل جاہلیت انہی کی پوجا پاٹ کے لئے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے اس لئے یہ عمل حرام ہونا چاہئے اس کے جواب میں فرمایا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں چونکہ یہ دراصل سنت ابراہیمی ہے کسی کے جاہلانہ عمل سے کوئی گناہ نہیں ہو جاتا یہ فرمانا اس کے واجب ہونے کے منافی نہیں۔

سعی میں صفا سے آغاز کرنے کا بیان

2969 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّفَا وَهُوَ يَقُوْلُ "نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ".

★★ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' جب آپ مسجد سے باہر تشریف لے جارہے تھے اور صفا کی طرف جارہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمارہے تھے: ہم اس سے آغاز کریں گے' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے۔

2970 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّفَا وَقَالَ "نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ". ثُمَّ قَرَاَ "(اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ)".

★★ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث مجھے سنائی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفا کی طرف تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم اس سے آغاز کریں گے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں"۔

شرح

وہ سات اشواط پورے کرے۔ وہ صفا سے ابتداء کرے اور مروہ پر ختم کرے۔ اور شوط کرتے وقت وہ وادی بطن میں سعی کرے۔ اسی حدیث کی بناء پر جو ہم نے روایت کی ہے۔ اور صفا سے شروع کرنے کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسی سے شروع کرے جس سے اللہ نے شروع کیا ہے۔ اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے۔ اور رکن نہیں ہے۔

2969-انفرد بہ النسائی . و سیاتی (الحدیث 2970) . تحفۃ الاشراف (2621) .

2970-تقدم (الحدیث 2969) .

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ یہ سعی کرنا رکن ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کو لکھ دیا ہے لہٰذا تم سعی کرو۔ (طبرانی، حاکم، دارقطنی)

ہماری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حج یا عمرہ کرنے والے پر کوئی حرج نہیں کہ وہ صفا مروہ کا طواف کرے۔ یہ کلام اباحت میں استعمال ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا اس رکنیت و وجوب دونوں ختم ہو جائیں گے۔ البتہ ہم نے وجوب میں اس کے خروج کیا تا کہ اس کی رکنیت ثابت نہ ہو سوائے دلیل قطعی کے۔ حالانکہ ایسی دلیل نہیں پائی گئی۔ اور حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کی پیش کردہ حدیث کا معنی یہ ہے کہ مستحب ہونا لکھ دیا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ''كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ'' میں ہے۔ (ہدایہ اولین، کتاب الحج، لاہور)

صفا مروہ کی سعی کے درمیان تیز چلنے کا بیان

اس کے دلائل میں سابقہ عبارت کی شرح میں مذاہب اربعہ ہم بیان کر چکے ہیں وہاں مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ البتہ صفا مروہ خواتین سے متعلق سعی میں حدیث نقل کر رہے ہیں۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ کہتی ہیں کہ ابو تجراۃ کی بیٹی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں قریش کی عورتوں کے ساتھ آل ابوحسن کے گھر گئی تا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے دیکھیں۔ (اور اس طرح ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال باکمال سے مشرف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل و برکت سے مستفید ہوں) چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان اس طرح سعی کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہہ بند سعی دوڑنے میں تیزی کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں کے گرد گھوم رہا تھا، نیز میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ سب لوگ سعی کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے سعی کو لکھ دیا ہے، (شرح السنہ) اس روایت کو احمد نے بھی کمی بیشی کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، رقم الحدیث، 1127)

پہلے بتایا جا چکا ہے کہ صفا و مروہ پہاڑیوں کے درمیان سات مرتبہ چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں کہ جو حج کا ایک اہم رکن ہے صفا اور مروہ کی پہاڑیاں اب باقی نہیں رہی ہیں دونوں کٹ کٹا کر ختم ہو گئی ہیں صرف ان کی جگہیں متعین ہیں جہاں چند سیڑھیا بنا دی گئی ہیں، دونوں میں آپس کا فاصلہ تقریباً ڈیڑھ فرلانگ کا ہے۔ یہ بھی پہلے بتایا جا چکا ہے یہ سعی درحقیقت حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی اس بھاگ دوڑ اور اضطراب کی یادگار ہے جس میں وہ اپنے شیر خوار بچے حضرت اسماعیل کی پیاس بجھانے کے لئے پانی کی تلاش میں ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان مبتلا ہوئی تھیں۔

اس کے بعد اللہ نے زمزم شریف پیدا فرمایا تھا، اسلام سے قبل عربوں نے ان دونوں پہاڑیوں پر ایک ایک بت رکھ دیا تھا۔ صفا کے بت کا نام اِساف تھا اور مروہ کے بت کا نام نائلہ تھا۔ صفا کی پہاڑی جبل ابوقبیس کے دامن میں تھی وہیں سے سعی شروع کی جاتی ہے، صفا اور مروہ کے درمیان وہ راستہ جس پر سعی کی جاتی ہے اور جسے مسعیٰ کہتے ہیں بیت اللہ کے مشرقی جانب ہے، یہ پہلے مسجد حرام سے باہر تھا، اب اس کے ساتھ ہی شامل کر دیا گیا ہے۔

حدیث کے الفاظ فان الله کتب علیکم السعی کے معنی حضرت شافعی تو یہ مراد لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کو فرض کیا ہے، چنانچہ ان کے نزدیک صفا و مروہ کے درمیان سعی فرض ہے اگر کوئی شخص سعی نہیں کرے گا تو اس کا حج باطل ہو جائے گا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے ہاں چونکہ سعی فرض نہیں ہے بلکہ واجب ہے اس لئے وہ اس جملہ کے یہ معنی مراد لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کو واجب کیا ہے۔ حنفی مسلک کے مطابق اگر کوئی شخص سعی ترک کرے تو اس پر دم یعنی دنبہ وغیرہ ذبح کرنا واجب ہو جاتا ہے حج باطل نہیں ہوتا۔

باب مَوْضِعِ الْقِيَامِ عَلَى الصَّفَا

یہ باب صفا پر کھڑے ہونے کی جگہ کے بیان میں ہے

2971 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِیَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا نَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ ۔

★★ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھ گئے' یہاں تک کہ جب آپ کی نظر بیت اللہ پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی۔

باب التَّكْبِيْرِ عَلَى الصَّفَا

یہ باب ہے کہ صفا پہاڑ پر تکبیر کہنا

2972 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَّيَقُوْلُ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ" . يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّيَدْعُوْ وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

★★ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ' ان کے والد امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا پہاڑ پر ٹھہرے تو آپ نے تین مرتبہ تکبیر کہی اور یہ کلمات پڑھے:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی' پھر آپ نے مروہ پر بھی اسی طرح کیا۔

2971-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2622) .

2972-انفرد به النسائي، و سياتي في مناسك الحج، موضع القيام على المروة (الحديث 2984) . و التكبير عليها (الحديث 2985) . و الحديث عند: النسائي في مناسك الحج، التهليل على الصفا (الحديث 2973)، والا يضاع في وادي محسر (الحديث 3054) . تحفة الاشراف (2623) .

بَاب التَّهْلِيْلِ عَلَى الصَّفَا

یہ باب ہے کہ صفا پر لا الہ الا اللہ پڑھنا

2973 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا يُهَلِّلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُو بَيْنَ ذٰلِكَ .

★★ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کا ذکر کرتے ہوئے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر ٹھہر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا الہ الا اللہ پڑھا اور وہاں دعا مانگی۔

بَاب الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ عَلَى الصَّفَا

یہ باب ہے کہ صفا پہاڑی پر ذکر کرنا اور دعا مانگنا

2974 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَرَاَ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ "نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ" . فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتّٰى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ وَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ" . وَكَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتّٰى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِىْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ فَسَعٰى حَتّٰى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيْهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ" . قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ .

★★ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگائے ان میں سے تین چکروں میں آپ دوڑتے ہوئے چلے اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے۔ پھر آپ نے مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس کھڑے ہوکر دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو''۔

آپ ﷺ نے بلند آواز میں اسے تلاوت کیا اور لوگوں تک آواز پہنچ گئی جب آپ دو رکعات پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا' پھر آپ (باہر تشریف لے گئے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم اس سے آغاز کریں گے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے صفا سے آغاز کیا' آپ اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ جب بیت اللہ آپ ﷺ کے سامنے آ گیا تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے اور وہ موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا تذکرہ کیا' اس کی حمد بیان کی' پھر جو آپ ﷺ کے نصیب میں تھا وہ دعا مانگی' پھر آپ ﷺ چلتے ہوئے نیچے کی طرف آئے' یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کے قدم نشیبی حصے میں پہنچے تو آپ ﷺ دوڑ پڑے یہاں تک کہ جب آپ کے پاؤں پھر بلندی کی طرف چڑھنے لگے تو آپ ﷺ عام رفتار سے چلنے لگے' یہاں تک کہ آپ مروہ پر آئے' آپ اس پر چڑھ گئے' جب آپ کے سامنے بیت اللہ آیا تو آپ ﷺ نے یہ کلمات پڑھے:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے' پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا' اس کی پاکی بیان کی' اس کی حمد بیان کی' پھر جو اللہ کو منظور تھا' آپ ﷺ نے اس پر دعا مانگی' ایسا ہی آپ نے کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ طواف سے (یعنی سعی سے) فارغ ہو گئے۔

شرح

اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو۔ (البقرہ:۱۲۵)

مقام ابراہیم کی تعیین وتحقیق کا بیان

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ کے دوران یہ جملہ معترضہ ہے اور اس کی توجیہ یہ ہے کہ جب ہم نے کعبہ کو یہ عظمت اور جلالت عطا کی کہ اس کو مشرق اور مغرب سے لوگوں کے بار بار آنے کی جگہ بنا دیا اور اس کو تمہارے لیے عبادت اور امن کی جگہ بنا دیا اور اس کو تمام روئے زمین کے نمازیوں کے لیے قبلہ بنا دیا تو جس شخص نے اس عظیم کعبہ کو بنایا ہے اس کے کھڑے ہونے کی جگہ کو تم اپنا مصلیٰ بنالو۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنے رب کی تین چیزوں میں موافقت کی ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاش ہم مقام ابراہیم کو

نماز پڑھنے کی جگہ بنالیں! تو یہ آیت نازل ہوئی: (آیت) واتخذوا من مقام ابرھم مصلی ۔ (البقرہ: ۱۲۵) اور آیت حجاب میں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش! آپ اپنی ازواج کو یہ حکم دیں کہ وہ حجاب میں رہیں کیونکہ ان سے نیک اور بد (ہر قسم کا شخص) کلام کرتا ہے تو آیت حجاب نازل ہوئی اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج غیرت میں مجتمع ہوگئیں تو میں نے کہا: اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں تو بعید نہیں کہ ان کا رب تمہارے بدلہ میں ان کو تم سے بہتر بیویاں دے دے تو یہ آیت نازل ہوئی: (آیت) عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن الایہ (تحریم: ۵)

نیز امام بخاری روایت کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے ساتھ طواف کئے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعات نماز پڑھی اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۸ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۸۱ھ)

علامہ قرطبی لکھتے ہیں: مقام ابراہیم کی تعیین میں کئی اقوال ہیں عکرمہ اور عطاء نے کہا: پورا حج مقام ابراہیم ہے شعبی نے کہا: عرفہ مزدلفہ اور جمار مقام ابراہیم ہیں نخعی نے کہا: پورا حرم مقام ابراہیم ہے اور سب سے صحیح قول یہ ہے کہ وہ پتھر جس کو اب لوگ مقام ابراہیم کے عنوان سے پہچانتے ہیں اور جس کے پاس طواف کی دو رکعت پڑھتے ہیں وہ مقام ابراہیم ہے اور یہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ کو دیکھا تو حجر اسود کی تعظیم دی اور پہلے تین طوافوں میں رمل کیا اور اس کے بعد چار طواف معمول کے مطابق چل کر کیے پھر مقام ابراہیم کی طرف گئے اور طواف کی دو رکعتیں پڑھیں اور امام بخاری نے روایت کیا ہے کہ مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس کو اس وقت بلند کر دیا گیا تھا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان پتھروں کے اٹھانے سے ضعف لاحق ہوا جوان کو حضرت اسماعیل لا کر دے رہے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان اس پتھر میں نقش ہوگئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے مقام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی انگلیوں ایڑیوں اور تلووں کے نشان ثبت دیکھے۔ سدی نے بیان کیا ہے کہ مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس کو حضرت اسمعیل کی زوجہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سر دھوتے وقت ان کے قدموں کے نیچے رکھا تھا۔

(تفسیر قرطبی ج ۲ ص ۱۱۳۔۱۱۲ مطبوعہ انتشارات ناصر خسرو ۱۳۸۷ھ)

حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر لاتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ان پتھروں کو جوڑ کر لگاتے تھے جب کعبہ کی عمارت بلند ہوگئی تو وہ اس پتھر کو لائے اور اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے رکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پتھر پر کھڑے ہو کر بنانے لگے اور حضرت اسماعیل ان کو پتھر لا کر دے رہے تھے۔ (الحدیث) (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۷۶ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۸۱ھ)

امام رازی نے سدی کی روایت کو ترجیح دی ہے (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۴۷۳) لیکن صحیح یہ ہے کہ امام بخاری کی روایت کو ترجیح ہے۔ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنانے کے حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء کا مقام کس قدر بلند ہے اور آثار انبیاء سے برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

واتخذوا من مقام ابرھم مصلی اس میں تین مسائل ہیں۔

واتخذوا نافع اور ابن عامر نے خبر کے اعتبار سے خاء کے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متبعین میں سے جنہوں نے مقام ابراہیم کو مصلی بنایا ان کے متعلق خبر ہے۔اس کا عطف جعلنا پر ہے۔یعنی جعلنا البیت مثابۃ واتخذوہ مصلی۔ہم نے بیت اللہ کو لوٹنے کی جگہ بنایا اور لوگوں نے اسے مصلی بنایا۔بعض علماء نے فرمایا: یہ اذ کی تقدیر پہ معطوف ہے، گویا یوں فرمایا: واذ جعلنا البیت مثابۃ واذ اتخذوا۔

پہلی ترکیب پر ایک جملہ ہے اور دوسری ترکیب پر دو جملے ہیں۔جمہور قراء نے اسے اتخذوا امر کے صیغہ کے اعتبار سے خاء کے کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے۔انہوں نے پہلے کلام سے اسے الگ کیا ہے اور انہوں نے جملہ کا جملہ پر عطف کیا ہے، مہدوی نے کہا: اذکروا نعمتی پر اس کا عطف جائز ہے گویا یہ یہود سے فرمایا جا رہا ہے۔یا اس کا عطف اذ جعلنا کے معنی پر ہے کیونکہ اس کا معنی ہے اذکروا اذ جعلنا یا اس کا عطف مثابۃ کے معنی پر ہے کیونکہ مثابۃ کا معنی ہے ثوبوا۔(لوٹ کر آؤ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تین باتوں میں اپنے رب کی موافقت کی ہے: مقام ابراہیم میں، پردے کے بارے میں اور بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔اس روایت کو مسلم وغیرہ نے نقل کیا ہے۔بخاری نے یہ روایت حضرت انس سے روایت کی ہے، فرمایا: حضرت عمر نے فرمایا: میں نے تین چیزوں میں اللہ تعالیٰ کی موافقت کی ہے یا فرمایا: میرے رب نے تین چیزوں میں میری موافقت کی ہے۔۔۔الحدیث۔۔۔ابوداؤد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چار چیزوں میں اپنے رب کی موافقت کی۔میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ مقام کے پیچھے نماز پڑھیں تو یہ آیت نازل ہوگئی واتخذوا من مقام ابرٰھٖم مصلی میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ اپنی ازواج مطہرات کو پردے کا حکم دے دیں کیونکہ ان کے پاس نیک اور فاجر ہر قسم کے لوگ آتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: واذا سالتموھن متاعا فسئلوھن من ورآء حجاب (الاحزاب:53) اور یہ احسن الخالقین تو اللہ تعالیٰ کیطرف سے یہ الفاظ نازل ہوئے: فتبٰرك الله احسن الخلقین۔

(المومنون)

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس گیا۔میں نے کہا: تم رک جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے بہتر عورتیں عطا فرمادے گا تو یہ آیت نازل ہوئی: عسٰی ربہ ان طلقکن (التحریم:5)

میں کہتا ہوں: اس روایت میں بدر کے قیدیوں کا ذکر نہیں ورنہ مقام، المقام لغت میں قدموں کی جگہ کو کہتے ہیں۔نحاس نے کہا: مقام یہ قام یقوم سے ہے۔مصدر ہوگا اور جگہ کا اسم اور مقام، اقام سے ہے۔زہیر کا قول ہے:

و فیھم مقامات حسن وجوھھم والدیۃ ینتابھا القول والفعل

ان میں اہل مقام ہیں جن کے چہرے خوبصورت ہیں اور مجالس ہیں جن میں قول وفعل پے در پے ہوتا ہے۔اس شعر میں مقامات سے مراد اہل مقامات ہیں۔

المقام کی تعیین میں بہت سے مختلف اقوال ہیں۔ان میں سے اصح یہ ہے کہ وہ پتھر آج لوگ جس کو پہچانتے ہیں جن کے

پاس لوگ طواف قدوم کی دو رکعتیں پڑھتے ہیں یہ حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابن عباس، حضرت قتادہ وغیرہ کا قول ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت جابر کی طویل حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ کو دیکھا تو رکن کو استلام کیا پھر تین چکروں میں رمل کیا، اور چار چکر آرام سے چلے پھر مقام ابراہیم کی طرف گئے اور یہ آیت پڑھی: **واتخذوا من مقام ابراهيم مصلی** ۔ پھر رکعتیں پڑھیں ان میں سورۃ **قل هو الله احد** ۔ اور **قل يايها الكفرون** ۔ پڑھی۔ یہ دلیل ہے کہ طواف کی دو رکعتیں اور دوسری اہل مکہ کے لئے افضل ہیں اور من وجہ یہ دلیل ہے کہ مسافروں کے لئے طواف افضل ہے۔ اس کا بیان آگے آئے گا۔ بخاری میں ہے: مقام سے مراد وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام چڑھے تھے جب ان پتھروں کو اٹھانے سے کمزور پڑ گئے تھے جو کعبہ کی تعمیر میں حضرت اسماعیل علیہ السلام آپ کو پیش کرتے تھے۔ آپ کے قدم اس پتھر میں دھنس گئے تھے۔ حضرت انس نے کہا: میں نے المقام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی انگلیوں، ایڑھی اور قدموں کے نیچے اٹھی ہوئی جگہ کا نشان دیکھا، لیکن لوگوں کے ہاتھوں کے چھونے نے اس اس نشان کو ختم کر دیا ہے۔ قشیری نے یہ بیان کیا ہے۔ سدی نے کہا: المقام سے مراد وہ پتھر ہے جو اسماعیل کی بیوی نے حضرت ابراہیم کے قدموں کے نیچے رکھا تھا۔ جب اس نے حضرت ابراہیم کا سر دھویا تھا۔ حضرات ابن عباس، مجاہد، عکرمہ اور عطا سے مروی ہے، مقام سے مراد مکمل حج ہے، عطا سے مروی ہے، عرفہ، مزدلفہ اور جمار ہے۔ یہ شعبی اور نخعی کا قول ہے۔ مجاہد نے کہا: پورا حرم مقام ابراہیم ہے۔

میں کہتا ہوں: صحیح پہلا قول ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں ثابت ہے۔ ابونعیم نے محمد بن سوقہ عن محمد بن المنکدر عن جابر کے سلسلہ سے روایت کیا ہے۔ حضرت جابر نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رکن اور مقام یا دروازے اور مقام کے درمیان دیکھا وہ دعا مانگ رہا تھا اے اللہ! فلاں کو بخش دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: یہ کیا ہے؟ اس شخص نے کہا: مجھے ایک شخص نے اس مقام میں دعا کرنے کے لئے کہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوٹ جا تیرے ساتھی کی بخشش ہو گئی۔

ابونعیم نے اس سند سے بھی روایت نقل کی ہے: **حدثناه احمد بن محمد احمد بن ابراهيم القاضي، قال حدثنا محمد بن عاصم بن يحيى الكاتب، قال حدثنا عبدالرحمن بن القاسم القطان الكوفي، قال حدثنا الحارث بن عمران الجعفري عن محمد بن سوقه ۔**

ابونعیم نے کہا: اسی طرح یہ عبدالرحمن نے حارث سے انہوں نے محمد سے انہوں نے حضرت جابر سے روایت کی ہے۔ حارث کی حدیث محمد عن عکرمہ عن ابن عباس کی سند سے معروف ہے۔ مصلی کا معنی ایسی جگہ جہاں دعا کی جائے۔ یہ مجاہد کا قول ہے بعض نے فرمایا: نماز کی جگہ جس کے قریب نماز پڑھی جائے۔ یہ قتادہ کا قول ہے۔ بعض نے فرمایا: قبلہ جس کے پاس امام کھڑا ہوتا ہے۔ یہ حسن کا قول ہے۔ (تفسیر قرطبی، سورہ بقرہ، بیروت)

مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھنے کا بیان

امام مسلم، ابن ابی داؤد، ابونعیم نے الحلیہ میں اور بیہقی نے السنن میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چکروں میں رمل (یعنی کندھے ہلاتے ہوئے تیز تیز قدم رکھا) فرمایا اور چار چکروں میں اپنی رفتار پر چلے۔حتیٰ کہ جب فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم کی طرف جانے کا ارادہ فرمایا اور اس کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ آیت پڑھی لفظ آیت واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی۔

ابن ماجہ، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہی وہ مقام ابراہیم ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا لفظ آیت واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ہاں۔

طبرانی اور الخطیب نے اپنی تاریخ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لیتے (تو اچھا تھا) اس پر یہ آیت نازل ہوئی لفظ آیت واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی۔

عبد بن حمید اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھ لیں (تو اچھا تھا) اس پر یہ آیت نازل ہوئی لفظ آیت واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی۔

ابن ابی داؤد نے مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ مقام ابراہیم بیت اللہ سے ملا ہوا تھا۔عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم اس کو بیت اللہ کی طرف ایک گوشے میں کر لیں تاکہ لوگ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کر لیا۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لفظ آیت واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی۔

ابن ابی داؤد اور ابن مردویہ نے مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھ لیتے (تو اچھا تھا) اس پر یہ آیت نازل ہوئی لفظ آیت واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی مقام ابراہیم کعبہ کے قریب تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو موجودہ جگہ میں منتقل فرما دیا (جہاں اب ہے) مجاہد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو رائے دیتے تھے اسی کے مطابق قرآن نازل ہوتا تھا۔

ابن مردویہ نے عمر بن میمون رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ مقام ابراہیم کے پاس سے گزرے اور عرض کیا کیا ہم اس کو نماز کی جگہ نہ بنا لیں؟ ابھی تھوڑی ہی دیر ٹھہرے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی لفظ آیت واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی۔

ابن ابی شیبہ نے المصنف میں، دارقطنی نے الافراد میں ابو میسرہ رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ ہمارے رب کے خلیل کی جگہ ہے کیا ہم اس کو نماز کی جگہ نہ بنا لیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی لفظ آیت واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی۔

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ مقام ابراہیم جس کا یہاں ذکر ہے وہ یہی ہے جو مسجد میں ہے کثرت کے بعد پورے حج کو مقام ابراہیم بنا دیا گیا۔

عبد بن حمید، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ مقام ابراہیم سارا حرم ہے۔

ابن سعد، ابن المنذر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ یہ مقام ابراہیم آسمان سے اتارا گیا۔

ابن ابی حاتم اور عبدالرزاق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ بلاشبہ مقام جنت کے یاقوت میں سے ایک یاقوت تھا اس کے نور کو مٹا دیا گیا اگر ایسا نہ ہوتا تو آسمان و زمین کے درمیان ہر چیز روشن ہو جاتی اور رکن (یمانی) بھی اسی طرح ہے۔

ترمذی، ابن حیان، حاکم بیہقی نے دلائل میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رکن (یمانی) اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے نور کو مٹا دیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو دونوں مشرق اور مغرب کے درمیان سب چیزوں کو روشن کر دیتے۔

امام حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رکن اور مقام (ابراہیم) جنت کے یاقوتوں سے دو یاقوت ہیں۔

عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ مقام ابراہیم کے پتھر کو اللہ تعالیٰ نے نرم کر دیا اور اس کو رحمت بنا دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہوئے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا کر لاتے تھے۔

امام بیہقی نے الشعب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ رکن اور مقام جنت کے یاقوت میں سے ہیں اگر بنی آدم کی خطائیں اس کو نہ چھوتیں تو یہ دونوں مشرق اور مغرب کے درمیان (سب چیزوں کو) روشن کر دیتے۔ اور ان دونوں کو کبھی آفت رسید یا بیمار نے نہیں چھوا مگر اس کو شفا ہو گئی۔

امام بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث میں روایت کیا کہ اگر اس (مقا) کو جاہلیت کی بجاستیں نہ چھوتیں تو آفت زدہ اس سے شفا حاصل کرتا اور اس کے سوا زمین پر جنت میں سے کوئی چیز نہیں ہے۔

امام الجندی نے فضائل مکہ میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ رکن اور مقام جنت کے پتھروں میں سے دو پتھر ہیں

حجر اسود و مقام ابراہیم قیامت کے دن میں

الازرقی نے تاریخ مکہ میں اور الجندی نے مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم ہر ایک کو قیامت کے دن احد پہاڑ کی طرف لایا جائے گا۔ ان دونوں کی دو آنکھیں اور دو ہونٹ ہوں گے دونوں اونچی آواز سے پکاریں گے اور دونوں اس شخص کے لیے گواہی دیں گے جس نے وفا کے ساتھ ان کی موافقت کی ہو گی۔

ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے ایک قوم کو دیکھا وہ مقام ابراہیم کو چھور رہے ہیں آپ نے فرمایا تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔ تمہیں اس کے پاس نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر اور الازرقی نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی سے مراد ہے کہ تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ تم اس کے پاس نماز پڑھو اور اس کو چھونے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اور اس امت نے ایسے تکلفات کیے ہیں جو پہلی امتوں نے نہیں کیے ہم کو بعض لوگوں نے بتایا جنہوں نے ابراہیم علیہ السلام کی ایڑھی اور انگلیوں کے نشانات کو دیکھا پس اس امت نے اس کو ہاتھ لگا لگا کر نشانات مٹا دیے۔

الازرقی نے نوفل بن معاویہ دیلمی رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ میں نے مقام ابراہیم کو عبدالمطلب کے زمانہ میں مہاۃ کی طرح دیکھا ہے ابو محمد خزاعی نے فرمایا کہ مہاۃ سفید موتی ہے۔

مقام ابراہیم پر پاؤں کا نشان

الازرقی نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے اس نشان کے بارے میں پوچھا جو مقام ابراہیم پر تھا تو انہوں نے فرمایا یہ پتھر بھی اسی کیفیت میں تھا جیسا آج ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی بنانے کا ارادہ فرمایا پھر جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں میں حج کا اعلان کرنے کا حکم فرمایا تو آپ اس مقام پر کھڑے ہو گئے اور یہ مقام اوپر اٹھتا گیا یہاں تک کہ تمام پہاڑوں سے بلند ہو گیا اور فرمایا اے لوگو! اپنے رب کا حکم قبول کرو تو لوگوں نے اس کو قبول کیا اور کہا لبیک اللھم لبیک (اے اللہ ہم حاضر ہیں) اور یہ اس میں ان کے پاؤں کا نشان تھا جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا اور وہ اپنے دائیں اور بائیں دیکھتے تھے کہ (اے لوگو) اپنے رب کی دوت کو قبول کرو۔ جب فارغ ہوئے تو اس مقام کے بارے میں حکم فرمایا اور آپ نے اس کو اپنے سامنے رکھا اور وہ دروازہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے اور آپ ان کا قبلہ رہا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی ان کے بعد اسی کعبہ کے دروازہ کی طرف اس کے سامنے نماز پڑھتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا تھا اور ہجرت سے پہلے اور بعد میں اسی کی طرف نماز پڑھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس بات کو پسند فرمایا کہ ان کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیا جائے جو اللہ کی ذات اور دوسرے انبیاء کا پسندیدہ تھا۔ اور آپ نے میزاب کی طرف نماز پڑھی اور آپ مدینہ منورہ میں تھے پھر آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور مقام ابراہیم کی طرف نماز پڑھتے رہے جب تک مکہ میں رہے۔

سعید بن منصور، ابن جریر نے مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے لفظ آیت واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی کے بارے میں روایت کیا کہ اس سے مراد ہے مدعی۔

الازرقی نے کثیر بن ابی کثیر بن المطلب بن ابی ابو وداعہ سہمی رحمہ اللہ علیہ سے وہ اپنے باب دادا سے روایت کرتے ہیں۔ سیلاب مسجد حرام میں بنی شیبہ کے دروازے سے داخل ہوتے تھے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابھی اونچا بند نہیں باندھا تھا۔ جب کوئی سیلاب آتا تو مقام کو اپنی جگہ سے ہٹا دیتا اور بعض وقت اس کو کعبہ کے قریب کر دیتے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی ا...

عنہ کی خلافت کے زمانہ میں جب ام نہشل کا سیلاب آیا تو وہ بھی مقام ابراہیم کو اپنی جگہ سے بہا کر لے گیا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کے نشیبی حصہ میں اس کو پایا گیا۔ اس کو لایا گیا اور کعبہ کے پردوں کے ساتھ اس کو باندھا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں لکھا گیا آپ رمضان المبارک کے مہینہ میں گھبرائے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوئے جبکہ مقام (جگہ سیلاب نے) مٹا دی تھی۔ حضرت عمر نے لوگوں کو بلایا اور فرمایا میں اللہ کی قسم دیتا ہوں اس بندے کو جو ان کی جگہ کو جانتا ہو مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین اس کی جگہ میں جانتا ہوں مجھے اس کے متعلق پہلے یہی خطرہ تھا میں نے پیائش کی اس جگہ سے رکن یمانی تک اور اس کی جگہ سے باب حجر اسود تک اور اس جگہ سے زم زم تک پیمانہ کے ساتھ پیائش کی ہے اور وہ پیائش میرے پاس گھر میں موجود ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے پاس بیٹھ جاؤ میں ان کے پاس بیٹھ گیا فرمایا اور کوئی دوسرا آدمی بھیج دے جو وہ پیائش کو لے آئے جب وہ پیائش لائی گئی تو وہ پیائش اسی جگہ پوری ہوئی پھر عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا اور ان سے مشورہ کیا تو سب نے کہا ہاں یہی اس کی جگہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب یقین ہو گیا تو اسے نصب کرنے کا حکم دیا پہلے اس کی جگہ بیت اللہ کے قریب تھی پھر اسے تبدیل کر دیا۔ اور وہ (اس دن سے) اسی جگہ پر ہے جہاں آج کے دن تک۔

امام ازرقی نے سفیان بن عیینہ سے اور انہوں نے حبیب بن اسرس رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ ام نہشل کا سیلاب آیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکہ کی اونچی جگہ پر بند باندھنے سے پہلے وہ (سیلاب) مقام ابراہیم کو اس کی جگہ سے لے گیا اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس کی جگہ کہاں ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب (مکہ مکرمہ) تشریف لائے تو آپ نے پوچھا کون اس کی جگہ کو جانتا ہے؟ عبد المطلب بن ابی وداعہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین میں جانتا ہوں میں نے اس کا اندازہ لگایا ہے اور پیمانہ کے ساتھ اس کی پیائش کی ہے۔ اس لئے میں نے حجر اسود سے مقام تک پھر رکن سے مقام تک اور کعبہ شریف کی طرف سے سب پیائش کر رکھی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پیائش کو لے آؤ وہ پیائش لے آیا تو اس کے مطابق مقام کو اپنی جگہ پر رکھا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیلاب کو روکنے کے لئے بند بھی باندھ دیا تھا اس بارے میں حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ وہ بات ہے جو ہم کو ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے بیان فرمائی کہ مقام ابراہیم پہلے بیت اللہ کے ایک گوشے میں تھا اور اسی جگہ پر رکھا گیا جس پر اب ہے۔ اور وہ جو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں جگہ پر تھا یہ ٹھیک نہیں۔

امام الارزقی نے ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ اس مقام ابراہیم کی جگہ وہی ہے جہاں وہ آج ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اس کی جگہ یہی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں بھی یہی جگہ تھی مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں سیلاب اس کو لے گیا تھا اور لوگوں نے اس کو کعبہ کے ساتھ رکھ دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی موجودگی میں اس کو اپنی جگہ پر لوٹا دیا۔

مقام ابراہیم کو پیچھے ہٹانا

امام بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ بلاشبہ مقام ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیت اللہ کے ساتھ ملا ہوا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو پیچھے ہٹا دیا۔

ابن سعد نے مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ مقام ابراہیم کی جگہ کون جانتا ہے جہاں وہ تھا ابو وداعہ بن صبیرہ سہمی رحمہ اللہ علیہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین میں اس کی جگہ کو جانتا ہوں میں نے اس کا اندازہ لگایا ہے دروازہ کی طرف سے اور میں نے اس کا اندازہ لگایا ہے رکن اور حجر اسود تک اور زم زم تک، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ پیائش لے آ وہ لے آئے۔ پھر حضرت عمر نے اس کی پیائش کے مطابق مقام ابراہیم کو اپنی جگہ پر رکھ دیا (یعنی اسی جگہ پر) جو ابو وداعہ نے بتائی تھی۔

الحمید اور ابن نجار نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے بیت اللہ کے ساتھ چکر لگائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھے اور زم زم کا پانی پیے تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (چاہے) جتنی مقدار کو پہنچ جائیں۔

الازرقی نے عمرو بن شعیب رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ اور انہوں نے اپنے باپ دادا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی آدمی (جب) بیت اللہ کے طواف کا ارادہ کرتا ہے تو گویا وہ اللہ کی رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب (مطاف میں) داخل ہوتا ہے تو (اللہ کی رحمت) اس کو ڈھانپ لیتی ہے پھر وہ (جب طواف میں) کوئی قدم اٹھاتا ہے یا کوئی قدم رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں پانچ سو نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس سے پانچ سو برائیاں مٹا دیتے ہیں اور اس کے پانچ سو درجات بلند فرما دیتے ہیں۔ پھر جب وہ طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم پر آتا ہے اور دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے اس دن کی طرح جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ اور اس کے لیے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دو غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور رکن یمانی پر ایک فرشتہ اس کا استقبال کرتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ جو تیری زندگی باقی ہے اس میں اب نئے سرے سے عمل کر، سابقہ گناہ تیرے معاف ہو گئے اور اپنے گھر والوں میں سے ستر آدمیوں کی سفارش کر۔

ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی یعنی فتح مکہ کے دن۔

ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ ادا کرتے ہوئے بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی۔

الازرقی نے طلق بن حبیب رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ ہم عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ حطیم میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک سایہ سمٹ گیا اور مجالس ختم ہو گئیں تو ہم نے ایک سانپ کی چمک دیکھی جو بنی شیبہ کے دروازے سے آیا تھا تو لوگوں کی آنکھیں اس کی طرف اٹھ گئیں اس نے اللہ کے گھر کے ساتھ چکر لگائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھیں پھر ہم اس کی طرف اٹھے اور ہم نے اس سے کہا کہ اے عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ نے تیری عبادت کو پورا کر دیا اور کیونکہ ہماری

زمین میں لڑکے بھی ہیں اور بے وقوف بھی ہیں۔ ہمیں ان کے متعلق تجھ سے خطرہ ہے۔ تو اس نے بطحاء کے ٹیلہ کی طرف اپنے سر کو اٹھا کر ٹیلا بنایا اور اپنی دن کو اس پر رکھا پھر آسمان کی طرف بلند ہو گیا یہاں تک کہ ہم نے اس کو نہیں دیکھا۔

وادی ذی طویٰ کے ایک جن کا واقعہ

الازرقی نے ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ زمانہ جاہلیت میں جنوں کی ایک عورت وادی ذی طوی میں رہتی تھی اس کا ایک بیٹا تھا اور اس کے علاوہ اس کا کوئی اور بیٹا نہیں تھا، وہ اس سے سخت محبت کرتی تھی وہ اپنی قوم میں شریف تھا اس نے شادی کی اور اپنی بیوی کے پاس آیا۔ جب (اس کی شادی کو) ساتواں دن تھا تو اس نے اپنی ماں سے کہا اے میری ماں میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ میں دن کو اللہ کے گھر کے سات چکر لگاؤں اس کی ماں نے اس سے کہا اے میرے بیٹے مجھے تجھ پر قریش کے بے وقوف لوگوں کا خوف ہے۔

اس کی کہا سلامتی کی امید کرتا ہوں۔ اس کی ماں نے اجازت دے دی وہ سانپ کی صورت میں لوٹ گیا اور طواف کرنے لگا بیت اللہ کے ساتھ چکر لگائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھیں۔ پھر لوٹنے لگا تو قبیلہ بنی سہم کے ایک نوجوان نے اس کو قتل کر دیا (اس کے بعد) مکہ میں اتنا غبار اڑا کہ یہاں تک کہ پہاڑ بھی نظر نہ آتے تھے۔ ابوالطفیل نے فرمایا کہ ہم کو یہ بات پہنچی کہ جنات میں سے کسی بڑے کی موت کے وقت یہ غبار اڑا کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ صبح کو بنی سہم نے اپنی زمین پر بہت سے مردے افراد دیکھے جن کو جنات نے قتل کیا تھا ان میں سے ستر بوڑھے گنجے سر والے تھے جو نوجوانوں کے علاوہ تھے۔

الازرقی نے حسن بصری رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ میں کسی شہر کو نہیں جانتا کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس میں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہو مگر مکہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا لفظ آیت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى کہا جاتا ہے مکہ مکرمہ میں پندرہ جگہ پر دعا قبول کی جاتی ہے۔

ملتزم کے پاس، میزاب کے نیچے، رکن یمانی کے پاس، صفا اور مروہ کے درمیان، رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان، کعبہ شریف کے اندر، منیٰ میں، مزدلفہ میں، عرفات میں، اور تینوں جمرات کے پاس۔ (تفسیر در منثور، سورہ بقرہ، بیروت)

باب الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

یہ باب سواری پر صفا اور مروہ کی سعی کرنے میں ہے

2975 - اَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْاَلُوْهُ اِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ .

2975-اخرجه مسلم في الحج، باب جواز الطواف على بعير وغيره و استلام الحجر بمحجن و نحوه للراكب (الحديث 255) . واخرجه الترمذي في المناسك، باب الطواف الواجب (الحديث 1880) و الحديث عند: مسلم في الحج، باب جواز الطواف على بعير وغيره و استلام الحجر بمحجن و نحوه للراكب (الحديث 254) . تحفة الاشراف (2803) .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی سواری پر (سوار ہو کے) خانہ کعبہ کا طواف کیا تھا' اور صفا و مروہ کی سعی کی تھی' تاکہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ملاحظہ کرتے رہیں اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کر لیں' اس وقت لوگوں کا ہجوم آپ کے گرد تھا۔

صفا و مروہ کے درمیان سعی

(۱) امام مالک نے موطا میں امام احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن ابی داؤد، ابن الانباری نے مصاحف میں، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے سنن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ عروہ نے (جو ان کے بھانجے تھے) ان سے پوچھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے اس قول لفظ آیت **ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما** کے بارے میں بتایئے میرا خیال یہ ہے کہ جو آدمی ان کا طواف نہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں کیا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے بھانجے تو نے غلط کہا ہے اگر یہ مطلب ہوتا جو تو نے بیان کیا ہے تو عبارت اس طرح ہوتی **فلا جناح علیہ ان یطوف بھما** لیکن یہ آیت نازل ہوئی جب انصار اسلام لانے سے پہلے مناۃ بت کے لئے احرام باندھتے تھے جس کی وہ عبادت کیا کرتے تھے اور جو اس بت کے لئے احرام باندھتا تھا وہ صفا مروہ کی سعی کرنے سے اجتناب کرتا تھا۔ اس بارے میں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کہ ہم زمانہ جاہلیت میں صفا و مروہ کی سعی کرنے سے اجتناب کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل فرمائی لفظ آیت **ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ** (الآیہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا و مروہ کی سعی کی سنت بنا دیا اب کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ صفا مروہ کی سعی کو چھوڑے۔

(۲) عبد بن حمید، بخاری، ترمذی، ابن جریر، ابن ابی داؤد فی المصاحف، ابن ابی حاتم، ابن السکن اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ان سے صفا مروہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کو جاہلیت کے کام میں سے خیال کرتے تھے لیکن جب اسلام آیا تو ہم اس سے رک گئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت) نازل فرمائی لفظ آیت **ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ**۔

(۳) امام حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور ابن مردویہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا فرماتی ہیں یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی زمانہ جاہلیت میں جب وہ لوگ احرام باندھتے تھے تو صفا مروہ کے درمیان طواف کرنا ان کے لئے حلال نہ تھا جب ہم (مدینہ منورہ) آئے تو انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی۔ تو (اس پر) اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل فرمائی لفظ آیت **ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ**۔

صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے

(۴) ابن جریر، ابن ابی داؤد، فی المصاحف، ابن ابی حاتم اور حاکم نے (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ زمانہ جاہلیت میں شیاطین صفا مروہ کے درمیان ساری رات جمع ہو کر جو یہ اشعار پڑھتے تھے صفا

مروہ میں بت تھے جن کو وہ خدا سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو مسلمانوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم صفا مروہ کا طواف نہ کریں کیونکہ یہ ایک ایسا کام تھا جس کو ہم زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے تو (اس پر) اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) اتاری لفظ آیت فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بهما فرمایا کہ (صفا مروہ کا طواف کرنے میں) اس پر کوئی گناہ نہیں بلکہ اس کے لئے اجر ہے۔

(۵) امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ انصار (صحابہ) نے عرض کیا کہ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا جاہلیت کے کاموں میں سے ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) اتاری لفظ آیت ان الصفا والمروة من شعائر اللہ۔

(۶) ابن جریر نے عمرو بن حبشی رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لفظ آیت ان الصفا والمروة الآیہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو وہ زیادہ جاننے والے ہیں جو کچھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا۔ میں ان کے پاس آیا اور ان سے (اس بارے میں) پوچھا تو انہوں نے فرمایا ان (دونوں پہاڑوں پر) بت رکھے ہوئے تھے۔ (اس لئے) جب وہ لوگ اسلام لائے تو ان دونوں کے درمیان سعی کرنے سے رک گئے یہاں تک کہ (یہ آیت) ان الصفا والمروة نازل ہوئی۔

(۷) ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ لفظ آیت ان الصفا والمروة من شعائر اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ لوگ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے سے رک گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ بتایا کہ دونوں اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان سعی کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہے اب ان دونوں کے درمیان سعی کرنے کی سنت قائم ہوگئی۔

(۸) سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر نے عامر شعبی رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ صفا پر ایک بت تھا جس کو اساف کہتے تھے اور مروہ پر ایک بت تھا جس کو نائلہ کہتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں جب بیت اللہ کا طواف کرتے تھے تو صفا مروہ کے درمیان بھی سعی کرتے ہوئے بتوں کو ہاتھ لگاتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم بتوں کی وجہ سے صفا مروہ کی سعی کرتے تھے اور ان کے درمیان سعی کرنا شعائر میں نہیں ہے (اس پر) اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا لفظ آیت ان الصفا والمروة (لآیہ) اور لفظ آیت الصفا کو مذکر فرمایا کیونکہ اس پر جو بت تھا وہ مذکر تھا۔ اور مروہ کو مؤنث ذکر فرمایا کیونکہ اس پر جو بت تھا وہ مؤنث تھا۔

(۹) سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر نے مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ انصار نے کہا کہ ان پتھروں (یعنی صفا مروہ) کے درمیان سعی کرنا جاہلیت والوں کے کام میں سے ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا لفظ آیت ان الصفا والمروة من شعائر اللہ فرمایا کہ یہ عمل خیر میں سے ہے جس کے بارے میں، میں نے تم کو بتایا ہے اس پر کوئی حرج نہیں جو ان دونوں (کے درمیان) سعی نہ کرے لفظ آیت ومن تطوع خیرا فهو خیر له تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بطور نفل کے کیا پس یہ

سنن میں سے ہے۔عطار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو اس کی جگہ کو ستر کعبہ کے ساتھ بدل دیتے۔

(۱۰) ابن جریر نے قتادہ رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ زمانہ جاہلیت میں تھامہ کے لوگ صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتے تھے۔تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا لفظ آیت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ اور ان کے درمیان سعی کرنا ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی سنت ہے۔

مشرکین صفاء مروہ پر بتوں کو پوجتے تھے

(۱۱) عبد بن حمید، مسلم، ترمذی، ابن جریر، ابن مردویہ، بیہقی نے اپنی سنن میں زہری کے طریق سے عروہ رحمہ اللہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا انصار میں سے کچھ لوگ مناۃ (بت) کے لئے زمانہ جاہلیت میں احرام باندھتے تھے اور مناۃ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک بت تھا انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کہ ہم مناۃ کی تعظیم کرتے ہوئے صفا مروہ کی سعی کرتے تھے اب ہم پر سعی میں کوئی حرج ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لفظ آیت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ عروہ رحمہ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ مجھے کچھ پرواہ نہیں اگر میں صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کروں (کیونکہ) اللہ نے فرمایا لفظ آیت فلا جناح علیہ ان یطوف بھما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے بھانجے! کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لفظ آیت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ۔ زہری رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ بات میں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن الحرث بن ہشام کو بتائی تو انہوں نے کہا یہ علم ہے (اور) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اہل علم لوگوں کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کے بارے میں (حکم) نازل فرمایا اور صفا مروہ کے درمیان طواف کا (حکم) نازل فرمایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ہم زمانہ جاہلیت میں صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا تو ذکر فرمایا ہے اور صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کریں تو اس پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا لفظ آیت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ (الآیہ) ابوبکر نے فرمایا کہ یہ آیت دونوں فریقوں کے بارے میں نازل ہوئی ان کے بارے میں بھی جنہوں نے سعی کی اور ان کے بارے میں بھی جنہوں نے سعی نہ کی۔

(۱۲) امام وکیع، عبدالرزاق، عبد بن حمید، مسلم، ابن ماجہ اور ابن جریر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ قسم ہے میری عمر کی اللہ تعالیٰ اس کے حج اور عمرہ کو پورا نہیں فرمائیں گے جو شخص صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لفظ آیت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ۔

(۱۳) عبد بن حمید اور مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انصار صفا مروہ کے درمیان سعی کو ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی لفظ آیت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ پس ان کے درمیان سعی کرنا نفل ہے۔

(۱۴) ابوعبید نے فضائل میں، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی داؤد نے المصاحف میں، ابن المنذر اور ابن الانباری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ وہ اس آیت لفظ آیت فلا جناح علیہ ان لا یطوف بھما کو اس طرح

پڑھتے تھے۔

(۱۵) عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر نے عطار رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف میں اس طرح سے ہے۔ لفظ آیت **فلا جناح علیه ان لا یطوف بهما**۔

(۱۶) حماد رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے والد کے مصحف میں (یوں) پایا لفظ آیت **فلا جناح علیه ان لا یطوف بهما**

(۱۷) ابن ابی داؤد نے مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ وہ لفظ آیت **فلا جناح علیه ان لا یطوف بهما** پڑھتے تھے۔

(۱۸) امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ وہ یوں پڑھتے تھے لفظ آیت **فلا جناح علیه ان لا یطوف بهما** تشدید کے ساتھ پس جس نے اس کو چھوڑ دیا تو اس پر کوئی حرج نہیں۔

(۱۹) سعید بن منصور اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ میں مروہ سے پہلے صفا سے شروع کرتا ہوں طواف کرنے سے پہلے نماز پڑھ لیتا ہوں یا نماز سے پہلے طواف کرتا ہوں اور ذبح کرنے سے پہلے حلق کرتا ہوں یا حلق کرانے کے بعد ذبح کرتا ہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ باتیں اللہ کی کتاب میں سے لے لو وہ یاد کرنے کے قابل ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا لفظ آیت **ان الصفا والمروة من شعائر الله** (اس میں) صفا (کا حکم) ہے مروہ سے پہلے اور فرمایا لفظ آیت **لا تحلقوا رؤوسکم حتی یبلغ الهدی محلة** یعنی ذبح ہے حلق سے پہلے اور فرمایا لفظ آیت **وطهر بیتی للطایفین والقائمین والرکع السجود** (الحج آیت ۲۶) اور اس آیت میں نماز سے پہلے طواف ہے۔

(۲۰) امام وکیع نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ (سعی) مروہ سے پہلے صفا سے کیوں شروع کی جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لفظ آیت **ان الصفا والمروة من شعائر الله** (یعنی مروہ سے پہلے صفا کا ذکر فرمایا)۔

(۲۱) امام مسلم، ترمذی، ابن جریر اور بیہقی نے سنن میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حج میں صفا کے قریب تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا لفظ آیت **ان الصفا والمروة من شعائر الله** میں پس اللہ تعالیٰ نے کلام کو جس سے شروع فرمایا ہے تم بھی اس سے شروع کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعی صفا سے شروع فرمائی اور اس پر چڑھ گئے۔

(۲۲) امام شافعی، ابن سعد، احمد، ابن المنذر، ابن قانع اور بیہقی نے حبیبہ بنت ابی تجران رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے دیکھا لوگ آپ کے آگے تھے اور آپ ان کے پیچھے سعی فرما رہے تھے یہاں تک کہ میں نے تیز سعی کی وجہ سے آپ کے گھٹنے دیکھے آپ اپنی چادر مبارک لپیٹے ہوئے تھے اور فرما

رہے تھے کہ سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی فرض فرما دی ہے۔

(۲۳) امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کسی نے) پوچھا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی فرض کی ہے پس تم سعی کرو۔

(۲۴) امام وکیع نے ابوفصیل عامر بن واثلہ رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سعی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے سعی کی تھی۔

(۲۵) امام طبرانی اور بیہقی نے ابوطفیل رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ آپ کی قوم یہ گمان کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تھی اور یہ سنت میں سے ہے آپ نے فرمایا انہوں نے سچ کہا جب ابراہیم علیہ السلام کو حج کے احکام کا حکم دیا گیا تو سعی کی جگہ کے درمیان شیطان نے ان کے سامنے اور ان کے آگے جانے کی کوشش کی مگر ابراہیم علیہ السلام اس سے آگے نکل گئے۔

(۲۶) امام حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ انہوں نے لوگوں کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے دیکھا اور فرمایا یہ ان کاموں میں سے ہے جس کا تم کو اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے وارث بنایا۔

حضرت ہاجرہ و اسماعیل علیہ السلام برکت

(۲۷) الخطیب نے التلخیص میں سعید بن جبیر رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے ان کے ساتھ ہاجرہ (ان کی بیوی) اور اسماعیل (ان کے بیٹے) بھی تھے ان دونوں (یعنی ہاجرہ اور اسماعیل علیہ السلام کو بیت اللہ کے پاس بٹھایا ان کی بیوی نے پوچھا کیا اس کام کا اللہ نے آپ کو حکم فرمایا ہے فرمایا ہاں! (پھر) بچے کو پیاس لگی حضرت ہاجرہ نے ادھر ادھر دیکھا پہاڑوں میں سب سے زیادہ قریب صفا کی پہاڑی تھی اس پر جا کر دیکھا تو کوئی چیز نظر نہ آئی یہ صفا مروہ کے درمیان پہلی سعی تھی۔ وہ واپس آئیں تو اپنے آگے ایک ہلکی سی آواز سنی اور فرمایا میں نے سن لیا ہے اگر تیرے پاس کوئی مدد ہے تو لے آ اچانک اس کے آگے جبرئیل علیہ السلام تھے جو اپنی ایڑھی کو زم زم پر مار رہے تھے تو پانی ابل آیا۔ وہ کوئی چیز لے آئیں تا کہ اس میں پانی کو جمع کریں۔ جبرئیل علیہ السلام نے ان سے فرمایا کیا تو پیاس سے ڈرتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کا شہر ہے تم پیاس سے نہ ڈرو۔

(۲۸) ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ترمذی، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی۔ اور شیاطین کو کنکری مارنا اللہ کے ذکر کو قائم کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں ان کی اور کوئی غرض نہیں۔

(۲۹) الازرقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ صفا مروہ میں سعی کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ صفا سے اترے پھر چلتے ہوئے گزرگاہ کے بطن میں پہنچ جائے جب اس جگہ میں آئے تو دوڑے حتیٰ کہ یہاں سے پار ہو جائے پھر (اپنی رفتار پر چلے حتیٰ کہ مروہ پر آجائے)۔

(۳۰) الازرقی نے مسروق کے طریق سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ صفا کی طرف نکلے پھر صدع (یعنی صفا کی چوڑائی) پر کھڑے ہو کر لبیک پڑھا میں نے ان سے کہا کہ لوگ یہاں ہلال (یعنی تلبیہ کہنے) سے منع کرتے ہیں انہوں نے فرمایا لیکن میں تم کو اس کا حکم کرتا ہوں کیا تو جانتا ہے اہلال کیا ہے؟ یہ وہ دعا ہے جو موسیٰ علیہ السلام کو اپنے رب کے ہاں قبولیت ہے۔ جب آپ (نیچے) وادی میں آئے تو رمل کیا اور (یہ دعا) مانگی رب اغفر وارحم انک انت الاعندلاکرم (اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما بے شک تو بہت عزت والا اور بہت اکرام والا ہے۔

(۳۱) طبرانی اور بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے صدع (مقام) پر کھڑے ہوئے جو صفا میں ہے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ وہ مقام ہے جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی۔

وما قولہ تعالیٰ: ومن تطوع خیرا:

(۳۲) ابن ابی داود نے المصاحف میں الاعمش رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت میں لفظ آیت ومن تطوع خیرا ہے۔

(۳۳) سعید بن منصور نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ وہ صفا مروہ پر یہ دعا کرتے تھے تین مرتبہ (یعنی اللہ اکبر) کہتے تھے اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھتے تھے: لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ مخلصین له الدین ولو کرہ الکفرون ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود (نہیں) اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے مگر اسی کی اس کے دین کے لئے خالص ہو کر اگرچہ کافر اس کو ناپسند کریں۔

اور بہت سی دعائیں کرتے تھے یہاں تک کہ ہم تھک جاتے اگرچہ ہم جوان لوگ تھے اور ان کی دعا میں سے ایک یہ دعا بھی تھی:۔ اللّٰھم اجعلنی ممن یحبك ویحب ملائکتك والی رسلك والی عبادك الصالحین اللّٰھم حببنی الیك والی ملائکتك والی رسلك والی عبادك الصالحین

ترجمہ: اے اللہ مجھے بنادے ان لوگوں میں سے جو تجھ سے اور تیرے فرشتوں سے اور تیرے رسولوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے نیک بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ اور اے اللہ! مجھے اپنا اپنے فرشتوں، رسولوں اور نیک بندوں کا محبوب بنادے۔

اللّٰھم یسرنی للیسری وجنبنی للعسری واغفرلی فی الاخرۃ والاولی واجعلنی من الائمة المتقین ومن ورثة جنة النعیم واغفرلی یوم الدین اللّٰھم انك قلت (ادعونی استجب لکم) وانك لا تخلف المیعاد ۔

ترجمہ: اے اللہ! آسانی کردے میرے لئے آسانی کو اور بچادے مجھے تنگی سے اور بخش دے مجھ کو دنیا میں اور آخرت میں اور مجھے متقین کے اماموں میں سے بنادے اور جنت النعیم کے ورثا میں سے بنادے اور میری خطاؤں کو قیامت کے دن بخش دے اے اللہ بے شک آپ نے فرمایا ہے مجھ سے دعا کرو اور میں تمہاری دعاؤں کو قبول کرونگا اور بلاشبہ آپ وعدہ خلافی نہیں

فرماتے۔

اللّٰھم اذھدیتنی للاسلام فلا تنزعہ منی ولا تنزعنی منہ حتی توفان علی الاسلام وقدرضیت عنی

ترجمہ: اے اللہ جب آپ نے مجھ کو السلام کی ہدایت دی اس کو مجھ سے نہ چھین لینا اور مجھے اس سے جدا نہ کر لینا اور مجھ سے راضی ہوجایئے۔

اللّٰھم لا تقدمنی للعذاب ولا تؤخرنی لسیء الفتن

ترجمہ: اے اللہ مجھے عذاب کے لئے پیش نہ کرنا اور مجھے برے فتنوں کے لئے پیچھے نہ چھوڑ دینا۔

(۳۴) سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جو شخص تم میں سے حج کے لئے آئے تو اس کو چاہئے کہ بیت اللہ کے طواف سے شروع کرے اور سات چکر لگائے پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھے پھر صفا پر آئے اور اس پر قبلہ رخ کھڑا ہوجائے پھر سات مرتبہ تکبیریں کہے دو تکبیروں کے درمیان اللہ کی حمد اور اس کی ثنا بیان کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اپنے لئے دعا کرے اور اسی طرح مروہ پر بھی کرے۔

(۳۵) ابن ابی شیبہ نے المصنف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ سات جگہوں میں ہاتھ بلند کئے جاتے ہیں جب نماز کی طرف کھڑے ہو، بیت اللہ کو دیکھو، صفا مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں، شیاطین کو کنکری مارتے وقت۔

(۳۶) امام شافعی نے الام میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھوں کو بلند کیا جائے نماز میں، جب بیت اللہ کو دیکھو، صفا مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں اور جمروں کے پاس اور میت پر۔

(تفسیر درمنثور، سورہ بقرہ، بیروت)

باب الْمَشْيِ بَيْنَهُمَا

یہ باب ان دونوں کے درمیان چلنے میں ہے

2976 – اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ اِنْ اَمْشِي فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَاِنْ اَسْعَى فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى .

☆☆ کثیر بن جمہان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ﷢ کو صفا اور مروہ کے درمیان چلتے ہوئے دیکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اگر میں چلتا ہوں تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور میں دوڑتا ہوں تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو دوڑتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔

2976-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب امر الصفا و المروة (الحديث 1904) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في السعي بين الصفا والمروة (الحديث 864) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب السعي بين الصفا والمروة (الحديث 2988) تحفة الاشراف (7379) .

2977 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ .

☆☆ ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

انہوں نے فرمایا: میں ایک عمر رسیدہ شخص ہوں۔

باب الرَّمَلِ بَيْنَهُمَا

یہ باب ہے کہ ان دونوں کے درمیان رمل کرنا

2978 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَاَلُوْا ابْنَ عُمَرَ هَلْ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَ فِيْ جَمَاعَةٍ مِّنَ النَّاسِ فَرَمَلُوْا فَلَا اُرَاهُمْ رَمَلُوْا اِلَّا بِرَمَلِهِ .

☆☆ زہری بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا اور مروہ کے درمیان رمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت بہت سے لوگ تھے' انہوں نے رمل کیا تھا' میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں نے اس لیے رمل کیا ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رمل کیا تھا۔

شرح

سعی کرنا یعنی صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے کرنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے جب کہ حضرت اما شافعی کے ہاں رکن ہے۔ "بطن مسیل" صفا و مروہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے شناخت کے لئے اس کے دونوں سروں پر نشان بنے ہوئے ہیں' جنہیں "میلین اخضری" کہتے ہیں۔ سعی کے وقت اس جگہ تیز رفتاری سے چلنا تمام علماء کے نزدیک سنت ہے۔

باب السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

یہ باب ہے کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

2979 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ .

2977-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7067) .

2978-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7446) .

2979-اخرجه البخاري في الحج، باب ما جاء في السعي بين الصفا و المروة (الحديث 1649)، و في المغازي، باب عمرة القضاء (الحديث 4257) . واخرجه مسلم في الحج، باب استحباب الرمل في الطواف و العمرة و في الطواف الاول من الحج (الحديث 241) . تحفة الاشراف (5943) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تھی (یعنی دوڑ کے چلے تھے) تاکہ آپ مشرکین کے سامنے اپنی قوت کا اظہار کر سکیں۔

باب السَّعْيِ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ

یہ باب نشیبی حصے میں دوڑنے کے بیان میں ہے

2980 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنِ امْرَاَةٍ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ وَيَقُوْلُ "لَا يُقْطَعُ الْوَادِي اِلَّا شَدًّا" .

☆☆ صفیہ بنت شیبہ ایک خاتون کا یہ بیان نقل کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نشیبی حصے میں دوڑتے ہوئے دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
نشیبی حصے کو دوڑ کر ہی عبور کیا جائے۔

باب مَوْضِعِ الْمَشْيِ

یہ باب چلنے کے مقام کے بیان میں ہے

2981 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا مَشَى حَتَّى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ .

☆☆ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا کے نیچے تشریف لا رہے تھے تو آپ چلتے ہوئے آئے یہاں تک کہ جب آپ نشیبی حصے میں پہنچے تو آپ دوڑنے لگے یہاں تک کہ نشیبی حصے سے باہر نکل گئے۔

باب مَوْضِعِ الرَّمَلِ

یہ باب رمل کے مقام کے بیان میں ہے

2982 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا تَصَوَّبَتْ قَدَمَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَطْنِ الْوَادِي رَمَلَ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ' اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل

2980-اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب السعي بين الصفا و المروة (الحديث 2987) تحفة الاشراف (18382) .

2981-انفرد به النسائي، و سياتي (الحديث 2982 و 2983) . تحفة الاشراف (2624) .

2982-تقدم (الحديث 2981) .

کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قدم نشیب میں پہنچے تو آپ دوڑ پڑے یہاں تک کہ اُس نشیبی حصے سے باہر چلے گئے۔

293 – اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ - يَعْنِيْ - عَنِ الصَّفَا حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِيْ رَمَلَ حَتّٰى اِذَا صَعِدَ مَشٰى ۔

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیچے تشریف لائے (یعنی صفا سے نیچے تشریف لائے) تو جب آپ کے قدم نشیبی حصے میں پہنچے تو آپ دوڑنے لگے یہاں تک کہ آپ جب (دوسری پہاڑی پر یا اُسی پہاڑی پر دوبارہ) چڑھنے لگے تو پھر عام رفتار سے چلنے لگے۔

باب مَوْضِعِ الْقِيَامِ عَلَى الْمَرْوَةِ

یہ باب ہے کہ مروہ پہاڑی پر کھڑے ہونے کی جگہ

2984 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيْهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" ۔ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ۔

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مروہ پہاڑی کے پاس تشریف لائے' آپ اوپر چڑھ گئے' پھر آپ کے سامنے بیت اللہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات پڑھے:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے' پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا' اس کی پاکی بیان کی' اس کی حمد بیان کی' پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ دعا مانگی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ آپ طواف کر کے (یعنی سعی کر کے) فارغ ہو گئے۔

باب التَّكْبِيْرِ عَلَيْهَا

یہ باب ہے کہ اُسی (مروہ پہاڑی) پر تکبیر کہنا

2983-تقدم (الحديث 2981 و 2982) .

2984-تقدم (الحديث 2974) .

2985 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ اَنْبَانَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلَى الصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتّٰى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ ثُمَّ وَحَّدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" . ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ سَعٰى حَتّٰى اِذَا صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَيْهَا كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى قَضٰى طَوَافَهُ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر تشریف لے گئے' آپ اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ جب بیت اللہ آپ کے سامنے آیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی کبریائی کا اعتراف کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات پڑھے:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اُسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لیے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' وہ موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عام رفتار سے چلتے رہے' یہاں تک کہ جب آپ کے پاؤں نشیبی حصے میں پہنچے تو آپ دوڑنے لگے' یہاں تک کہ جب آپ اوپر کی طرف چڑھنے لگے تو آپ پھر عام رفتار سے چلنے لگے' یہاں تک کہ آپ مروہ تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بھی ایسا ہی کیا' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پر کیا تھا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے طواف (یعنی سعی) کو مکمل کر لیا۔

باب كَمْ طَوَافُ الْقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

یہ باب ہے کہ حج قران یا حج تمتع کرنے والا شخص صفا اور مروہ کی کتنی مرتبہ سعی کرے گا؟

2986 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے صفا اور مروہ کی صرف ایک مرتبہ سعی کی تھی۔

باب اَيْنَ يُقَصِّرُ الْمُعْتَمِرُ

یہ باب ہے کہ عمرہ کرنے والا شخص کہاں بال کٹوائے گا؟

2987 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ اَنَّ

2985-تقدم (الحديث 2972).

2986-اخرجه مسلم في الحج، باب بيان وجوه الاحرام و انه يجوز افراد الحج و التمتع و القران و جواز ادخال الحج على العمرة و متى يحل القارن من نسكه (الحديث 140) . واخرجه ابو داؤد في المناسك، باب طواف القارن (الحديث 1895) . تحفة الاشراف (2802) .

طَاوُسًا اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ قَصَّرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ فِيْ عُمْرَةٍ عَلَى الْمَرْوَةِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ کرنے کے بعد مروہ پہاڑی پر تیر کی (پیکان کے ذریعے) آپ کے بال چھوٹے کیے تھے۔

2988 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصِ اَعْرَابِيٍّ ۔

☆☆ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ایک دیہاتی کے تیر کی پیکان کے ذریعے مروہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال چھوٹے کیے تھے۔

باب كَيْفَ يُقَصِّرُ

یہ باب ہے کہ بال کیسے چھوٹے کیے جائیں؟

2989 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَخَذْتُ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ كَانَ مَعِيْ بَعْدَ مَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِيْ اَيَّامِ الْعَشْرِ ۔ قَالَ قَيْسٌ وَّالنَّاسُ يُنْكِرُوْنَ هٰذَا عَلٰى مُعَاوِيَةَ ۔

☆☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے تیر کی پیکان کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کناروں کے بال کاٹ دیے تھے' وہ پیکان میرے پاس تھی' یہ آپ کے بیت اللہ کا طواف کر لینے اور صفا و مروہ کی سعی کر لینے کے بعد کیا تھا' اور یہ ذوالحج کے دس دنوں میں ہوا تھا۔

قیس نامی راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے اس حوالے سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بات کو تسلیم نہیں کیا ہے۔

باب مَا يَفْعَلُ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهْدٰى

یہ باب ہے کہ جو شخص حج کا احرام باندھتا ہے اور قربانی کا جانور ساتھ لے کر چلتا ہے' وہ کیا کرے گا؟

2990 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ اٰدَمَ - عَنْ سُفْيَانَ - وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ - قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى اِلَّا

2987-تقدم (الحديث 2736) ۔

2988-تقدم (الحديث 2736) ۔

2989-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (11430) ۔

الْحَجَّ - قَالَتْ - فَلَمَّا اَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ "مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا طواف کرلیا اور صفا ومروہ کی سعی کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور موجود ہو' وہ اپنے احرام کی حالت میں برقرار رہے' اور جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور موجود نہ ہو' وہ احرام کھول دے۔

باب مَا يَفْعَلُ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّاَهْدٰى

یہ باب ہے کہ جو شخص عمرے کا احرام باندھتا ہے اور قربانی کا جانور ساتھ لے کر جاتا ہے' وہ کیا کرے گا؟

2991 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّاَهْدٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَهْدٰى فَلَا يَحِلَّ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ" . قَالَتْ عَآئِشَةُ وَكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' ہم میں سے بعض لوگوں نے حج کا احرام باندھا اور بعض (لوگوں) نے عمرے کا احرام باندھا اور قربانی کا جانور ساتھ رکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا تھا' اس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے' وہ احرام کھول دے' جس نے اپنے عمرے کا احرام باندھا تھا' اس کے ساتھ قربانی کا جانور ہے' تو وہ شخص بھی احرام نہ کھولے' اور جس شخص نے حج کا احرام باندھا ہے' وہ اپنا حج مکمل کر لے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ان افراد میں شامل تھی' جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

2990-انفرد به النسائي . و الحديث عند: البخاري في الحيض، باب الامر بالنفساء اذا نفسن (الحديث 294)، و في الاضاحي، باب الاضحية للمسافر و النساء (الحديث 5548)، و باب من ذبح ضحية غيره (الحديث 5559) . و مسلم في الحج، باب بيان وجوه الاحرام و انه يجوز افراد الحج و التمتع و القرآن و جواز ادخال الحج على العمرة و متى يحل القارن من نسكه (الحديث 119) . و النسائي في الطهارة، باب ما تفعل المحرمة اذا حاضت (الحديث 289)، و في الحيض و الاستحاضة، باب بدء الحيض و هل يسمى الحيض نفاسًا (الحديث 347)، و في مناسك الحج، ترك التسمية عند الاهلال (الحديث 2740) . وابن ماجه في المناسك، باب الحائض تقضي المناسك الا الطواف (الحديث 2963) . تحفة الاشراف (17482) .

2991-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16749) .

2992 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْىٌ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْىٌ فَلْيُقِمْ عَلٰى اِحْرَامِهٖ" : قَالَتْ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْىٌ فَاَقَامَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَلَمْ يَكُنْ مَعِىَ هَدْىٌ فَاَحْلَلْتُ فَلَبِسْتُ ثِيَابِىْ وَتَطَيَّبْتُ مِنْ طِيْبِىْ ثُمَّ جَلَسْتُ اِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ اسْتَاْخِرِىْ عَنِّىْ ۔ فَقُلْتُ اَتَخْشٰى اَنْ اَثِبَ عَلَيْكَ

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کا احرام باندھ کر آئے' جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو' وہ احرام کھول دے اور جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور ہو' وہ اپنے احرام پر برقرار رہے۔

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت زبیر کے ساتھ قربانی کا جانور تھا' اس لیے وہ اپنے احرام کی حالت میں برقرار رہے اور میرے ساتھ چونکہ قربانی کا جانور نہیں تھا' اس لیے میں نے احرام کھول دیا اور کپڑے پہن لیے اور خوشبو لگالی' پھر میں حضرت زبیر کے پاس آ کر بیٹھی تو انہوں نے فرمایا: مجھ سے دور رہو' میں نے کہا کہ آپ کو یہ اندیشہ ہے کہ میں آپ پر حملہ کر دوں گی۔

باب الْخُطْبَةِ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ

یہ باب ہے کہ تلبیہ کے دن سے پہلے خطبہ دینا

2993 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى اَبِىْ قُرَّةَ مُوْسٰى بْنِ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعِرَّانَةِ بَعَثَ اَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ فَاَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْعَرْجِ ثَوَّبَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اسْتَوٰى لِيُكَبِّرَ فَسَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَوَقَفَ عَلَى التَّكْبِيْرِ فَقَالَ هٰذِهٖ رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ لَقَدْ بَدَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْحَجِّ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصَلِّىَ مَعَهٗ فَاِذَا عَلِىٌّ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ اَمِيْرٌ اَمْ رَسُوْلٌ قَالَ لَا بَلْ رَسُوْلٌ اَرْسَلَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ اَقْرَؤُهَا عَلَى النَّاسِ فِىْ مَوَاقِفِ الْحَجِّ ۔ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَرَاَ عَلٰى

2992-اخرجه مسلم في الحج، باب ما يلزم من طاف بالبيت و سعى من البقاء على الاحرام و ترك التحلل (الحديث 191 و 192) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب فسخ الحج (الحديث 2983) . تحفة الاشراف (15739) .

2993-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2777) .

النَّاسِ بَرَائَةَ حَتّٰی خَتَمَهَا ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰی إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ قَامَ أَبُوْ بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتّٰی إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَائَةَ حَتّٰی خَتَمَهَا ثُمَّ كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَفَضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ أَبُوْ بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ إِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَائَةَ حَتّٰی خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْأَوَّلُ قَامَ أَبُوْ بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُوْنَ وَكَيْفَ يَرْمُوْنَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بَرَائَةَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰی خَتَمَهَا.

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنُ خُثَيْمٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ وَإِنَّمَا أَخْرَجْتُ هٰذَا لِئَلَّا يُجْعَلَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَمَا كَتَبْنَاهُ إِلَّا عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ لَمْ يَتْرُكْ حَدِيْثَ ابْنِ خُثَيْمٍ وَلَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَّا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ خُلِقَ لِلْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جعرانہ کے عمرہ سے واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حج کرنے کے لیے بھیجا' ہم لوگ ان کے ہمراہ گئے' یہاں تک کہ جب وہ ''عرج'' کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے صبح کی نماز کے لیے تثویب کہی' پھر جب وہ تکبیر کہنے کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے اپنی پشت کے پیچھے اونٹنی کی آواز سنی تو وہ تکبیر کہنے سے رک گئے اور بولے: یہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی جدعاء کی آواز ہے۔ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حج کرنے کا ارادہ کرلیا ہے' ہوسکتا ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں' تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی نماز ادا کریں گے' لیکن وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ امیر کے طور پر آئے ہیں یا قاصد کے طور پر؟ فرمایا: نہیں! بلکہ قاصد کے طور پر ہوں' مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بری الذمہ ہونے کا اعلان کرنے کے لیے بھیجا ہے' جسے میں حج کے مختلف مواقع پر لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنا دوں گا۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر جب ہم مکہ آ گئے تو تلبیہ کے دن سے ایک دن پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا اور انہیں حج کا طریقہ بتایا' جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے لوگوں کے سامنے یہ حکم پڑھ کر سنایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے ساتھ کیے ہوئے ہر معاہدے سے) بری الذمہ ہیں' انہوں نے اس کو پورا پڑھا' پھر ہم ان کے ہمراہ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ عرفہ کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا' لوگوں کو حج کے احکام بتائے' جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بری الذمہ ہونے کا حکم لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنایا اور اسے مکمل پڑھا' پھر قربانی کے دن جب ہم واپس آ رہے تھے تو حضرت ابوبکر تشریف لائے تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے انہیں واپسی اور قربانی اور حج کے دیگر مناسک کے بارے میں بتایا' جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بری الذمہ ہونے کا حکم لوگوں کو پڑھ کر سنایا اور اسے مکمل پڑھا' جب روانگی کا پہلا دن آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے انہیں بتایا کہ انہوں نے کس طرح روانہ ہونا ہے اور کس طرح رمی کرنی ہے' انہوں نے لوگوں کو حج کے مناسک کی تعلیم دی' وہ فارغ

ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے لوگوں کے سامنے بری الذمہ ہونے کا حکم پڑھ کر سنایا اور اسے مکمل پڑھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک روایت کا ایک راوی ابن خثیم علم حدیث میں مستند نہیں ہے' میں نے اس روایت کو یہاں اس لیے نقل کر دیا ہے تاکہ یہ ابن جریج کے حوالے سے ابوزبیر سے منقول نہ سمجھی جائے۔ ہم نے اس روایت کو صرف اسحاق بن ابراہیم اور یحییٰ بن سعید قطان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے ابن خثیم اور عبدالرحمٰن کی روایات کو ترک نہیں کیا ہے' البتہ علی بن مدینی نے یہ بات کہی ہے کہ ابن خثیم منکر الحدیث ہے۔

علی بن مدینی کو گویا علم حدیث کی خدمت کے لیے ہی پیدا کیا گیا تھا۔

باب الْمُتَمَتِّعِ مَتَى يُهِلُّ بِالْحَجِّ

یہ باب ہے کہ حج تمتع کرنے والا شخص حج کا احرام کب باندھے گا؟

2994 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَحِلُّوْا وَاجْعَلُوْهَا عُمْرَةً". فَضَاقَتْ بِذٰلِكَ صُدُوْرُنَا وَكَبُرَ عَلَيْنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَحِلُّوْا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِيْ مَعِيْ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِيْ تَفْعَلُوْنَ". فَاَحْلَلْنَا حَتّٰى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ذوالحج کی چار تاریخ کو (مکہ) آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم لوگ احرام کھول دو اور اسے عمرے میں تبدیل کر دو' تو ہمیں اس بات سے بڑی اُلجھن ہوئی اور ہمارے لیے یہ بہت مشکل کام تھا' اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! احرام کھول دو' اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا' جس طرح تم لوگ کرو گے۔

(راوی کہتے ہیں:) تو ہم نے احرام کھول دیئے' یہاں تک کہ ہم نے اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت بھی کر لی' اور ہم نے ہر وہ عمل کیا جو کوئی بھی حالت احرام کے بغیر والا شخص کر سکتا ہے' یہاں تک کہ جب تلبیہ کا دن آیا تو ہم مکہ سے روانہ ہوئے اور ہم نے حج کا تلبیہ پڑھا۔

باب مَا ذُكِرَ فِيْ مِنًى

یہ باب ہے کہ منیٰ کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے

2995 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ

2994-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2445) .

2995-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7367) .

مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَدَلَ اِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا نَازِلٌ تَحْتَ سَرْحَةٍ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَقَالَ مَا اَنْزَلَكَ تَحْتَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْتُ اَنْزَلَنِيْ ظِلُّهَا . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْاَخْشَبَيْنِ مِنْ مِنًى وَّنَفَخَ - بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ - فَاِنَّ هُنَاكَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ السُّرَّبَةُ - وَفِيْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ يُقَالُ لَهُ السُّرَرُ - بِهٖ سَرْحَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا" .

☆☆ محمد بن عمران انصاری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میرے پاس آئے' میں نے اس وقت مکہ کے راستے میں ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا ہوا تھا' انہوں نے دریافت کیا: تم اس درخت کے نیچے کیوں رُکے ہو؟ میں نے جواب دیا: اس کے سائے کی وجہ سے میں یہاں رُکا ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جب تم لوگ منیٰ کے دو پہاڑوں کے درمیان ہو' آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تو یہاں ایک وادی ہے' جس کا نام سربہ ہے۔

حارث نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس کا نام سرر ہے اور وہاں ایک درخت ہے' جس کے نیچے ستر انبیاء کی ناف کاٹی گئی (یعنی ان کی پیدائش وہاں ہوئی)۔

2996 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ - ثِقَةٌ - قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَفَتَحَ اللّٰهُ اَسْمَاعَنَا حَتّٰى اِنْ كُنَّا لَنَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ وَنَحْنُ فِيْ مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ الْجِمَارَ فَقَالَ بِحَصَى الْخَذْفِ وَاَمَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَنْ يَّنْزِلُوْا فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَاَمَرَ الْاَنْصَارَ اَنْ يَّنْزِلُوْا فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ .

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ہمیں خطبہ دیا' اللہ تعالیٰ نے ہماری سماعت کو کھول دیا' یہاں تک کہ ہم نے آپ کی تمام باتوں کو سن لیا' حالانکہ ہم اس وقت اپنے پڑاؤ کی جگہ پر تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو حج کے مناسک کی تعلیم دے رہے تھے' یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرات کا تذکرہ کیا تو فرمایا:

چھوٹی کنکریوں کے ذریعے اسے کنکریاں ماری جائیں گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ مسجد کے اگلے حصے میں پڑاؤ کریں اور انصار کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ مسجد کے پچھلے حصے میں پڑاؤ کریں۔

باب اَيْنَ يُصَلِّي الْاِمَامُ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

یہ باب ہے کہ تلبیہ کے دن امام ظہر کی نماز کہاں ادا کرے گا؟

2996-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب ما يذكر الامام في خطبته بمنى (الحديث 1957) . تحفة الاشراف (9734) .

2997 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى . فَقُلْتُ اَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ .

☆☆ عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' میں نے کہا کہ آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آپ کو یاد ہو'تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ کے دن ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: منیٰ میں' میں نے دریافت کیا: روانگی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کہاں ادا کی تھی: انہوں نے فرمایا: ابطح میں۔

باب الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ

یہ باب ہے کہ منیٰ سے عرفہ روانہ ہونا

2998 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ سے عرفہ روانہ ہوئے تو ہم میں سے بعض لوگ تلبیہ پڑھ رہے تھے اور بعض لوگ تکبیر کہہ رہے تھے۔

2999 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَرَفَاتٍ فَمِنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عرفات روانہ ہوئے تو ہم میں سے بعض لوگ تلبیہ پڑھ رہے تھے اور بعض لوگ تکبیر کہہ رہے تھے۔

عرفہ کے دن کی فضیلت کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے (یعنی رحمت اور احسان وکریم کے ساتھ قریب ہوتا ہے) اور پھر فرشتوں کے سامنے حاجیوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے

2997-اخرجه البخاري في الحج، باب اين يصلي الظهر يوم التروية (الحديث 1653 و 1654)، و في الحج، باب من صلى العصر يوم النفر بالا بطح (الحديث 1763) . واخرجه مسلم في الحج، باب استحباب طواف الافاضة يوم النحر (الحديث 336) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب الخروج الى منى (الحديث 1912) و اخرجه الترمذي في الحج، باب . 116 . (الحديث 964) . تحفة الاشراف (988) .

2998-انفرد به النسائي . و سياتي (الحديث 2999) . تحفة الاشراف (7266) .

2999-تقدم في مناسك الحج، الغدو من منى الى عرفة (الحديث 2998) .

کہ ذرا میرے بندوں کی طرف تو دیکھو، یہ میرے پاس پراگندہ بال، گرد آلود اور لبیک و ذکر کے ساتھ آوازیں بلند کرتے ہوئے دور، دور سے آئے ہیں، میں تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا، (یہ سن کر) فرشتے کہتے ہیں کہ پروردگار ان میں فلاں شخص وہ بھی ہے جس کی طرف گناہ کی نسبت کی جاتی ہے اور فلاں شخص اور فلاں عورت بھی ہے جو گنہ گار ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے انہیں بھی بخش دیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں یوم عرفہ کی برابر لوگوں کو آگ سے نجات و رستگاری کا پروانہ عطا کیا جاتا ہو۔

(شرح السنہ، مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، رقم الحدیث، 1145)

منیٰ والی راتوں کو منیٰ میں رہنے میں مذاہب اربعہ کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ہم لوگوں کا مال بیچا کرتے ہیں (جس کی بناء پر ہمارے ساتھ بہت سا مال رہتا ہے جس کی حفاظت ضروری ہے) تو کیا ہم میں سے کوئی شخص (منیٰ سے آ کر) مکہ میں اپنے مال کے پاس رہ سکتا ہے؟ فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم رات اور دن کو منیٰ ہی میں رہتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ والی راتوں میں پانی پلانے کی غرض سے مکہ میں رہنے کی اجازت چاہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت اور مجبوری کے وقت ایسا کرنا جائز ہے۔

اب مسئلہ کی طرف آیئے، جو راتیں منیٰ میں گزاری جاتی ہیں ان میں منیٰ میں قیام اکثر علماء کے نزدیک واجب ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے ہاں ان راتوں میں منیٰ میں رہنا سنت ہے، حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد کا ایک قول بھی یہی ہے۔

اس ضمن میں یہ بات ذہن میں رہے کہ رات کے قیام کے سلسلہ میں رات کے اکثر حصہ یعنی آدھی رات سے زیادہ کے قیام کا اعتبار ہے اور یہی حکم ان راتوں کا بھی ہے جن میں عبادت وغیرہ کے لئے شب بیداری مستحب ہے مثلاً لیلۃ القدر وغیرہ کہ ان راتوں کے اکثر حصہ کی شب بیداری کا اعتبار ہے۔ بہرکیف جن علماء کے نزدیک منیٰ میں رات کا قیام سنت ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، ان کی دلیل مذکورہ بالا حدیث ہے کہ اگر منیٰ میں رات میں قیام واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ان راتوں میں مکہ میں رہنے کی اجازت کیسے دیتے۔

بعض حنفی علماء کہتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرح جس شخص کے سپرد زمزم کا پانی پلانے کی خدمت ہو یا جس کو کوئی شدید عذر لاحق ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ جو راتیں منیٰ میں گزاری جاتی ہیں وہ ان میں منیٰ کا قیام ترک کر دے، گویا اس سے اس طرف اشارہ مقصود ہے کہ بلا عذر سنت کو ترک کرنا جائز نہیں ہے اور یہ کہ کسی عذر کی بناء پر سنت کو ترک کرنے میں اساءۃ بھی نہیں ہے۔

منیٰ میں رہنے والوں کے لئے رمی کرنے کا حکم

حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو رخصت دی رات کو منیٰ میں رہنے کی اور ان کو یوم النحر کو رمی کرنے کا حکم فرمایا پھر دوسرے اور تیسرے دن دو دن کے لیے (اور اگر منیٰ میں رہیں) تو چوتھے دن بھی رمی کریں۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو رخصت دی کہ ایک دن وہ رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں (اور پھر رمی کریں یعنی ایک دن چھوڑ کر رمی کریں)۔ (سنن ابوداؤد)

باب التَّكْبِيْرِ فِي الْمَسِيْرِ اِلٰى عَرَفَةَ

یہ باب ہے کہ عرفہ کی طرف جاتے ہوئے تکبیر کہنا

3000 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُلَائِيُّ - يَعْنِيْ اَبَا نُعَيْمٍ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ - قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِي التَّلْبِيَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ كَانَ الْمُلَبِّيْ يُلَبِّيْ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

☆☆ محمد بن ابوبکر ثقفی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس ﷜ سے کہا' وہ لوگ اس وقت منیٰ سے عرفات جارہے تھے (میں نے دریافت کیا:) نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں آج کے دن آپ لوگ تلبیہ کے بارے میں کیا طرزِ عمل اختیار کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: تلبیہ پڑھنے والا تلبیہ پڑھ لیتا تھا' اور اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تھا' اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہہ دیتا تھا' اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تھا۔

باب التَّلْبِيَةِ فِيْهِ

یہ باب ہے کہ اس موقع پر تلبیہ پڑھنا

3001 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ - وَهُوَ الثَّقَفِيُّ - قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُوْلُ فِي التَّلْبِيَةِ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ سِرْتُ هٰذَا الْمَسِيْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ وَكَانَ مِنْهُمُ الْمُهِلُّ وَمِنْهُمُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكِرُ اَحَدٌ مِنْهُمْ

3000-اخرجه البخاري في العيدين، باب التكبير ايام منى و اذا غدا الى عرفة (الحديث 970)، و في الحج، باب التلبية و التكبير اذا غدا من منى الى عرفة (الحديث 1659) . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبية حتى يشرع في رمي جمرة العقبة يوم النحر (الحديث 274 و 275) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، التلبية فيه (الحديث 3001) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الغدو من منى الى عرفات (الحديث 3008) تحفة الاشراف (1452) .

3001-تقدم (الحديث 3000) .

عَلٰى صَاحِبِه .

☆☆ محمد بن ابوبکر ثقفی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرفہ کی صبح دریافت کیا کہ آپ لوگ اس دن تلبیہ میں کیا پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ہمراہ یہ سفر کیا ہے ان اصحاب میں سے کچھ لوگ تلبیہ پڑھ رہے تھے اور کچھ لوگ تکبیر پڑھ رہے تھے' ان میں سے کسی ایک فریق نے بھی دوسرے فریق پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

تلبیہ پر جنت کی بشارت کا بیان

طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تلبیہ کہنے والا بھی تلبیہ کہتا ہے اور جو تکبیر کہنے والا بھی تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہتا ہے تو اس کو خوشخبری دی جاتی ہے پوچھا گیا یا رسول اللہ! جنت کی (خوشخبری) آپ نے فرمایا ہاں۔

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی تلبیہ کہنے والے نے تلبیہ نہیں کہا مگر سورج اس کے گناہوں کے ساتھ غروب ہوا (یعنی وہ گناہوں سے پاک صاف ہو گیا(

ابن ابی شیبہ نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ جو شخص اس گھر کی طرف آیا دین یا دنیا کی حاجت لے کر تو وہ اپنی حاجت لے کر واپس لوٹا۔

ابو یعلی، طبرانی، دارقطنی اور بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس طرح نکلا حج کے لئے یا عمرہ کے لئے اور اس میں مر گیا تو اس پر نہ اعمال کی پیشی ہوگی اور نہ اس کا حساب لیا جائے گا اور اس کو جنت میں داخل ہونے کو کہا جائے گا (پھر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ طواف کرنے والوں پر فخر فرماتے ہیں۔

الحرث بن اسامہ نے اپنی سند میں اصبہانی نے الترغیب میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مکہ کے راستے میں جاتے ہوئے یا آتے ہوئے مر گیا تو اس پر نہ اعمال کی پیشی ہوگی اور نہ اس کا حساب لیا جائے گا۔

ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے الشعب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

بیہقی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حج کرنے والا اپنے گھر سے نکلتا ہے اور تین دن یا تین راتیں سفر کر لیتا ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح صاف ہوتا ہے جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا اور سارے دنوں میں اس کے درجات کی بلندی ہوتی ہے۔ اور جس شخص نے کسی میت کو کفن پہنایا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا

لباس پہنائے گا اور جس نے کسی میت کو غسل دیا تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور جس نے اس کی قبر پر لپ بھر بھر کر مٹی ڈالی تو اس کا چلو اس کے میزان میں پہاڑ سے بھی بھاری ہوگا۔ (تفسیر در منثور، سورہ بقرہ، بیروت)

باب مَا ذُكِرَ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ

یہ باب ہے کہ عرفہ کے دن کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے

3002 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَاتَّخَذْنَاهُ عِيْدًا (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ) قَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ اُنْزِلَتْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ .

☆☆ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر ہم پر یہ آیت نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس کے نزول کے دن کو عید کا دن بنا لیتے (وہ آیت یہ ہے:)

''آج کے دن ہم نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات معلوم ہے کہ وہ کون سا دن تھا' جس میں یہ نازل ہوئی تھی اور وہ کون سی رات تھی جس میں یہ نازل ہوئی تھی' یہ جمعہ کی رات میں نازل ہوئی تھی' ہم لوگ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں تھے۔

شرح

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین پسند کر لیا۔ (المائدہ:۳)

تدریجاً احکام کا نزول دین کے کامل ہونے کے منافی نہیں

یہ آیت حجۃ الوداع کے سال سال دس ہجری کو عرفہ کے دن نازل ہوئی ہے اور اس دن دین کامل ہوا ہے۔ اس پر یہ سوال ہوتا ہے کہ کیا اس سے پہلے دس سال تک دین ناقص رہا تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام میں فرائض اور واجبات اور محرمات اور مکروہات پر مشتمل احکام کا نزول تدریجاً ہوا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کا نزول بھی تدریجاً ہوا ہے اور اس آیت میں دین کے کامل ہونے کا معنی یہ ہے کہ اصول اور فروع عقائد اور احکام شرعیہ کے متعلق جتنی آیات نازل ہونی تھیں وہ تمام آیات اللہ تعالیٰ نے نازل کر دی ہیں۔ عقائد کے باب میں تمام آیات نازل کر دی گئیں۔ اسی طرح قیامت تک پیش آنے والے مسائل اور

3002-اخرجه البخاري في الايمان، باب زيادة الايمان و نقصانه (الحديث 45)، و في المغازي، باب حجة الوداع (الحديث 3307)، و في التفسير، باب (اليوم اكملت لكم دينكم) (الحديث 4606)، و في الاعتصام بالكتاب و السنة (الحديث 7268) . و اخرجه مسلم في التفسير، (الحديث 3 و 4 و 5) . و اخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة المائدة) (الحديث 3043) . واخرجه النسائي في الايمان و شرائعه، تفاضل اهل ايمان (الحديث 5027) و في التفسير: سورة المائدة، قوله تعالى (اليوم اكملت لكم دينكم) (الحديث 157) . تحفة الاشراف (10468) .

حوادث کے متعلق تمام احکام کے متعلق آیات نازل کردی گئیں اوران کی تشریح زبان رسالت سے کردی گئی ہے۔ دین اسلام تو ہمیشہ سے کامل ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے بندوں کی آسانی کے لیے اس کا بیان تدریجاً فرمایا کیونکہ جو لوگ کفر اور برائی میں سر سے پیر تک ڈوبے ہوئے تھے اگر ان کو یک لخت ان تمام احکام پر عمل کرنے کا حکم دیا جاتا تو یہ ان کی طبیعت پر سخت مشکل اور دشوار ہوتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی سہولت کی خاطر اس کا بیان رفتہ رفتہ اور تدریجاً فرمایا اور آج یہ بیان اپنے تمام وکمال کو پہنچ گیا۔

اسلام کا کامل دین ہونا ادیان سابقہ کے کامل ہونے کے منافی نہیں۔

اس آیت پر دوسرا سوال یہ ہے کہ اس آیت میں اسلام کو کامل دین فرمایا ہے تو کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء سابقین کا دین کامل نہیں تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تمام ادیان سابقہ اپنے اپنے زمانوں کے لحاظ سے کامل تھے۔ ان کے زمانوں میں تہذیب وتمدن کے جو تقاضے تھے اوران کی رعایت سے جس طرح کے شرعی احکام ہونے چاہئیں تھے اللہ تعالیٰ نے ویسے ہی احکام نازل فرمائے پھر حالات کے بدلنے اور تہذیب وثقافت کی ترقی سے تقاضے بدلنے لگے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ہر بعد کی شریعت میں پہلی شریعت کے بعض احکام منسوخ کردیئے اور نسخ احکام کا یہ سلسلہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک جاری رہا بلکہ آپ کی شریعت میں بھی بعض احکام منسوخ کیے گئے۔ لیکن اس آیت کے نازل ہونے کے بعد کوئی حکم منسوخ نہیں ہوگا اور اب جس قدر احکام ہیں وہ سب محکم ہیں اور ناقابل تنسیخ ہیں اور قیامت تک یہ تمام احکام نافذ العمل رہیں گے الا یہ کہ جس حکم کی مدت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادی ہے۔ مثلاً جزیہ کی مدت نزول عیسیٰ علیہ السلام تک ہے اور اس کی وجہ بھی یہ ہے کہ اس وقت سب مسلمان ہوجائیں گے۔ لہٰذا کسی سے جزیہ لینے کی ضرورت ہی نہیں پیش آئے گی۔ خلاصہ یہ ہے کہ ادیان سابقہ میں سے ہر دین کامل ہے اور اس کا کمال حقیقی ہے یہ اپنے زمانہ نزول سے لے کر قیامت تک کے لیے کامل ہے تمام لوگوں کے لیے اور تمام دنیا کے لیے اب یہی دین ہے اور یہی کمال حقیقی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

(آیت) وما ارسلنك الا كافة للناس بشيرا و نذيرا ۔ (سبا:۲۸)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو قیامت تک کے تمام لوگوں کے لیے رسول بنایا درآنحالیکہ آپ خوشخبری دینے والے ہیں اور ڈرانے والے ہیں۔

(آیت) تبرك الذى نزل الفرقان على عبده ليكون للعلمين نذيرا ۔ (الفرقان:۱)

ترجمہ: وہ برکت والا ہے جس نے اپنے (مقدس) بندہ پر کتاب فیصل نازل فرمائی تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے ڈرانے والا ہو۔

(آیت) ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه ۔ (آل عمران:۸۵)

ترجمہ: جس شخص نے اسلام کے سوا کسی اور دین کو طلب کیا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

امام مسلم بن حجاج قشیری ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے انبیاء پر چھ وجوہ سے فضیلت دی گئی ہے مجھے جوامع الکلم (ایسا کلام جس میں الفاظ کم ہوں اور معنی زیادہ

ہوں) عطا کیے گئے اور رعب سے میری مدد کی گئی اور غنیمتیں میرے لیے حلال کردی گئیں اور میرے لیے تمام روئے زمین کو پاک کرنے والی (آلہ تیمم) اور مسجد بنا دیا گیا اور مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور مجھ پر نبیوں کو ختم کر دیا گیا اور حضرت جابر کی روایت میں ہے ہر نبی کو بالخصوص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے ہر کالے اور گورے کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم ج۲رقم الحدیث:۵۲۳۔ ۵۲۱ سنن ترمذی ج۳رقم الحدیث:۱۵۵۹)

قرآن مجید کی آیات اور اس حدیث سے واضح ہوگیا کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک تمام لوگوں کے لئے رسول بنایا گیا ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ آپ کی شریعت قیامت تک کے لئے ہے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسلام کے سوا اور کوئی دین قبول نہیں کیا جائے گا۔ سو واضح ہوگیا کہ باقی ادیان اپنے اپنے زمانوں کے اعتبار سے کامل تھے اور اسلام قیامت تک کے لیے کامل دین ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ اسلام کے متعلق فرمایا: آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کامل کردیا۔

یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عید ہونا۔

امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ ھ روایت کرتے ہیں: یہ آیت حجۃ الوداع کے سال یوم عرفہ کو بروز جمعہ نازل ہوئی اس کے بعد فرائض سے متعلق کوئی آیت نازل ہوئی نہ حلال اور حرام سے متعلق کوئی آیت نازل ہوئی اور اس آیت کے نازل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف اکیس روز زندہ رہے۔ ابن جریج سے اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(جامع البیان ج۶ ص ۱۰۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ ھ)

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ ھ روایت کرتے ہیں:

عمار بن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک یہودی کے سامنے یہ (آیت) **الیوم اکملت لکم دینکم** الایۃ تو اس یہودی نے کہا اگر ہم پر یہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن تو عید بنا لیتے۔ حضرت عباس نے فرمایا یہ آیت دوعیدوں کے دن نازل ہوئی ہے۔ یوم الجمعہ کو اور یوم عرفہ کو۔ (سنن ترمذی ج۵ رقم الحدیث:۳۰۵۵)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا دن مسلمانوں کی عید ہے اور عرفہ کا دن بھی مسلمانوں کی عید ہے اور جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ مسلمانوں کی صرف دو عیدیں ہیں انہوں نے اس حدیث پر غور نہیں کیا۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مشہور عیدیں صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں جن کے مخصوص احکام شرعیہ ہیں۔ عید الفطر میں صبح افطار کیا جاتا ہے اس کے بعد دو رکعت نماز عید گاہ میں پڑھی جاتی ہے اور اس کے بعد خطبہ پڑھا جاتا ہے اور عید الاضحیٰ میں پہلے نماز اور خطبہ ہے اور اس کے بعد صاحب نصاب پر قربانی کرنا واجب ہے۔ جمعہ کا دن مسلمانوں کے اجتماع کا دن ہے اور اس میں ظہر کے بدلہ میں نماز اور خطبہ فرض کیا گیا ہے اور عرفہ کے دن غیر حاج کے لیے روزہ رکھنے میں بڑی فضیلت ہے اور اس سے دو سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی متوفی ۵۰۲ ھ لکھتے ہیں: عید اس دن کو کہتے ہیں جو بار بار لوٹ کر آئے اور شریعت میں عید کا دن یوم الفطر اور یوم النحر (قربانی کا دن) کے ساتھ مخصوص ہے اور جبکہ شریعت میں یہ دن خوشی کے لیے بنایا گیا ہے۔ جیسا

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد میں متنبہ فرمایا ہے یہ کھانے پینے اور ازدواجی عمل کے دن ہیں اور عید کا لفظ ہر اس دن کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جس میں کوئی خوشی حاصل ہو اور اس پر قرآن مجید کی اس آیت میں دلیل ہے:

(آیت) قال عیسیٰ ابن مریم اللّٰھم ربنا انزل علینا مآئدۃ من السمآء تکون لنا عیدا لاولینا واخرنا وایۃ منک (المائدہ:۱۱۴)

ترجمہ: عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی: اے اللہ ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (کھانے کا) خوان نازل فرما تا کہ (اس کے نزول کا دن) ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے عید اور تیری طرف سے نشانی ہو جائے۔

(المفردات ص۳۵۲ مطبوعہ المکتبۃ المرتضویہ ایران ۱۳۴۲ھ)

یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ شرعی اور اصطلاحی عید تو صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں اور یوم عرفہ اور یوم عرفا عید ہیں اور جس دن کوئی نعمت اور خوشی حاصل ہو وہ بھی عرفا عید کا دن ہے اور تمام نعمتوں کی اصل سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ سو جس دن یہ عظیم نعمت حاصل ہوئی وہ تمام عیدوں سے بڑھ کر عید ہے اور یہ بھی عرفا عید ہے شرعا عید نہیں ہے اس لیے مسلمان ہمیشہ سے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن بارہ ربیع الاول کو عید میلاد النبی مناتے ہیں۔

ایک سوال یہ کیا جاتا ہے کہ بارہ ربیع الاول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت ہے اور بعض اقوال کے مطابق آپ کا یوم وفات بھی یہی ہے۔ تم اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی مناتے ہو۔ اس دن آپ کی وفات پر سوگ کیوں نہیں مناتے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت نے ہمیں نعمت پر خوشی منانے اس اظہار اور بیان کرنے کا تو حکم دیا ہے اور کسی نعمت کے چلے جانے پر سوگ منانے سے منع کیا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم غم اور سوگ کیوں کریں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح پہلے زندہ تھے اب بھی زندہ ہیں۔ پہلے دار التکلیف میں زندہ تھے اب دار الجزاء اور جنت میں زندہ ہیں آپ پر امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں نیک اعمال پر آپ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور برے اعمال پر آپ امت کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ آپ زائرین کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ طالبین شفاعت کے لیے شفاعت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تجلیات کے مطالعہ اور مشاہدہ میں مستغرق رہتے ہیں اور آپ کے مراتب اور درجات میں ہر آن اور ہر لحظہ ترقی ہوتی رہتی ہے۔ اس میں غم کرنے کی کون سی وجہ ہے؟ جبکہ آپ نے خود یہ فرمایا ہے میری حیات بھی تمہارے لیے خیر ہے اور میری ممات بھی تمہارے لیے خیر ہے۔ (الوفاء باحوال المصطفیٰ ص۸۱۰)

مفتی محمد شفیع متوفی ۱۳۹۶ھ لکھتے ہیں: عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یوم پیدائش کی عید میلاد منائی انکو دیکھ کر کچھ مسلمانوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر عید میلاد النبی کے نام سے ایک عید بنادی اس روز بازاروں میں جلوس نکالنے اور اس میں طرح طرح کی خرافات کو اور رات میں چراغاں کو عبادت سمجھ کر کرنے لگے۔ جس کی کوئی اصل صحابہ و تابعین اور اسلاف امت کے عمل میں نہیں ملتی۔ (معارف القرآن ج ۳ ص ۳۵ مطبوعہ ادارۃ المعارف کراچی ۱۳۹۷ھ)

سید ابوالاعلیٰ مودودی متوفی ۱۳۹۹ھ نے ایک انٹرویو کے دوران ایک سوال کے جواب میں کہا سب سے پہلے تو آپ کو یہ پوچھنا چاہیے تھا کہ اسلام میں عید میلاد النبی کا تصور بھی ہے یا نہیں۔ اس تہوار کو جس کو ھادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب

نہیں ملتا حتیٰ کہ صحابہ کرام نے بھی اس دن کو نہیں منایا
کیا جاتا ہے حقیقت میں اسلامی تہوار ہی نہیں۔ اس کا کوئی ثبوت اسلام میں
افسوس! اس تہوار کو دیوالی اور دسہرہ کی شکل دے دی گئی ہے لاکھوں روپیہ برباد کیا جاتا ہے۔ (ہفت روزہ قندیل لاہور ۳ جولائی ۱۹۶۶ء)

عام طور پر شیخ محمد بن عبدالوہاب کے متبعین اور علماء دیوبند یہ تاثر دیتے ہیں کہ بارہ ربیع الاول کو عید میلاد النبی منانا اہل سنت و جماعت کا طریقہ ہے اور ان کی ایجاد و اختراع ہے۔ جیسا کہ مذکور الصدر اقتباس سے ظاہر ہو رہا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے بلکہ ہمیشہ سے اہل اسلام ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے رہے ہیں اور ان ایام کو عید مناتے رہے ہیں۔

علامہ احمد قسطلانی متوفی ۹۱۱ ھ لکھتے ہیں: ہمیشہ سے اہل اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینہ میں محفلیں منعقد کرتے رہے ہیں اور دعوتیں کرتے رہے ہیں اور اس مہینہ کی راتوں میں مختلف قسم کے صدقات کرتے ہیں خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور نیک اعمال زیادہ کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ اس کی برکت ان پر فضل عام ظاہر ہوتا ہے۔ میلاد شریف منعقد کرنے سے یہ تجربہ کیا گیا ہے کہ انسان کو اپنا نیک مطلوب حاصل ہو جاتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے جس نے مولود مبارک کے مہینہ کی راتوں کو عیدیں بنا دیا۔ (المواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۷۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۶ ھ)

علامہ احمد قسطلانی نے علامہ محمد بن محمد ابن الجزری متوفی ۸۳۳ ھ کی اس عبارت کو ان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی متوفی ۱۱۲۲ ھ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

علامہ جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے کہ قرون ثلاثہ میں اس محفل کے انعقاد کا اہتمام نہیں ہوتا تھا لیکن یہ بدعت حسنہ ہے۔ اس عمل میں بعض دنیا دار لوگوں نے جو منکرات شامل کر لیے ہیں علامہ ابن الحاج مالکی نے مدخل میں ان کا رد کیا ہے اور یہ تصریح کی ہے کہ اس مہینہ میں نیکی کے کام زیادہ کرنے چاہئیں اور صدقات خیرات اور دیگر عبادات کو بکثرت کرنا چاہئے اور یہی مولود منانے کا مستحسن عمل ہے۔ علامہ ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ اربل کے بادشاہ ملک مظفر ابو سعید متوفی ۶۳۰ ھ نے سب سے پہلے میلاد النبی کی محفل منعقد کی۔ یہ بہت بہادر عالم عاقل نیک اور صالح بادشاہ تھا یہ تین سو دینار خرچ کر کے بہت عظیم دعوت کا اہتمام کرتا تھا۔ (المواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۱۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۶ ھ)

شرح صحیح مسلم جلد ثالث میں ہم نے بہت تفصیل سے میلاد النبی منانے پر بحث کی ہے اور علامہ سیوطی ملا علی قاری اور دیگر علماء نے کتاب و سنت سے جو میلاد النبی کی اصل نکالی ہے اور معترضین کے جوابات دیئے ہیں اور اس پر دلائل فراہم کیے ہیں ان کو تفصیل سے لکھا ہے۔ بعض شہروں میں میلاد النبی کے جلوس میں بعض لوگ باجے گاجے اور غیر شرعی کام کرتے ہیں اور ہمارے علماء ہمیشہ اس سے منع کرتے ہیں۔ تاہم اکثر شہروں میں بالکل پاکیزگی کے ساتھ جلوس نکالا جاتا ہے۔ میں دو مرتبہ برطانیہ گیا اور میں نے وہاں اس مہینہ میں متعدد جلوسوں میں شرکت کی۔ ان جلوسوں میں نعت خوانی اور ذکر اذکار کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا کوئی غیر شرعی کام نہیں ہوتا اور تمام شرکاء جلوس با جماعت نماز پڑھتے ہیں اور بعد ازاں جلسہ ہوتا ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے فضائل اور محامد بیان کیے جاتے ہیں۔

پہلے دیوبند اور جماعت اسلامی کے علماء عید میلاد النبی منانے اور جلوس نکالنے پر انکار کرتے تھے لیکن اب تقریباً پندرہ بیس سال کے عرصہ سے دیوبند اور جماعت اسلامی کے مقتدر علماء میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس نکالنے اور اس میں شرکت کرنے لگے ہیں اور سپاہ صحابہ کے اکابر علماء حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ایام بھی منانے لگے ہیں۔ ان دنوں میں جلوس نکالتے ہیں اور حکومت سے ان ایام میں سرکاری تعطیل کا مطالبہ کرتے ہیں۔

مفتی محمد شفیع متوفی ۱۳۹۶ھ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کہیں قوم کے بڑے آدمی کی پیدائش یا موت کا یا تخت نشینی کا دن منایا جاتا ہے اور کہیں کسی خاص ملک یا شہر کی فتح اور کسی عظیم تاریخی واقعہ کا جس کا حاصل اشخاص خاص کی عزت افزائی کے سوا کچھ نہیں۔ اسلام اشخاص پرستی کا قائل نہیں ہے اس نے ان تمام رسوم جاہلیت اور شخصی یادگاروں کو چھوڑ کر اصول اور مقاصد کی یادگاریں قائم کرنے کا اصول بنادیا ہے۔

(معارف القرآن ج ۳ ص ۳۴ مطبوعہ ادارۃ المعارف کراچی ۱۳۹۷ھ)

لیکن اب ہم دیکھتے ہیں کہ علماء دیوبند کی طرف سے نہ صرف ایام صحابہ منائے جاتے ہیں بلکہ وہ اپنے اکابرین مثلاً شیخ اشرف علی تھانوی اور شیخ شبیر احمد عثمانی کے ایام بھی مناتے ہیں اور دیوبند کا صد سالہ جشن بھی منایا گیا۔ ہم پہلے میلاد النبی کے جلسوں اور جلوسوں میں مقتدر علماء دیوبند کی شرکت کو باحوالہ بیان کریں گے۔ پھر ایام صحابہ اور ایام اکابرین دیوبند کو ان حضرات کا منانا بیان کریں گے۔ جماعت اسلامی کا ترجمان روزنامہ جسارت لکھتا ہے:

پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ ملک میں اسلامی قوانین کے بعد قومی اتحاد نے وہ مثبت مقصد حاصل کرلیا ہے جس کے لیے اس نے ان تھک اور مسلسل تحریک چلائی تھی۔ وہ آج یہاں مسجد نیلا گنبد پر نماز ظہر کے بعد قومی اتحاد کے زیر اہتمام عید میلاد النبی کے عظیم الشان جلوس کے شرکاء سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر قومی اتحاد کے نائب صدر نوابزادہ نصر اللہ خان امیر جماعت اسلامی پاکستان میں محمد طفیل وفاقی وزیر قدرتی وسائل چودھری رحمت الٰہی اور مسلم لیگ چٹھہ گروپ کے سیکرٹری جنرل ملک محمد قاسم نے بھی خطاب کیا۔ تقریروں کے بعد مفتی محمود اور دیگر رہنماؤں نے مسجد نیلا گنبد میں ہی نماز عصر ادا کی جس کے بعد ان رہنماؤں کی قیادت میں یہ عظیم الشان جلوس مختلف راستوں سے مسجد شہداء پہنچ کر ختم ہوا جہاں شرکاء جلوس نے مولانا مفتی محمود کی قیادت میں نماز مغرب ادا کی۔ (روزنامہ جسارت ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء)

جماعت اسلامی اور دیوبندی ارکان پر مشتمل قومی اتحاد کی حکومت کے دور میں عید میلاد النبی کے موقع پر روزنامہ جنگ کی ایک خبر کی سرخیاں ملاحظہ فرمائیے۔

جشن عید میلاد النبی آج جوش و خروش سے منایا جائے گا تقریبات کا آغاز ۲۱ توپوں کی سلامی سے ہوگا گورنر کی صدارت میں جلسہ ہوگا شہر بھر میں جلوس نکالے جائیں گے نشتر پارک آرام باغ اور دیگر علاقوں میں جلسے ہوں گے۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۹ فروری ۱۹۷۹ء)

روزنامہ حریت کی ایک خبر کی سرخیاں ملاحظہ فرمائیں:

اسلامی قوانین کے نفاذ کے بعد قومی اتحاد کی تحریک کا مثبت مقصد حاصل ہوگا۔ مفتی محمود نے کہا معاشرے کو مکمل طور پر اسلامی بنانے میں کچھ وقت لگے گا عید میلاد کے موقع پر مفتی محمود کی قیادت میں عظیم الشان جلوس۔ (روزنامہ حریت ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء)

روزنامہ مشرق کی ایک خبر ملاحظہ ہو:

لاہور ۹ فروری (پ پ ا) قومی اتحاد کے صدر مفتی محمود اور نائب صدر نوابزادہ نصر اللہ خاں کل یہاں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس کی قیادت کریں گے یہ اجلاس نیلا گنبد سے نکل کر مسجد شہداء پر ختم ہوگا۔ (روزنامہ مشرق کراچی ۱۰ فروری ۱۹۷۹ء)

جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد اجمل خاں نے مطالبہ کیا ہے کہ خلفاء راشدین کے ایام سرکاری طور پر منائے جائیں۔ (روزنامہ جنگ لاہور، ۲۰ جون، ۱۹۹۲ء)

سپاہ صحابہ کے مرکزی صدر شیخ حاکم علی نے یکم محرم الحرام کو یوم فاروق اعظم کی سرکاری تعطیل پر کہا ہے کہ آج کا دن عید کا دن ہے۔ (نوائے وقت ۱۷ جون، ۱۹۹۴ء)

سپاہ کے زیر اہتمام گزشتہ روز ۲۲ فروری کو پورے ملک میں مولانا حق نواز جھنگوی شہید کو یوم شہادت انتہائی عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ سپاہ صحابہ جھنگ کے زیر اہتمام احرار پارک محلہ حق نواز شہید میں ایک تاریخی کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سپاہ صحابہ کے قائم مقام سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اعظم طارق ایم۔ این۔ اے، نے کہا کہ ۲۲ فروری کی نسبت سے حضرت جھنگوی شہید کی شہادت کا دن ہے۔ اور ۲۱ رمضان المبارک کی نسبت کی وجہ سے یہی دن حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کی شہادت کا دن ہے۔ (نوائے وقت ۲۳ فروری ۱۹۹۵ء)

سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی کی دوسری برسی کے موقع پر ۲۲ فروری کو پاکستان سمیت دیگر ممالک میں مولانا جھنگوی کی یاد میں سپاہ صحابہ جلسے سیمینار اور دیگر تقریبات منعقد کرے گی۔ سپاہ صحابہ کے تمام مراکز ودفاتر میں ایصال ثواب کے لیے صبح نو بجے قرآن خوانی ہوگی۔ مرکزی تقریب جھنگ میں مولانا جھنگوی کی مسجد میں قرآن خوانی سے شروع ہوگی اور بعد میں عظیم الشان جلسہ ہوگا جس میں قائدین خطاب کریں گے۔ (نوائے وقت ۲۱ فروری، ۱۹۹۲ء)

یوم فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر تعطیل نہ کرنے کے خلاف سپاہ صحابہ کا مظاہرہ:

خلفائے راشدین کے یوم سرکاری سطح پر نہ منانا ناقابل فہم ہے محمد احمد مدنی کا مظاہرین سے خطاب۔ کراچی (پ ر) سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام یوم شہادت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عقیدت واحترام سے منایا گیا اس سلسلے میں جامعہ صدیق اکبر ناگن چورنگی میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ڈویژنل رہنما علامہ محمد اویس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ بعدازاں یوم شہادت حضرت عمر فاروق پر عام تعطیل نہ کرنے کے خلاف سپاہ صحابہ کے تحت احتجاجی مظاہرہ کیا گیا مظاہرین پلے کارڈ اور بینر اٹھائے ہوئے تھے جن پر یوم خلفائے راشدین کو سرکاری سطح پر منانے اس روز عام تعطیل کرنے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لٹریچر کی ضبطی اور اسیر رہنماؤں اور کارکنوں کی رہائی پر مشتمل مطالبات درج تھے۔ مظاہرین سے

خطاب کرتے ہوئے صوبائی سیکرٹری جنرل مولانا محمد احمد مدنی نے کہا کہ ملک میں ملکی اور علاقائی سطح کے رہنماؤں کے یوم منائے جاتے ہیں لیکن اسلامی ملک میں خلفائے راشدین کے یوم پر تعطیل نہ کرنا ناقابل فہم ہے۔ اس موقع پر ایک قرارداد کے ذریعے مولانا علی شیر حیدری مولانا اعظم طارق حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ مولانا غفور ندیم اور دیگر کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ دریں اثناء سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس کراچی ڈویژن کے جنرل سیکرٹری حافظ سفیان عباسی شفیق الرحمٰن ابو عمار ج۔ اے قادری اور ایم۔ اے کشمیری نے مظاہرہ میں شرکت پر طلبہ کا شکریہ ادا کیا۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۱۰ مئی ۱۹۹۷ء)

عشرہ حکیم الامت منایا جائے گا مفتی نعیم

کراچی (پ ر) سنی مجلس عمل پاکستان کے قائد مولانا محمد نعیم نے کہا ہے کہ مولانا اشرف علی تھانوی کی تعلیمی تصنیفی اصلاحی خدمات ہمارے لیے مشعل راہ ہیں جسے کوئی بھی عاشق رسول اور محب پاکستانی فراموش نہیں کرسکتا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمارا بزرگوں کے ساتھ لگاؤ اور تعلق اظہر من الشمس ہے۔ اجلاس میں سنی مجلس عمل پاکستان کے زیر اہتمام عشرہ حکیم الامت منانے کا اعلان کرتے ہوئے مفتی محمد نعیم نے کہا کہ کراچی کے تمام اضلاع میں مولانا اشرف علی تھانوی کی یاد میں مختلف پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۳۰ جون ۱۹۹۷ء)

کراچی (پ ر) سنی مجلس عمل پاکستان کے قائد مولانا مفتی محمد نعیم جامع مسجد صدیق اورنگی ٹاؤن میں عشرہ حضرت حکیم الامت کے سلسلہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کی تصانیف کا مطالعہ کرکے اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مذہب کسی پر بلاتحقیق بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لیے جھوٹ فریب اور غیبت سے پرہیز کیا جائے۔ اجتماع سے مولانا غلام رسول مولانا انصر محمود اور مولانا محمد صدیق نے بھی خطاب کیا۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۴ جولائی ۱۹۹۷ء) (تفسیر تبیان القرآن، سورہ مائدہ، لاہور)

یوم عرفات کی فضیلت کا بیان

3003 - اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ عَبْدًا اَوْ اَمَةً مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِىْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ".

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ يُوْنُسَ بْنَ يُوْسُفَ الَّذِىْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكٌ وَّاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

کوئی بھی دن ایسا نہیں ہے جس دن میں اللہ تعالیٰ عرفات کے دن سے زیادہ تعداد میں بندوں اور کنیزوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اس دن اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل کرتا ہے اور ان لوگوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے اور دریافت کرتا ہے: یہ

3003-اخرجه مسلم في الحج، باب في فضل الحج و العمرة و يوم عرفة (الحديث 436) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الدعاء بعرفة (الحديث 3014) . تحفة الاشراف (16131) .

لوگ کیا چاہتے ہیں!

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس بات کا امکان موجود ہے اس روایت میں منقول یونس نامی راوی یونس بن یوسف ہو جس کے حوالے سے امام مالک نے احادیث روایت کی ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

یہ باب ہے کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

3004 - اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ - قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ عُلَيٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَاَيَّامَ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِیَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ".

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

عرفہ کا دن قربانی کا دن اور ایام تشریق ہم مسلمانوں کی عید ہے اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

حضرت نبیشہ ہزلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کو یاد کرنے کے دن ہیں۔ (مسلم، مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، رقم الحدیث، 561)

ایام تشریق تین دن ہیں ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں اور تیرہویں تاریخ، یہاں ایام تشریق کا لفظ تغلیباً ذکر کیا گیا ہے کیونکہ یوم نحر بقرعید کا دن بھی کھانے پینے کا دن ہے بلکہ اصل تو وہی دن ہے اور تین دن اس کے بعد تابع ہیں لہٰذا ان چار دنوں میں روزے رکھنے حرام ہیں۔

حضرت ابن ہمام فرماتے ہیں کہ نوروز اور مہرجان کو روزہ رکھنا مکروہ ہے کیونکہ ان دنوں میں روزہ رکھنے سے ان ایام کی تعظیم لازم آئے گی جو شریعت اسلامی میں ممنوع ہے ہاں اگر کوئی شخص اپنے معمول کے مطابق پہلے سے روزہ رکھتا چلا آرہا ہو اور اتفاق سے یہ ایام بھی اس کے معمول کے درمیان آجائیں تو پھر ان دنوں کے روزے ممنوع نہیں ہوں گے۔ وذکر اللہ اس جملہ سے یہ انتباہ مقصود ہے کہ یہ ایام اگرچہ خوشی و مسرت اور کھانے پینے کے دن ہیں مگر ان امور میں مشغولیت کے باوجود اللہ کی یاد اور عبادت سے غافل نہ ہونا چاہئے گویا اس آیت کی طرف اشارہ ہے کہ۔ آیت (وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ، البقرۃ: 203)۔ اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کو گنتی کے چند دنوں میں۔ اور ذکر اللہ سے مراد ایام تشریق میں نمازوں کے بعد پڑھی جانے والی تکبیرات، قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت تکبیرات اور حج کرنے والوں کے لئے رمی جمار وغیرہ ہیں۔

3004-اخرجه ابو داؤد في الصوم، باب صيام ايام التشريق (الحديث 2419) . و اخرجه الترمذي في الصوم، باب ما جاء في كراهية الصوم في ايام التشريق (الحديث 773) . تحفة الاشراف (9941) .

باب الرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ

یہ باب ہے کہ عرفہ کے دن روانہ ہونا

3005 - اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَشْهَبُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَالِكٌ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ اِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ يَاْمُرُهُ اَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِىْ اَمْرِ الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَهُ ابْنُ عُمَرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَاَنَا مَعَهُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِهِ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ اِلَيْهِ الْحَجَّاجُ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ لَهُ مَا لَكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ . فَقَالَ لَهُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ لَهُ نَعَمْ . فَقَالَ اُفِيْضُ عَلَىَّ مَاءً ثُمَّ اَخْرُجُ اِلَيْكَ . فَانْتَظَرَهُ حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ اَبِىْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ . فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ صَدَقَ .

☆☆ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: (اُس وقت کے خلیفہ) عبدالملک بن مروان نے (مکّہ کے گورنر) حجاج بن یوسف کو خط لکھا اور اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ حج کے معاملات میں کسی بھی کام کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت نہ کرے' جب عرفہ کا دن آیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سورج ڈھلنے کے بعد حجاج کے پاس تشریف لائے' میں ان کے ساتھ تھا' انہوں نے خیمے کے پاس سے اُسے آواز دی: تم کہاں ہو؟ وہ نکل کر ان کے پاس آیا' اس نے زعفرانی رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی' حجاج نے ان سے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کیا چاہتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو' تو روانہ ہو جاؤ۔ حجاج نے ان سے دریافت کیا: اس وقت! انہوں نے فرمایا: جی ہاں! حجاج نے کہا: میں اپنے جسم پر کچھ پانی بہالوں' پھر میں نکل کر آپ کی طرف آؤں گا' حضرت عبداللہ اس کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ وہ باہر آیا تو وہ میرے اور میرے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے درمیان چلنے لگا' میں نے کہا: اگر تم سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو' تو خطبہ مختصر دینا اور وقوف جلدی کر لینا۔ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھنے لگا کہ وہ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں' جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ صورتِ حال ملاحظہ فرمائی تو انہوں نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔

باب التَّلْبِيَةِ بِعَرَفَةَ

یہ باب ہے کہ عرفہ میں تلبیہ پڑھنا

3006 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْاَوْدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ

3005-اخرجه البخاري في الحج، باب التهجير بالرواح يوم عرفة (الحديث 1660)، و باب الجمع بين الصلاتين بعرفة (الحديث 1662)، و باب قصر الخطبة بعرفة (الحديث 1663) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، قصر الخطبة بعرفة (الحديث 3009) . تحفة الاشراف (6916) .

3006-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5630) .

مَا لِيْ لَا اَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّونَ قُلْتُ يَخَافُونَ مِنْ مُعَاوِيَةَ. فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهِ فَقَالَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بُغْضِ عَلِيٍّ.

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں عرفات میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' انہوں نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ مجھے لوگوں کے تلبیہ پڑھنے کی آواز نہیں آ رہی' میں نے جواب دیا: وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خوف کی وجہ سے (بلند آواز میں تلبیہ نہیں پڑھ رہے) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے اور بلند آواز میں پڑھنے لگے: میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں۔

(پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:) ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے سنت کو ترک کر دیا ہے۔

باب الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ

یہ باب ہے کہ عرفہ میں نماز سے پہلے خطبہ دینا

3007 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

☆☆ سلمہ بن نبیط اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفہ میں نماز سے پہلے سرخ اونٹ پر (بیٹھ کر) خطبہ دیتے ہوئے سنا ہے۔

باب الْخُطْبَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى النَّاقَةِ

یہ باب ہے کہ عرفہ کے دن اونٹنی پر (بیٹھ کر) خطبہ دینا

3008 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ.

☆☆ سلمہ بن نبیط اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفہ کے دن سرخ اونٹ پر (بیٹھ کر) خطبہ دیتے ہوئے سنا ہے۔

باب قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

یہ باب ہے کہ عرفہ میں مختصر خطبہ دینا

3007-انفرد به النسائي. و الحديث عند: ابي داؤد في المناسك، باب الخطبة على المنبر بعرفة (الحديث 1916) والنسائي في مناسك الحج، الخطبة يوم عرفة على الناقة (الحديث 3008). و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الخطبة في العيدين (الحديث 1286). تحفة الاشراف (11589).

3008-تقدم في مناسك الحج، الخطبة بعرفة قبل الصلاة (الحديث 3007).

3009 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ جَآءَ اِلَی الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ يَوْمَ عَرَفَةَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَاَنَا مَعَهُ فَقَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ . فَقَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ . قَالَ سَالِمٌ فَقُلْتُ لِلْحَجَّاجِ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ الْيَوْمَ السُّنَّةَ فَاَقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الصَّلَاةَ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ .

☆☆ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حجاج بن یوسف کے پاس عرفہ کے دن سورج ڈھلنے کے بعد تشریف لائے' میں ان کے ساتھ تھا' انہوں نے فرمایا: اگر تم سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو' تو روانہ ہو جاؤ' اس نے دریافت کیا: اس وقت؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

سالم کہتے ہیں کہ میں نے حجاج سے کہا: اگر تم آج سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو' تو خطبے کو مختصر کرنا اور نماز جلدی ادا کرنا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔

باب الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ

یہ باب ہے کہ عرفہ میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

3010 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا اِلَّا بِجَمْعٍ وَّعَرَفَاتٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے' البتہ مزدلفہ اور عرفات میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو نمازیں ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے)۔

باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِی الدُّعَاءِ بِعَرَفَةَ

یہ باب ہے کہ عرفہ میں دعا مانگنے کے وقت دونوں ہاتھ بلند کرنا

3011 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كُنْتُ رَدِيْفَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُوْ فَمَالَتْ بِهٖ نَاقَتُهُ فَسَقَطَ خِطَامُهَا فَتَنَاوَلَ

3009-تقدم فی مناسك الحج، الرواح يوم عرفة (الحديث 3005) .

3010-انفرد به النسائي . والحديث عند: البخاري في الحج، باب متى يصلي الفجر بجمع (الحديث 1682) . و مسلم في الحج، باب استحباب زيادة التغليس بصلاة الصبح يوم النحر بالمزدلفة و المبالغة فيه بعد تحقق طلوع الفجر (الحديث 292) . و ابي داؤد في المناسك، باب الصلاة بجمع (الحديث 1934) . و النسائي في المواقيت، الجمع بين المغرب و العشاء بالمزدلفة (الحديث 607)، و في مناسك الحج، الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة (الحديث 3027)، و الوقت الذي يصلي فيه الصبح بالمزدلفة (الحديث 3038) . تحفة الاشراف (9384) .

3011-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (111) .

الْخِطَامَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْأُخْرَى .

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرفات میں' میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا' آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لیے بلند کیے' آپ کی اونٹنی ایک طرف مائل ہوئی تو اس کی لگام گر گئی تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے ایک دست مبارک کے ذریعے اس کی لگام کو پکڑا اور دوسرے ہاتھ کو بدستور اُٹھائے رکھا۔

3012 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَقِفُ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَسَائِرُ الْعَرَبِ تَقِفُ بِعَرَفَةَ فَأَمَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ ثُمَّ يَدْفَعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے' وہ خود کو حمس کا نام دیتے تھے جبکہ باقی سب عرب' عرفہ میں وقوف کرتے تھے' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم دیا تھا کہ آپ عرفہ میں وقوف کریں' پھر آپ ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

''پھر تم وہاں سے روانہ ہو' جہاں سے لوگ روانہ ہوتے ہیں''۔

شرح

مزدلفہ " حدود حرم میں واقع ہے، جب کہ عرفات حرم سے باہر ہے۔ چنانچہ قریش اور ان کے حواری دوسرے لوگوں پر اپنی برتری اور فوقیت جتانے کے لئے مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم " اہل اللہ " ہیں اور اللہ کے حرم کے باشندہ ہیں اس لئے ہم حرم سے باہر وقوف نہیں کر سکتے، قریش کے علاوہ اور تمام اہل عرب قاعدہ کے مطابق میدان عرفات ہی میں قیام کرتے تھے چنانچہ جب اسلام کی روشنی نے طبقاتی اور اونچ نیچ کی تاریکیوں کو ختم کر دیا اور قبیلہ و ذات کے دنیاوی فرق و امتیاز کو مٹا ڈالا تو یہ حکم دیا گیا کہ جس طرح تمام لوگ میدان عرفات میں وقوف کرتے ہیں اسی طرح قریش بھی میدان عرفات ہی میں وقوف کریں اور اس طرح اپنے درمیان امتیاز و فوقیت کی کوئی دیوار کھڑی نہ کریں۔

آثار تابعین کے مطابق حدود مزدلفہ کا بیان

حضرت اثر عطاء بن ابی رباح: ابن جریج سے مروی ہے کہ میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا کہ مزدلفہ کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جب تم عرفہ کے دونوں جانب پہاڑیوں کے دونوں تنگ ناۓ سے کوچ کر لو وہیں سے مزدلفہ وادی محسر تک ہے۔ لیکن عرفہ کے دونوں تنگناۓ مزدلفہ کا حصہ نہیں ہیں، لیکن ان دونوں کا وہ حصہ جہاں سے کوچ کا آغاز ہوتا ہے وہ مزدلفہ میں شامل و داخل نہیں ہے۔

حضرت عطاء نے بتایا: جب تم عرفہ کے دونوں تنگناۓ سے کوچ کر جاؤ تو تم اس میں دائیں بائیں اور جہاں بھی چاہو

3012-اخرجه البخاري في التفسير، باب (ثم افيضوا من حيث افاض الناس) (الحديث 4520) . و اخرجه مسلم في الحج، باب في الوقوف و قوله تعالى (ثم افيضوا من حيث افاض الناس) (الحديث 151) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب الوقوف بعرفة (الحديث 1910) . و اخرجه النسائي في التفسير: سورة البقرة، قوله تعالى: (ثم افيضوا من حيث افاض الناس) (الحديث 54) . تحفة الاشراف (17195) .

نزول کرسکتے ہو۔ میں نے کہا: آپ مجھے بتائیے کہ اگر میں لوگوں کی منازل سے الگ تھلگ رہوں؟ اوراس حرف (کنارہ والے
حصہ میں چلاجاؤں جوعرفہ سے آنے والے کے دائیں واقع ہےاور کسی کے نزدیک نہ رہوں؟) آپ نے فرمایا: اس میں کوئی
کراہت نہیں سمجھتا ہوں۔ (اخرجہ الفاکہی،)(والازرقی۔) وسندہ صحیح۔

حضرت حبیب بن ابی ثابت کا بیان ہے کہ عطاء بن ابی رباح سے مزدلفہ میں موقف کے متعلق استفسار کیا گیا، انہوں نے
جواباً کہا: بطن وادی محسر کے آگے مزدلفہ کا موقف ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ جبل قزح تک ہے۔ اس کے بعد سارا خطہ مشعر حرام
ہے۔ (اخرجہ الفاکہی: وسندہ صحیح)۔ اپنے زمانہ میں مکہ کے اندر مفتی حرم جلیل القدر تابعی امام عطاء بن ابی ریاح کے دو اہم ترین
نص ہیں۔

پہلے نص میں آپ عرفہ سے متصل مشرق سے منیٰ سے متصل مغرب تک مزدلفہ کے حدود کو بیان کیا۔ آپ نے مشرق میں
عرفہ کے دونوں مأزم یعنی تنگ حصہ سے وادئ محسر تک اس کی حد کو متعین کیا۔

سب سے اہم سوال اور قابل غور نکتہ یہ ہے کہ عرفہ کے دونوں مأزم سے کیا مراد ہے؟ اکثر لوگوں حتیٰ کہ بعض اہل بحث و
تحقیق حضرات کا یہ گمان ہے کہ المازمان سے مراد دو پہاڑ ہیں۔ درحقیقت وہ کلمہ مأزم کے صیغہ تثنیہ سے دھوکا کھا گئے۔

مأزم کی لغوی تحقیق کا بیان

چنانچہ وہ یہ کہتے ہیں مأزمان درحقیقت وہی دونوں پہاڑ ہیں جن کا اس وقت اخشبان نام ہے جو اخشب کا تثنیہ ہے۔ میں
سمجھتا ہوں کہ یہی گمان اور غلط فہمی ہی موجودہ حال میں مزدلفہ کے حدود کی تنگی کا سبب ہے لہٰذا اس اہم مسئلہ کی توضیح وتشریح لازم
ہے اس کی وضاحت بتوفیق الٰہی حسب ذیل ہے۔

اولا: مأزمان کا معنی جبلان، دو پہاڑ سرے سے ہے ہی نہیں اس سے مراد نہ تو وہ دونوں پہاڑ ہیں جو اخشبان سے موسوم ہیں
نہ ان دونوں کے علاوہ کوئی دوسرے ہی دو پہاڑ مراد ہیں۔

درحقیقت مازم کا لغوی معنی ومطلب دو چیزوں کے درمیان تنگ مقام ہے خواہ دو پہاڑوں کے درمیان یا کسی وادی کے دو
چھور کے درمیان ہو۔ اس کو صرف لفظاً تثنیہ استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ وہ دو چیزوں کے درمیان واقع ہے۔ یہی درست اور حق
بات ہے، علماء لغت کی وضاحت ملاحظہ فرمائیں: ابن منظور نے لسان العرب میں کہا: والمازم المضیق مثل المازل مازم کا
معنی تنگ جگہ جیسے مازل۔

اس کو امام اصمعی نے بیان کیا ہے اور انہوں نے اس پر ابومہدیہ کے قول سے استشہاد کیا: ھذا طریق یازم المآزم .
وعضوات تمشق اللازما .

والمازم: کل طریق ضیق بین جبلین: مازم، ہر وہ تنگ راستہ جو دو پہاڑوں کے مابین واقع ہو۔ اسی سے ساعدہ بن
جویہ ہذلی کا قول ہے: ومقامھن اذا حبسن بمازم . ضیق الف وصدھن الأخشب شاعران اونٹنیوں کی قسم کھا رہا ہے جو
مأزم یعنی تنگ راہ میں روک لی گئیں۔ والمازم: جزونہ میں وادی کا تنگ راستہ (لسان العرب،)

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مازم تنگ راہ کو کہتے ہیں خواہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان ہو خواہ وادی کے دو کناروں کے درمیان ہو۔ وادی کے تنگ راستہ کو مأزم کہا جاتا ہے، بسا اوقات اسے دونوں کناروں کی وجہ سے لفظ تثنیہ استعمال کیا جاتا ہے اور مأزمان بولا جاتا ہے۔

لسان العرب ہی میں ابن منظور رقم طراز ہیں۔

اور اسی معنی کے پیش نظر وہ جگہ جو المشعر الحرام اور عرفہ کے درمیان واقع ہے مأزمان سے موسوم ہے، امام اصمعی نے فرمایا: روایت میں وارد المازم مزدلفہ اور عرفہ کے درمیان ایک تنگ راستہ ہے۔

یہ صاحب لسان العرب ابن منظور الافریقی کی صراحت ہے جس کو انہوں نے علامۃ العرب اور دیوان الأدب امام عبدالملک بن قریب الاصمعی سے نقل کیا ہے کہ المازمان درحقیقت مزدلفہ اور عرفہ کے درمیان فاصل تنگ راستہ کا نام ہے۔

یہ ہم جان چکے ہیں کہ فاصل تنگ راستہ درحقیقت وہی وادی عرفہ ہے اس کے علاوہ کچھ اور نہیں جیسا کہ صحابہ کرام کے سابقہ کلام میں اس کا بیان پہلے آ چکا ہے۔ اس تفصیل سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے مأزمین سے مراد عطاء بن ابی رباح اور ان کے علاوہ دوسرں کے نزدیک عرفات اور مزدلفہ کے درمیان فاصل وادی کا تنگ راستہ ہی ہے، جو نہ مزدلفہ کا حصہ ہے نہ ہی وہ عرفات کا حصہ ہے۔

ثانیاً: عطاء بن ابی رباح اور ان کے علاوہ کے سابق نص میں مازمان کی اضافت عرفہ کی طرف کی گئی ہے۔ یعنی مازمی عرفہ کہا گیا ہے۔ یہ اضافت اس لئے ہے کیونکہ مازمان اسی عرفہ سے متصل ہے اس لئے اس کی جانب اضافت درست ہے اور عرفہ سے متصل وادی عرنہ کے تنگ راستے کے سوا کچھ اور نہیں ہے اور مازمان سے یہی مراد ہے اسی لئے نبی ﷺ نے لوگوں کو متنبہ کیا کہ وہ بطن عرنہ سے دور رہیں کیونکہ وہ عرفہ سے حد درجہ قریب اور بالکل متصل اور اسی سے لگا ہوا ہے۔ اس کا احتما تھا کہ کوئی اس وادی عرنہ کو بھی عرفات کا حصہ سمجھ بیٹھے۔

ثالثاً: سابقہ معنی و مراد کی تاکید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ اگر مازمان سے مراد اخشبان نامی دو پہاڑ ہوتے تو زیادہ مناسب بات یہ ہوتی کہ ان دونوں مازمی مزدلفہ کہا جاتا نہ کہ مازمی عرفہ اس لئے یہ دونوں پہاڑ عرفہ سے دور ہیں اور مزدلفہ سے بیحد قریب اور متصل ہیں، بلکہ ان دونوں پہاڑوں کے دونوں مغربی کنارے تو موجودہ حدود کے مطابق مزدلفہ کے اندر ہیں۔

رابعاً: اگر مازمان سے مراد اخشبان نامی دونوں پہاڑ ہی مان لیا جائے اور یہ کہ مزدلفہ کے حدود ان دونوں کے مغربی کناروں سے شروع ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں حجاج ایک بہت بڑی مسافت سے محروم رہ جاتے ہیں جو قطعی طور پر مشعر حرام کا حصہ ہے جیسا کہ اس کا بیان ہو چکا ہے واضح رہے کہ یہ مسافت آج کل بعض اطراف و جہات میں تقریباً سات کلومیٹر ہے۔ اتنی بڑی مسافت اور یہ طویل رقبہ یوں ہی بیکار اور ویران باقی رہتا ہے بلا دلیل و برہان۔

خامساً: اس سابقہ توضیح شدہ مسئلہ کی تاکید اس طرح بھی ہوتی ہے کہ امام عطاء کے دوسرے نص مغرب سے مشرق تک مزدلفہ کی حد بیان کی گئی ہے انہوں نے مغرب میں وادی محسر کے اوپر سے اس کی حد بیان کی اور مشرق کی طرف رخ کیا ان سے

کہنے والے نے کہا کہ جبل قزح تک؟ تو اس پر انہوں نے کہا اس کے بعد جو کچھ ہے وہ مشعر حرام ہے۔اس طرح مزدلفہ کا سلسلہ مشرق میں جب تک ہم حرم خطہ میں ہوں اس تنگ وادی تک جاری رہتا ہے جو عرفہ اور مشعر حرام کے درمیان حد فاصل ہے۔ واللہ اعلم۔

سادساً: مورخ مکہ ابوالولید الازرقی نے کہا: اور نمرہ سے۔نمرہ وہ پہاڑ ہے جس پر حرم کی علامات ہیں جو آپ کے دائیں واقع ہوتا ہے جب آپ عرفہ کے تنگ راستہ سے نکلے ہیں موقف کا ارادہ کریں اور نمرہ پہاڑ کے نیچے چار نمرات ہیں جن کا طول و عرض پانچ گز لمبا اور چند گز چوڑا ہے۔

اس نص سے یہ بخوبی واضح ہے کہ مازمان عرفہ خود عرفہ سے بہت قریب ہے اور وہ اس نمرہ نامی پہاڑی کے بالمقابل ہے جس پر حرم کی علامات نصب ہیں جو خطہ ارض حرم کے آغاز پر دلالت کرتی ہیں۔

علماء وفقہاء کے اقوال کے مطابق حدود مزدلفہ کا بیان

حدود مزدلفہ کے بیان میں علماء وفقہا کے بہت سارے اقوال ہیں، جو اس مقصود پر دلالت کرتے ہیں، اس بحث میں چند علماء وفقہاء کے اقوال درج ذیل ہیں۔

(۱) امام مفسر ابوجعفر محمد بن جریر الطبری رحمہ اللہ کا قول: امام طبری نے فرمایا: جہاں تک مشعر کا معاملہ ہے وہ تمام جگہ ہے جو مزدلفہ کے دونوں پہاڑوں کے مابین واقع ہے، عرفہ کے تنگ راستہ سے شروع ہو کر وادی محسر تک۔البتہ عرفہ کا تنگ راستہ مشعر کا حصہ نہیں ہے۔مأزمین عرفہ کا معنیٰ و مراد اس سے قبل بیان کیا جا چکا ہے۔

(۲) امام فقیہ ابومحمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ کا قول: امام ابن قدامہ المقدسی نے فرمایا: مزدلفہ کے تین نام ہیں: مزدلفہ، مشعر اور جمع۔اس کی حد عرفہ کے تنگ راستہ سے لے کر قرن محسر تک ہے اس کے دائیں بائیں جو گھاٹیاں ہیں ان میں سے کسی جگہ پر حاجی وقوف کر لے اس کے لئے کافی ہوگا۔اس کا وقوف درست ہوگا۔البتہ یاد رہے وادی محسر مزدلفہ کا حصہ نہیں ہے۔(المغنی)

چنانچہ عرفہ کے تنگ رستہ سے وادی مسر تک طول وعرض تمام گھاٹیاں نشیب وفراز مقامات اور پہاڑیاں سبھی مزدلفہ ہیں جہاں مزدلفہ کا وقوف درست ہے۔

اور امام ابومحمد ابن قدامہ المقدسی کی رائے میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جس کا استثناء کیا جائے سوائے بطن وادی محسر کے۔اور محسر انتہائی چھوٹی اور حد درجہ تنگ وادی ہے۔

اگر عرفہ سے حدود مزدلفہ تک پھیلی ہوئی وہ مسافت جو آج یوں ہی رکھ چھوڑی گئی ہے مزدلفہ کا حصہ نہیں ہے تو حد درجہ تنگ وادی محسر کے مقابلہ میں اس پر متنبہ کرنا زیادہ بہتر تھا۔

(۳) امام محی الدین یحییٰ بن اشرف النووی الشافعی رحمہ اللہ کا قول: امام نووی نے فرمایا: معلوم ہونا چاہئے کہ پورا مزدلفہ حرم ہے امام ازرقی نے تاریخ مکہ میں، امام مندنجی اور ماوردی صاحب الحاوی نے اپنی کتاب الاحکام السلطانیہ اور ہمارے شوافع میں

ان دونوں کے علاوہ دیگر ائمہ نے فرمایا: مزدلفہ کی حد وادی محسر اور عرفہ کے تنگ راستے کے مابین ہے اور دونوں حد یعنی مازمی عرفہ اور بطن محسر مزدلفہ میں شامل وداخل نہیں ہے۔ آمنے سامنے آگے پیچھے کی ساری گھاٹیاں اور مذکورہ حد میں داخل تمام پہاڑیاں مزدلفہ میں داخل شمار ہوں گی۔ ہاں وادی محسر ایک ایسی جگہ ہے جو منی اور مزدلفہ کے مابین حد فاصل ہے وہ دونوں میں سے کسی کا حصہ نہیں ہے۔ (المجموع شرح المہذب)

امام نووی کا یہ قول مزدلفہ پورا حرم ہے قابل غور وتدبر ہے ہیں یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ حرم عرفات کے بعد فوراً شروع ہوجاتا ہے۔ ان کا یہ قول بھی قابل تامل ہے کہ انہوں نے تمام شعاب (گھاٹیوں) اور اس سے متصل پہاڑیوں کو مزدلفہ کا حصہ بتایا ہے اور سوائے وادی محسر کے کسی بھی جگہ کا استثناء نہیں کیا، محسر نہ تو مشعر ہے نہ مزدلفہ کا حصہ ہے اور نہ منیٰ کا۔

(۴) ابن تیمیہ نے فرمایا: پورے مزدلفہ کو مشعر حرام کہا جاتا ہے اور وہ مأزمان عرفہ سے بطن محسر تک دراز ہے، ہر دو مشعر کے درمیان ایک ایسی حد ہے جو دونوں ہی مشعر کا حصہ نہیں ہے، عرفہ اور مزدلفہ کے مابین بطن عرنہ اور مزدلفہ اور منیٰ کے بطن محسر حد فاصل ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: عرفه كلها موقف وارفعوا عن بطن عرنه و مزدلفة كلها موقف وارفعوا عن بطن محسر، ومنى كلها منحر و فجاج مكة كلها طريق (مجموع الفتاویٰ)

اور اس حدیث کو امام احمد نے مسند میں روایت کیا ہے، اس نص میں ابن تیمیہ نے مزدلفہ مشعر حرام کی حد کو جیسا پہلے بھی اوروں سے منقول ہو چکا ہے۔ عرفہ کے تنگ راستے سے لے کر وادی محسر تک بیان کیا ہے۔ اور شیخ الاسلام نے تشریح کرتے مأزمان عرفہ کے معنی ومراد کو بیان کیا اور یہ بھی ذکر کیا ہے وہ کہاں ہے؟ اور کہاں شروع ہوتا ہے؟

آپ نے وضاحت کر کے بتلایا کہ مشعر عرفہ اور مشعر مزدلفہ کے درمیان ایک فاصل ہے جو نہ اس کا حصہ ہے نہ اس کا۔ وہ حد فاصل کیا ہے؟ ابن تیمیہ نے واضح طور پر فرمایا: وہ صرف بطن عرنہ کی وادی ہے نہ کہ کوئی چیز آپ نے اس پر دلالت کرنے والی حدیث سے استدلال کیا یہ امر آپ کے کلام سے بالکل واضح ہے اور اس رائے کے بالکل موافق ہے جس کو پہلے ثابت کیا جا چکا ہے۔ والحمدللہ۔

(۵) حافظ امام ابن قیم الجوزیہ کا قول: آپ نے فرمایا: وادی محسر منی اور مزدلفہ کے درمیان ایک قدرتی حد فاصل ہے جو اس میں شامل ہے نہ اس میں۔ اور وادی عرنہ عرفہ اور مشعر حرام کے درمیان ایک قدرتی حد فاصل ہے۔ اس طور پر ہر دو مشعر کے درمیان ایک ایسا قدرتی حد فاصل جو دونوں کا حصہ نہیں ہے۔ منیٰ: حرم کا حصہ ہے اور مشعر بھی، وادی محسر حرم کا خطہ ہے اور یہ مشعر نہیں ہے۔ اور مزدلفہ حرم بھی ہے اور مشعر بھی۔ وادی عرنہ: نہ ہی مشعر ہے اور نہ حرم بلکہ حصۂ حل ہے، عرفہ حل ہے اور یہ مشعر ہے۔

(زاد المعاد)

حافظ ابن القیم کے کلام میں بڑی وضاحت اور صراحت ہے اس میں پانچ جگہوں کا بیان ہے۔

(۱) عرفہ: یہ وہ مشعر ہے جہاں پر حجاج نویں ذوالحجہ کو وقوف کرتے ہیں یہ ارض حرم نہیں ہے بلکہ حل ہے۔ (۲) عرنہ: یہ عرفہ

کے مغرب ٹھیک اس کے سامنے اسی سے ملی ہوئی تنگ وادی ہے یہ مشعر نہیں ہے، وہاں پر وقوف جائز نہیں ہے، نبی ﷺ کا
فرمان وارفعوا عن بطن عرنیہ وقوف عرفہ کے وقت عرنہ کی وادی سے دور رہو۔ (مقدم تخرج الحدیث) یہ عرنہ حل
ہے۔ (۳) مزدلفہ: یہ مشعر بھی ہے اور حرم بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فاذكروا الله عند المشعر الحرام (البقرة) اس کو عرفات سے
صرف وادی عرنہ الگ کرتی ہے۔ (۴) وادی محسر: یہ حرم ہے لیکن مشعر بالکل نہیں ہے نبی ﷺ نے فرمایا: وارفعوا عن بطن
محسر (تقدم تخریجه) (۵) منیٰ: یہ حرم ہے اور مشعر بھی اور اسے مزدلفہ سے صرف وادی محسر جدا کرتی ہے۔
صحابہ تابعین علماء اور فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ سے منقول آثار واقوال کی روشنی میں یہ امر یوں بخوبی واضح ہو جاتا ہے جس میں
کسی چوں وچرا کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

درحقیقت مشعر حرام مزدلفہ خوب کشادہ ہے اور وہ بلاشبہ مشرق میں وادی عرنہ سے شروع ہوتا ہے اور یہ وادی وہ طبعی وقدرتی
حد ہے جو مزدلفہ کو عرفات سے جدا کرتی ہے اور اسی طرح مزدلفہ مغرب کی جانب وادی محسر تک دراز ہے اور یہ وادی قدرتی حد
ہے جو اسے منیٰ سے جدا کرتی ہے۔ الحمدللہ یہ کافی بڑی مسافت ہے اور بڑا رقبہ ہے جس میں اللہ کی جانب سے حجاج کے لئے کافی
کشادگی ہے۔

اہل حمس کے وقوف کا بیان

3013 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِّيْ فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهُ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا فَقُلْتُ مَا شَاْنُ هٰذَا اِنَّمَا هٰذَا مِنَ الْحُمْسِ .

☆☆ محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرا اونٹ گم ہو گیا' میں اسے تلاش کرتا ہوا عرفہ کے دن عرفہ آیا' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو وہاں وقوف کیے ہوئے دیکھا' میں نے سوچا کہ یہ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ ان کا تعلق تو حمس (یعنی قریش) سے ہے (اور وہ لوگ مزدلفہ میں وقوف کرتے ہیں)۔

3014 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا بِعَرَفَةَ مَكَانًا بَعِيْدًا مِّنَ الْمَوْقِفِ فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ "كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ" .

☆☆ عمرو بن عبداللہ بن صفوان بیان کرتے ہیں: یزید بن شیبہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ہم نے عرفہ میں عام وقوف

3013-اخرجه البخاري في الحج، باب الوقوف بعرفة (الحديث 1664) . و اخرجه مسلم في الحج، باب في الوقوف وقوله تعالى: (ثم افيضوا من حيث افاض الناس) (الحديث 153) . تحفة الاشراف (3193) .
3014-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب موضع الوقوف بعرفة (الحديث 1919) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الوقوف بعرفات و الدعاء بها (الحديث 883) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الموقف بعرفات (الحديث 3011) . تحفة الاشراف (15526) .

انہوں نے بتایا کہ میں کی جگہ سے ہٹ کر ایک جگہ پر وقوف کیا ہوا تھا۔ حضرت ابن مربع انصاری ہمارے پاس تشریف لائے' انہوں نے بتایا کہ میں اللہ کے رسول کی طرف سے پیغام رساں کے طور پر تمہارے پاس آیا ہوں' آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم اپنی اسی جگہ پر ٹھہرے رہنا' کیونکہ تم اپنے جد امجد حضرت ابراہیم کی وراثت کو لیے ہوئے ہو (یعنی ان کے طریقے پر عمل کر رہے ہو)''۔

شرح

عرب میں زمانہ اسلام سے پہلے یہ دستور تھا کہ میدان عرفات میں ہر قبیلہ اور ہر قوم کے لئے الگ الگ ایک جگہ موقف کے لئے متعین ہوتی تھی، ہر شخص اسی جگہ وقوف کرتا جو اس کی قوم کے لئے متعین ہوتی، چنانچہ حضرت یزید بن شیبان کے قبیلہ کا موقف جس جگہ تھا وہ جگہ اس مقام سے بہت دور تھی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوف فرمایا تھا، لہٰذا حدیث امام کے موقف سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا موقف ہے۔ بہر کیف میدان عرفات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دوری اور بعد کی بنا پر یزید بن شیبان نے چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بھی اپنے قریب ہی وقوف کرنے کی اجازت عطا فرمائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ محسوس کیا کہ یہ اس بات کی درخواست کرنے والے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کے ذریعے کہ جن کا نام ابن مربع تھا یہ پیغام بھیجا کہ تم لوگ اپنے قدیمی موقف پر ہی وقوف کرو چنانچہ حدیث " مشاعر " سے مراد ان کا قدیمی موقف ہے اور تم لوگ اپنے اس موقف سے جو تمہارے دادا سے تمہارے لئے متعین چلا آ رہا ہے منتقل ہونے کی خواہش نہ کرو، کیونکہ اول تو پورا میدان عرفات موقف ہے۔

دوسرے یہ کہ میدان عرفات میں امام کے موقف کی دوری یا نزدیکی سے کوئی فرق نہیں پڑتا پھر یہ کہ اگر ہر شخص یہی خواہش کرنے لگے کہ میں اپنے امام اور اپنے امیر کے قریب ہی وقوف کروں تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ان کی تسلی کے لئے کہلائی تا کہ آپس میں نزاع و اختلاف کی صورت پیدا نہ ہو جائے۔

3015 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ" .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں یہ بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

3015-اخرجه مسلم في الحج، باب ما جاء ان عرفة كلها موقف (الحديث 149) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب صفة حجة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 1907 و 1908) . و الحديث عند: النسائي في مناسك الحج، فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الامام بالمزدلفة (الحديث 3045) . تحفة الاشراف (2596) .

عرفات سارے کا سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

باب فَرْضِ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

یہ باب ہے کہ عرفات میں وقوف فرض ہے

3016 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ نَاسٌ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ".

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج سے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حج عرفہ (میں وقوف) کا نام ہے' جو شخص مزدلفہ کی رات کی صبح صادق ہونے سے پہلے عرفہ کی رات میں (وقوف کو) پالیتا ہے' اس کا حج مکمل ہو جاتا ہے۔

3017 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَرِدْفُهُ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَجَالَتْ بِهِ النَّاقَةُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ لَا تُجَاوِزَانِ رَاْسَهُ فَمَا زَالَ يَسِيْرُ عَلٰى هِيْنَتِهِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى جَمْعٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے روانہ ہوئے تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر سوار تھے' آپ کی اونٹنی آہستہ رفتاری سے چل رہی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے' لیکن وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے بلند نہیں تھے' آپ آہستہ رفتاری کے ساتھ اسی طرح چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفہ آ گئے۔

3018 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ وَاَنَا رَدِيْفُهُ فَجَعَلَ

3016-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب من لم يدرك عرفة (الحديث 1949) بنحوه مطولاً . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء فيمن ادرك الامام بجمع فقد ادرك الحج (الحديث 889 و 990) مطولاً . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الامام بالمزدلفة (الحديث 3044) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب من اتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع (الحديث 3015) مطولاً . تحفة الاشراف (9735) .

3017-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11053) .

3018-اخرجه البخاري في الحج، باب الركوب و الارتداف في الحج (الحديث 1543) مختصراً . و اخرجه مسلم في الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة و استحباب صلاتي المغرب و العشاء جميعًا بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 282) مختصراً . تحفة الاشراف (95) .

يُكْبِحُ رَاحِلَتَهُ حَتّٰى اَنَّ ذِفْرَاهَا لَيَكَادُ يُصِيبُ قَادِمَةَ الرَّحْلِ وَهُوَ يَقُولُ "يَآيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي اِيضَاعِ الْاِبِلِ" ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ سے روانہ ہوئے تو میں آپ کے پیچھے سواری پر سوار تھا آپ اپنی سواری کو آہستہ لے کر چل رہے تھے یہاں تک کہ اس کے دونوں کان کجاوے کے اگلے حصے تک پہنچ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے:

اے لوگو! آرام سے اور وقار سے چلو کیونکہ اونٹ کو تیز چلانا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔

عرفات میں ٹھہرنے والے کو حکم ملا کہ وہ یہاں سے مزدلفہ جائے تاکہ مشعر الحرام کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکے، اور یہ بھی فرما دیا کہ وہ تمام لوگوں کے ساتھ عرفات میں ٹھہرے، جیسے کہ عام لوگ یہاں ٹھہرتے تھے البتہ قریشیوں نے فخر و تکبر اور نشان امتیاز کے طور پر یہ ٹھہرا لیا تھا کہ وہ حد حرم سے باہر نہیں جاتے تھے، اور حرم کی آخری حد پر ٹھہر جاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اللہ والے ہیں اسی کے شہر کے رئیس ہیں اور اس کے گھر کے مجاور ہیں، صحیح بخاری شریف میں ہے کہ قریش اور ان کے ہم خیال لوگ مزدلفہ میں ہی رک جایا کرتے تھے اور اپنا نام حمس رکھتے تھے باقی کل عرب عرفات میں جا کر ٹھہرتے تھے اور وہیں سے لوٹتے تھے اسی لئے اسلام نے حکم دیا کہ جہاں سے عام لوگ لوٹتے ہیں تم وہی سے لوٹا کرو، حضرت ابن عباس، حضرت مجاہد، حضرت عطاء، حضرت قتادہ، حضرت سدی رضی اللہ عنہم وغیرہ یہی فرماتے ہیں۔

امام ابن جریر بھی اسی تفسیر کو پسند کرتے ہیں اور اسی پر اجماع بتاتے ہیں، مسند احمد میں ہے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا اونٹ عرفات میں گم ہو گیا میں اسے ڈھونڈنے کے لئے نکلا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں ٹھہرے ہوئے دیکھا کہنے لگا یہ کیا بات ہے کہ یہ حمس ہیں اور پھر یہاں حرم کے باہر آ کر ٹھہرے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ افاضہ سے مراد یہاں مزدلفہ سے رمی جمار کے لئے منیٰ کو جانا ہے، واللہ اعلم، اور الناس سے مراد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں، بعض کہتے ہیں مراد امام ہے، ابن جریر فرماتے ہیں اگر اس کے خلاف اجماع کی حجت نہ ہوتی تو یہی قول رائج رہتا۔

پھر استغفار کا ارشاد ہوتا ہے جو عموماً عبادات کے بعد فرمایا جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز سے فارغ ہو کر تین مرتبہ استغفار کیا کرتے تھے۔ (مسلم)

آپ لوگوں کو سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر تینتیس تینتیس مرتبہ پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے (بخاری و مسلم) یہ بھی مروی ہے کہ عرفہ کے دن شام کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے استغفار کیا (ابن جریر) آپ کا یہ ارشاد بھی مروی ہے کہ تمام استغفاروں کا سردار یہ استغفار ہے دعا (اللّٰهم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی وانا عبدك وانا علی عهدك ووعدك ما ستطعت اعوذ بك من شر ماصنعت ابوء لك بنعمتك علی وابوء بذنبی فاغفرلی فانه لا يغفر الذنوب الا انت) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اسے رات کے وقت پڑھ لے اگر اسی رات مر جائے گا تو قطعاً جنتی ہوگا اور جو شخص اسے دن کے وقت پڑھے گا اور اسی دن مرے گا تو وہ بھی جنتی ہے۔ (بخاری)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی دعا سکھائے کہ میں نماز میں اسے پڑھا کروآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پڑھو دعا (اللّٰهم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرة من عندك وارحمنی انك انت الغفور الرحیم)۔ (بخاری ومسلم)

عرفات کو عرفات کہنے کی وجہ اور وقوف عرفات کا بیان

عرفہ ایک مخصوص جگہ کا نام ہے اور یہ زمان کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے بایں طور کہ نویں ذی الحجہ کو عرفہ کا دن کہتے ہیں۔ لیکن عرفات جمع کے لفظ کے ساتھ صرف اس مخصوص جگہ ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یہ جمع اطراف و جوانب کے اعتبار سے ہے۔

عرفات مکہ مکرمہ سے تقریباً ساڑھے پندرہ میل (پچیس کلومیٹر) کے فاصلہ پر واقع ہے یہ ایک وسیع وادی یا میدان ہے جو اپنے تین طرف سے پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے، درمیان میں اس کے شمالی جانب جبل الرحمۃ ہے۔

عرفات کی وجہ تسمیہ کے متعلق بہت اقوال ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت آدم اور حضرت حوا جب جنت سے اتر کر اس دنیا میں آئے تو وہ دونوں سب سے پہلے اسی جگہ ملے۔ اس تعارف کی مناسبت سے اس کا نام عرفہ پڑ گیا ہے اور یہ جگہ عرفات کہلائی۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام جب اس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو افعال حج کی تعلیم دے رہے تھے تو وہ اس دوران ان سے پوچھتے کہ عرفت (یعنی جو تعلیم میں نے دی ہے) تم نے اسے جان لیا؟ حضرت ابراہیم جواب میں کہتے عرفت (ہاں میں جان لیا) اور آخر کار دونوں کے سوال و جواب میں اس کلمہ کا استعمال اس جگہ کی وجہ تسمیہ بن گیا۔ ان کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔

وقوف عرفات یعنی نویں ذی الحجہ کو ہر حاجی کا میدان عرفات میں پہنچنا اس کی ادائیگی حج کے سلسلہ میں ایک سب سے بڑا رکن ہے جس کے بغیر حج نہیں ہوتا، چنانچہ حج کے دو رکنوں یعنی طواف الافاضہ اور وقوف عرفات میں وقوف عرفات چونکہ حج کا سب سے بڑا رکن ہے اس لئے اگر یہ ترک ہو گیا تو حج ہی نہیں ہوگا۔

مقام عرفہ یا عرفات، مکہ مکرمہ کے جنوب مشرق میں جبل رحمت کے دامن میں واقع ہے۔ جہاں وقوف عرفات جیسا حج کا بنیادی رکن ادا کیا جاتا ہے۔ یہ میدان مکے سے تقریباً **16** کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

عرفات سال کے **354** دن غیر آباد رہتا ہے اور صرف ایک دن کے **8** سے **10** گھنٹوں کے لیے **9** ذی الحج) ایک عظیم الشان شہر بنتا ہے۔ یہ **9** ذی الحج کی صبح آباد ہوتا ہے اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی اس کی تمام آبادی رخصت ہو جاتی ہے اور حجاج ایک رات کیلیے مزدلفہ میں قیام کرتے ہیں۔ دور جاہلیت میں قریش نے حرم سے متعلق دیگر بدعات کے علاوہ مناسک حج سے وقوف عرفات کو بھی خارج کر دیا تھا۔ قبل از اسلام دیگر لوگ تو عرفات تک جاتے تھے لیکن قریش مزدلفہ سے آگے نہ بڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اہل حرم ہیں اس لیے حرم کی حدود سے باہر نہیں نکلیں گے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ الوداع) کے موقع پر ارشاد خداوندی کے تحت عام لوگوں کے ساتھ خود بھی عرفات تک گئے۔

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عرفات کو پالینے والے کا حج ہوگیا

حضرت امام مالک رحمہ اللہ، امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ دسویں کی فجر سے پہلے جو شخص عرفات میں پہنچ جائے، اس نے حج پالیا، حضرت امام احمد، فرماتے ہیں کہ ٹھہرنے کا وقت عرفہ کے دن کے شروع سے ہے ان کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں نماز کے لئے نکلے تو ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں طی کی پہاڑیوں سے آرہا ہوں اپنی سواری کو میں نے تھکا دیا اور اپنے نفس پر بڑی مشقت اٹھائی واللہ ہر ہر پہاڑ پر ٹھہرتا آیا ہوں کیا میرا حج ہوگیا؟ آپ نے فرمایا جو شخص ہمارے یہاں کی اس نماز میں پہنچ جائے اور ہمارے ساتھ چلتے وقت تک ٹھہرا رہے اور اس سے پہلے وہ عرفات میں بھی ٹھہر چکا ہو خواہ رات کو خواہ دن کو اس کا حج پورا ہوگیا اور وہ فریضہ سے فارغ ہوگیا۔ (مسند احمد و سنن) امام ترمذی اسے صحیح کہتے ہیں۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس اللہ تعالیٰ نے حضرت جرائیل علیہ السلام کو بھیجا اور انہوں نے آپ کو حج کرایا جب عرفات میں پہنچے تو پوچھا کہ (عرفت) کیا تم نے پہچان لیا؟

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے جواب دیا (عرفت) میں نے جان لیا کیونکہ اس سے پہلے یہاں آچکے تھے اس لئے اس جگہ کا نام ہی عرفہ ہوگیا، حضرت عطاء، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر اور حضرت ابو مجلز سے بھی یہی مروی ہے واللہ اعلم۔

"مشعر الحرام" "مشعر الاقصی" اور "الال" بھی ہے، اور اس پہاڑ کو بھی عرفات کہتے ہیں جس کے درمیان جبل الرحمۃ ہے، ابو طالب کے ایک مشہور قصیدے میں بھی ایک شعر ان معنوں کا ہے، اہل جاہلیت بھی عرفات میں ٹھہرتے تھے جب پہاڑ کی دھوپ چوٹیوں پر ایسی باقی رہ جاتی جیسے آدمی کے سر پر عمامہ ہوتا ہے تو وہ وہاں سے چل پڑتے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے اس وقت چلے جب سورج بالکل غروب ہوگیا، پھر مزدلفہ میں پہنچ کر یہاں پڑاؤ کیا اور سویرے اندھیرے ہی اندھیرے بالکل اول وقت میں رات کے اندھیرے اور صبح کی روشنی کے ملے جلے وقت میں آپ نے یہیں نماز صبح ادا کی اور جب روشنی واضح ہوگئی تو صبح کی نماز کے آخری وقت میں آپ نے وہاں سے کوچ کیا۔

حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عرفات میں خطبہ سنایا اور حسب عادت حمد وثنا کے بعد اما بعد کہہ کر فرمایا کہ حج اکبر آج ہی کا دن ہے دیکھو مشرک اور بت پرست تو یہاں سے جب دھوپ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اس طرح ہوتی تھی جس طرح لوگوں کے سروں پر عمامہ ہوتا ہے تو سورج غروب ہونے سے پیشتر ہی لوٹ جاتے تھے لیکن ہم سورج غروب ہونے کے بعد یہاں سے واپس ہوں گے وہ مشعر الحرام سے سورج نکلنے کے بعد چلتے تھے جبکہ اتنی وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر دھوپ اس طرح نمایاں ہو جاتی جس طرح لوگوں کے سروں پر عمامے ہوتے ہیں لیکن ہم سورج نکلنے سے پہلے ہی چل دیں گے ہمارا طریقہ مشرکین کے طریقے کے خلاف ہے (ابن مردویہ و مستدرک حاکم) امام حاکم نے اسے شرط شیخین پر اور بالکل صحیح بتلایا ہے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ان لوگوں کا قول ٹھیک

نہیں جو فرماتے ہیں کہ حضرت مسور نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے لیکن آپ سے کچھ سنا نہیں، حضرت معرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرفات سے لوٹتے ہوئے دیکھا گویا اب تک بھی وہ منظر میرے سامنے ہے، آپ کے سر کے اگلے حصے پر بال نہ تھے اپنے اونٹ پر تھے اور فرما رہے تھے ہم واضح روشنی میں لوٹے صحیح مسلم کی حضرت جابر والی ایک مطول حدیث جس میں حجۃ الوداع کا پورا بیان ہے اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے غروب ہونے تک عرفات میں ٹھہرے جب سورج چھپ گیا اور قدرے زردی ظاہر ہونے لگی تو آپ نے اپنے پیچھے اپنی سواری پر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو سوار کیا اور اونٹنی کی نکیل تان لی یہاں تک کہ اس کا سر پالان کے قریب پہنچ گیا اور دائیں ہاتھ سے لوگوں کو اشارہ فرماتے جاتے تھے کہ لوگو آہستہ آہستہ چلو رہی اطمینان وسکون اور دلجمعی کے ساتھ چلو جب کوئی پہاڑی آئی تو نکیل قدرے ڈھیلی کرتے تاکہ جانور بہ آسانی اوپر چڑھ جائے، مزدلفہ میں آ کر آپ نے مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی اذان ایک ہی کہلوائی اور دونوں نمازوں کی تکبیریں الگ الگ کہلوائیں مغرب کے فرضوں اور عشا کے فرضوں کے درمیان سنت نوافل کچھ نہیں پڑھے پھر لیٹ گئے، صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد نماز فجر ادا کی جس میں اذان واقامت ہوئی پھر قصوی نامی اونٹنی پر سوار ہو کر مشعر الحرام میں آئے قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر دعا میں مشغول ہو گئے اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ اور اللہ کی توحید بیان کرنے لگے یہاں تک کہ خوب سویرا ہو گیا، سورج نکلنے سے پہلے ہی پہلے آپ یہاں سے روانہ ہو گئے،

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے سوال ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب یہاں سے چلے تو کیسی چال چلتے تھے فرمایا اور درمیانہ دھیمی چال سواری چلا رہے تھے ہاں جب راستہ میں کشادگی دیکھتے تو ذرا تیز کر لیتے (بخاری ومسلم)

پھر فرمایا عرفات سے لوٹتے ہوئے مشعر الحرام میں اللہ کا ذکر کرو یعنی یہاں دونوں نمازیں جمع کر لیں، عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مشعر الحرام کے بارے میں دریافت فرماتے ہیں تو آپ خاموش رہتے ہیں جب قافلہ مزدلفہ میں جا کر اترتا ہے تو فرماتے ہیں سائل کہاں ہے یہ مشعر الحرام، آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ مزدلفہ تمام کا تمام مشعر الحرام ہے، پہاڑ بھی اور اس کے آس پاس کی کل جگہ، آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ قزح پر بھیڑ بھاڑ کر رہے ہیں تو فرمایا یہ لوگ کیوں بھیڑ بھاڑ کر رہے ہیں؟ یہاں کی سب جگہ مشعر الحرام ہے، اور بھی بہت سے مفسرین نے یہی فرمایا ہے کہ دونوں پہاڑوں کے درمیان کی کل جگہ مشعر الحرام ہے،

حضرت عطاء سے سوال ہوتا ہے کہ مزدلفہ کہاں ہے آپ فرماتے ہیں جب عرفات سے چلے اور میدان عرفات کے دونوں کنارے چھوڑے پھر مزدلفہ شروع ہو گیا وادی محسر تک جہاں چاہو ٹھہرو لیکن میں تو قزح سے ادھر ہی ٹھہرنا پسند کرتا ہوں تاکہ راستے سے یکسوئی ہو جائے، مشاعر کہتے ہیں ظاہری نشانوں کو مزدلفہ کو مشعر الحرام اس لئے کہتے ہیں کہ وہ حرم میں داخل ہے، سلف صالحین کی ایک جماعت کا اور بعض اصحاب شافعی کا مثلاً قفال اور ابن خزیمہ کا خیال ہے کہ یہاں کا ٹھہرنا حج کا رکن ہے بغیر یہاں ٹھہرے حج صحیح نہیں ہوتا کیونکہ ایک حدیث حضرت عروہ بن مضرس سے اس معنی کی مروی ہے، بعض کہتے ہیں یہ ٹھہرنا واجب ہے۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا ایک قول یہ بھی ہے اگر کوئی یہاں نہ ٹھہرا تو قربانی دینی پڑے گی، امام صاحب کا دوسرا قول یہ ہے کہ مستحب ہے اگر نہ بھی ٹھہرا تو کچھ حرج نہیں، پس یہ تین قول ہوئے۔ ایک مرسل حدیث میں ہے کہ عرفات کا سارا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے، عرفات سے بھی اٹھو اور مزدلفہ کی کل حد بھی ٹھہرنے کی جگہ ہے ہاں وادی محسر نہیں۔

عرفات سے امام سے پہلے جانیوالے سے متعلق مذاہب اربعہ

جو بندہ عرفات سے امام سے پہلے چلا گیا تو اس پر دم واجب ہے۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اس پر کوئی شئی واجب نہیں ہے کیونکہ اصل رکن وقوف عرفہ ہے لہٰذا ترک طواف کی وجہ سے کچھ واجب نہ ہوگا۔ اور امام شافعی کے دوسرے قول کے مطابق اس پر دم واجب ہے، جس طرح ہمارا موقف ہے۔ اور امام مالک اور امام احمد علیہ الرحمہ نے بھی اسی طرح کہا ہے اگرچہ انہوں نے رات کے وقوف اور دن کے وقوف کو جمع نہیں کیا۔ اور علامہ کاکی نے بھی کہا ہے دن رات کو جمع کرنا شرط نہیں ہے۔ علامہ سروجی نے کہا ہے امام مالک علیہ الرحمہ نے اشتراط وقوف میں دن کو کچھ قرار نہیں دیا۔ کیونکہ ان کے نزدیک رکن ہے۔ (البنائیہ شرح الہدایہ، ۵، ص، ۲۶۷، حقانیہ ملتان)

جو شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے چلا گیا دَم دے پھر اگر غروب سے پہلے واپس آیا تو ساقط ہوگیا اور غروب کے بعد واپس ہوا تو نہیں اور عرفات سے چلا آنا خواہ باختیار ہو یا بلا اختیار ہو مثلاً اونٹ پر سوار تھا وہ اسے لے بھاگا دونوں صورت میں دَم ہے۔

اگر کسی نے اس واجب کو بلا عذر شرعی ترک کر دیا تو اسے بعض ائمہ (مالک، شافعی، اور ایک روایت میں امام احمد) کے نزدیک دَم دینا پڑے گا جبکہ امام احمد کی مشہور روایت اور اَحناف کے نزدیک ترکِ قیامِ منیٰ پر فدیہ نہیں ہے۔ لیکن اُنہیں رمی کرنا ہوگی، ایسے لوگ ایک دن بکریاں چرائیں اور ایک دن میں دونوں کی اکٹھی کنکریاں مارلیں۔ (ابن حبان، رقم، ۲۹۷۵)

بَاب الْأَمْرِ بِالسَّكِيْنَةِ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَةَ

یہ باب ہے کہ عرفہ سے روانگی کے وقت سکون سے چلنے کا حکم

3019 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ الْوَضَّاحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ - يَعْنِي ابْنَ أُمَيَّةَ - عَنْ أَبِي غَطَفَانَ بْنِ طَرِيفٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَنَقَ نَاقَتَهُ حَتَّى أَنَّ رَأْسَهَا لَيَمَسُّ وَاسِطَةَ رَحْلِهِ وَهُوَ يَقُولُ لِلنَّاسِ "السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ" - عَشِيَّةَ عَرَفَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے تو آپ نے اپنی اونٹنی کی مہار کو زور سے کھینچا ہوا تھا یہاں تک کہ اونٹنی کا سر پالان کے اگلے حصے کو چھو رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے یہ فرما رہے تھے کہ آرام سے چلو آرام سے چلو' یہ عرفہ کی شام کی بات ہے۔

3019-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6568) .

3020 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّكَانَ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِىْ عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوا "عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ" . وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا وَّهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ "عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِىْ يُرْمٰى بِهٖ" . فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّى حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں سے فرمایا' یعنی اس وقت جب لوگ روانہ ہو رہے تھے(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

تم پر سکون لازم ہے(یعنی آرام سے چلو)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو بھی کھینچا ہوا تھا(یعنی اس کی رفتار آہستہ کی ہوئی تھی) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب وادی محسر میں پہنچے جو منیٰ میں ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم چھوٹی کنکریاں لینا جس کے ذریعے رمی کی جاتی ہے' اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ پڑھتے رہے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کر لی(تو تلبیہ پڑھنا موقوف کیا)۔

3021 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَاَوْضَعَ فِىْ وَادِىْ مُحَسِّرٍ وَّاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوا الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب روانہ ہوئے تو آپ آرام سے چل رہے تھے' آپ نے لوگوں کو بھی آرام سے چلنے کی ہدایت کی' البتہ آپ نے وادی محسر میں اونٹنی کی رفتار تیز کر دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ حکم دیا:

وہ چھوٹی سی کنکریوں کے ذریعے رمی جمرات کریں۔

3022 - اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَجَعَلَ يَقُوْلُ "السَّكِيْنَةَ عِبَادَ اللّٰهِ" . يَقُوْلُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ اَيُّوْبُ بِبَاطِنِ كَفِّهٖ اِلَى السَّمَاءِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفہ سے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

3020-اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبية حتى يشرع في رمي جمرة العقبة يوم النحر (الحديث 268) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الرخصة للضعفة ان يصلوا يوم النحر الصبح بمنى (الحديث 3052)، و من اين يلتقط الحصى (الحديث 3058) . تحفة الاشراف (11057) .

3021-اخرجه ابو داو في المناسك، باب التعجيل من جمع (الحديث 1944) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الوقوف بجمع (الحديث 3023) مطولًا . تحفة الاشراف (2747) .

3022-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2672) .

اے اللہ کے بندو! آرام سے چلو!
آپ ﷺ اپنے دست مبارک کے ذریعے اس طرح اشارہ بھی کر رہے تھے۔
ایوب نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے آسمان کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔

باب كَيْفَ السَّيْرُ مِنْ عَرَفَةَ

یہ باب ہے کہ عرفہ سے کس طرح چلا جائے؟

3023 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَسِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ.

☆☆ ہشام اپنے والد کے حوالے سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ان سے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے روانہ ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ درمیانی رفتار سے چل رہے تھے، جب آپ ﷺ کچھ آدمی پاتے تھے (یعنی رش کم ہوتا تھا) تو آپ رفتار تیز کر دیتے تھے۔
(راوی کہتے ہیں:) نص لفظ کے ذریعے جس رفتار کا تذکرہ کیا جاتا ہے وہ عنق سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

شرح

عرفہ ایک مخصوص جگہ کا نام ہے اور یہ زمان کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے بایں طور کہ نویں ذی الحجہ کو عرفہ کا دن کہتے ہیں۔ لیکن "عرفات" جمع کے لفظ کے ساتھ صرف اس مخصوص جگہ ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یہ جمع اطراف و جوانب کے اعتبار سے ہے۔ "عرفات" مکہ مکرمہ سے تقریباً ساڑھے پندرہ میل (پچیس کلومیٹر) کے فاصلہ پر واقع ہے یہ ایک وسیع وادی یا میدان ہے جو اپنے تین طرف سے پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے، درمیان میں اس کے شمالی جانب جبل الرحمۃ ہے۔ عرفات کی وجہ تسمیہ کے متعلق بہت اقوال ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت آدم اور حضرت حوا جب جنت سے اتر کر اس دنیا میں آئے تو وہ دونوں سب سے پہلے اسی جگہ ملے۔ اس تعارف کی مناسبت سے اس کا نام عرفہ پڑ گیا ہے اور یہ جگہ عرفات کہلائی۔

ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام جب اس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو افعال حج کی تعلیم دے رہے تھے تو وہ اس دوران ان سے پوچھتے کہ عرفت (یعنی جو تعلیم میں نے دی ہے) تم نے اسے جان لیا؟ حضرت ابراہیم جواب میں کہتے

3023-اخرجه البخاري في الحج، باب السير اذا دفع من عرفة (الحديث 1666)، و في الجهاد، باب السرعة في السير (الحديث 2999)، و في المغازي، باب حجة الوداع (الحديث 4413) . و اخرجه مسلم في الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة و استحباب صلاتي المغرب و العشاء جميعًا بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 283 و 284) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب الدفعة من عرفة (الحديث 1923) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الرخصة للضعفة ان يصلوا يوم النحر الصبح بمنى (الحديث 3051) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الدفع من عرفة (الحديث 3017) تحفة الاشراف (104) .

عرفت (ہاں میں جان لیا) اور آخرکار دونوں کے سوال وجواب میں اس کلمہ کا استعمال اس جگہ کی وجہ تسمیہ بن گیا۔ ان کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔

وقوف عرفات یعنی نویں ذی الحجہ کو ہر حاجی کا میدان عرفات میں پہنچنا اس کی ادائیگی حج کے سلسلہ میں ایک سب سے بڑا رکن ہے جس کے بغیر حج نہیں ہوتا، چنانچہ حج کے دو رکنوں یعنی طواف الافاضہ اور وقوف عرفات میں وقوف عرفات چونکہ حج کا سب سے بڑا رکن ہے اس لئے اگر یہ ترک ہو گیا تو حج ہی نہیں ہوگا۔

بَاب النُّزُولِ بَعْدَ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ

یہ باب ہے کہ عرفہ سے روانہ ہونے کے بعد سواری سے نیچے اترنا

3024 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ اِلَى الشِّعْبِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اَتُصَلِّي الْمَغْرِبَ قَالَ "الْمُصَلّٰى اَمَامَكَ" .

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفہ سے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی کی طرف چلے گئے' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ مغرب کی نماز ادا کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کی جگہ آگے ہے۔

3025 – اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الشِّعْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْاُمَرَاءُ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الصَّلَاةَ . قَالَ "الصَّلَاةُ اَمَامَكَ" . فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ لَمْ يَحُلَّ اٰخِرُ النَّاسِ حَتّٰى صَلّٰى .

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھاٹی میں اترے جہاں امراء پڑاؤ کرتے ہیں' وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا' پھر آپ نے مختصر سا وضو کیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نماز؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز آگے ہوگی۔ پھر جب ہم مزدلفہ آئے تو ابھی آخری فرد مزدلفہ نہیں پہنچا ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی۔

3024-اخرجه البخاري في الوضوء، باب اسباغ الوضوء (الحديث 139) مطولًا، و باب الرجل يوضيء صاحبه (الحديث 181)، و في الحج، باب النزول بين عرفة و جمع (الحديث 1667)، و باب الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة (الحديث 1672) مطولًا . و اخرجه مسلم في الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة و استحباب صلاتي المغرب و العشاء جميعًا بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 276 و 277 و 278 و 279 و 280) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب الدفعة من عرفة (الحديث 1925) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، النزول بعد الدفع من عرفة (الحديث 3025) . تحفة الاشراف (115) .

3025-تقدم في مناسك الحج، النزول بعد الدفع من عرفة (الحديث 3024) .

بَاب الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

یہ باب ہے کہ مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

وقوف مزدلفہ کی شرعی حیثیت کا بیان

ہمارے نزدیک یہ وقوف واجب ہے رکن نہیں ہے کیونکہ اگر حج کرنے والے نے اس کو ترک کیا تو اس پر دم لازم آئے گا۔ جبکہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ رکن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔ اور اس طرح کے حکم سے رکن ہونا ثابت ہوتا ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اہل میں کمزوروں کو رات میں پہلے بھیج دیا اور اگر وقوف مزدلفہ رکن ہوتا تو آپ ﷺ اس طرح حکم نہ دیتے۔

اور تمہاری تلاوت کردہ آیت میں ذکر مذکور ہے جو بہ اجماع رکن نہیں ہے۔ اور وقوف مزدلفہ کا وجوب ہم نے نبی کریم ﷺ کے اس فرمان سے پہنچایا کہ جس نے ہمارے ساتھ اس موقف میں وقف کیا حالانکہ اس سے پہلے وہ عرفات سے ہو آیا ہو۔ تو اس کا حج مکمل ہو گیا۔ آپ ﷺ نے تمام حج کو وقوف مزدلفہ کے ساتھ معلق کیا ہے اور یہی واجب ہونے کی علامت کے قابل ہے ہاں البتہ جب حاجی نے اس کو عذر کی بناء پر ترک کیا یعنی اس وجہ سے کہ اس میں کمزوری یا بیماری یا وہ عورت جو بھیڑ سے ڈرنے والی ہو تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔ اسی حدیث کی بناء پر جو ہم نے روایت کی ہے۔ (ہدایہ، حج، لاہور)

وقوف مزدلفہ کے وجوب میں فقہی اختلاف کا بیان

علامہ علی بن سلطان ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ ہمارے نزدیک مزدلفہ کا وقوف واجب ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے یہ وقوف مزدلفہ کیا تو اس کا حج مکمل ہو گیا ہے اس حدیث کو اصحاب سنن نے روایت کیا ہے اور امام طحاوی علیہ الرحمہ عروہ بن مضرس سے روایت کیا ہے اور اس کے ساتھ حج کی تکمیل کو معلق کیا ہے۔ لہٰذا اس سے وجوب ثابت ہوگا رکنیت ثابت نہ ہوگی۔ کیونکہ یہ خبر واحد ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اہل و کمزوروں کو رات کو روانہ کر دیا۔ لہٰذا اگر وقوف مزدلفہ رکن ہوتا تو اہل و ضعفاء وغیرہ کو رات کو ہی روانہ نہ کیا جاتا۔ لہٰذا اس سے لیث بن سعد کا قول بھی دور ہو گیا کیونکہ وہ کہتے ہیں رکن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "فَإِذَا أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ" اس میں مامور بہ اللہ کا ذکر ہے۔ لہٰذا بہ اجماع وقوف مزدلفہ رکن نہ ہوا۔ کیونکہ اس کے ترک پر کچھ واجب نہیں ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے کہا ہے وقوف سنت ہے۔ اور مزدلفہ میں رات گزارنے کے بارے امام شافعی کے دو اقوال ہیں۔ ایک وجوب کا ہے اور ایک سنت کا ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور علامہ عینی نے "شرح تحفۃ الملوک" میں اسی

طرح ذکر کیا ہے۔

اور امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک وقوف مزدلفہ رکن ہونے کا قول جس کی اتباع صاحب ہدایہ نے کی ہے وہ صحیح نہیں ہے بلکہ صراحت کے ساتھ وہم ہے۔ (شرح الوقایہ، ج ۲، ص ۳۰، بیروت)

3026 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

3027 - اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

3028 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِى الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ لَّمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اقامت کے ساتھ ایک ساتھ ادا کی تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز ادا نہیں کی تھی اور نہ ہی ان دونوں میں سے کسی ایک نماز کے بعد (کوئی نفل نماز ادا کی تھی)۔

3029 - اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَّالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ . وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

☆☆ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز ادا نہیں کی تھی' آپ نے مغرب کی تین

3026-تقدم (الحديث 604) .

3027-تقدم (الحديث 607) .

3028-تقدم (الحديث 659) .

3029-اخرجه مسلم في الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة و استحباب صلاتي المغرب و العشاء جميعاً بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 287) . تحفة الاشراف (7309) .

مختلف ہے کیونکہ وہ اپنے وقت سے مقدم ہے۔لہٰذا خبردار کرنے کے لئے وہاں اقامت کہی جائے گی۔

(ہدایہ اولین، کتاب الحج، لاہور)

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کو ایک ساتھ پڑھنے میں احادیث کا بیان

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھی اور ان دونوں (نمازوں) کے درمیان ایک رکعت بھی نہیں پڑھی اور مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں اور سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح (مغرب اور عشاء) جمع کر کے پڑھتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے مل گئے۔ (مسلم۔714)

حضرت سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ لوٹ کر مزدلفہ میں آئے تو وہاں انہوں نے ہمیں مغرب اور عشاء ایک تکبیر سے پڑھائی۔ پھر لوٹے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی مقام پر اسی طرح نماز پڑھائی تھی۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ نماز وقت پر ہی پڑھتے دیکھا مگر دو نمازیں۔ ایک مغرب وعشاء کہ مزدلفہ میں آپ ﷺ نے ملا کر پڑھیں اور (دوسری) اس کی صبح کو نمازِ فجر اپنے (معروف) وقت سے پہلے پڑھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا (یعنی عشاء کے وقت دونوں نمازوں کو ایک ساتھ پڑھا) اور ان میں سے ہر ایک کے لئے تکبیر کہی گئی (یعنی مغرب کے لئے علیحدہ تکبیر ہوئی اور عشاء کے لئے علیحدہ) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو ان دونوں کے درمیان نفل نماز پڑھی اور نہ ان دونوں میں سے ہر ایک کے بعد۔ (بخاری)

ان نمازوں کے بعد نفل پڑھنے کی جو نفی کی گئی ہے تو اس سے ان دونوں کے بعد سنتیں اور وتر پڑھنے کی نفی لازم نہیں آتی۔ باب قصۃ حجۃ الوداع میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی جو طویل حدیث گزری ہے اس کے ان الفاظ لم یسبح بینھما شیأ کی وضاحت اس طرح ہے۔

معروف حنفی محقق علامہ علی بن سلطان لکھتے ہیں: جب مزدلفہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھ چکے تو مغرب وعشاء کی سنتیں اور نماز وتر بھی پڑھی۔ چنانچہ ایک روایت میں بھی یہ منقول ہے کہ نیز شیخ عابد سندھی نے درمختار کے حاشیہ میں اس بارہ میں علماء کے اختلافی اقوال نقل کرنے کے بعد یہی لکھا ہے کہ زیادہ صحیح بات یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کے بعد سنتیں اور وتر پڑھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز اپنے وقت کے علاوہ کسی اور وقت میں پڑھی ہو سوائے دو نمازوں کے کہ وہ مغرب وعشاء کی ہیں جو مزدلفہ میں پڑھی گئی تھیں (یعنی مزدلفہ میں مغرب کی نماز عشاء کے وقت میں پڑھی) اور اس دن (یعنی مزدلفہ میں قربانی کے دن) فجر کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے وقت سے پہلے پڑھی تھی۔ (بخاری ومسلم)

یہاں صرف مغرب وعشاء کی نمازوں کو ذکر کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب کی نماز عشاء کے وقت پڑھی، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں ظہر وعصر کی نماز بھی ایک ساتھ اسی طرح پڑھی تھی کہ عصر کی نماز مقدم کر کے ظہر کے وقت ہی پڑھ لی گئی تھی، لہٰذا یہاں ان دونوں نمازوں کو اس سبب سے ذکر نہیں کیا گیا کہ وہ دن کا وقت تھا، سب ہی جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کو مقدم کر کے ظہر کے وقت پڑھا ہے اس لئے اس کو بطور خاص ذکر کرنے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

فجر کی نماز وقت سے پہلے پڑھی کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن فجر کی نماز وقت معمول یعنی اجالا پھیلنے سے پہلے تاریکی ہی میں پڑھ لی تھی، یہاں یہ مراد نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے وقت سے پہلے پڑھی تھی کیونکہ تمام ہی علماء کے نزدیک فجر کی نماز، فجر سے پہلے پڑھنی جائز نہیں ہے۔

امام ابوداؤد اپنی سند کے ساتھ لکھتے ہیں: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عرفات سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ لوٹے جب مزدلفہ میں پہنچے تو انہوں نے ہم کو مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں ایک ہی تکبیر سے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما ہم سے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس جگہ اسی طرح نماز پڑھائی تھی (یعنی دونوں نمازیں ایک ہی تکبیر سے)

سلمہ بن کہیل سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے مزدلفہ میں تکبیر کہی اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد فرمایا میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا انہوں نے اس جگہ ایسا ہی کیا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ ایسا ہی کیا تھا۔

اشعث بن سلیم سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عرفات سے مزدلفہ کو آیا راستے میں وہ برابر تکبیر و تہلیل میں مشغول رہے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ پہنچ گئے پس انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی یا یہ کہا کہ انہوں نے کسی شخص کو حکم کیا اس نے اذان دی اور اقامت کہی اس کے بعد انہوں نے ہم کو مغرب کی تین رکعت پڑھائیں اور پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا ایک اور نماز پڑھو اور انہوں نے ہم کو عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں اس کے بعد انہوں نے اپنا رات کا کھانا طلب کیا اشعث کہتے ہیں کہ علاج بن عمرو نے مجھ سے اسی طرح بیان کیا جس طرح میرے والد سلیم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ جب اس طریقہ کے متعلق ابن عمر سے کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی ہے۔ (سنن ابوداؤد)

مزدلفہ میں جمع شدہ نمازوں کے درمیان نفل نہ پڑھنے کا بیان

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی میں اترے اور پیشاب کیا اور وضو کیا لیکن مکمل وضو نہیں کیا (اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو شرعی نہیں کیا بلکہ وضو لغوی کیا یعنی ہاتھ منہ دھویا یا یہ کہ اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ نہیں دھویا بلکہ ایک مرتبہ دھونے پر اکتفاء کیا) میں نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ لیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے چل کر پڑھیں گے پھر سوار ہوئے جب مزدلفہ میں پہنچے تو وہاں اترے اور پورا وضو کیا نماز کی تکبیر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی پھر ہر ایک آدمی نے اپنا اونٹ اپنے ٹھکانے میں بٹھایا اس کے بعد عشاء کی تکبیر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی اور مغرب وعشاء کے درمیان میں کوئی نفل نماز نہیں پڑھی۔ (سنن ابوداؤد)

امام اعظم کے نزدیک مغرب وعشاء کی نماز میں جماعت کی عدم شرط کا بیان

حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک اس جمع میں جماعت شرط نہیں ہے کیونکہ مغرب اپنے وقت سے مؤخر ہے جبکہ عرفہ کی جمع میں ایسا نہیں ہے کیونکہ عصر اپنے وقت سے مقدم ہے۔ (ہدایہ، کتاب الحج لاہور)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر پڑھی۔

حضرت زہری سے اسی سند ومفہوم کی روایت مذکور ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ الگ الگ تکبیر سے اور احمد نے وکیع سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں نمازیں ایک ہی تکبیر سے پڑھیں۔

حضرت زہری سے سابقہ سند ومفہوم کے ساتھ روایت مروی ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ ہر نماز کے لیے ایک تکبیر کہی اور پہلی نماز کے لیے اذان نہ دی اور نہ ان دونوں نمازوں میں سے کسی نماز کے بعد نفل پڑھے مخلد نے کہا کسی نماز کے لیے اذان نہ دی۔

حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں تو مالک بن حارث نے پوچھا یہ کس طرح کی نماز ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان دونوں نمازوں کو اسی جگہ ایک تکبیر سے پڑھا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک تکبیر کے ساتھ پڑھی اس کے بعد ابن کثیر کی حدیث (سابقہ حدیث) کا مضمون ذکر کیا۔

حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے مزدلفہ میں تکبیر کہی اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد فرمایا میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا انہوں نے اس جگہ ایسا ہی کیا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ ایسا ہی کیا تھا۔

حضرت اشعث بن سلیم سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عرفات سے مزدلفہ کو آیا راستے میں وہ برابر تکبیر وتہلیل میں مشغول رہے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ پہنچ گئے پس انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی یا یہ کہا کہ انہوں نے کسی

شخص کو حکم کیا اس نے اذان دی اور اقامت کہی اس کے بعد انہوں نے ہم کو مغرب کی تین رکعت پڑھائیں اور پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا ایک اور نماز پڑھو اور انہوں نے ہم کو عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں اس کے بعد انہوں نے اپنا رات کا کھانا طلب کیا اشعث کہتے ہیں کہ علاج بن عمرو نے مجھ سے اسی طرح بیان کیا جس طرح میرے والد سلیم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ جب اس طریقہ کے متعلق ابن عمر سے کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی غیر وقت پر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے مزدلفہ کے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب وعشاء کی نماز جمع کی اور اگلے دن صبح کی نماز معمول کے وقت (اسفار) سے پہلے پڑھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب (مزدلفہ میں) رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قزح (پہاڑ کا نام) کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا یہ قزح ہے اور یہ وقوف کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے (اور منیٰ تشریف لائے تو فرمایا) میں نے یہاں نحر کیا اور منیٰ نحر کی جگہ ہے پس تم اپنے ٹھکانوں پر نحر (قربانی) کرو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عرفات میں یہاں پر کھڑا اور عرفات سارا کا سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے اور میں مزدلفہ میں یہاں پر ٹھہرا اور سارا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے (اور منیٰ میں فرمایا کہ) میں نے یہاں قربانی کی اور سارا منیٰ قربانی کی جگہ ہے پس تم اپنے اپنے ٹھکانوں پر قربانی کرو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور سارا منیٰ نحر (قربانی) کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور مکہ کے تمام راستے چلنے کی جگہ ہیں اور قربانی کی جگہ ہیں۔

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دور جہالت کے لوگ (مزدلفہ سے) نہیں لوٹتے تھے تاوقتیکہ ثبیر پہاڑ پر سورج کو نہ دیکھ لیتے تھے پس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی اور سورج نکلنے سے پہلے (مزدلفہ سے لوٹ آئے)۔

غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ کی طرف جانے کا حکم

اور جب سورج غروب ہو گیا تو امام واپس آئے اور لوگ بھی وقار کے ساتھ اس کے ساتھ ہوں۔ حتیٰ کہ مزدلفہ میں آجائیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ غروب کے بعد روانہ ہوئے تھے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ مشرکین کے ساتھ مخالفت کا اظہار ہے۔ نبی کریم ﷺ اپنی اونٹنی پر راستے میں آرام کے ساتھ چلتے تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، ابن ابی شیبہ)

اگر اس کو بھیڑ کا خوف ہو اور وہ امام سے پہلے چل دیا اور عرفہ کی حدود سے باہر نہیں گیا تو جائز ہے۔ اس لئے کہ وہ عرفہ سے گیا نہیں ہے۔ اور فضیلت یہ ہے کہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہے تاکہ وہ وقت سے پہلے ادائیگی شروع کرنے والا نہ ہو۔ اور اگر حاجی

سورج غروب ہونے اور امام کے روانہ ہونے کے بعد بھیڑ کی وجہ سے کچھ دیر ٹھہر گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔کیونکہ یہ روایت ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے امام کے روانہ ہونے کے بعد پانی طلب کیا۔اس کے بعد روزہ افطار کیا اور پھر وہاں سے روانہ ہوئیں۔(ہدایہ اولین، کتاب الحج، لاہور)

عرفات سے لوٹنے اور مزدلفہ میں نماز کا بیان

امام مسلم علیہ الرحمہ اپنی اسناد کے ساتھ لکھتے ہیں کہ حضرت اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ قریش اور وہ لوگ جو قریش کے دین پر تھے،مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور اپنے کو حمس کہتے تھے (ابوالہیثم نے کہا ہے کہ یہ نام قریش کا ہے اور ان کی اولاد کا اور کنانہ اور جدیلہ قیس کا اس لئے کہ وہ اپنے دین میں حمس رکھتے تھے یعنی تشدد اور سختی کرتے تھے) اور باقی عرب کے لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تھے۔پھر جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آئیں اور وہاں وقوف فرمائیں اور وہیں سے لوٹیں۔اور یہی مطلب ہے اس آیت کا کہ وہیں سے لوٹو جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں۔(صحیح مسلم، کتاب الحج)

حضرت سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرا ایک اونٹ کھو گیا، میں عرفہ کے دن اس کی تلاش میں نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ عرفات میں کھڑے ہیں تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ تو حمس کے لوگ ہیں یہ یہاں تک کیسے آ گئے؟ (یعنی قریش تو مزدلفہ سے آگے نہیں آتے تھے) اور قریش حمس میں شمار کئے جاتے تھے (جو لوگ مزدلفہ سے باہر نہ جاتے تھے)۔

مسلم،کریب سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب تم عرفہ کی شام رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھے تو تم نے کیا کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس گھاٹی تک آئے جہاں لوگ نمازِ مغرب کے لئے اونٹوں کو بٹھاتے ہیں، پس رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی کو بٹھایا اترے اور پیشاب کیا۔اور پانی بہانے کا ذکر سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے نہیں کیا۔پھر وضو کا پانی مانگا اور ہلکا سا وضو کیا، پورا نہیں (یعنی ایک ایک بار اعضاء دھوئے) اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ نماز؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔پھر آپ ﷺ سوار ہوئے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ آئے اور مغرب کی نماز کی تکبیر ہوئی اور لوگوں نے اونٹ بٹھائے اور کھولے نہیں یہاں تک کہ عشاء کی تکبیر ہوئی اور آپ ﷺ نے نمازِ عشاء پڑھائی پھر اونٹ کھول دیئے۔میں نے کہا کہ پھر تم نے صبح کو کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ پھر سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور میں قریش کے پہلے چلنے والوں کے ساتھ پیدل چلا۔(صحیح مسلم)

عرفات سے واپسی تیز چلنے کا بیان

ہشام بن عروہ سے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا (میں بھی وہیں موجود تھا) کہ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واپس ہونے کی چال کیا تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاؤں اٹھا کر چلتے تھے ذرا تیز،لیکن جب جگہ پاتے (ہجوم نہ ہوتا) تو تیز چلتے تھے، ہشام نے

کہا کہ عنق تیز چلنا اور نص عنق سے زیادہ تیز چلنے کو کہتے ہیں۔ فجوہ کے معنی کشادہ جگہ، اس کی جمع فجوات اور فجاء ہے جیسے زکوۃ مفرد زکاء اس کی جمع اور سورۃ ص میں مناص کا جولفظ آیا ہے اس کے معنی بھاگنا ہے۔ (صحیح بخاری، رقم ۱۶۶۶)

علامہ بدرالدین عینی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اس سے نص مشتق نہیں جو حدیث میں مذکور ہے، یہ تو ایک ادنی بھی جس کی عربیت سے ذرا سی استعداد ہو سمجھ سکتا ہے کہ مناص کو نص سے کیا علاقہ، نص مضاعف ہے اور مناص معتل ہے۔ اب یہ خیال کرنا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مناص کو نص سے مشتق سمجھا ہے اس لیے یہاں اس کے معنی بیان کردیئے جیسے عینی نے نقل کیا ہے یہ بالکل کم فہمی ہے، اصل یہ ہے کہ اکثر نسخوں میں یہ عبارت ہی نہیں ہے اور جن نسخوں میں موجود ہے ان کی توجیہ یوں ہو سکتی ہے کہ بعض لوگوں کو کم استعدادی سے یہ وہم ہوا ہوگا کہ مناص اور نص کا مادہ ایک ہی ہے امام بخاری نے مناص کی تفسیر کرکے اس وہم کا رد کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عرفہ کے دن (میدان عرفات سے) وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سخت شور (اونٹ ہانکنے کا) اور اونٹوں کی مار دھاڑ کی آواز سنی تو آپ نے ان کی طرف اپنے کوڑے سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ لوگو! آہستگی و وقار اپنے اوپر لازم کرلو، (اونٹوں کو) تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ (سورۃ بقرہ میں) اوضعوا کے معنی: ریشہ دوانیاں کریں، خلالکم کا معنی تمہارے بیچ میں، اسی سے (سورہ کہف) میں آیا ہے فجرنا خلالھا یعنی ان کے بیچ میں۔ (صحیح بخاری، رقم ۱۶۷۱)

چونکہ حدیث میں الایضاع کا لفظ آیا ہے تو امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق قرآن کی اس آیت کی تفسیر کردی جس میں ولا اوضعوا خلالکم آیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی خلالکم کے بھی معنی بیان کردیئے پھر سورۃ کہف میں بھی خلالکم کا لفظ آیا تھا اس کی بھی تفسیر کردی۔

راستے میں مغرب ادا کرنے والے کی نماز کا حکم

حضرت امام اعظم اور حضرت امام محمد علیہما الرحمہ کے نزدیک راستے میں نماز مغرب پڑھنے والے کی نماز کافی نہ ہوگی۔ اور طلوع فجر سے پہلے تک اس پر نماز کو لوٹانا واجب ہے۔

حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک اس کی نماز کافی ہے۔ لیکن اس نے برا کیا ہے۔ اس کا وہی اختلاف ہے جو مغرب عرفات میں پڑھ لے۔ حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کی دلیل یہ ہے کہ اس شخص نے مغرب کی نماز کو اپنے وقت میں پڑھا ہے۔ جس طرح طلوع فجر کے بعد ہے البتہ مؤخر کرنا سنت ہے۔ لہٰذا ترک سنت کی وجہ سے برا ہوا۔

طرفین کی دلیل وہی حدیث ہے جس کو حضرت اسامہ بن زیاد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اسامہ بن زیاد کو مزدلفہ کے راستے میں فرمایا۔ نماز تیرے سامنے ہے۔ اس سے مراد نماز کا وقت ہے۔ اور یہی اشارہ ہے کہ مؤخر کرنا واجب ہے اور اس کی تاخیر کی دلیل یہ ہے کہ مزدلفہ میں دونوں نمازوں کو جمع کرنا ممکن ہو جائے۔ لہٰذا جب تک طلوع فجر نہ ہوا اس پر مغرب کو لوٹانا واجب ہے۔ تاکہ مغرب و عشاء کو جمع کرنے والا ہو جائے۔ اور جب فجر طلوع ہو جائے تو جمع کرنا ممکن نہیں۔ لہٰذا

اعادہ ساقط ہو گیا۔(ہدایہ اولین، کتاب الحج، لاہور)

مزدلفہ کے راستے میں نماز پڑھنے سے متعلق مذاہب اربعہ

علامہ بدر الدین عینی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ اور امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک جس نے مغرب راستے میں پڑھی تو وہ کافی نہیں ہے۔اور طلوع فجر سے پہلے تک اس پر اعادہ واجب ہے۔امام زفر اور حسن بن زیاد علیہما الرحمہ نے بھی اسی طرح کہا ہے۔

حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ وہی نماز کافی ہوگی البتہ اس نے مخالفت سنت کی وجہ سے برا کیا ہے۔حضرت امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد علیہم الرحمہ نے بھی اسی طرح کہا ہے۔البتہ یہ اختلاف فقہاء احناف کے نزدیک مابین طرفین وامام ابو یوسف علیہ الرحمہ ہے۔(البنائیہ شرح الہدایہ، ج۵، ص۱۱۹، حقانیہ ملتان)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شارح کلام مبین بھی ہیں اور شارع قوانین بھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تشریعی اختیار سے نویں ذی الحجہ کو وقوف عرفہ کے بعد نماز مغرب مزدلفہ میں پہنچ کر عشاء کے وقت میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ اکٹھی ادا فرمائی ہے اس لئے نماز مغرب کا وقت حجاج کے حق میں سورج غروب ہونے کے بعد شروع نہیں ہوتا بلکہ مزدلفہ میں نماز عشاء کا وقت داخل ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے،اب حکم شریعت یہی کہ حجاج کرام مزدلفہ پہنچ کر عشاء کا وقت شروع ہونے کے بعد مغرب وعشاء ایک اذان،ایک اقامت کے ساتھ ادا کی نیت سے پڑھیں،تاہم ازدحام یا کسی عذر کی بناء پر اگر یہ اندیشہ ہو کہ مزدلفہ پہنچنے تک عشاء کا وقت فوت ہو جائیگا اور صبح صادق نمودار ہو جائیگی تو راستہ میں یا جہاں کہیں ہوں مغرب وعشاء ادا کر لی جائے،فقہائے کرام نے صراحت کی ہے کہ جب مغرب وعشاء کو جمع کرنے کا وقت فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو نماز اصل وقت میں ادا کرنی ضروری ہے۔

جیسا کہ مناسک ملاعلی قاری مع حاشیۂ ارشاد الساری باب احکام المزدلفة ص میں ہے (ولایصلی)ای احداهما (خارج المزدلفة)ای مطلقا (الااذا خاف طلوع الفجر فیصلی)ای فیه کما فی نسخه (حیث هو) ای لضرورة ادراك وقت اصل الصلوة وفوت وقت الواجب للجمع ولو کان فی الطریق اوبعرفات اومنی ونحوها .

اگر عشاء کا وقت ختم ہونے سے پہلے مزدلفہ پہنچ جائیں تو ضروری ہے کہ مغرب وعشاء پھر سے دہرالی جائے۔

جیسا کہ فتاوی عالمگیری ، کتاب المناسك، الباب الخامس فی کیفیة اداء الحج، ہے : ولو صلی المغرب بعد غروب الشمس قبل ان یاتی المزدلفة فعلیه ان یعیدها اذا اتی بمزدلفة فی قول ابی حنیفة ومحمد رحمهما الله تعالیٰ وکذلك لو صلی العشاء فی الطریق بعد دخول وقتها .

حجاج کرام اس بات کا لازمی طور پر اہتمام کریں کہ جلد از جلد وقوف واجب کے لئے مزدلفہ پہنچیں،وقوف مزدلفہ صبح صادق

سے طلوع آفتاب سے پہلے تک ایک لحہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو واجب ہے اگر اس کو ترک کردیا جائے تو دم دینا لازم ہے، جو حاجی صاحبان وقوف عرفہ کے بعد راہ بھٹکنے کی وجہ یا ٹریفک کی مجبوری کے باعث طلوع آفتاب سے پہلے تک مزدلفہ نہ پہنچ سکیں ان پر ترک واجب کے سبب دم دینا لازم ہے۔

عرفات میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا بیان

اور وہ ان کو ظہر اور عصر کی نماز ظہر کے وقت میں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھائے۔ اور نمازوں کو جمع کرنے والی روایات کے رواۃ کے اتفاق کے ساتھ یہی نقل کیا گیا ہے۔ اور وہ حدیث جس کو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں نمازوں کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا فرمایا ہے۔ حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ وہ ظہر کے لئے اذان دے اور ظہر کے لئے اقامت کہے اور پھر عصر کے لئے اقامت کہے۔ کیونکہ عصر اپنے مقررہ وقت سے پہلے ادا کی جاتی ہے لہٰذا لوگوں کو انتباہ کرنے کے لئے صرف اقامت ہی کافی ہے۔

عرفات کی دو نمازوں میں ایک تکبیر و دو اقامتوں میں مذاہب اربعہ

جس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں ظہر و عصر کی نماز ایک اذان اور دو تکبیر کے ساتھ پڑھی تھی چنانچہ حضرت امام شافعی حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد کا یہی مسلک ہے لیکن حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے ہاں مزدلفہ میں یہ دونوں نمازیں ایک اذان اور ایک ہی تکبیر کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں کیونکہ اس موقع پر عشاء کی نماز چونکہ اپنے وقت میں پڑھی جاتی ہے اس لئے زیادتی اعلام کے لئے علیحدہ سے تکبیر کی ضرورت نہیں برخلاف عرفات میں عصر کی نماز کے کہ وہاں عصر کی نماز چونکہ اپنے وقت میں نہیں ہوتی بلکہ ظہر کے وقت ہوتی ہے اس لئے وہاں زیادتی اعلام کے لیے علیحدہ تکبیر کی ضرورت ہے، صحیح مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی روایت منقول ہے اور ترمذی نے بھی اس کی تحسین و تصحیح کی ہے۔ عرفات و مزدلفہ کے علاوہ نمازوں کو جمع کرنے رد میں فقہ حنفی کے دلائل:

امام احمد رضا بریلوی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: سیدنا حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی کہ امیر المؤمنین امام العادلین ناطق بالحق والصواب عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تمام آفاق میں فرمان واجب الاذعان نافذ فرمائے۔ کہ کوئی شخص ایک وقت میں دو نمازیں نہ جمع کرنے پائے اور ان میں ارشاد فرمایا: ایک وقت میں دو نمازیں ملانا گناہ کبیرہ ہے۔۔ المؤطا لمحمد، الجمع بین الصلوتین ☆

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ الحمدللہ، امام عادل فارق الحق والباطل نے حق واضح فرمایا۔ اور انکے فرمانوں پر کہیں سے انکار نہ آنے نے گویا مسئلہ درجہ اجماع تک مترقی کیا۔ اقول: یہ حدیث بھی ہمارے اصول پر حسن جید حجت ہے۔ علاء بن الحارث تابعی صدوق فقیہ رجال صحیح مسلم و سنن اربعہ سے ہیں۔ نیز علاء کا مختلط ہونا ہمارے نزدیک مضر نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ یہ روایت اس اختلاط سے بعد لی گئی ہے۔ کیونکہ شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر کتاب الصلوۃ باب الشہید میں احمد کی روایت ذکر کی ہے جسکا ایک راوی عطاء بن سائب ہے اور عطاء بن سائب کا مختلط ہونا سب کو معلوم ہے۔ مگر ابن ہمام نے

کہا مجھے امید ہے کہ حماد بن سلمہ نے یہ روایت عطاء کے اختلاط میں مبتلاء ہونے سے پہلے اس سے اخذ کی ہوگی۔ پھر اسکی دلیل بیان کی کہ اگر ابہام پایا بھی جائے تو حسن کے درجے سے کم نہیں۔

اور امام مکحول ثقہ فقیہ حافظ جلیل القدر بھی رجال مسلم واربعہ سے ہیں۔

نیز مرسل ہمارے اور جمہور کے نزدیک حجت ہے۔ رہا امام محمد کے اساتذہ کا مبہم ہونا، تو مبہم کی توثیق ہمارے نزدیک مقبول ہے۔ جیسا کہ مسلم وغیرہ میں ہے۔ خصوصا جب توثیق کرنے والی امام محمد جیسی ہستی ہو۔

اور اس سے قطع نظر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ متعدد اسنادوں سے مروی ہونے کی وجہ سے اسکی یہ خامی دور ہوگئی ہے۔ فتح المغیث میں مقلوب کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشائخ بخاری میں احمد بن عدی سے مروی ہے کہ میں نے متعدد مشائخ حدیث بیان کرتے سنا ہے ابن عدی کے واسطے سے یہ بات خطیب نے بھی اپنی تاریخ میں ذکر کی ہے اور دیگر علماء نے بھی ابن عدی کے اساتذہ کا مبہم ہونا مضر نہیں کیونکہ انکی تعداد اتنی ہے کہ اسکی وجہ سے وہ مجہول نہیں رہے۔

حضرت ابوقتادہ عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا شقہ دفرمان سنا کہ تین باتیں کبیرہ گناہوں سے ہیں۔ دو نمازیں جمع کرنا۔ جہاد میں کفار کے مقابلہ سے بھاگنا۔ اور کسی کا مال لوٹ لینا۔ (کنز العمال للمتقی)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اعلی درجہ کی صحیح ہے۔ اسکے سب رجال اسمعیل بن ابراہیم ابن علیہ سے آخر تک ائمہ ثقات عدول رجال صحیح مسلم سے ہیں۔ وللہ الحمد، طیفہ: حدیث مؤطا کے جواب میں تو ملا جی کو وہی انکا عذر معمولی عارض ہوا کہ منع کرنا عمر کا حالت اقامت میں بلا عذر تھا۔

اقول: اگر ہر جگہ ایسی ہی تخصیص تراش لینے کا دروازہ کھلے تو تمام احکام شرعیہ سے بے قیدوں کو سہل چھٹی ملے۔ جہاں چاہیں کہدیں یہ حکم خاص فلاں لوگوں کے لئے ہے۔ حدیث صحیحین کو تین طرح رد کرنا چاہا۔

اول: انکار جمع اس سے بطور مفہوم نکلتا ہے اور حنفیہ قائل مفہوم نہیں۔ اس جواب کی حکایت خود اسکے رد میں کفایت ہے۔ اس سے اگر بطور مفہوم نکلتی ہے تو مزدلفہ کی جمع۔ کہ مابعد الا ہمارے نزدیک مسکوت عنہ ہے۔ انکار جمع تو اسکا صریح منطوق ومدلول مطابقی ومنصوص عبارۃ النص ہے

اقول: اولاً۔ اسکی نسبت اگر بعض اجلہ شافعیہ کے قلم سے براہ بشریت لفظ مفہوم نکل گیا۔ ملا مدعی اجتہاد وحرمت تقلید ابو حنیفہ وشافعی کو کیا لائق تھا کہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم رد کرنے کے لئے ایسی بدیہی غلطی میں ایک متاخر مقلد کی تقلید جامد کرتے۔ شاید رد احادیث صحیحہ میں یہ شرک صریح جائز وصحیح ہوگا۔ اب نہ اس میں شائبہ نصرانیت ہے نہ اتخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا من دون اللہ کی آفت۔ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون۔

ثانیا: بالفرض غلط مفہوم ہی سہی اب یہ نا مسلم کہ حنفیہ اس کے قائل نہیں۔ صرف عبارات شارع غیر متعلقہ بعقوبات میں اسکی نفی کرتے ہیں۔ کلام صحابہ ومن بعد ھم من العلماء میں مفہوم مخالف بے خلاف مرعی و معتبر۔ کمانص

علیه فی تحریر الاصول والنهر الفائق والدر المختار وغیرها من الاسفار ، قد ذکرنا نصوصها ، فی رسالتنا القطوف الدانیة لمن احسن الجماعة الثانیة۔

دوم: ایک رامپوری ملا سے نقل کیا کہ ابن مسعود سے مسند ابی یعلی میں روایت یہ بھی ہے کہ کان صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین الصلوتین فی السفر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دونمازیں جمع کرتے تھے۔ تو موجود ہے کہ حدیث صحیح حسن کو حالت نزول منزل اور روایت ابی یعلی کو حالت سیر پر عمل کریں۔ یہ مذہب امام مالک کی طرف عود کر جائیگا۔

اقول: اولاً۔ ملا جی خود ہی اسی بحث میں کہہ چکے ہو کہ شاہ صاحب نے مسند ابی یعلی کو طبقہ ثالثہ میں جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح، حسن، غریب، معروف، منکر، شاذ، مقلوب موجود ہیں ٹھہرایا ہے۔ پھر خود ہی اس طبقے کی کتاب کو کہا کہ اس کتاب کی حدیث بدوں تصحیح کسی محدث کے یا پیش کرنے سند کے کیونکر تسلیم کی جاوے۔ یہ کتاب اس طبقے کی ہے جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح اور سقیم مخلط ہیں۔ یہ کیا دھرم ہے کہ اوروں پر منہ آؤ اور اپنے لئے ایک رامپوری ملا کی تقلید سے حلال بتاؤ۔ اتخذوا احبارهم ورهبانهم

ثانیاً: ملا جی، کسی ذی علم سے التجا کرو تو وہ تمہیں صریح و مجمل اور متعین و محتمل کا فرق سکھائے۔ حدیث صحیحین انکار جمع حقیقی میں نص صریح ہے اور روایت ابی یعلی حقیقی جمع کا اصلاً پتہ نہیں دیتی۔ بلکہ احادیث جمع صوری میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیثیں صاف صاف جمع صوری بتارہی ہیں۔ تمہاری ذی ہوشی کہ نص و محتمل کو لاکر اختلاف محامل سے راہ توفیق ڈھونڈتے ہو۔

لطیفہ اول: ملا جی کا اضطراب قابل تماشہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو کہیں راوی جمع ٹھہرا کر عدد رواۃ پندرہ بتاتے ہیں۔ کہیں نافی سمجھ کر چودہ۔ صدر کلام میں جہاں راویان جمع گنائے صاف صاف کہا ابن مسعود فی احدی الروایتین، اب رامپوری ملا کی تقلید سے وہ احدی روایتین بھی گئی۔ ابن مسعود خاصے مثبتان جمع ٹھہر گئے۔

سوم: جسے ملا جی بہت ہی علق نفیس سمجھے ہوئے ہیں۔ ان دو کو عربی میں بولے تھے۔ یہاں چمک چمک کر اردو میں چہک رہے ہیں کہ۔

اگر کہو جس جمع کو ابن مسعود نے نہیں دیکھا وہ درست نہیں تو تم پر یہ پہاڑ مصیبت کا ٹوٹیگا کہ جمع بین الظهر اور عصر کو عرفات میں کیوں درست کہتے ہو باوجودیکہ اس قول ابن مسعود سے تو نفی جمع فی العرفات کی بھی مفہوم ہوتی ہے۔ پس جو تم جواب رکھتے ہو اسی کو ہماری طرف سے سمجھو یعنی اگر کہو نہ ذکر کرنا ابن مسعود کا جمع فی العرفات کو بنا بر شہرت عرفات کے تھا تو ہم کہیں گے کہ جمع فی السفر بھی قرن صحابہ میں مشہور تھی۔ کیونکہ چودہ صحابی سوا بن مسعود کے اسکے ناقل ہیں۔ تو اسی واسطے ابن مسعود نے اسکا استثناء نہ کیا۔ اور اب محتمل نفی کا جمع بلا عذر ہوگی۔ اور اگر کہو کہ جمع فی العرفات بالقائسہ معلوم ہوتی ہے تو ہم کو کون مانع ہے مقائسہ سے۔ وعلی ہذا القیاس جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا ہے۔

معیار الحق مصنفہ میاں نذیر حسین ملا جی اس جواب کو ملا جی گل سر سبز بنا کر سب سے اول ذکر کیا۔ ان دو کی تو امام نووی و سلام اللہ رامپوری کی طرف نسبت کی۔ مگر اسے بہت پسند کر کے بلانقل ونسبت اپنے نامہ اعمال میں ثبت رکھا حالانکہ یہ بھی کلام

امام نووی میں مذکور اور فتح الباری وغیرہ میں ماثور تھا۔شہرت جمع عرفات سے جو جواب امام محقق علی الاطلاق محمد بن الہمام وغیرہ علماء اعلام حنفیہ کرام نے افادہ فرمایا۔اس کا نفیس وجلیل مطلب ملا جی کی فہم تنگ میں اصلا نہ دھنسا۔اجتہاد کے نشہ میں ادعائے باطل شہرت جمع سفر کا آوازہ کسا،اب فقیر غفرلہ القدیر سے تحقیق حق سنئے۔

اولا: فاقول وبحول ربی اصول۔ ملا جی جواب علماء کا یہ مطلب سمجھے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دیکھیں تو تین نمازیں غیر وقت میں۔مگر ذکر دو کیں۔مغرب وصبح مزدلفہ،اور تیسری یعنی عصر عرفہ کو بوجہ شہرت ذکر نہ فرمایا: جس پر آپ نے یہ کہنے کی گنجائش سمجھی کہ یونہی جمع سفر بھی بوجہ شہرت ترک کی۔اس ادعائے باطل کا لفافہ تو بحمد اللہ اوپر کھل چکا کہ شہرت درکنار نفس ثبوت کے لالے پڑے ہیں۔حضرت نے چودہ صحابہ کرام کا نام لیا پھر آپ ہی دس سے دست بردار ہوئے۔چار باقی ماندہ میں دو کی روایتیں نری بے علاقہ اتر گئیں۔رہے دو، وہاں بعونہ تعالٰی وہ قاہر جواب پائے کہ جی ہی جانتا ہو گا۔

اگر بالفرض دو سے ثبوت ہو بھی جاتا تو کیا صرف دو کی روایت قرن صحابہ میں شہرت ہے۔مگر یہاں تو کلام علماء کا وہ مطلب ہی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف انہیں دو نمازوں عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ کا غیر وقت میں پڑھنا ثابت۔انہیں دو کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دیکھا۔انہیں دو کو صلاتین کہہ کر یہاں ارشاد فرمایا۔اگرچہ تفصیل میں بوجہ شہرت عامہ تامہ ایک کا نام لیا۔صرف ذکر مغرب پر اقتصار فرمایا۔ایسا اکتفا کلام صحیح میں شائع۔

قال عزوجل ۔ وجعل لکم سرابیل تقیکم الحر ۔ اورتمہارے لئے لباس بنائے جوتمہیں گرمی سے بچاتے ہیں۔

خود انہیں نمازوں کے بارے میں امام سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا ارشاد دیکھئے۔کہ پوچھا گیا۔کیا عبداللہ رضی اللہ عنہ سفر میں کوئی نماز جمع کرتے تھے۔

فرمایا : لا الا بجمع ، نہ مگر مزدلفہ میں، کما قدمنا عن سنن النسائی ، یہاں بھی کہہ دیجیو کہ جمع سفر کو شہرۃ چھوڑ دیا ہے۔اور سنئے ،امام ترمذی اپنی صحیح میں فرماتے ہیں ۔

العمل علی ھذا عند اھل العلم ان لا یجمع بین الصلاتین الا فی السفر اوبعرفة ۔

اہل علم کے یہاں عمل اسی پر ہے کہ بغیر سفر اور یوم عرفہ دو نمازیں جمع نہ کریں۔امام ترمذی نے صرف نماز عرفہ کا استثناء کیا نماز مزدلفہ کو چھوڑ دیا۔تو ہے یہ کہ دونوں جمعین متلازم ہیں اور ایک کا ذکر دوسری کا یقیناً مذکر۔خصوصا نماز عرفہ کہ اظہر واشہر۔تو مزدلفہ کا ذکر دونوں کا ذکر ہے،غرض ان صلاتین کی دوسری نماز ظہر عرفہ ہے نہ فجر نحر۔وہ مسئلہ جداگانہ کا افادہ ہے۔کہ دو نمازیں تو غیر وقت میں پڑھیں اور فجر وقت معمول سے پیشتر تاریکی میں،اور بلا شبہ اجماع امت ہے کہ فجر حقیقۃً وقت سے پہلے نہ تھی ، نہ ہرگز کہیں کبھی اس کا جواز اور خود اسی حدیث ابو مسعود کے الفاظ مسلم کے یہاں بروایت جریر عن الاعمش ، قال قبل وقتھا بغلس اس پر شاہد،اگر رات میں پڑھی جاتی تو ذکر غلس کے کیا معنی تھے۔صحیح بخاری میں تو تصریح صریح ہے کہ فجر بعد طلوع فجر پڑھی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ گیا۔ پھر ہم مزدلفہ آئے تو آپ نے دونمازیں جمع کیں ایک ہی اذان واقامت سے۔ درمیان میں رات کا کھانا کھایا۔ پھر طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا پھر ہم مزدلفہ آئے جب عشا کی اذان کا وقت ہو چکا تھا یا قریب تھا۔ ایک شخص کو اذان واقامت کا حکم دیا اور نماز مغرب ادا کی اور بعد کی دو رکعتیں بھی۔ پھر شام کا کھانا منگا کر تناول فرمایا: پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں جب صبح صادق ہوئی تو فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز فجر کے علاوہ اس دن اور اس مقام کے سوا کبھی نماز فجر اتنے اول وقت میں نہیں پڑھتے تھے۔
(الجامع للبخاری المناسک، بر الجامع الصحیح للبخاری، المناسک)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ اور یہ بھی اجماع موافق ومخالف ہے کہ عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ حقیقۃ غیر وقت میں پڑھیں۔ تو فجر نحر ومغرب مزدلفہ کا حکم یقیناً مختلف ہے۔ ہاں عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ متحد الحکم اور غیر وقت میں پڑھنے کے حقیقی معنی انہیں کے ساتھ خاص۔ اور جب تک حقیقت بنتی ہو مجاز کی طرف عدول جائز نہیں۔ نہ جمع بین الحقیقۃ والمجاز ممکن۔ خصوصاً ملاجی کے نزدیک تو جب تک مانع قطعی موجود نہ ہو ظاہر پر حمل واجب۔

اور شک نہیں کہ بے وقت پڑھنے سے ظاہر متبادر وہی معنی ہیں جو ان عصر ومغرب میں حاصل نہ وہ کہ فجر میں واقع۔ تو واجب ہوا کہ جملہ صلی الفجر ان صلوتین کا بیان نہ ہو بلکہ یہ جملہ مستقلہ ہے اور صلوتین سے وہی عصر ومغرب مراد۔ تو ان میں اصلا ہرگز کسی کا ذکر متروک نہیں۔ ہاں تفصیل میں پتے کے لئے ایک ہی کا نام لیا بوجہ کمال اشتہار۔ دوسری کا ذکر مطوی کیا۔

بحمد اللہ یہ معنی ہیں جواب علماء کے جس سے ملاجی کی فہم بے مس اور ناحق آنچہ انساں می کند کی ہوس۔ ملاجی! اب اس برابری کے بڑے بول کی خبریں کہیے کہ جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا سمجھئے۔ خدا کی شان۔

ع، اوگماں بردہ کہ من کردم چو او☆ فرق را کے بیند آں استیزہ جو

فائدہ: یہ معنی نفیس فیض فتاح علیم جل مجدہ سے قلب فقیر پر القا ہوئے۔ پھر ارکان اربعہ ملک العلماء بحر العلوم قدس سرہ مطالعہ میں آئی دیکھا تو بعینہ یہی معنی افادہ فرمائے ہیں۔ والحمد للہ

ثانیا: اقول و باللہ التوفیق۔ اگر نظر تتبع کو جولاں دیجئے تو بعونہ تعالیٰ واضح ہو کہ یہ جواب علماء محض تنزلی تھا۔ ورنہ اسی حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمع عرفات بھی ذکر فرما چکے۔ یہ حدیث سنن نسائی کتاب المناسک باب الجمع بین الظہر والعصر بعرفہ میں یوں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز اس کے وقت ہی میں پڑھتے تھے مگر مزدلفہ اور عرفات میں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ملاجی! اب کہئے: مصیبت کا پہاڑ کس پر ٹوٹا؟ ملاجی! ابھی آپکی نازک چھاتی پر دلی کی پہاڑی آتی ہے۔ سخت جانی کے
آسرے پر سانس باقی ہو تو سر بچایئے کہ عنقریب مکہ کا پہاڑ ابوقبیس آتا ہے۔ ملاجی! دعویٰ اجتہاد پر ادھار کھائے پھرتے ہو اور علم
حدیث کی ہوا نہ لگی احادیث مرد یہ بالمعنی صحیحین وغیرہا صحاح وسنن، مسانید و معاجیم، جوامع و اجزاء وغیرہا میں دیکھئے صدہا مثالیں
اس کی پایئے گا کہ ایک ہی حدیث کو رواۃ بالمعنی کس کس متنوع طور سے روایت کرتے ہیں۔ کوئی ایک ٹکڑا کوئی دوسرا کوئی کسی طرح
،کوئی کسی طرح۔ جمع طرق سے پوری بات کا پتہ چلتا ہے۔

ولہٰذا امام الشان ابو حاتم رازی معاصر امام بخاری فرماتے ہیں جب تک حدیث کو ساٹھ وجہ سے نہ لکھتے اسکی حقیقت نہ
پہچانتے۔

یہاں بھی مخرج اعمش بن عمارۃ عن عبدالرحمٰن عن عبداللہ ہے۔ اعمش کے بعد حدیث منتشر ہوئی۔ ان سے حفص بن
غیاث، ابو معاویۃ، ابو عوانۃ، عبدالواحد بن زیاد، جریر سفین، داؤد، شعبہ وغیرہم اجلہ نے روایت کی۔

یہ روایتیں الفاظ و اطوار، بسط واختصار، اور ذکر واقتصار میں طرق شتی پر آئیں۔ کسی میں مغرب وفجر کا ذکر ہے۔ ظہر عرفہ
مذکور نہیں۔ کروایۃ الصحیحین، کسی میں ظہر عرفہ ومغرب کا بیان ہے فجر مزدلفہ ماثور نہیں۔ کروایۃ النسائی۔ کسی میں صرف
مغرب کا تذکرہ ہے ظہر فجر وصیغہ ما رأیت، وغیرہ کچھ مسطور نہیں کحدیث النسائی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب وعشاء کو مزدلفہ میں جمع
کیا۔ (فتاویٰ رضویہ)

شیعہ پانچ نمازوں کو تین اوقات میں کیوں پڑھتے ہیں؟

اہل تشیع کے نامور محقق لکھتے ہیں: بہتر ہے کہ اس بحث کی وضاحت کے لئے سب سے پہلے اس بارے میں فقہاء کے
نظریات بیان کردیئے جائیں۔ سارے اسلامی فرقے اس مسئلہ پر متفق ہیں کہ میدان عرفات میں ظہر کے وقت نماز ظہر اور نماز
عصر کو اکھٹا اور بغیر فاصلے کے پڑھا جاسکتا ہے اسی طرح مزدلفہ میں عشا کے وقت نماز مغرب اور عشا کو ایک ساتھ پڑھنا جائز ہے۔

حنفی فرقہ کا کہنا ہے کہ: نماز ظہر وعصر اور نماز مغرب وعشاء کو اکھٹا ایک وقت میں پڑھنا صرف دو ہی مقامات میدان عرفات
اور مزدلفہ میں جائز ہے اور باقی جگہوں پر اس طرح ایک ساتھ نمازیں نہ پڑھی جائیں۔

حنبلی، مالکی اور شافعی فرقوں کا کہنا ہے کہ نماز ظہر وعصر اور نماز مغرب وعشاء کو ان گزشتہ دو مقامات کے علاوہ سفر کی حالت
میں بھی ایک ساتھ ادا کیا جاسکتا ہے ان فرقوں میں سے کچھ لوگ بعض اضطراری موقعوں جیسے بارش کے وقت یا نمازی کے بیمار
ہونے پر یا پھر دشمن کے ڈر سے ان نمازوں کو ساتھ میں پڑھنا جائز قرار دیتے ہیں۔

شیعہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نماز ظہر وعصر اور اسی طرح نماز مغرب وعشاء کے لئے ایک خاص وقت ہے اور ایک مشترک
وقت

(الف) نماز ظہر کا خاص وقت شرعی ظہر (زوال آفتاب) سے لے کر اتنی دیر تک ہے جس میں چار رکعت نماز پڑھی جاسکے

(ب) نماز عصر کا مخصوص وقت وہ ہے کہ جب غروب آفتاب میں اتنا وقت باقی بچا ہو کہ اس میں چار رکعت نماز پڑھی جاسکے۔ (ج) نماز ظہر وعصر کا مشترک وقت نماز ظہر کے مخصوص وقت کے ختم ہونے اور نماز عصر کے مخصوص وقت کے شروع ہونے تک ہے۔

شیعہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان تمام مشترک اوقات میں نماز ظہر وعصر کو اکٹھا اور فاصلے کے بغیر پڑھ سکتے ہیں۔لیکن اہل سنت کہتے ہیں۔ کہ نماز ظہر کا مخصوص وقت، شرعی ظہر (زوال آفتاب) سے لے کر اس وقت تک ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے اس وقت میں نماز عصر نہیں پڑھی جاسکتی اور اس کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک نماز عصر کا مخصوص وقت ہے اس وقت میں نماز ظہر نہیں پڑھی جاسکتی۔ (د) نماز مغرب کا مخصوص وقت شرعی مغرب کی ابتدا سے لے کر اس وقت تک ہے (الفقہ علی المذاهب الاربعہ كتاب الصلوۃ الجمع بين الصلا تين تقديمًا و تاخيرًا ، سے اقتباس)

کہ جس میں تین رکعت نماز پڑھی جاسکتی ہے. اس وقت میں صرف نماز مغرب ہی پڑھی جاسکتی ہے. نماز عشاء کا مخصوص وقت یہ ہے کہ جب آدھی رات میں صرف اتنا وقت رہ جائے کہ اس میں چار رکعت نماز پڑھی جاسکے تو اس کوتاہ وقت میں صرف نماز عشاء ہی پڑھی جائے گی۔

مغرب وعشاء کی نمازوں کا مشترک وقت نماز مغرب کے مخصوص وقت کے ختم ہونے سے لے کر نماز عشاء کے مخصوص وقت تک ہے۔

شیعہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس مشترک وقت کے اندر مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ اور بغیر فاصلے کے ادا کی جاسکتی ہیں لیکن اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ نماز مغرب کا مخصوص وقت غروب آفتاب سے لے کر مغرب کی سرخی زائل ہونے تک ہے اور اس وقت میں نماز عشاء نہیں پڑھی جاسکتی پھر مغرب کی سرخی کے زائل ہونے سے لے کر آدھی رات تک نماز عشاء کا خاص وقت ہے اور اس وقت میں نماز مغرب ادا نہیں کی جاسکتی۔

نتیجہ: یہ نکلتا ہے کہ شیعوں کے نظریئے کے مطابق شرعی ظہر کا وقت آجانے پر نماز ظہر بجالانے کے بعد بلا فاصلہ نماز عصر ادا کر سکتے ہیں نماز ظہر کو اس وقت نہ پڑھ کر نماز عصر کے خاص وقت تک پڑھتے ہیں۔ اس طرح کہ نماز ظہر کو نماز عصر کے خاص وقت کے پہنچنے سے پہلے ختم کر دیں اور اس کے بعد نماز عصر پڑھ لیں اس طرح نماز ظہر وعصر کو جمع کیا جاسکتا ہے اگر چہ مستحب یہ ہے کہ نماز ظہر کو زوال کے بعد ادا کیا جائے اور نماز عصر کو اس وقت ادا کیا جائے کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے۔

اسی طرح شرعی مغرب کے وقت نماز مغرب کے بجالانے کے بعد بلا فاصلہ نماز عشا پڑھ سکتے ہیں یا پھر اگر چاہیں تو نماز مغرب کو نماز عشاء کے خاص وقت کے قریب پڑھیں وہ اس طرح کہ نماز مغرب کو نماز عشاء کے خاص وقت کے پہنچنے سے پہلے ختم کر دیں اور اس کے بعد نماز عشاء پڑھ لیں اس طرح نماز مغرب وعشاء کو ساتھ میں پڑھا جاسکتا ہے. اگر چہ مستحب یہ ہے کہ نماز مغرب کو شرعی مغرب کے بعد ادا کیا جائے اور نماز عشاء کو مغرب کی سرخی کے زائل ہو جانے کے بعد بجالایا جائے یہ شیعوں کو نظر یہ تھا۔

لیکن اہل سنت کہتے ہیں کہ نماز ظہر وعصر یا مغرب وعشاء کو کسی بھی جگہ اور کسی بھی وقت میں ایک ساتھ ادا کرنا صحیح نہیں ہے

اس اعتبار سے بحث اس میں ہے کہ کیا ہر جگہ اور ہر وقت میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھی جا سکتی ہیں ٹھیک اسی طرح جیسے میدان عرفہ اور مزدلفہ میں دو نمازوں کو ایک ساتھ ایک ہی وقت میں پڑھا جاتا ہے۔

سارے مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے دو نمازیں ایک ساتھ پڑھی تھیں لیکن اس روایت کی تفسیر میں دو نظریے پائے جاتے ہیں۔

الف: شیعہ کہتے ہیں کہ اس روایت سے مراد یہ ہے کہ نماز ظہر کے ابتدائی وقت میں ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد نماز عصر کو بجالایا جا سکتا ہے اور اسی طرح نماز مغرب کے ابتدائی وقت میں مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد نماز عشا کو پڑھا جا سکتا ہے اور یہ مسئلہ کسی خاص وقت اور کسی خاص جگہ یا خاص حالات سے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر جگہ اور ہر وقت میں ایک ساتھ دو نمازیں ادا کی جا سکتی ہیں۔

ب: اہل سنت کہتے ہیں مذکورہ روایت سے مراد یہ ہے کہ نماز ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور نماز عصر کو اس کے اول وقت میں پڑھا جائے اور اسی طرح نماز مغرب کو اس کے آخری وقت میں اور نماز عشاء کو اس کے اول وقت میں پڑھا جائے۔

اب ہم اس مسئلے کی وضاحت کے لئے ان روایات کی تحقیق کر کے یہ ثابت کریں گے کہ ان روایات میں دو نمازوں کو جمع کرنے سے وہی مراد ہے جو شیعہ کہتے ہیں، یعنی دو نمازوں کو ایک ہی نماز کے وقت میں پڑھا جا سکتا ہے اور یہ مراد نہیں ہے کہ ایک نماز کو اس کے آخری وقت میں اور دوسری نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھا جائے۔

دو نمازوں کو جمع کرنے میں اہل تشیع کے دلائل کا بیان

(۱) جابر بن زید کا بیان ہے کہ انہوں نے ابن عباس سے سنا ہے کہ وہ کہہ رہے تھے: میں نے پیغمبر اکرم ﷺ کے ساتھ آٹھ رکعت نماز (ظہر وعصر) اور سات رکعت نماز (مغرب وعشاء) کو ایک ساتھ پڑھا ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے ابوشعثاء سے کہا: میرا یہ گمان ہے کہ رسول خدا ﷺ نے نماز ظہر کو تاخیر سے پڑھا ہے اور نماز عصر کو جلد ادا کیا ہے اسی طرح نماز مغرب کو بھی تاخیر سے پڑھا ہے اور نماز عشاء کو جلدی ادا کیا ہے ابوشعثاء نے کہا میرا بھی یہی گمان ہے۔ (مسند احمد ابن حنبل)

اس روایت سے اچھی طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازوں کو ایک ساتھ اور بغیر فاصلے کے پڑھا تھا۔ احمد ابن حنبل نے عبداللہ بن شقیق سے درج ذیل روایت نقل کی ہے:

(۲) ایک دن عصر کے بعد ابن عباس نے ہمارے درمیان خطبہ دیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اور ستارے چمکنے لگے اور لوگ نماز کی ندائیں دینے لگے ان میں سے بنی تمیم قبیلے کا ایک شخص ماز نماز کہنے لگا ابن عباس نے غصے میں کہا کیا تم مجھے سنت پیغمبر کی تعلیم دینا چاہتے ہو؟ میں نے خود رسول خدا ﷺ کو ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھتے دیکھا ہے عبداللہ نے کہا اس مسئلے سے متعلق میرے ذہن میں شک پیدا ہو گیا تو میں ابو ہریرہ کے پاس گیا اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے ابن عباس کی بات کی تائید کی۔

(۳) اس حدیث میں دوصحابی عبداللہ ابن عباس اور ابو ہریرہ اس حقیقت کی گواہی دے رہے ہیں کہ پیغمبر اکرم (ﷺ) نے نماز ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو ایک ساتھ پڑھا ہے اور ابن عباس نے بھی پیغمبر اکرم ﷺ کے اس عمل کی پیروی کی ہے۔

(۴) مالک بن انس کا اپنی کتاب موطاً میں بیان ہے: رسول خدا (ﷺ) نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھی تھیں جبکہ نہ تو کسی قسم کا خوف تھا اور نہ ہی آپ ﷺ سفر میں تھے۔

(۵) مالک بن انس نے معاذ بن جبل سے یہ روایت نقل کی ہے: رسول خدا (ﷺ) نماز ظہر عصر اور نماز مغرب وعشاء کو ایک ساتھ بجالاتے تھے۔

(۶) مالک بن انس نے نافع سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر سے یوں روایت نقل کی ہے: پیغمبر اکرم ﷺ جب دن میں سفر کرنا چاہتے تھے تو ظہر اور عصر کی نمازوں کو اکھٹا ادا کرلیا کرتے تھے اور جب رات میں سفر کرنا ہوتا تھا تو مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ (موطأ مالک کتاب الصلوۃ ص حدیث)

(۷) محمد زرقانی نے موطأ کی شرح میں ابن شعثا سے یوں روایت نقل کی ہے بے شک ابن عباس نے بصرہ میں نماز ظہر و عصر کو ایک ساتھ اور بغیر فاصلے کے پڑھا تھا اور اسی طرح نماز مغرب وعشاء کو بھی اکھٹا اور بغیر فاصلے کے بجالائے تھے۔ زرقانی نے طبرانی سے اور انھوں نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے:

(۸) پیغمبر اکرم ﷺ نے جب نماز ظہر وعصر اور نماز مغرب وعشاء کو ایک ساتھ پڑھا تو آنحضرت ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا (موطأ پر زرقانی کی شرح، جز اول باب الجمع بین الصلاتین فی الحضر والسفر ص طبع مصر) جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس عمل کو اس لئے انجام دیا ہے تاکہ میری امت مشقت میں نہ پڑ جائے۔

(۹) مسلم بن حجاج نے ابوزبیر سے اور انہوں نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے ابن عباس سے یوں روایت نقل کی ہے: پیغمبر اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف وسفر کے نماز ظہر وعصر کو ایک ساتھ پڑھا تھا۔ اس کے بعد ابن عباس نے پیغمبر اکرم ﷺ کے اس عمل کے بارے میں کہا کہ: آنحضرت چاہتے تھے کہ ان کی امت میں سے کوئی بھی شخص مشقت میں نہ پڑنے پائے۔

(۱۰) پیغمبر اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور بارش کے نماز ظہر وعصر اور نماز مغرب وعشاء کو اکھٹا پڑھا تھا۔ اس وقت سعید ابن جبیر نے ابن عباس سے پوچھا کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے اس طرح کیوں کیا؟ تو ابن عباس نے کہا آنحضرت ﷺ اپنی امت کو زحمت میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔

(۱۱) ابوعبداللہ بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں اس سلسلے میں باب تاخیر الظہر الی العصر کے نام سے ایک مستقل باب قرار دیا ہے۔ یہ خود عنوان اس بات کا بہترین گواہ ہے کہ نماز ظہر میں تاخیر کر کے اسے نماز عصر کے وقت میں اکھٹا بجالایا جاسکتا ہے اس کے بعد بخاری نے اسی مذکورہ باب میں درج ذیل روایت نقل کی ہے:

(۱۲) ایک شخص نے ابن عباس سے کہا: نماز تو ابن عباس نے کچھ نہ کہا اس شخص نے پھر کہا نماز پھر بھی ابن عباس نے اسے

کوئی جواب نہ دیا تو اس شخص نے پھر کہا نماز لیکن ابن عباس نے پھر کوئی جواب نہیں دیا جب اس شخص نے چوتھی مرتبہ کہا: نماز تب ابن عباس بولے او بے اصل! تم ہمیں نماز کی تعلیم دینا چاہتے ہو؟ جبکہ ہم پیغمبر خدا ﷺ کے زمانے میں دو نمازوں کو ایک ساتھ بجالایا کرتے تھے۔

(۱۳) مسلم نے یوں روایت نقل کی ہے: پیغمبر خدا ﷺ نے غزوہ تبوک کے سفر میں نمازوں کو جمع کر کے نماز ظہر و عصر اور مغرب عشاء کو ایک ساتھ پڑھا تھا سعید بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے آنحضرت ﷺ کے اس عمل کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا آنحضرت چاہتے تھے کہ ان کی امت مشقت میں نہ پڑے۔

(۱۴) مسلم ابن حجاج نے معاذ سے اس طرح نقل کیا ہے: ہم پیغمبر خدا ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک کی طرف نکلے تو آنحضرت ﷺ نے نماز ظہر و عصر اور نماز مغرب وعشاء کو ایک ساتھ پڑھا۔ مالک ابن انس کا اپنی کتاب الموطأ میں بیان ہے کہ :ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے سوال کیا کہ کیا حالت سفر میں نماز ظہر وعصر کو ایک ساتھ بجالایا جاسکتا تھا؟ سالم بن عبداللہ نے جواب دیا ہاں اس کام میں کوئی خرج نہیں ہے کیا تم نے عرفہ کے دن لوگوں کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا ہے؟

یہاں پر اس نکتے کا ذکر ضروری ہے کہ عرفہ کے دن نماز ظہر وعصر کو نماز ظہر کے وقت میں بجالانے کو سب مسلمان جائز سمجھتے ہیں اس مقام پر سالم بن عبداللہ نے کہا تھا کہ جیسے لوگ عرفہ کے دن دو نمازوں کو اکھٹا پڑھتے ہیں اسی طرح عام دنوں میں بھی دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھا جاسکتا ہے۔ متقی ہندی اپنی کتاب کنز العمال میں لکھتے ہیں: عبداللہ ابن عمر نے کہا: پیغمبر خدا ﷺ نے بغیر سفر کے نماز ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو اکھٹا پڑھا تھا ایک شخص نے ابن عمر سے سوال کیا کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ تو ابن عمر نے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ اپنی امت کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے تا کہ اگر کوئی شخص چاہے تو دو نمازوں کو ایک ساتھ بجالائے۔ (کنز العمال کتاب الصلوٰۃ)

نتیجہ:

اب ہم گزشتہ روایات کی روشنی میں دو نمازوں کو جمع کرنے کے سلسلے میں شیعوں کے نظریہ کے صحیح ہونے پر چند دلیلیں پیش کریں گے۔

دو نمازوں کو ایک وقت میں ایک ساتھ بجالانے کی اجازت نمازیوں کی سہولت اور انہیں مشقت سے بچانے کے لئے دی گئی ہے، متعدد روایات میں اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ اگر نماز ظہر وعصر یا مغرب۔ (کنز العمال، کتاب الصلوٰۃ)

عشاء کو ایک وقت میں بجالانا جائز نہ ہوتا تو یہ امر مسلمانوں کے لئے زحمت ومشقت کا باعث بنتا اسی وجہ سے پیغمبر اسلام ﷺ نے مسلمانوں کی سہولت اور آسانی کے لئے دو نمازوں کو ایک وقت میں بجالانے کو جائز قرار دیا ہے۔

واضح ہے کہ اگر ان روایات سے یہ مراد ہو کہ نماز ظہر کو اسکے آخری وقت (جب ہر چیز کا سایہ اسکے برابر ہوجائے) تک تاخیر کر کے پڑھا جائے اور نماز عصر کو اسکے اول وقت میں بجالایا جائے اس طرح ہر دو نمازیں ایک ساتھ مگر اپنے اوقات ہی میں پڑھی جائیں (اہل سنت حضرات ان روایات سے یہی مراد لیتے ہیں) تو ایسے کام میں کسی طرح کی سہولت نہیں ہوگی بلکہ یہ کام

مزید مشقت کا باعث بنے گا جبکہ دونمازوں کو ایک ساتھ بجالانے کی اجازت کا یہ مقصد تھا کہ نمازیوں کے لئے سہولت ہو۔

اس بیان سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ گزشتہ روایات سے مراد یہ ہے کہ دونمازوں کو ان کے مشترک وقت کے ہر حصے میں بجالایا جاسکتا ہے اب نمازگزار کو اختیار ہے کہ وہ مشترک وقت کے ابتدائی حصے میں نماز پڑھے یا اس کے آخری حصے میں اوران روایات سے یہ مراد نہیں ہے کہ ایک نماز کو اس کے آخری وقت میں اور دوسری کو اس کے اول وقت میں ادا کیا جائے۔

روز عرفہ دونمازوں کو اکٹھا پڑھنے کے حکم سے باقی دنوں میں نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنے کا جواز معلوم ہوتا ہے تمام اسلامی فرقوں کے نزدیک عرفہ کے دن ظہر وعصر کی نمازوں کو ایک وقت میں بجالانا جائز ہے۔

مزید براں گزشتہ روایات میں سے بعض اس بات کی گواہ ہیں کہ میدان عرفات کی طرح باقی مقامات پر بھی نمازوں کو اکٹھا بجالایا جاسکتا ہے اب اس اعتبار سے روز عرفہ اور باقی عام دنوں کے درمیان یا عرفات کی سرزمین اور باقی عام جگہوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

لہٰذا جس طرح مسلمانوں کے متفقہ نظریئے کے مطابق عرفہ میں ظہر وعصر کی نمازوں کو ظہر کے وقت پر ایک ساتھ پڑھا جاتا ہے اسی طرح عرفہ کے علاوہ بھی ان نمازوں کو ظہر کے وقت اکٹھا پڑھنا بالکل صحیح ہے۔

سفر کی حالت میں دونمازوں کو اکٹھا پڑھنے کے حکم سے غیر سفر میں بھی نمازوں کے ایک ساتھ بجالانے کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ایک طرف سے حنبلی، مالکی، اور شافعی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حالت سفر میں دونمازوں کو اکٹھا بجالایا جاسکتا ہے اور دوسری طرف گزشتہ روایات صراحت کے ساتھ کہہ رہی ہیں کہ اس اعتبار سے سفر اور غیر سفر میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ پیغمبر اکرم ﷺ نے دونوں حالتوں میں نمازوں کو اکٹھا پڑھا تھا۔**الفقہ علی المذاھب الاربعہ ، کتاب الصلوٰۃ ،الجمع بین الصلوتین تقدیما و تاخیرا** ۔نمازوں کو اکٹھا بجالانا صحیح ہے اسی طرح عام حالات میں بھی دونمازوں کو اکٹھا پڑھا جاسکتا ہے۔

اضطراری حالت میں دونمازوں کے اکٹھا پڑھنے کے حکم سے عام حالت میں بھی نمازوں کے اکٹھا پڑھنے کا جواز معلوم ہوجاتا ہے۔اہل سنت کی صحیح اور مسند کتابوں میں سے بہت سی روایات اس حقیقت کی گواہی دیتی ہیں کہ پیغمبر اکرم ﷺ اوران کے اصحاب نے چند اضطراری موقعوں پر جیسے بارش کے وقت یا دشمن کے خوف سے یا بیماری کی حالت میں نمازوں کو ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں (ٹھیک اسی طرح جیسے شیعہ کہتے ہیں) پڑھا تھا اور اسی وجہ سے مختلف اسلامی فرقوں کے فقہاء نے بعض اضطراری حالات میں دونمازوں کو ایک ساتھ پڑھنا جائز قرار دیا ہے جب کہ گزشتہ روایات اس بات کو وضاحت کے ساتھ بیان کررہی ہیں کہ اس سلسلے میں اضطراری اور عام حالت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور پیغمبر اکرم ﷺ نے دونوں حالتوں میں اپنی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھا ہے۔

اہل تشیع کا نمازوں کو جمع کرنے کا رد شیعہ کتب کی روشنی میں

اسلام میں پانچ وقت کی نمازوں کا حکم ہے لیکن شیعہ حضرات صرف **3** وقت کی نمازوں کا اہتمام کرتے ہیں فجر،ظہرین اور مغربین لیکن خود انکا مذہب اس سلسلے میں کیا کہتا ہے اسپر آج روشنی ڈالی جائے گی۔

میں نے امام ع سے پوچھا کہ حنظلہ آپ کی طرف وقت لایا ہے۔حضرت نے فرمایا کہ وہ ہم پر جھوٹ نہیں بولا ہوگا میں نے کہا کہ آپ نے ان سے بیان کیا ہے کہ پہلی نماز اللہ نے اپنے نبی پر اس آیت کے ذریعے سے نازل کی نماز پڑھو زوال شمس کے بعد سے،تو یہ وقت ظہر ہے جب سایہ قد آدم نہ ہو وقت ظہر ہے جب یہ ہو جائے تو عصر ہے یہ آخر وقت عصر کا ہے حضرت نے فرمایا سچ کہا اس نے۔(فروع کافی جلد دوم باب 4)

شیعہ عصر کی نماز چھوڑ دیتے ہیں لیکن خود انکی کتب میں لکھا ہے کہ ظہر کی نماز کے بعد عصر کی نماز پڑھنی چاہیے دیکھیں فروع کافی جلد دوم باب 4 میں ہی میں نے حضرت سے کہا کہ میں ظہر کی نماز کب پڑھوں تو فرمایا آٹھ رکعت ظہر کی نماز پڑھ پھر عصر کی نماز پڑھ۔

اسی طرح عشاء کا ذکر بھی موجود ہے جب سورج ڈوب جائے تو دونوں نمازوں کا وقت آجاتا ہے مغرب پہلے ہوگی اور عشاء بعد میں (فروع کافی جلد دوم باب 4)۔

یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ شیعہ ان کتب کو اپنے لیے متبرک سمجھتے ہیں انکا دعوہ ہے کہ ہم نے براہ راست احادیث خاندان نبوی ص سے لیا ہے لیکن اپنی کتب میں اپنے اکابرین کے قول کی نفی کرتے نظر آتے ہیں جو شیعہ حضرات کے لیے یقیناً ایک لمحہ فکریہ ہے۔میرے مضمون کا مقصد اگر یہاں کوئی شیعہ حضرات ہو تو اسکی دل آزاری نہیں بلکہ حقیقت بیانی ہے کافی اور صافی کتب کو شیعہ حضرات قرآن سے بھی بڑھ کر مانتے ہیں۔تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ غار سر من رآیہ میں بارہویں امام کی تصدیق شدہ اس کتب کی ان روایات کو شیعہ حضرات آخر کیوں نظر انداز کرتے ہیں۔

اہل تشیع کی مستدل روایات کا تخصیص پر محمول ہونا

ہم نے اہل تشیع کے دلائل من وعن بیان کر دیئے ہیں۔لیکن ان کے استدلال میں کثیر روایات مروی ہیں۔جو تخصیص پر دلالت کرتی ہیں۔جبکہ اس سے پہلے فقہ حنفی کے مطابق کثرت روایات جو قرآنی نصوص کے موافق ہونے کے ساتھ تواتر کے ساتھ موجود ہیں۔ان کی دلالت عموم پر ہے۔اہل تشیع حضرات اگر درجن تو کیا ہزاروں بھی روایات پیش کردیں تو پھر بھی وہ ایک ایسی روایت پیش نہیں کر سکتے جس میں زمان ومکان کی تخصیص کے بغیر نمازوں کو جمع کرنے کا مسئلہ بیان ہوا ہو۔محض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت رضی اللہ عنہم سے تعصب کرتے ہوئے جاہلانہ استدلال سے مسائل کا استنباط کرنا کس قدر قرآن وسنت کے احکام پر ڈاکہ ڈالنا ہے۔

اہل تشیع کو استدلال کرنے سے پہلے اس اصول کو مدنظر رکھنا چاہیے تھا کہ جب کسی عمل کے خلاف قول آجائے تو عمل تخصیص کا احتمال رکھنے والا ہوتا ہے۔پوری امت مسلمہ کا چودہ سو سالہ اجماع ہے کہ نمازوں کو جمع کرنے کی تخصیص صرف عرفات ومزدلفہ میں ان خاص ایام میں ہے۔اس کے سوا دنیا کے کسی ملک،شہر،گاؤں۔گلی یا مکان کو یہ تخصیص حاصل نہیں ہے۔لہٰذا اگر کسی نے کہیں تخصیص ثابت کرنے کی کوشش کی تو وہ نص قطعی ''' کا منکر ہوگا۔کیونکہ قرآن کی اس نص میں تصریح کے ساتھ اوقات نماز کا حکم دیا گیا ہے۔اور جب نص سے صراحت ثابت ہو جائے تو کسی طرح بھی محتمل نہیں ہوتی۔لیکن اس نص کی

صراحت کے باوجود کوئی تخصیص کو ثابت کرے تو اس کو سوائے اسلام دشمنی کے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اہل سنت کے موقف میں کثیر احادیث بیان ہو چکی ہیں۔ لیکن ہم مزید تردید کے لئے فقہ کا اصول پیش کر دیتے ہیں تا کہ شک وشبہ بھی ختم ہو جائے اور روز روشن کی طرح اہل سنت کی حقانیت واضح ہو جائے۔

حکم خاص سے استدلال کرتے ہوئے عمومی حکم کو ثابت نہیں کیا جائے گا

اس قاعدہ کا ماخذ یہ ہے۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ میدان عرفات سے واپس لوٹے تو میں آپ کے ساتھ سوار تھا، جب آپ گھاٹی پر آئے تو آپ نے سواری بٹھائی اور قضاء حاجت کے لئے نیچے اتر گئے جب واپس آئے تو میں نے برتن سے پانی لے کر آپ کو وضو کرایا، پھر آپ سوار ہو کر مزدلفہ آئے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کر کے پڑھا۔ (مسلم، ج ۱، ص ۴۱۶، قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث میں نماز مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھنے کا ثبوت ہے جو کہ ایام حج میں اس کے احکام کے ساتھ خاص ہے لہٰذا اس حدیث سے کوئی یہ استدلال کرتے ہوئے نہیں کہہ سکتا کہ نماز مغرب اور عشاء کو جہاں چاہیں جمع کر کے پڑھ سکتے ہیں کیونکہ حکم خاص سے عمومی حکم کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

حکم عام کے استدلال سے حکم خاص کی تخصیص

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر وقت مقررہ پر فرض ہے۔ (النساء) اس آیت میں بیان کردہ حکم کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر نماز کو اس کے مقررہ وقت کے اندر ادا کرنا ضروری ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دو نمازوں کو جمع کرنے والا حکم ایام حج میں اس کے مناسک ادا کرنے والے کے ساتھ خاص ہے لہٰذا اس عام حکم کو اس سے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ دو نمازوں کو جمع کرنے کے باوجود اس عمومی حکم یعنی ہر نماز کو اس کے وقت کے اندر پڑھا جائے اس پر بھی عمل ہوگا۔

باب تَقْدِيمِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ بِمُزْدَلِفَةَ

یہ باب ہے کہ خواتین اور بچوں کو مزدلفہ میں ان کی مخصوص جگہ پر پہلے بھیج دینا

3032 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ان افراد میں شامل تھا جنہیں نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ کی

3032-اخرجه البخاري في الحج، باب من قدم ضعفة اهله بليل (الحديث 1678)، و في جزاء الصيد، باب حج الصبيان (الحديث 1856) . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء و غيرهن من مزدلفة الى منى في اواخر الليالي قبل زحمة الناس و استحباب المكث لغيرهم حتى يصلوا الصبح بالمزدلفة (الحديث 300 و 301) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب التعجيل من جمع (الحديث 1939) و الحديث عند: البخاري في الجنائز، باب اذا اسلم الصبي فمات هل يصلى عليه و هل يعرض على الصبي الاسلام (الحديث 1357) و التفسير، باب قوله (و ما لكم لا تقاتلون في سبيل الله . الى . الظالم اهلها) (الحديث 4587) . تحفة الاشراف (5864) .

رات اپنے خاندان کے کمزور افراد کے ہمراہ پہلے بھیج دیا تھا۔

3033 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھا' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان کے کمزور افراد کے ہمراہ مزدلفہ کی رات پہلے بھیج دیا تھا۔

3034 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَّعَفَّانُ وَسُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُشَاشٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ ضَعَفَةَ بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْ يَّنْفِرُوْا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم کے کمزور افراد کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ مزدلفہ کی رات پہلے روانہ ہو جائیں۔

3035 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تُغَلِّسَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى .

☆☆ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اندھیرے میں ہی مزدلفہ سے منیٰ چلی جائیں۔

3036 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ كُنَّا نُغَلِّسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى .

☆☆ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم لوگ اندھیرے میں ہی مزدلفہ سے منیٰ آ گئے تھے۔

باب الرُّخْصَةِ لِلنِّسَآءِ فِي الْاِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ الصُّبْحِ

یہ باب ہے کہ خواتین کے لیے صبح ہونے سے پہلے ہی مزدلفہ سے جانے کی اجازت

3033-اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء و غيرهن من مزدلفة الى منى في اواخر الليالي قبل زحمة الناس و استحباب المكث لغيرهم حتى يصلوا الصبح بمزدلفة (الحديث 302) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الرخصة للضعفة ان يصلوا يوم النحر الصبح بمنى (الحديث 3048) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب من تقدم من جمع الى منى لرمي الجمار (الحديث 3026) : تحفة الاشراف (5944) .

3034-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11052) .

3035-اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء و غيرهن من مزدلفة الى منى في اواخر الليالي قبل زحمة الناس و استحباب المكث لغيرهم حتى يصلوا الصبح بمزدلفة (الحديث 298 و 299) بنحوه و اخرجه النسائي في مناسك الحج،تقديم النساء و الصبيان الى منازلهم بمزدلفة (الحديث 3036) . تحفة الاشراف (15850) .

3036-تقدم في مناسك الحج، تقديم النساء و الصبيان الى منازلهم بمزدلفة (الحديث 3035) .

3037 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا اَذِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ فِي الْاِفَاضَةِ قَبْلَ الصُّبْحِ مِنْ جَمْعٍ لِاَنَّهَا كَانَتِ امْرَاَةً ثَبِطَةً .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو یہ اجازت دی تھی کہ صبح ہونے سے پہلے ہی مزدلفہ سے چلی جائیں اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ایک بھاری بھرکم خاتون تھیں۔

باب الْوَقْتِ الَّذِىْ يُصَلِّى فِيْهِ الصُّبْحُ بِالْمُزْدَلِفَةِ

یہ باب ہے کہ اس وقت کا بیان جس میں مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھی جاتی ہے

3038 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً قَطُّ اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ صَلَّاهُمَا بِجَمْعٍ وَّصَلَاةَ الْفَجْرِ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز اس کے مخصوص وقت پر ہی ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے البتہ مغرب اور عشاء کی نمازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں ایک ساتھ ادا کی تھیں جبکہ اس دن فجر کی نماز آپ نے اس کے مخصوص وقت سے کچھ پہلے ادا کر لی تھی۔

دسویں ذوالحج میں فجر کو اندھیرے میں پڑھنے کا بیان

اور جب فجر طلوع ہو جائے تو امام لوگوں کو فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھائے۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن اندھیرے میں نماز پڑھائی۔ (بخاری، مسلم) اور یہ بھی دلیل ہے کہ اندھیرے میں نماز پڑھانا وقوف کی ضرورت کو پورا کرنے والا ہے لہٰذا یہ اسی طرح جائز ہوگا جس طرح عرفہ میں عصر کو مقدم کرنا جائز ہے۔

(ہدایہ اولین، کتاب الحج، لاہور)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز اپنے وقت کے علاوہ کسی اور وقت میں پڑھی ہو سوائے دو نمازوں کے کہ وہ مغرب وعشاء کی ہیں جو مزدلفہ میں پڑھی گئی تھیں (یعنی مزدلفہ میں مغرب کی نماز عشاء کے وقت میں پڑھی) اور اس دن (یعنی مزدلفہ میں قربانی کے دن) فجر کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت سے پہلے پڑھی تھی۔ (بخاری ومسلم)

یہاں صرف مغرب وعشاء کی نمازوں کو ذکر کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب کی نماز عشاء کے وقت پڑھی، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں ظہر وعصر کی نماز بھی ایک ساتھ اسی طرح پڑھی تھی کہ عصر کی نماز مقدم کر

3037-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17527) .

3038-تقدم (الحديث 607) .

کے ظہر کے وقت ہی پڑھ لی گئی تھی، لہٰذا یہاں ان دونوں نمازوں کو اس سبب سے ذکر نہیں کیا گیا کہ وہ دن کا وقت تھا، سب ہی جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کو مقدم کر کے ظہر کے وقت پڑھا ہے اس لئے اس کو بطور خاص ذکر کرنے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

فجر کی نماز وقت سے پہلے پڑھی کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن فجر کی نماز وقت معمول یعنی اجالا چھانے سے پہلے تاریکی ہی میں پڑھ لی تھی، یہاں یہ مراد نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے وقت سے پہلے پڑھی تھی کیونکہ تمام ہی علماء کے نزدیک فجر کی نماز، فجر سے پہلے پڑھنی جائز نہیں ہے۔

باب فِيْمَنْ لَمْ يُدْرِكْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ الْإِمَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

یہ باب ہے کہ جو شخص مزدلفہ میں امام کے ہمراہ فجر کی نماز باجماعت ادا نہ کر سکے (اس کا حکم)

3039 - اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ وَدَاوُدَ وَزَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ "مَنْ صَلّٰى مَعَنَا صَلَاتَنَا هٰذِهٖ هَاهُنَا ثُمَّ اَقَامَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ".

☆☆ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مزدلفہ میں وقوف کیے ہوئے دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز ادا کر لی ہے' اور اس نے ہمارے ساتھ یہاں قیام کر لیا ہے اور وہ اس سے پہلے عرفہ میں رات کے وقت یا دن کے وقت وقوف کر چکا ہو' تو اس کا حج مکمل ہو جائے گا۔

3040 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ اَدْرَكَ جَمْعًا مَعَ الْاِمَامِ وَالنَّاسِ حَتّٰى يُفِيْضَ مِنْهَا فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ مَعَ النَّاسِ وَالْاِمَامِ فَلَمْ يُدْرِكْ".

☆☆ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص امام کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ مزدلفہ (میں وقوف) کو پالیتا ہے اور پھر وہ وہاں سے روانہ ہوتا ہے' تو اس نے حج کو پالیا' جو شخص امام کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ مزدلفہ میں وقوف کو نہیں پاتا ہے' اس نے حج کو نہیں پایا۔

3041 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ

3039-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب من لم يدرك عرفة (الحديث 1950) و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء فيمن ادرك الامام بجمع فقد ادرك الحج (الحديث 891) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الامام بالمزدلفة (الحديث 3040 و 3041 و 3042 و 3043) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب من اتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع (الحديث 3016) . تحفة الاشراف (9900) .

3040-تقدم (الحديث 3039) .

قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَقْبَلْتُ مِنْ جَبَلَیْ طَیِّءٍ لَمْ اَدَعْ حَبْلًا اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِیْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ".

☆☆ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مزدلفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں طے کے دو پہاڑوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں' میں نے راستے میں ہر ٹیلے پر پڑاؤ کیا ہے' کیا میرا حج ہو گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص یہ نماز ہمارے ساتھ ادا کر لیتا ہے اور جو اس سے پہلے رات کے وقت یا دن کے وقت عرفہ میں وقوف کر چکا ہو' تو اس کا حج مکمل ہو جاتا ہے اور وہ اپنی ذمہ داری کو پورا کر لیتا ہے۔

3042 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ هَلْ لِیْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ "مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَنَا وَوَقَفَ هٰذَا الْمَوْقِفَ حَتّٰى يُفِيْضَ وَاَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ".

☆☆ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مزدلفہ میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: کیا میرا حج ہو گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص یہ نماز ہمارے ساتھ ادا کر لے' اور اس نے یہاں وقوف کر لیا' یہاں تک کہ وہ اس وقت روانہ ہوا' یا اس سے پہلے رات کے وقت یا دن کے وقت عرفات سے روانہ ہو گیا تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس کی ذمہ داری پوری ہو گئی۔

3043 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَامِرٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسٍ الطَّائِیُّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلَیْ طَیِّءٍ اَكْلَلْتُ مَطِيَّتِیْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِیْ مَا بَقِیَ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِیْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ "مَنْ صَلّٰى صَلَاةَ الْغَدَاةِ هَا هُنَا مَعَنَا وَقَدْ اَتٰى عَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضٰى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ".

☆☆ حضرت عروہ بن مضرس طائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میں طے کے دو پہاڑوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں' میں نے اپنی سواری کو مشقت کا شکار کر دیا ہے اور خود کو تھکا لیا ہے' راستے میں جو بھی ٹیلا آیا' میں نے اس پر پڑاؤ کیا ہے' تو کیا میرا حج ہو گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص یہاں صبح کی نماز ہمارے ساتھ پڑھ لے' اور اس سے پہلے وہ عرفہ جا چکا ہو' تو اس نے اپنی پراگندگی کو مکمل کر لیا اور

3041-تقدم (الحديث 3039) .

3042-تقدم (الحديث 3039) .

3043-تقدم (الحديث 3039) .

اس کا حج مکمل ہو گیا۔

3044 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَعْمَرَ الدِّيلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَاَتَاهُ نَاسٌ مِّنْ نَّجْدٍ فَاَمَرُوْا رَجُلًا فَسَاَلَهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ "اَلْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَآءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَدْ اَدْرَكَ حَجَّهُ اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ (مَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ)". ثُمَّ اَرْدَفَ رَجُلًا فَجَعَلَ يُنَادِيْ بِهَا فِي النَّاسِ ۔

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عرفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا' نجد سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے ایک شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کے بارے میں دریافت کرے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حج عرفہ میں (وقوف کا نام) ہے' جو شخص فجر کی نماز ہونے سے پہلے مزدلفہ کی رات آ جائے' اس نے حج کو پالیا' منیٰ کے دن تین دن ہیں' جو دو دن کے بعد چلا جاتا ہے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اور جو (تیسرے دن بھی) ٹھہرا رہتا ہے' اسے بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے ایک شخص کو بٹھا لیا' اس نے لوگوں کے درمیان یہ اعلان کیا۔

3045 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ" ۔

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ' امام باقر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مزدلفہ سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے۔

باب التَّلْبِيَةِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

یہ باب ہے کہ مزدلفہ میں تلبیہ پڑھنا

3046 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيْرٍ - وَهُوَ ابْنُ مُدْرِكٍ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ" ۔

3044-تقدم (الحديث 3016) ۔

3045-اخرجه مسلم في الحج، باب ما جاء ان عرفة كلها موقف (الحديث 149) مطولاً ۔ و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب صفة حجة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 1907 و 1908) مطولاً، و الحديث عند: النسائي في مناسك الحج، باب رفع اليدين في الدعاء بعرفة (الحديث 3015) ۔ تحفة الاشراف (2596) ۔

3046-اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبية حتى يشرع في رمي جمرة العقبة يوم النحر (الحديث 269 و 270 و 271) ۔ تحفة الاشراف (9391) ۔

☆☆ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: ہم لوگ اس وقت مزدلفہ میں موجود تھے انہوں نے فرمایا: میں نے اس ہستی کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جن پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر یہ کہا تھا:

''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں''۔

دعائے بخشش وشفاعت کا بیان

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لئے بخشش کی دعا مانگی، جو قبول کی گئی اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بخش دیا۔ علاوہ بندوں کے حقوق کے کہ میں ظالم سے مظلوم کا حق لوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا کہ میرے پروردگار! اگر تو چاہے تو مظلوم کو اس حق کے بدلہ میں کہ جو ظالم نے کیا ہے جنت کی نعمتیں عطا فرمادے اور ظالم کو بھی بخش دے۔ مگر عرفہ کی شام کو یہ دعا قبول نہیں کی گئی، جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی دعا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز مانگی وہ عطا فرمادی گئی راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یا راوی نے یہ کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔ (یہ دیکھ کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میرا باپ اور میری ماں آپ پر قربان! یہ ایسا وقت ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے نہیں تھے۔ (یعنی یہ وقت ہنسنے کا تو نہیں ہے) پھر کس چیز نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں کو ہنستا رکھے (یعنی اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ خوش وخرم رکھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دشمن خدا ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ بزرگ و برتر نے میری دعا قبول کر لی ہے اور میری امت کو بخش دیا تو اس نے مٹی لی اور اسے اپنے سر پر ڈالنے لگا اور واویلا کرنے اور چیخنے چلانے لگا چنانچہ اس کی بدحواسی اور اضطراب نے مجھے ہنسنے پر مجبور کر دیا۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

چونکہ اس حدیث کے ظاہری مفہوم سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ امت کو مغفرت عام سے نوازا گیا ہے کہ حقوق اللہ بھی بخش دیئے ہیں اور حقوق العباد بھی اس لئے بہتر یہ ہے کہ حدیث کے مفہوم میں یہ قید لگا دی جائے کہ اس مغفرت عام کا تعلق ان لوگوں کے ساتھ جو اس سال حج کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، یا یہ بات اس شخص کے حق میں ہے جس کا حج مقبول ہو بایں طور کہ اس کے حج میں فسق و فجور کی کوئی بات نہ ہو۔

یا پھر یہ کہ مفہوم اس ظالم پر محمول ہے جس کو توبہ کی توفیق ہوئی اور اس نے صدق نیت اور اخلاص کے ساتھ توبہ کی مگر حق کی واپسی سے عاجز ومعذور رہا۔ پھر یہ کہ رحمت خداوندی جسے چاہے اپنے دامن میں چھپا سکتی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور مغفرت عام کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہر مسلمان کو حاصل ہوگی خواہ وہ صالح ہو یا گنہگار، اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے جنت میں صالح اور نیکوکار لوگوں کے تو درجات بلند کرے گا اور اکثر

گنہگاروں کو بخش کر جنت میں داخل کرے گا۔ اب رہ گئے وہ لوگ جو دوزخ میں ہوں گے تو ان کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا اثر یہ ہوگا کہ ان کے عذاب میں تخفیف اور مدت عذاب میں کمی کر دی جائے گی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور بخشش بھی ان شاء اللہ ہر مسلمان کو حاصل ہوگی خواہ وہ صالح ہو یا گنہگار۔ بایں طور کہ جنت میں صالح و نیکوکاروں کے درجات اس جزاء وانعام سے زیادہ بلند ہوں گے جس کا وہ اپنے نیک اعمال کی وجہ سے مستحق ہوگا۔ اور فاجر و گنہگار کے حق میں اس کی مغفرت یہ ہوگی کہ یا تو انہیں اپنے فضل و کرم سے بغیر عذاب ہی کے جنت میں داخل کر دے گا یا پھر ان کے عذاب کی شدت میں کمی کر دے گا جو مغفرت ہی کی ایک نوع ہے۔

باب وَقْتِ الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ

یہ باب ہے کہ مزدلفہ سے روانہ ہونے کا وقت

3047 – اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ شَهِدْتُ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يُفِيضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ اَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

☆☆ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: میں مزدلفہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' انہوں نے ارشاد فرمایا: زمانہ جاہلیت کے لوگ اس وقت تک روانہ نہیں ہوتے تھے' جب تک سورج نہیں نکل آتا تھا' وہ یہ کہا کرتے تھے: اے ثبیر (پہاڑ)! تو روشن ہو جا! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج نکلنے سے پہلے ہی وہاں سے روانہ ہو گئے۔

مزدلفہ سے روانگی کا وقت طلوع شمس سے پہلے ہے

حضرت محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ایام جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) لوگ عرفات سے اس وقت واپس ہوتے جب آفتاب غروب ہونے سے پہلے مردوں کے چہروں پر پگڑیوں کی طرح نظر آتا (یعنی عرفات سے غروب آفتاب سے پہلے چلتے) اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد اس وقت روانہ ہوتے جب آفتاب مردوں کے چہروں پر پگڑیوں کی طرح نظر آتا، مگر ہم عرفات سے اس وقت تک نہیں چلیں گے جب تک کہ آفتاب غروب نہ ہو جائے اور مزدلفہ سے ہم سورج نکلنے سے پہلے روانہ ہوں گے کیونکہ ہمارا طریقہ بت پرستوں اور مشرکین سے مختلف ہے۔ (مشکوۃ المصابیح)

مطلب یہ ہے کہ ایام جاہلیت میں لوگ عرفات سے ایسے وقت چلتے تھے جب آفتاب آدھا تو غروب ہو چکا ہوتا اور اس کا آدھا حصہ باہر ہوتا آفتاب کی اسی صورت کو پگڑی سے مشابہت دی گئی ہے کہ آفتاب کا آدھا گروہ پگڑی کی شکل کا ہوتا ہے، اسی

3047-اخرجه البخاري في الحج، باب متى يدفع من جمع (الحديث 1684)، و في مناقب الانصار، باب ايام الجاهلية (الحديث 3838) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب الصلاة بجمع (الحديث 1938) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء ان الافاضة من جمع قبل طلوع الشمس (الحديث 896) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الوقوف بجمع (الحديث 3022) . تحفة الاشراف (10616) .

طرح مزدلفہ سے ایسے وقت روانہ ہوتے جب آفتاب کا آدھا حصہ طلوع ہو چکا ہوتا اور آدھا حصہ اندر رہتا۔
صاحب مشکوۃ کو اس کی تحقیق نہیں ہو سکی تھی کہ یہ روایت کس نے نقل کی ہے، چنانچہ مشکوۃ کے اصل نسخہ میں لفظ رواہ کے بعد جگہ چھوٹی ہوئی ہے البتہ ایک دوسرے صحیح نسخہ کے حاشیہ میں لکھا ہوا ہے کہ رواہ البیھقی فی شعب الایمان وقال خطبنا وساقه نحوه ۔ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ .
پھر جہاں سے اور لوگ واپس ہوں وہیں سے تم بھی واپس ہو اور خدا سے بخشش مانگو بیشک خدا بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہے۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: "ثم" یہاں پر خبر کا خبر پر عطف ڈالنے کے لئے ہے تاکہ ترتیب ہو جائے، گویا کہ عرفات میں ٹھہرنے والے کو حکم ملا کہ وہ یہاں سے مزدلفہ جائے تاکہ مشعر الحرام کے پاس اللہ تعالٰی کا ذکر کر سکے، اور یہ بھی فرما دیا کہ وہ تمام لوگوں کے ساتھ عرفات میں ٹھہرے، جیسے کہ عام لوگ یہاں ٹھہرتے تھے البتہ قریشیوں نے فخر وتکبر اور نشان امتیاز کے طور پر یہ ٹھہرالیا تھا کہ وہ حد حرم سے باہر نہیں جاتے تھے، اور حرم کی آخری حد پر ٹھہر جاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اللہ والے ہیں اسی کے شہر کے رئیس ہیں اور اس کے گھر کے مجاور ہیں، صحیح بخاری شریف میں ہے کہ قریش اور ان کے ہم خیال لوگ مزدلفہ میں ہی رک جایا کرتے تھے اور اپنا نام حمس رکھتے تھے باقی کل عرب عرفات میں جا کر ٹھہرتے تھے اور وہیں سے لوٹتے تھے اسی لئے اسلام نے حکم دیا کہ جہاں سے عام لوگ لوٹتے ہیں تم وہی سے لوٹا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت مجاہد، حضرت عطاء، حضرت قتادہ، حضرت سدی رضی اللہ عنہم وغیرہ یہی فرماتے ہیں، امام ابن جریر بھی اسی تفسیر کو پسند کرتے ہیں اور اسی پر اجماع بتاتے ہیں، مسند احمد میں ہے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا اونٹ عرفات میں گم ہو گیا میں اسے ڈھونڈنے کے لئے نکلا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں ٹھہرے ہوئے دیکھا کہنے لگا یہ کیا بات ہے کہ یہ حمس ہیں اور پھر یہاں حرم کے باہر آ کر ٹھہرے ہیں،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ افاضہ سے مراد یہاں مزدلفہ سے رمی جمار کے لئے منی کو جاتا ہے، واللہ اعلم، اور الناس سے مراد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں، بعض کہتے ہیں مراد امام ہے، ابن جریر فرماتے ہیں اگر اس کے خلاف اجماع کی حجت نہ ہوتی تو یہی قول راجح رہتا۔ پھر استغفار کا ارشاد ہوتا ہے جو عموماً عبادات کے بعد فرمایا جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز سے فارغ ہو کر تین مرتبہ استغفار کیا کرتے تھے (تفسیر ابن کثیر)

باب الرُّخْصَةِ لِلضَّعَفَةِ اَنْ يُصَلُّوا يَوْمَ النَّحْرِ الصُّبْحَ بِمِنًى

یہ باب ہے کہ کمزور لوگوں کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ قربانی کے دن فجر کی نماز منٰی میں ادا کر لیں

3048 - اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ اَشْهَبَ اَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ اَنَّ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ

3048-تقدم (الحديث 3033) .

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ اَهْلِهِ فَصَلَّيْنَا الصُّبْحَ بِمِنًى وَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے خاندان کے کمزور افراد کے ہمراہ بھجوا دیا تھا' تو ہم نے منیٰ میں صبح کی نماز ادا کر لی تھی اور ہم نے جمرہ کو کنکریاں بھی مار لی تھیں۔

3049 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ اَنِّي اسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَاْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ بِمِنًى قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَ النَّاسُ وَكَانَتْ سَوْدَةُ امْرَاَةً ثَقِيْلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا فَصَلَّتِ الْفَجْرَ بِمِنًى وَرَمَتْ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَ النَّاسُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری یہ خواہش تھی کہ میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسی طرح اجازت لے لیتی جس طرح سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لی تھی اور میں لوگوں کے آنے سے پہلے ہی منیٰ میں فجر کی نماز ادا کر لیتی۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا ایک بھاری بھرکم خاتون تھیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی تھی' انہوں نے فجر کی نماز منیٰ میں ادا کر لی تھی اور لوگوں کے آنے سے پہلے رمی کر لی تھی۔

3050 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ اَنَّ مَوْلًى لِاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ اَخْبَرَهُ قَالَ جِئْتُ مَعَ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ مِّنًى بِغَلَسٍ فَقُلْتُ لَهَا لَقَدْ جِئْنَا مِنًى بِغَلَسٍ. فَقَالَتْ قَدْ كُنَّا نَصْنَعُ هٰذَا مَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ.

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے غلام یہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ اندھیرے میں ہی منیٰ آ گیا' میں نے ان سے کہا: ہم اندھیرے میں منیٰ آ گئے ہیں' تو سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جو ہستی تم سے بہتر تھی' ہم نے ان کے ساتھ بھی اسی طرح کیا تھا۔

3051 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّاَنَا جَالِسٌ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ نَاقَتَهُ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ.

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا' میں اس وقت ان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا (سوال یہ کیا گیا:) حجۃ الوداع کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح چلتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو آہستہ رفتار سے لے کر چل رہے تھے' لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کشادگی

3049-اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء و غيرهن من مزدلفة الى منى في اواخر الليالي قبل رحمة الناس و استحباب المكث لغيرهم حتى يصلوا الصبح بمزدلفة (الحديث 295) . تحفة الاشراف (17503) .

3050-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب التعجيل من جمع (الحديث 1943) بنحوه . تحفة الاشراف (15737) .

3051-تقدم (الحديث 3023) .

پاتے تھے تو اس کی رفتار تیز کر دیتے تھے۔

3052 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ "عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ" . وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ مِنًى فَهَبَطَ حِيْنَ هَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ "عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِىْ يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ" . وَقَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ كَمَا يَخْذِفُ الْاِنْسَانُ .

☆☆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب لوگ عرفہ کی رات اور مزدلفہ کی صبح روانہ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا:

آرام سے چلو!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو بھی آرام سے چلا رہے تھے' یہاں تک کہ آپ منیٰ میں داخل ہوئے' نیچے کی طرف اُترتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے اُترے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر لازم ہے' تم جمرہ کو مارنے کے لیے چھوٹی کنکریاں حاصل کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا' جس طرح کوئی شخص کنکری چٹکی میں لیتا ہے۔

جمرہ عقبہ سے رمی کی ابتداء کرنے کا بیان

امام قدوری علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اس کے بعد وہ جمرہ عقبہ سے شروع کرے۔ پس وہ وادی بطن سے اس پر ٹھیکری کی طرح ساتھ کنکریاں پھینکے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب منیٰ تشریف لائے تو کسی چیز پر توقف نہیں کیا حتیٰ کہ جمرہ عقبہ کی رمی فرمائی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر کنکریاں مارنا لازم ہے البتہ تمہارے بعض کو بعضوں سے تکلیف نہ ہو۔ (طبرانی، ابو داؤد، ابن ماجہ، مسلم)

اور اگر حج کرنے والے نے انگلی کے پورے سے بڑی کنکری پھینکی تو جائز ہے اس لئے کہ اس طرح بھی رمی حاصل ہوگئی۔ ہاں البتہ دوسروں کو اذیت پہنچانے سے بچنے کے لئے بڑا پتھر نہ پھینکے۔ اور اگر اس نے عقبہ کے اوپر سے رمی کی تو وہ بھی کافی ہے۔ کیونکہ جمرہ کے گرد ونواح میں مقام نسک ہے اور ہماری روایت کردہ حدیث کی بنیاد پر وادی کے اوپر سے رمی کرنا افضل ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق ہر کنکری مارنے کے ساتھ تکبیر کہے۔ اور اگر اس نے تکبیر کے مقام پر تسبیح پڑھی تو بھی کافی ہے کیونکہ اللہ کا ذکر اس طرح بھی حاصل ہوگیا۔ اور اللہ ذکر کرنا یہ رمی

3052-تقدم (الحديث 3020) .

کے آداب میں سے ہے۔

نبی کریم ﷺ جمرہ عقبہ کے پاس نہیں ٹھہرے تھے اور وہ پہلی تسبیح کے ساتھ ہی تلبیہ ختم کر دے اسی حدیث کی بناء پر جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہم تک پہنچی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب جمرہ عقبہ کی رمی فرمائی تو آپ ﷺ نے پہلی کنکری کے وقت تلبیہ ختم کر دیا تھا۔ (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، بخاری)

اس کے بعد کنکری پھینکنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ کنکری کو اپنے دائیں انگوٹھے کی پشت پر رکھے اور شہادت کی انگلی کی مدد کے ساتھ رمی کرے۔ اور رمی کی مقدار یہ ہے کہ پھینکنے والے سے گرنے کی جگہ تک پانچ ہاتھ کا فاصلہ ہو۔ حضرت امام حسن علیہ الرحمہ نے حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اس لئے کہ اگر اس نے اس کم کیا تو وہ ڈالنا ہے۔ اور اگر وہ کنکری رکھے تو یا کفایت کرنے والا نہ ہوگا کیونکہ یہ رمی نہیں ہے۔

اور اگر اس نے رمی کی اور جمرہ کے قریب گری تو اس کے لئے کافی ہے کیونکہ اتنی مقدار سے بچنا ممکن نہیں ہے اور اگر وہ جمرہ سے دور گری تو کافی نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس طرح اس کی عبادت پہچانی نہ گئی ہاں البتہ ایک خاص مقام تک ہے۔

رمی جمرات کا مفہوم

جمار دراصل سنگریزوں اور کنکریوں کو کہتے ہیں اور جمار ج ان سنگریزوں اور کنکریوں کا نام ہے جو مناروں پر مارے جاتے ہیں اور جن مناروں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں انہیں جمار کی مناسبت سے جمرات کہتے ہیں۔

جمرات یعنی وہ منارے جن پر کنکریاں پھینکی جاتی ہیں تین ہیں۔ (۱) جمرہ اولیٰ۔ (۲) جمرہ وسطی۔ (۳) مرہ عقبہ۔ یہ تینوں جمرات منیٰ میں واقع ہیں اور بقر عید کے روز یعنی دسویں ذی الحجہ کو صرف جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکی جاتی ہیں، پھر گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں کو تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا واجب ہے۔

رمی جمار کرنے کے وقت میں مذاہب فقہاء

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن کو چاشت کے وقت (یعنی زوال سے پہلے) منارے پر کنکریاں پھینکیں اور بعد کے دنوں میں دوپہر ڈھلنے کے بعد کنکریاں پھینکیں۔ (بخاری ومسلم)

ضحیٰ دن کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو طلوع آفتاب کے بعد سے زوال آفتاب سے پہلے تک ہوتا ہے، بعد کے دنوں سے مراد ایام تشریق یعنی گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں تاریخیں ہیں۔ ان دنوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال آفتاب کے بعد رمی کی۔

علامہ ابن ہمام حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ دوسرے دن یعنی گیارھویں تاریخ کو رمی جمار کا وقت زوال آفتاب کے بعد ہوتا ہے اسی طرح تیسرے دن یعنی بارھویں تاریخ کو بھی رمی کا وقت زوال آفتاب کے بعد ہی ہوتا ہے۔ اب اس کے بعد اگر کوئی شخص مکہ جانا چاہے تو وہ تیرھویں تاریخ کو طلوع فجر سے پہلے جا سکتا ہے اور اگر طلوع فجر کے بعد

مکہ جانا چاہے گا تو پھر اس پر اس دن کی رمی جمار واجب ہو جائے گی اب اس کے لئے رمی جمار کئے بغیر مکہ جانا درست نہیں ہوگا
ہاں اس دن یعنی تیرہویں تاریخ کو زوال آفتاب سے پہلے بھی رمی جمار جائز ہو جائے گی۔
اس موقع پر ایک یہ مسئلہ بھی جان لیجئے کہ اگر کوئی شخص کنکریاں مناروں پر پھینکے نہیں بلکہ ان پر ڈال دے تو یہ کافی ہو جائے گا مگر یہ چیز غیر پسندیدہ ہوگی بخلاف مناروں پر کنکریاں رکھ دینے کے کہ یہ اس طرح کافی بھی نہیں ہوگا۔
حدیث پاک میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو پہلے سے روانہ کر دیا اور ان سے فرمایا کہ رمی جمرہ عقبہ آفتاب طلوع ہونے کے بعد ہی کرنا، چنانچہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا مسلک یہی ہے کہ رمی جمرہ عقبہ کا وقت دسویں ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد شروع ہوتا ہے لیکن بعض روایت میں یہ منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے بس اتنا ہی فرمایا تھا کہ جاؤ اور رمی جمرہ عقبہ کرو، اس روایت میں طلوع آفتاب کی قید نہیں ہے، چنانچہ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد نے اسی روایت پر عمل کیا کہ ان کے ہاں رمی جمرہ عقبہ کا وقت نصف شب کے بعد ہی سے شروع ہو جاتا ہے۔

رمی جمار کے واسطے کنکریاں مزدلفہ یا راستہ سے لے لی جائیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے جو (مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، بیان کیا کہ جب عرفہ کی شام کو (عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے) اور مزدلفہ کی صبح کو (مزدلفہ سے منیٰ جاتے ہوئے) لوگوں نے سواریوں کو تیزی سے ہانکنا اور مارنا شروع کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اطمینان و آہستگی کے ساتھ چلنا تمہارے لئے ضروری ہے اور اس وقت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے بڑھا رہے تھے، یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر میں جو منیٰ (کے قریب مزدلفہ کے آخری حصہ) میں ہے پہنچے تو فرمایا کہ تمہیں (اس میدان سے) خذف کی کنکریاں اٹھا لینی چاہئیں جو جمرہ (یعنی مناروں) پر ماری جائیں گی۔ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمی جمرہ تک برابر لبیک کہتے رہے تھے (یعنی جمرہ عقبہ پر پہلی کنکری ماری تو لبیک کہنا موقوف کر دیا)۔ (مسلم)

عرفہ کے دن شام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب میدان عرفات سے مزدلفہ کو چلے تو اس وقت حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔

خذف اصل میں تو چھوٹی کنکری یا کھجور کی گٹھلی دونوں شہادت کی انگلیوں میں رکھ کر پھینکنے کو کہتے ہیں۔ اور یہاں خذف کی مانند کنکریوں سے مراد یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں جو چنے کے برابر ہوتی ہیں یہاں سے اٹھا لو جو رمی جمار کے کام آئیں گی۔

اس بارہ میں مسئلہ یہ ہے کہ رمی جمار کے واسطے کنکریاں مزدلفہ سے روانگی کے وقت وہیں سے یا راستہ میں سے اور یا جہاں سے جی چاہے لے لی جائیں ہاں جمرہ کے پاس سے وہ کنکریاں نہ لی جائیں جو جمرہ پر ماری جا چکی ہیں کیونکہ یہ مکروہ ہے ویسے اگر کوئی شخص جمرہ کے پاس ہی سے پہلے پھینکی گئی کنکریاں اٹھا کر مارے تو یہ جائز تو ہو جائے گا مگر خلاف اولیٰ ہوگا۔ چنانچہ شمنی نے شرح نقایہ میں لکھا ہے کہ ان کنکریوں سے رمی کافی ہو جائے گی مگر ایسا کرنا برا ہے۔

اس بارے میں بھی اختلافی اقوال ہیں کہ کنکریاں کتنی اٹھائی جائیں؟ آیا صرف اسی دن رمی جمرہ عقبہ کے لئے سات کنکریاں اٹھائی جائیں یا ستر کنکریاں اٹھائی جائیں جن میں سات تو اسی دن رمی جمرہ عقبہ کے کام آ ئیں اور تریسٹھ بعد کے تینوں دنوں میں تینوں جمرات پر پھینکی جائیں گی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (منیٰ کے لئے) مزدلفہ سے چلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار میں سکون و وقار تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے لوگوں کو بھی سکون واطمینان کے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ ہاں میدان محسر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کو تیز رفتاری کے ساتھ گزارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ خذف کی کنکریوں جیسی (یعنی چنے کی برابر) سات کنکریوں سے رمی کریں، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) یہ بھی فرمایا کہ شاید اس سال کے بعد میں تمہیں نہیں دیکھوں گا۔ (صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ) میں نے یہ حدیث بخاری و مسلم میں تو پائی نہیں۔ ہاں ترمذی میں یہ حدیث کچھ تقدیم وتاخیر کے ساتھ مذکور ہے۔

حدیث کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ یہ سال میری دنیاوی زندگی کا آخری سال ہے، آئندہ سال میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا، اس لئے تم لوگ مجھ سے دین کے احکام اور حج کے مسائل سیکھ لو۔ چنانچہ اسی وجہ سے اس حج کو حجۃ الوداع کہا جاتا ہے کہ اسی حج کے موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے احکام پورے طور پر لوگوں تک پہنچا دیئے اور اپنے صحابہ کو رخصت و وداع کیا، پھر اگلے سال یعنی بارہ ہجری کے ماہ ربیع الاول میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

صاحب مشکوٰۃ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ صاحب مصابیح نے اس حدیث کو پہلی فصل میں نقل کیا ہے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث صحیحین یعنی بخاری ومسلم کی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ یہ ترمذی کی روایت ہے۔ اس لئے صاحب مصابیح کو چاہئے تو یہ تھا کہ وہ اس روایت کو پہلی فصل کی بجائے دوسری فصل میں نقل کرتے۔ اگرچہ اس صورت میں تقدیم وتاخیر کا اعتراض پھر بھی باقی رہتا۔

رمی جمار کے وقت تکبیر کہنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ (رمی کے لئے) جمرہ کبریٰ (یعنی جمرہ عقبہ) پر پہنچے تو (اس طرح کھڑے ہوئے کہ) انہوں نے خانہ کعبہ کو اپنی بائیں طرف کیا اور منیٰ کو دائیں طرف اور پھر انہوں نے سات کنکریاں (اس طرح) پھینکیں کہ ہر کنکری پھینکتے ہوئے تکبیر کہتے تھے، پھر انہوں نے فرمایا کہ اسی طرح اس ذات گرامی (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے پھینکی ہیں جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ہے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جمرہ عقبہ پر اس طرح کھڑے ہوئے کہ خانہ کعبہ تو ان کی بائیں سمت میں تھا اور منیٰ دائیں سمت لیکن دوسرے جمرات پر اس طرح کھڑا ہونا مستحب ہے کہ منہ قبلہ کی طرف ہو۔

رمی جمرہ میں سات کنکریاں پھینکی جاتی ہیں اور ہر کنکری پھینکتے ہوئے تکبیر کہی جاتی ہے چنانچہ بیہقی کی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر کنکری کے ساتھ اس طرح تکبیر کہتے تھے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر دعا (اللّٰھم اجعلہ حجا مبرورا و ذنبا

مغفوراً عملا مشکورا) ۔

یوں تو پورا قرآن ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے لیکن اس موقع پر خاص طور پر سورہ بقرہ کا ذکر اس مناسبت سے کیا گیا ہے کہ اس سورت میں حج کے احکام وافعال مذکور ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مناروں پر کنکریاں مارنا اور صفا اور مروہ کے درمیان پھرنا ذکر اللہ کے قیام کے لئے ہے (ترمذی، دارمی) امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ظاہری طور پر یہ فعل ایسے ہیں کہ ان کا عبادت ہونا معلوم نہیں ہوتا اس لئے فرمایا کہ یہ دونوں فعل اللہ تعالیٰ کے ذکر کو قائم کرنے کے لئے مقرر ہوئے ہیں، چنانچہ یہ معلوم ہی ہے کہ ہر کنکری مارتے وقت تکبیر سنت اور سعی کے دوران وہ دعائیں پڑھنا بھی سنت ہے جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

رمی کی کنکریوں میں کمی یا زیادتی کرنے کا بیان

رمی جمار حج کے واجبات سے ہے، جن جمرات کی رمی کی جاتی ہے ان میں سے ہر ایک کی رمی کے وقت سات کا عدد پورا کرنا رمی کا رکن ہے، تاہم چار یا اس سے زیادہ کنکریاں مارنے سے بھی یہ رکن ادا ہو جاتا ہے، تین یا اس سے کم کنکریاں ماری جائیں تو رمی کا رکن ادا نہیں ہوتا، اسی لئے اگر کسی حاجی صاحب نے تین یا اس سے کم کنکریاں ماری ہوں تو ان پر دم واجب ہوگا جس طرح مطلقاً رمی نہ کرنے والے پر واجب ہوتا ہے، اگر وہ دوبارہ سات کنکریاں مار لیں تو دم واجب نہ ہوگا، اس طرح چار یا اس سے زائد کنکریاں ماری جائیں تو رمی کا رکن ادا ہو جائے گا اور دم واجب نہ ہوگا، تاہم جتنی کنکریاں کم ہونگی ہر ایک کے بدلہ صدقہ واجب ہوگا۔

صدقہ کی مقدار گیہوں دینے کی صورت میں آدھا صاع یعنی سوا کلو اور جو یا کھجور دینا چاہیں تو ایک صاع یعنی ڈھائی کلو ہے ،ایک صاع 2، کلو 212، گرام کے برابر ہوتا ہے اور آدھا صاع ایک کلو 104، گرام کے معادل ہوتا ہے، بطور احتیاط آدھے صاع کیلئے سوا کلو اور ایک صاع کیلئے ڈھائی کلو صدقہ کرنا چاہئے۔ شمالی ہند کے علماء کے پاس آدھا صاع ایک کلو 590، گرام اور ایک صاع تین کلو، 180، گرام ہوتا ہے۔

اگر کسی شخص کو اس امر میں شک ہو کہ اس نے چھ کنکریاں ماری ہیں یا سات، اور شک دور کرنے کیلئے اس نے ایک اور کنکری ماری جبکہ وہ سات کنکریاں مار چکا تھا تو کوئی حرج نہیں بالارادہ سات سے زائد کنکریاں مارنا مکروہ تنزیہی ہے۔

جیسا کہ مناسک ملا علی قاری مع حاشیہ ارشاد الساری، فصل فی احکام الرمی وشرائطہ وواجباتہ، ص 275، میں ہے: (التاسع اتمام العدد او اتيان اكثره) وفيه ان هذا ركن الرمي لاشرطه (فلونقص الاقل منها) اى من السبعة بان رمى اربعة وترك ثلاثة او اقل (لزمه جزاؤه) اى كماسياتى (مع الصحة) اى مع صحة رميه لحصول ركنه (ولوترك الاكثر) اى بان رمى ثلاثة او اقل (فكانه لم يرم)اى حيث انه يجب عليه دم كما لو ترك الكل

نیز اس کے ص 277، میں ہے: (ولو رمی اکثر من سبعة یکره) ای اذا رماه عن قصد واما اذا شك فی السابع ورماه وتبین انه ثامن فانه لایضره هذا ۔ صدقہ کے متعلق ص 436، میں ہے: (فالمراد نصف صاع من بر او صاع من غیره) کالتمر والشعیر۔

رمی کی تاخیر میں وجوب دم میں مذاہب اربعہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ قربانی کے دن منیٰ میں لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (تقدیم وتاخیر کے سلسلہ میں) مسائل دریافت کر رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں یہی فرماتے تھے کہ کوئی حرج نہیں ہے چنانچہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں نے شام ہونے کے بعد کنکریاں ماری ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ (بخاری)

دوسرے ائمہ (ثلاثہ) کا مسلک تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قربانی کے دن کنکریاں مارنے میں اتنی تاخیر کرے کہ آفتاب غروب ہو جائے تو اس پر دم واجب ہوگا، چنانچہ ان کے نزدیک حدیث میں شام کے بعد سے مراد بعد عصر ہے۔

احناف کے نزدیک اس بارے میں تفصیل ہے اور وہ یہ کہ دسویں ذی الحجہ کو طلوع فجر کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے کا وقت کنکریاں مارنے کے لئے وقت جواز ہے مگر اساءۃ کے ساتھ، یعنی اگر کوئی شخص طلوع فجر کے بعد ہی کنکریاں مارے تو یہ جائز ہو جائے گا مگر یہ اچھا نہیں ہوگا۔ طلوع آفتاب کے بعد سے زوال آفتاب تک کا وقت، وقت مسنون ہے۔ زوال آفتاب کے بعد سے غروب آفتاب تک کا وقت، وقت جواز ہے مگر بغیر اساءۃ کے یعنی اگر کوئی شخص زوال آفتاب کے بعد سے غروب آفتاب تک کے کسی حصہ میں کنکریاں مارے تو یہ جائز بھی ہوگا اور اس کے بارے میں یہ بھی نہیں کہیں گے کہ اس نے اچھا نہیں کیا۔ البتہ وقت مسنون کی سعادت اسے حاصل نہیں ہوگی۔ اور غروب آفتاب کے بعد یعنی رات کا وقت، وقت جواز ہے مگر کراہت کے ساتھ۔

مگر اتنی بات ذہن میں رہے کہ کراہت اس صورت میں ہے جب کہ کوئی شخص بلا عذر اتنی تاخیر کرے کہ آفتاب بھی غروب ہو جائے اور پھر وہ رات میں کنکریاں مارے، چنانچہ اگر چرواہے یا ان کے مانند وہ لوگ جو کسی عذر کی بناء پر رات ہی میں کنکریاں مار سکتے ہوں تو ان کے حق میں کراہت نہیں ہے، البتہ اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ کوئی حرج نہیں ہے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سائل کوئی چرواہا ہوگا جس نے شام کے بعد یعنی رات میں کنکریاں ماریں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا کہ تم چونکہ دن میں کنکریاں مارنے سے معذور تھے اس لئے رات میں کنکریاں مارنے کی وجہ سے تم پر کوئی گناہ نہیں۔

علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بلا عذر رمی کنکریاں مارنے میں اتنی تاخیر کرے کہ صبح ہو جائے تو وہ رمی کرے گا مگر اس پر بطور جزاء دم یعنی جانور ذبح کرنا واجب ہو جائے گا، یہ حضرت امام اعظم کا قول ہے صاحبین کا اس سے اختلاف ہے۔

یوم نحر کے بعد کے دو دنوں یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں اور بارہویں تاریخ میں کنکریاں مارنے کا وقت مسنون زوال آفتاب

کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے اور غروب آفتاب کے بعد سے فجر طلوع ہونے تک مکروہ ہے، لہٰذا فجر طلوع ہوتے ہی حضرت امام اعظم کے نزدیک وقت ادا ختم ہو جاتا ہے جب کہ صاحبین یعنی حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد کے نزدیک وقت ادا طلوع فجر کے بعد بھی باقی رہتا ہے، گویا رمی کا وقت طلوع فجر کے بعد بالاتفاق باقی رہتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اس وقت کی رمی حضرت امام اعظم کے ہاں وقت قضا میں ہوگی اور صاحبین کے ہاں وقت ادا ہی میں! اور چوتھے دن یعنی ذی الحجہ کی تیرہویں تاریخ کو آفتاب غروب ہوتے ہی متفقہ طور پر سب کے نزدیک رمی کا وقت ادا بھی فوت ہو جاتا ہے اور وقت قضا بھی ہے۔

باب الْإِيضَاعِ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ

یہ باب ہے کہ وادی محسر سے تیزی سے گزرنا

3053 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی محسر میں رفتار تیز کر لی تھی۔

شرح

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (منیٰ کے لئے) مزدلفہ سے چلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار میں سکون و وقار تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے لوگوں کو بھی سکون واطمینان کے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ ہاں میدان محسر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کو تیز رفتاری کے ساتھ گزارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ خذف کی کنکریوں جیسی (یعنی چنے کی برابر) سات کنکریوں سے رمی کریں، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) یہ بھی فرمایا کہ شاید اس سال کے بعد میں تمہیں نہیں دیکھوں گا۔ (صاحب مشکوۃ فرماتے ہیں کہ) میں نے یہ حدیث بخاری ومسلم میں تو پائی نہیں۔ ہاں ترمذی میں یہ حدیث کچھ تقدیم وتاخیر کے ساتھ مذکور ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، رقم الحدیث، 1156)

حدیث کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ یہ سال میری دنیاوی زندگی کا آخری سال ہے، آئندہ سال میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا، اس لئے تم لوگ مجھ سے دین کے احکام اور حج کے مسائل سیکھ لو۔ چنانچہ اسی وجہ سے اس حج کو حجۃ الوداع کہا جاتا ہے کہ اسی حج کے موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے احکام پورے طور پر لوگوں تک پہنچا دیئے اور اپنے صحابہ کو رخصت و وداع کیا۔

3054 - اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ

3053-اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الافاضة من عرفات (الحديث 886) . تحفة الاشراف (2751) .

3054-انفرد به النسائي . و الحديث عند: النسائي في مناسك الحج، التكبير على الصفا (الحديث 2972)، و التهليل على الصفا (الحديث 2973)، و موضع القيام على المروة (الحديث 2984)، و عدد الحصى التي يرمى بها الجمار (الحديث 3076) . تحفة الاشراف (2623 و 2636) .

قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ حَتّٰی اَتٰی مُحَسِّرًا حَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰی الَّتِیْ تُخْرِجُكَ عَلَی الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰی حَتّٰی اَتَی الْجَمْرَةَ الَّتِیْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمٰی بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا حَصَی الْخَذْفِ رَمٰی مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' میں نے کہا: آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں بتائیں! تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے روانہ ہو گئے تھے' آپ نے اپنے پیچھے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو بٹھا لیا تھا' یہاں تک کہ جب آپ ﷺ وادیٔ محسر میں تشریف لائے' تو آپ نے اپنی سواری کی رفتار کو ذرا سا تیز کر لیا' پھر اُس کے بعد آپ درمیانی راستے پر چلتے ہوئے گئے' یہ وہی راستہ ہے' جو آپ کو بڑے جمرہ تک لے جاتا ہے' یہاں تک کہ آپ ﷺ اس جمرہ کے پاس تشریف لائے' جو درخت کے پاس ہے' آپ نے اُسے سات کنکریاں ماریں' ان میں سے ہر ایک کنکری کے ہمراہ آپ نے تکبیر کہی' آپ نے چھوٹی کنکریاں ماری تھیں' آپ نے بطن وادی (وادی کے نشیبی حصے سے یا درمیانی حصے سے) کنکریاں ماری تھیں۔

شرح

عرفہ کے دن شام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب میدان عرفات سے مزدلفہ کو چلے تو اس وقت حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ "خذف" اصل میں تو چھوٹی کنکری یا کھجور کی گٹھلی دونوں شہادت کی انگلیوں میں رکھ کر پھینکنے کو کہتے ہیں۔

اور یہاں "خذف کی مانند کنکریوں" سے مراد یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں جو چنے کے برابر ہوتی ہیں یہاں سے اٹھالو جو رمی جمار کے کام آئیں گی۔ اس بارہ میں مسئلہ یہ ہے کہ رمی جمار کے واسطے کنکریاں مزدلفہ سے روانگی کے وقت وہیں سے یا راستہ میں سے اور یا جہاں سے جی چاہے لے لی جائیں ہاں جمرہ کے پاس سے وہ کنکریاں نہ لی جائیں جو جمرہ پر ماری جا چکی ہیں کیونکہ یہ مکروہ ہے ویسے اگر کوئی شخص جمرہ کے پاس ہی سے پہلے پھینکی گئی کنکریاں اٹھا کر مارے تو یہ جائز تو ہو جائے گا مگر خلاف اولیٰ ہوگا۔ چنانچہ شمنی نے شرح نقایہ میں لکھا ہے کہ ان کنکریوں سے رمی کافی ہو جائے گی مگر ایسا کرنا برا ہے۔ اس بارہ میں بھی اختلافی اقوال ہیں کہ کنکریاں کتنی اٹھائی جائیں؟ آیا صرف اسی دن رمی جمرہ عقبہ کے لئے سات کنکریاں اٹھائی جائیں یا ستر کنکریاں اٹھائی جائیں جن میں سات تو اسی دن رمی جمرہ عقبہ کے کام آئیں اور تریسٹھ بعد کے تینوں دنوں میں تینوں جمرات پر پھینکی جائیں گی۔

باب التَّلْبِيَةِ فِيْ السَّيْرِ

یہ باب ہے کہ چلتے ہوئے تلبیہ پڑھنا

3055 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ - وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ - عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جُرَيْجٍ وَّعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے۔ (وہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کو کنکریاں ماریں۔

3056 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبّٰى حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ پڑھتے رہے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کو کنکریاں ماریں۔

باب الْتِقَاطِ الْحَصٰى

یہ باب ہے کہ کنکریاں چن لینا

3057 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ "هَاتِ الْقُطْ لِيْ" . فَلَقَطْتُ لَهٗ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِيْ يَدِهٖ قَالَ بِاَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ "وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّيْنِ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' عقبہ سے اگلے دن صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ادھر آؤ اور مجھے کنکریاں چن دو' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کنکریاں چن کر دیں' جو چھوٹی سی تھیں' جب میں نے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں رکھیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طرح کی (کنکریاں مارنی چاہئیں) اور دین

3055-اخرجه البخاري في الحج، باب التلبية و التكبير غداة النحر حين يرمي الجمرة و الارتداف في السير (الحديث 1685) . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبية حتى يشرع في رمي جمرة العقبة يوم النحر (الحديث 267) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب متى يقطع التلبية (الحديث 1815) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء متى تقطع التلبية في الحج (الحديث 918) . تحفة الاشراف (11050) .

3056-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5485) .

3057-اخرجه النسائي في مناسك الحج، قدر حصى الرمي (الحديث 3059) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب قدر حصى الرمي (الحديث 3029) . تحفة الاشراف (5427) .

میں غلو کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ دین میں غلو کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے۔

باب مِنْ اَيْنَ يُلْتَقَطُ الْحَصَى

یہ باب ہے کہ آدمی کنکریاں کہاں سے چنے گا؟

3058 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ "عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ" . وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ مِنًى فَهَبَطَ حِيْنَ هَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ "عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِیْ تُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ" . قَالَ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ كَمَا يَخْذِفُ الْاِنْسَانُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت لوگوں سے یہ فرمایا جب وہ لوگ عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح روانہ ہوئے تھے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تم سکون سے چلو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی سواری کو آہستہ روی سے لے کر چل رہے تھے' یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں داخل ہوئے' تو وادیٔ محسر میں آپ نیچے کی طرف آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم چھوٹی کنکریاں چننا' جن کے ذریعے جمرہ کو کنکریاں ماری جائیں گی۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے یہ بتایا کہ چھوٹی کنکریاں لینی ہیں۔

باب قَدْرِ حَصَى الرَّمْیِ

یہ باب ہے کہ رمی کے لیے لی جانے والی کنکریوں کی مقدار

3059 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ "هَاتِ الْقُطْ لِیْ" . فَلَقَطْتُ لَهٗ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَوَضَعْتُهُنَّ فِیْ يَدِهٖ وَجَعَلَ يَقُوْلُ بِهِنَّ فِیْ يَدِهٖ وَوَصَفَ يَحْيٰى تَحْرِيْكَهُنَّ فِیْ يَدِهٖ بِاَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' عقبہ کی صبح' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار تھے' فرمایا: ادھر آؤ اور مجھے کنکریاں چن دو! تو میں نے آپ کے لیے کنکریاں چن دیں' جو چھوٹی چھوٹی تھیں' جب میں نے وہ

3058-تقدم (الحدیث 3020) .

3059-تقدم (الحدیث 3057) .

آپ ﷺ کے دست اقدس میں رکھیں' تو آپ ﷺ انہیں ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں منتقل کرنے لگے۔
یحییٰ نامی راوی نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر بتایا: اس طرح حرکت دینے سے مراد یہ ہے' اس طرح کی کنکریاں چننی چاہیے۔

باب الرُّكُوبِ اِلَى الْجِمَارِ وَاسْتِظْلَالِ الْمُحْرِمِ

یہ باب ہے کہ جمرات کی طرف سوار ہو کر جانا اور احرام والے شخص کا سائے میں آنا

حالت احرام میں سر پر سایہ کرنے کا بیان

3060 - اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ حُصَيْنٍ قَالَتْ حَجَجْتُ فِىْ حَجَّةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ بِلَالًا يَقُوْدُ بِخِطَامِ رَاحِلَتِهٖ وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَافِعٌ عَلَيْهِ ثَوْبَهٗ يُظِلُّهٗ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَرَ قَوْلًا كَثِيْرًا ۔

☆☆ سیدہ اُم حصین ﷞ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حج کیا ہے' میں نے حضرت بلال ﷜ کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ کر چل رہے تھے' جبکہ حضرت اسامہ بن زید ﷠ اپنی چادر نبی اکرم ﷺ پر بلند کر کے اس کے ذریعے آپ ﷺ کو گرمی سے بچنے کے لیے سایہ فراہم کر رہے تھے' حالانکہ نبی اکرم ﷺ اُس وقت احرام باندھے ہوئے تھے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا' اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں۔

شرح

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر کپڑے سے اس طرح سایہ کر رکھا تھا کہ وہ کپڑا اونچا ہونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے لگتا نہیں تھا۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ وہ سایہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سر پر چھتری کی مانند ایک چیز اٹھائے ہوئے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے سر پر کسی چیز سے سایہ کر لے بشرطیکہ سایہ کرنے والی چیز اس کے سر کو نہ لگے، چنانچہ اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد نے اسے مکروہ کہا ہے۔

جمرہ عقبہ کی رمی کا بیان

3061 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

3060-اخرجه مسلم في مناسك الحج، باب استحباب رمي جمرة العقبة يوم النحر راكبًا و بيان قوله صلى الله عليه وسلم (لتا خذوا مناسككم) (الحديث 311 و 312) و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في المحرم يظلل (الحديث 1834) مختصراً . تحفة الاشراف (18310) .

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ لَّهُ صَهْبَاءَ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ .

☆☆ حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی' آپ اپنی سواری پر سوار تھے' جس کا نام صہباء تھا' وہاں کوئی مار پیٹ کوئی دھکم پیل' کوئی ہٹو بچو نہیں تھی۔

3062 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَهُوَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ "يَاأَيُّهَا النَّاسُ خُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ عَامِي هٰذَا" .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر سوار ہو کر جمرہ کی رمی کرتے ہوئے دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! حج کے اعمال کی تعلیم حاصل کرلو' کیونکہ مجھے یہ نہیں معلوم شاید اس سال کے بعد میں حج نہ کرسکوں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور نگاہ فراست کا بیان

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مرض وفات کے ایام میں ایک دن، یا جیسا کہ ایک روایت میں وضاحت بھی ہے، وفات سے پانچ راتیں پہلے) منبر پر تشریف فرما ہوئے اور (ہمیں خطاب کرتے ہوئے) فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو دونوں چیزوں کے درمیان اختیار دے دیا ہے کہ چاہے تو وہ اس دنیا کی بہار کا انتخاب کرلے جو اللہ دینا چاہے (یا جو خود لینا چاہے) اور چاہے اس چیز کا انتخاب کرلے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے (یعنی آخرت کی نعمتیں) پس اس بندہ نے اللہ کے ہاں کی نعمتوں (اور آخرت کے اجر وثواب) کا انتخاب کرلیا ہے (کیونکہ اصل اور ابدی نعمتیں تو وہی ہیں) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر) ایک دم رو پڑے اور عرض کیا: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہماری جانوں کا نذرانہ کچھ کارگر ہوسکے تو) ہم آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر قربان ہوں، ہمارے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوجائیں۔ ہم لوگوں (یعنی وہاں موجود صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سخت حیرت ہوئی (کہ آخر اس موقع پر جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کا باعث کیا چیز بنی ہے!؟ چنانچہ کچھ لوگوں نے تو (آپس میں ایک دوسرے سے) یہ بھی کہا کہ ذرا ان بڑے میاں کو تو دیکھو، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بندے کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دونوں چیزوں کا اختیار دے دیا ہے کہ چاہے دنیا کی بہار کا انتخاب کرے اور چاہے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اور یہ بڑے میاں کہہ رہے ہیں کہ (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر

3061-اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في كراهية طرد الناس عند رمي الجمار (الحديث 903) . و اخرجه الترمذي في المناسك، باب رمي الجمار راكبًا (الحديث 3035) تحفة الاشراف (11077) .

3062-اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب رمي جمرة العقبة يوم النحر راكبًا و بيان قوله صلى الله عليه وسلم لتأخذوا مناسككم (الحديث 310) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في رمي الجمار (الحديث 1970) . تحفة الاشراف (2804)

قربان ہوں ہمارے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہو جائیں !؟ (لیکن مراد خود اپنی ذات مبارک تھی) بلاشبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ دانا تھے (انہوں نے شروع ہی میں اس رمز کو پہچان لیا کہ جس بندہ کو اختیار دیئے جا رہا ہے وہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ (بخاری ومسلم)

یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فہم وادراک کا کمال تھا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنتے ہی تاڑ لیا کہ ذات رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مفارقت کا وقت قریب آ گیا ہے اور ہمارے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم چند ہی دنوں کے مہمان ہیں انہوں نے یہ حقیقت یا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید علالت قرنیہ سے پہنچانی تھی یا انہوں نے اس گہرائی میں جا کر ارشادگرامی کے رمز کو تلاش کیا کہ دنیا کی عزت اور پر بہار نعمتوں سے منہ موڑ لینا اور آخرت کی ابدی حقیقتوں کو برضاء ورغبت اختیار کر لینا وہ وصف ہے جو صرف اللہ کے نیک ترین اور مقرب ترین بندوں کے مقام تسلیم ورضا اور قرب کو ظاہر کرتا ہے، ادھر وہ جانتے ہی تھے کہ اس دنیا کی نعمتیں، مقام سید الانبیاء علیہم السلام کے شایان شان نہیں ہیں، لہٰذا ان کا ذہن اس حقیقت کی طرف منتقل ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "ایک بندہ" کے ذریعہ دراصل اپنی ذات کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں کہ دنیاوی حیات وبقاء کو چھوڑ کر حق اور بقاء حق کو اختیار کر لینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

باب وَقْتِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

یہ باب ہے کہ قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی کرنے کا وقت

چاشت کے وقت رمی کرنے کا بیان

3063 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الثَّقَفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَّرَمٰى بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ .

☆☆ حضرت جابر ﷜ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن چاشت کے وقت جمرہ کی رمی کی تھی' جبکہ قربانی کے دن کے بعد آپ ﷺ نے سورج ڈھلنے کے بعد رمی کی تھی۔

شرح

ضحیٰ دن کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو طلوع آفتاب کے بعد سے زوال آفتاب سے پہلے تک ہوتا ہے، بعد کے دنوں سے مراد ایام تشریق یعنی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخیں ہیں۔ ان دنوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال آفتاب کے بعد رمی کی۔ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ دوسرے دن یعنی گیارہویں تاریخ کو رمی جمار کا وقت زوال آفتاب کے بعد ہوتا ہے اسی طرح تیسرے دن یعنی بارہویں تاریخ کو بھی رمی کا وقت زوال آفتاب کے بعد ہی ہوتا ہے۔ اب

3063-اخرجه مسلم في الحج، باب بيان وقت استحباب الرمي (الحديث 314) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في رمي الجمار (الحديث 1971) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في رمي النحر ضحى (الحديث 894) .

اس کے بعد اگر کوئی شخص مکہ جانا چاہے تو وہ تیرہویں تاریخ کو طلوع فجر سے پہلے جاسکتا ہے اور اگر طلوع فجر کے بعد مکہ جانا چاہے گا تو پھر اس پر اس دن کی رمی جمار واجب ہو جائے گی اب اس کے لئے رمی جمار کئے بغیر مکہ جانا درست نہیں ہوگا ہاں اس دن یعنی تیرہویں تاریخ کو زوال آفتاب سے پہلے بھی رمی جمار جائز ہو جائے گی۔ اس موقع پر ایک یہ مسئلہ بھی جان لیجئے کہ اگر کوئی شخص کنکریاں مناروں پر پھینکے نہیں بلکہ ان پر ڈال دے تو یہ کافی ہو جائے گا مگر یہ چیز غیر پسندیدہ ہوگی بخلاف مناروں پر کنکریاں رکھ دینے کے کہ یہ اس طرح کافی بھی نہیں ہوگا۔

باب النَّهْيِ عَنْ رَّمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

یہ باب ہے کہ سورج نکلنے سے پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کرنے کی ممانعت

3064 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ يَّلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ "اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بنو عبدالمطلب کے کم سن بچوں کے ہمراہ سرخ اونٹنیوں پر سوار کر کے بھیج دیا تھا' آپ نے ہمارے زانوؤں پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا تھا:

میرے بچو! سورج نکلنے سے پہلے جمرہ عقبہ کی رمی نہیں کرنا۔

3065 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ اَهْلَهٗ وَاَمَرَهُمْ اَنْ لَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ کو پہلے بھیج دیا تھا' اور انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے جمرہ کی رمی نہ کریں۔

باب الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ لِلنِّسَآءِ

یہ باب ہے کہ اس بارے میں خواتین کے لیے رخصت

3066 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اِحْدٰى نِسَائِهٖ اَنْ تَنْفِرَ مِنْ جَمْعٍ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَتَاْتِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَتَرْمِيَهَا

3064-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب التعجيل من جمع (الحديث 1940) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب من تقدم من جمع الى منى لرمي الجمار (الحديث 3025) . تحفة الاشراف (5396) .

3065-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب التعجيل من جمع (الحديث 1941) . تحفة الاشراف (5888) .

3066-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17877) .

وَتُصْبِحَ فِي مَنْزِلِهَا . وَكَانَ عَطَاءٌ يَفْعَلُهُ حَتّٰى مَاتَ .

☆☆ عائشہ بنت طلحہ اپنی خالہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ مزدلفہ کی رات ہی مزدلفہ سے روانہ ہو جائیں اور جمرہ عقبہ جائیں' وہاں اس کی رمی کریں اور صبح اپنی رہائش گاہ پر چلی جائیں۔

(راوی کہتے ہیں:) عطا زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے۔

باب الرَّمْيِ بَعْدَ الْمَسَاءِ

یہ باب ہے کہ شام کے بعد رمی کرنا

3067 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ اَيَّامَ مِنًى فَيَقُوْلُ "لَا حَرَجَ" . فَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ . قَالَ "لَا حَرَجَ" . فَقَالَ رَجُلٌ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ . قَالَ "لَا حَرَجَ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کے ایام کے دوران جس مسئلے کے بارے میں بھی دریافت کیا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے' ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اس نے عرض کی: میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے! ایک شخص نے عرض کی: میں نے شام ہو جانے کے بعد رمی کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

باب رَمْيِ الرُّعَاةِ

یہ باب ہے کہ چرواہوں کا رمی کرنا

ایام تشریق کی رمی میں تقدم وتاخر کا بیان

3068 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرُّعَاةِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا .

☆☆ ابوالبداح بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ

3067-اخرجه البخاري في الحج، باب الذبح قبل الحلق (الحديث 1723)، و باب اذا رمى بعدما امسى او حلق قبل ان يذبح ناسيًا او جاهلًا (الحديث 1735) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب الحلق و التقصير (الحديث 1983) . واخرجه ابن ماجه في المناسك، باب من قدم نسكًا قبل نسك (الحديث 3050) . تحفة الاشراف (6047) .

3068-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في رمي الجمار (الحديث 1975 و 1976) بنحوه و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الرخصة للرعاء ان يرموا يومًا و يدعوا يومًا (الحديث 954 و 955) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، رمي الرعاة (الحديث 3069) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب تاخير رمي الجمار من عذر (الحديث 3036 و 3037) . تحفة الاشراف (5030) .

ایک دن رمی کرلیا کریں اور ایک دن نہ کیا کریں۔

3069 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاةِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْيَوْمَيْنِ اللَّذَيْنِ بَعْدَهُ يَجْمَعُوْنَهُمَا فِيْ اَحَدِهِمَا ۔

☆☆ ابوالبداح بن عاصم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چرواہوں کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ رات (اپنے جانوروں کے ساتھ) گزار لیں اور قربانی کے دن رمی کریں اس کے بعد دو دنوں کی رمی ایک ہی دن ایک ساتھ کر لیں۔

شرح

امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ علامہ طیبی کہتے ہیں کہ حدیث کی مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو یہ اجازت عطا فرما دی تھی کہ وہ ایام تشریق کی راتوں میں منیٰ میں نہ رہیں کیونکہ وہ اپنے جانوروں کی دیکھ بھال اور ان کے چرانے وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں، نیز انہیں اس بات کی بھی اجازت دے دی کہ وہ صرف بقرعید کے دن جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں اس کے بعد دوسرے دن یعنی گیارہویں کو رمی جمرات نہ کریں بلکہ تیسرے دن یعنی بارہویں کو دونوں دن کی ایک ساتھ رمی کریں اس طرح گیارہویں کی رمی تو بطور قضا ہوگی اور بارہویں کی ادا ہی ہوگی۔ اس بارہ میں مسئلہ یہ ہے کہ ائمہ کے نزدیک عید کے دوسرے دن کی رمی کی تقدیم جائز نہیں ہے یعنی اگر کوئی عید کے دوسرے دن یعنی گیارہویں کو اس دن کی رمی کے ساتھ تیسرے دن یعنی بارہویں کی رمی بھی کرے تو یہ درست نہیں ہوگا ہاں تاخیر درست ہے کہ دوسرے دن کی رمی بھی تیسرے دن کی رمی کے ساتھ کی جاسکتی ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

افعال حج میں تقدیم وتاخیر کی وجہ سے وجوب دم میں مذاہب اربعہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر جب منیٰ میں ٹھہرے تاکہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسائل دریافت کریں تو ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ ناواقفیت کی وجہ سے میں نے ذبح کرنے سے پہلے اپنا سر منڈا لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب ذبح کرلو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر ایک اور شخص نے آکر عرض کیا کہ میں نے ناواقفیت کی بناء پر کنکریاں مارنے سے پہلے جانور ذبح کرلیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب کنکریاں مارلو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس فعل کی بھی تقدیم یا تاخیر کے بارے میں سوال کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ اب کرلو۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ (بخاری ومسلم)

مسلم کی ایک اور روایت میں یوں ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا

3069-تقدم في مناسك الحج، رمي الرعاة (الحديث 3068) .

کہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب کنکریاں مارلو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، ایک اور شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں نے خانہ کعبہ کا فرض طواف کنکریاں مارنے سے پہلے کرلیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب کنکریاں مارلو، اس میں کوئی حرج نہیں۔

اس روایت میں ان افعال حج کی تقدیم و تاخیر کے سلسلے میں فرمایا گیا ہے اور سائلین کے جواب دیئے گئے ہیں جو قربانی کے دن یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو کئے جاتے ہیں، چنانچہ اس دن چار چیزیں ہوتی ہیں جن کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے منیٰ میں پہنچ کر جمرہ عقبہ پر جو ایک مینار ہے سات کنکریاں ماری جائیں، پھر جانور کہ جن کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے ذبح کئے جائیں اس کے بعد سر منڈایا جائے یا بال کتروائے جائیں اور پھر مکہ جا کر خانہ کعبہ کا طواف کیا جائے، اس ترتیب کے ساتھ ان افعال کی ادائیگی اکثر علماء کے نزدیک مذکورہ بالا حدیث کی روشنی میں سنت ہے

چنانچہ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بھی انہیں میں شامل ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک اگر ان افعال کی ادائیگی میں تقدیم و تاخیر ہو جائے تو بطور جزاء (اس کے بدلہ میں) دم یعنی جانور ذبح کرنا واجب نہیں ہوتا۔ علماء کی ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ مذکورہ بالا ترتیب واجب ہے۔

حضرت امام اعظم اور حضرت امام مالک بھی اس جماعت کے ساتھ ہیں۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ ارشاد گرامی اس میں کوئی حرج نہیں ہے کا مطلب صرف اتنا ہے کہ یہ تقدیم و تاخیر چونکہ ناواقفیت یا نسیان کی وجہ سے ہوئی ہے اس لئے اس میں کوئی گناہ نہیں ہے لیکن جزاء کے طور پر دم یعنی جانور ذبح کرنا واجب ہوگا۔ لہٰذا ان حضرات کے مسلک کے مطابق ان چاروں چیزوں میں سے کوئی چیز اگر مقدم یا مؤخر ہو گئی تو بطور جزاء ایک بکری یا اس کے مانند کوئی جانور ذبح کرنا ضروری ہوگا۔

علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسی ہی ایک حدیث روایت کی ہے جب کہ خود انہوں نے مذکورہ افعال کی تقدیم و تاخیر کے سلسلہ میں دم واجب کیا ہے اگر وہ حدیث کے وہ معنی نہ سمجھتے جو حضرت امام اعظم اور ان کے ہمنوا علماء نے سمجھے ہیں تو وہ خود دم واجب کیوں کرتے؟

باب الْمَكَانِ الَّذِىْ تُرْمٰى مِنْهُ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ

یہ باب ہے کہ وہ جگہ جہاں سے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماری جائیں گی

3070 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِىْ مُحَيَّاةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - يَعْنِىْ ابْنَ يَزِيْدَ - قَالَ قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ . قَالَ فَرَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ ثُمَّ

3070-اخرجه البخاري في الحج، باب رمي الجمار من بطن الوادي (الحديث 1747)، و باب رمي الجمار بسبع حصيات (الحديث 1748)، و باب من رمى جمرة العقبة فجعل البيت عن يساره (الحديث 1749)، و باب يكبر مع كل حصاة (الحديث 1750) . و اخرجه مسلم في الحج، باب رمي جمرة العقبة من بطن الوادي و تكون مكة عن يساره و يكبر مع كل حصاة (الحديث 305 و 306 و 307 و 308 و 309) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في رمي الجمار (الحديث 1974) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء كيف ترمي الجمار (الحديث 901) و اخرجه النسائي في مناسك الحج، المكان الذي ترمى منه جمرة العقبة (الحديث 3071 و 3072 و 3073) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب قدر حصى الرمي (الحديث 3030) . تحفة الاشراف (9382) .

قَالَ مِنْ هَا هُنَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ رَمٰى الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کچھ لوگ گھاٹی کے اوپر سے جمرہ کو کنکریاں مارتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ نے وادی کے نشیب سے اُسے کنکریاں ماریں اور پھر فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! جس شخصیت پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی تھی' انہوں نے یہاں سے کنکریاں ماری تھیں۔

شرح

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جمرہ عقبہ پر اس طرح کھڑے ہوئے کہ خانہ کعبہ تو ان کی بائیں سمت میں تھا اور منیٰ دائیں سمت لیکن دوسرے جمرات پر اس طرح کھڑا ہونا مستحب ہے کہ منہ قبلہ کی طرف ہو۔ رمی جمرہ میں سات کنکریاں پھینکی جاتی ہیں اور ہر کنکری پھینکتے ہوئے تکبیر کہی جاتی ہے چنانچہ بیہقی کی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر کنکری کے ساتھ اس طرح تکبیر کہتے تھے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر دعا (اللّٰهم اجعله حجا مبرورا وذنبا مغفورا عملا مشكورا)۔ یوں تو پورا قرآن ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے لیکن اس موقع پر خاص طور پر سورت بقرہ کا ذکر اس مناسبت سے کیا گیا ہے کہ اس سورت میں حج کے احکام وافعال مذکور ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی سنت کو اہمیت دینے کا بیان

3071 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ وَمَالِكُ بْنُ الْخَلِيْلِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَعَرَفَةَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَقَالَ هَا هُنَا مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْصُوْرٌ غَيْرَ ابْنِ اَبِیْ عَدِیٍّ وَّاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمرہ کو سات کنکریاں ماریں' اس وقت بیت اللہ ان کے بائیں طرف تھا' عرفہ ان کے دائیں طرف تھا' پھر وہ بولے: اس جگہ سے اس شخصیت نے کنکریاں ماری تھیں' جن پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی تھی۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق صرف ابن ابی عدی نامی راوی نے اس کی سند میں منصور کا تذکرہ کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3072 – اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ قَالَ هَا هُنَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ

3071-تقدم (الحديث 3070) .

3072-تقدم (الحديث 3070) .

عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ .

عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو وادی کے نشیب سے جمرہ عقبہ کی رمی کرتے ہوئے دیکھا' پھر انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! یہ اُس شخصیت کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جن پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی تھی (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں کھڑے ہو کر کنکریاں ماری تھیں)۔

3073 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قُوْلُوا السُّوْرَةُ الَّتِىْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ . فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِىَ وَاسْتَعْرَضَهَا يَعْنِى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَّكَبَّرَ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ فَقُلْتُ اِنَّ اُنَاسًا يَصْعَدُوْنَ الْجَبَلَ . فَقَالَ هَا هُنَا وَالَّذِىْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ رَاَيْتُ الَّذِىْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَمٰى .

اعمش کہتے ہیں: میں نے حجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم لوگ سورۃ البقرہ نہ کہا کرو' بلکہ تم لوگ یہ کہا کرو کہ وہ سورت جس میں گائے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا تو وہ بولے: عبدالرحمن بن یزید نے مجھے یہ بات بتائی ہے' ایک مرتبہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' اس وقت جب انہوں نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تھی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وادی کے نشیبی حصے میں آئے' وہ جمرہ کے سامنے آئے' انہوں نے اُسے سات کنکریاں ماریں' ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی' میں نے ان سے کہا: کچھ لوگ پہاڑ پر چڑھ جاتے ہیں (وہاں سے کنکریاں مارتے ہیں) تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! میں نے اس ہستی کو یہیں سے (کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا ہے) جس پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی تھی۔

3074 - اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ اٰخَرَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی سی کنکریاں جمرہ کو ماری تھیں۔

3075 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِى الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرات کو

3073-تقدم (الحديث 3070) .

3074-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2883) .

3075-اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب كون حصى الجمار بقدر حصى الخذف (الحديث 313) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء ان الجمار يرمى بها مثل حصى الخذف (الحديث 897) . تحفة الاشراف (2809) .

چھوٹی کنکریاں ماری تھیں' جو چٹکی میں آ جاتی ہیں۔

شرح

مناروں پر کنکریاں پھینکنے کا طریقہ کئی طرح سے منقول ہے لیکن زیادہ صحیح اور آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ کنکری کو شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے سروں سے پکڑ کر یعنی چٹکی میں رکھ کر پھینکا جائے، چنانچہ اب معمول بھی اسی طرح ہے۔

باب عَدَدِ الْحَصَى الَّتِيْ يُرْمٰى بِهَا الْجِمَارُ

یہ باب ہے کہ ان کنکریوں کی تعداد جو جمرات کو ماری جاتی ہیں

3076 - اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' میں نے کہا: آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں بتائیے تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے پاس سے جمرہ کو کنکریاں ماری تھیں' آپ نے سات کنکریاں ماری تھیں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی

تھی' وہ چھوٹی سی کنکریاں تھیں' آپ نے وادی کے نشیبی حصے سے کنکریاں ماری تھیں' پھر آپ قربان گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے قربانی کی۔

3077 - اَخْبَرَنِیْ يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ قَالَ سَعْدٌ رَجَعْنَا فِی الْحَجَّةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْضُنَا يَقُوْلُ رَمَيْتُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَّبَعْضُنَا يَقُوْلُ رَمَيْتُ بِسِتٍّ فَلَمْ يَعِبْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' ہم لوگ حج کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ واپس آئے' تو بعض افراد یہ کہہ رہے تھے: میں نے سات کنکریاں ماری تھیں' جبکہ بعض یہ کہہ رہے تھے: میں نے چھ کنکریاں ماری تھیں' تو ان میں سے کسی ایک نے بھی دوسرے پر اعتراض نہیں کیا۔

3078 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا

3076-تقدم (الحديث 3054) .

3077-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3917) .

3078-اخرجه ابو داؤد في المناسك، باب في رمي الجمار (الحديث 1977) . تحفة الاشراف (6541) .

مِجْلَزٍ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجِمَارِ فَقَالَ مَا أَدْرِي رَمَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتٍّ أَوْ بِسَبْعٍ .

☆☆ ابومجلز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جمرات کو کنکریاں مارنے کے بارے میں کچھ دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا:

مجھے اس بارے میں علم نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریاں ماری تھیں' یا سات کنکریاں ماری تھیں۔

باب التَّكْبِيرِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

یہ باب ہے کہ ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہنا

3079 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَخِيهِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے بھائی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا' نبی اکرم مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے' یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی' آپ نے اسے سات کنکریاں ماری تھیں اور ہر کنکری کے ہمراہ تکبیر کہی تھی۔

باب قَطْعِ الْمُحْرِمِ التَّلْبِيَةَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

یہ باب ہے کہ احرام والا شخص جب جمرہ عقبہ کی رمی کر لے' تو وہ تلبیہ پڑھنا منقطع کر دے گا

3080 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زِلْتُ أَسْمَعُهُ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَلَمَّا رَمَى قَطَعَ التَّلْبِيَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا' میں آپ کو مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے سنتا رہا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی' جب آپ نے رمی کی تو آپ نے تلبیہ پڑھنا منقطع کر دیا۔

شرح

جمار" دراصل سنگریزوں اور کنکریوں کو کہتے ہیں اور " جمار حج " ان سنگریزوں اور کنکریوں کا نام ہے جو مناروں پر مارے

3079-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11054) .

3080-اخرجه النسائي في مناسك الحج، قطع المحرم التلبية اذا رمى جمرة العقبة (الحديث 3081) . اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب متى يقطع الحاج التلبية (الحديث 3040) . تحفة الاشراف (11056) .

جاتے ہیں اور جن مناروں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں انہیں جمار کی مناسبت سے "جمرات" کہتے ہیں۔ جمرات یعنی وہ منارے جن پر کنکریاں پھینکی جاتی ہیں تین ہیں۔(۱) جمرہ اولیٰ۔(۲) جمرہ وسطیٰ۔(۳) مرہ عقبہ۔ یہ تینوں جمرات منیٰ میں واقع ہیں اور بقرعید کے روز یعنی دسویں ذی الحجہ کو صرف جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکی جاتی ہیں، پھر گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں کو تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا واجب ہے۔

رمی کے وقت تلبیہ پڑھتے رہنے کا بیان

3081 - اَخْبَرَنَا هِلاَلُ بْنُ الْعَلاَءِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ مُّجَاهِدٍ وَّعَطَاءٍ وَّسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْفَضْلَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ بات بتائی ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کر لی۔

3082 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے' (وہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے' یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی۔

حج کے بعض ضروری مسائل واحکام کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے وادی عقیق میں (جو مدینہ کا ایک جنگل ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آج کی رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا یعنی فرشتہ میرے پاس آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھئے اور وہ عمرہ کہئے جو حج کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اور عمرہ وحج کہئے (یعنی اس وادی میں نماز پڑھنا حج وعمرہ کے برابر ہے۔

(بخاری، مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، رقم الحدیث، 1308)

پہلے تو یہ سمجھ لیجئے کہ عربی قواعد کے مطابق لفظ "قول" فعل کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے، لہٰذا حدیث کے آخری جملہ قل عمرۃ فی حجۃ کے معنی ہیں "اور اس نماز کو وہ عمرہ شمار کیجئے جو حج کے ساتھ ہوتا ہے" گویا اس جملہ کے ذریعہ وادی عقیق میں ادا کی

3081-تقدم (الحديث 3080) .

3082-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11046) .

جانے والی نماز کی فضیلت کو بیان کرنا مقصود ہے کہ وادی عقیق میں جو نماز پڑھی جاتی ہے اس کا ثواب اس عمرہ کے برابر ہے جو حج کے ساتھ کیا جاتا ہے، اسی طرح دوسری روایت کے الفاظ وقل عمرۃ وحجۃ کا مطلب یہ ہے کہ وادی عقیق میں پڑھی جانے والی نماز عمرہ وحج کے برابر ہے۔

مدینہ منورہ کے کچھ اور فضائل علماء نے لکھا ہے کہ حکیم مطلق اللہ جل شانہ نے اس شہر پاک کی خاک پاک اور وہاں کے میوہ جات میں تاثیر شفا ودیعت فرمائی ہے۔ اکثر احادیث میں منقول ہے کہ "مدینہ کے غبار میں ہر قسم کے مرض کی شفا ہے" بعض دوسرے طرق سے منقول احادیث میں ہے کہ "مدینہ کے غبار میں جذام اور برص کی شفا ہے" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا تھا کہ وہ بخار کا علاج اس کی خاک پاک سے کریں۔

چنانچہ نہ صرف مدینہ ہی میں اس حکم پر عمل ہوتا رہا ہے بلکہ اس خاک پاک کو بطور دوا لے جانے کے سلسلہ میں بھی کتنے ہی آثار منقول ہیں اور بعض علماء نے تو اس معالجہ کا تجربہ بھی کیا ہے، حضرت شیخ مجدالدین فیروز آبادی کا بیان ہے کہ میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے کہ میرا ایک خدمت گار مسلسل ایک سال سے بخار کے مرض میں مبتلا تھا میں نے مدینہ کی وہ تھوڑی سی خاک پاک پانی میں گھول کر اس خدمت گار کو پلادی اور وہ اسی دن صحت یاب ہو گیا۔

حضرت شیخ عبدالحق فرماتے ہیں کہ مدینہ کی خاک پاک سے معالجہ کا تجربہ مجھے بھی ہوا ہے وہ اس طرح کہ جن دنوں میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا میرے پاؤں میں ایک سخت مرض پیدا ہو گیا جس کے بارہ میں تمام اطباء کا یہ متفقہ فیصلہ تھا کہ اس کا آخری درجہ موت ہے اور اب صحت دشوار ہے۔ میں نے اسی خاک پاک سے اپنا علاج کیا، تھوڑے ہی دنوں میں بہت آسانی سے صحت حاصل ہو گئی۔ اسی قسم کی خاصیتیں وہاں کی کھجور کے بارہ میں بھی منقول ہیں چنانچہ صحیح احادیث میں وارد ہے کہ اگر کوئی شخص سات عجوہ کھجوریں (عجوہ مدینہ کی کھجور کی ایک قسم ہے) نہار منہ کھالیا کرے تو کوئی زہر اور کوئی سحر اس پر اثر نہیں کرے گا۔ فضائل مدینہ کے سلسلہ میں یہ بات بھی بطور خاص قابل لحاظ ہے کہ اس مقدس شہر کی عظمت و بزرگی ہی کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس شہر کے رہنے والوں کی تعظیم وتکریم کی یہ وصیت کی تھی کہ میری امت کے لوگوں کو چاہئے کہ وہ میرے ہمسایوں یعنی اہل مدینہ کے احترام کو ہمیشہ پیش ملحوظ رکھیں، ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں، ان سے اگر کوئی لغزش ہو جائے تو اس پر مواخذہ نہ کریں اور اس وقت تک ان کی خطاؤں سے درگزر کریں جب تک کہ وہ کبائر سے اجتناب کریں (یعنی اگر وہ کبائر کے مرتکب ہوں تو پھر رعایت اور درگزر کا کوئی سوال نہیں ہے بلکہ اللہ اور بندوں کے حقوق کے سلسلے میں شریعت کا جو حکم ہو اسے جاری کرے) یاد رکھو، جو شخص ان کے احترام کو ہمیشہ ملحوظ رکھے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا اور جو شخص اہل مدینہ کے احترام وحرمت کو ملحوظ نہیں رکھے گا اسے طینۃ الخبال کا سیال پلایا جائے گا (واضح رہے کہ "طینۃ الخبال" دوزخ کے ایک حوض کا نام ہے جس میں دوزخیوں کی پیپ اور لہو جمع ہوتا ہے) ایک روایت میں یہ منقول ہے کہ "ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست دعا بلند کئے اور یوں گویا ہوئے" خداوندا! جو شخص میرے اور میرے شہر والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اس کو جلد ہی ہلاک کر دے" نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ "جس شخص نے اہل مدینہ کو

ڈرایا اس نے گویا مجھے ڈرایا" نسائی کی روایت میں یہ ہے کہ "جس شخص نے اہل مدینہ کو اپنے ظلم کے خوف میں مبتلا کیا اسے (اللہ تعالیٰ خوف میں مبتلا کرے گا اور اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی" اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ "ایسے شخص کا کوئی بھی عمل بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں ہوگا خواہ فرض ہو یا نفل"۔ حج کے کچھ مسائل اور ادائیگی حج کا طریقہ اگرچہ احادیث کی تشریح میں حج کے اکثر مسائل بیان کئے جا چکے ہیں مگر اب "کتاب الحج" کے اختتام پر مناسب ہے کہ کچھ اور مسائل یکجا طور پر ذکر کر دیئے جائیں اور حج کی ادائیگی کا طریقہ بھی بیان کر دیا جائے۔

حج کے فرائض کا بیان

حج میں چار چیزیں فرض ہیں۔ (۱) احرام۔ (۲) عرفہ کے دن وقوف عرفات (۳) طواف الزیارت (۴) ان فرائض میں ترتیب کا لحاظ یعنی احرام کو وقوف عرفات پر وقوف عرفات کو طواف الزیارت پر مقدم کرنا۔ واجبات حج یہ ہیں، وقوف مزدلفہ، صفا و مروہ کے درمیاں سعی، رمی جمار، آفاقی کے لئے طواف قدوم، حلق یا تقصیر، احرام میقات سے باندھنا، غروب آفتاب تک وقوف عرفات، طواف حجر اسود سے شروع کرنا (بعض علماء نے اسے سنت کہا ہے) طواف کی ابتداء دائیں طرف سے کرنا، طواف پیادہ پا کرنا بشرطیکہ کوئی عذر لاحق نہ ہو، طواف باطہارت کرنا، طواف میں ستر ڈھانکنا، سعی کی ابتداء صفا سے کرنا، سعی پا پیادہ کرنا بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو، قارن اور متمتع کو بکری یا اس کی مانند جانور ذبح کرنا، ہر سات شوط یعنی ایک طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا، رمی حلق اور قربانی میں ترتیب کا لحاظ رکھنا بایں طور کہ پہلے رمی کی جائے پھر قربانی پھر حلق اور پھر طواف زیارت کی جائے، طواف الزیارة ایام نحر میں کرنا، طواف اس طرح کرنا کہ حطیم طواف کے اندر آ جائے، سعی طواف کے بعد کرنا، حلق حرم اور ایام نحر میں کرنا، وقوف عرفہ کے بعد ممنوعات احرام مثلاً جماع وغیرہ سے اجتناب، نیز دہ چیزیں بھی واجبات حج میں شامل ہیں، جن کو ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے، ان چیزوں کے علاوہ اور سب حج کے مستحبات اور آداب میں سے ہیں۔

غنی کا حج فقیر کے حج سے افضل ہے، والدین کی فرمانبرداری سے حج فرض تو اولیٰ ہے لیکن حج نفل اولیٰ نہیں ہے۔ بلکہ والدین کی فرمانبرداری ہی حج نفل سے افضل ہے۔ سرائے بنانا حج نفل سے افضل ہے۔ البتہ صدقہ کے بارے میں اختلافی اقوال ہیں کہ بعض تو صدقہ کو افضل کہتے ہیں۔

اور بعض نے حج نفل کو افضل کہا ہے، تاہم بزازیہ میں ہے کہ حج نفل کی فضیلت ہی کو ترجیح دی گئی ہے، کیونکہ حج میں مال بھی خرچ ہوتا ہے اور جسمانی مشقت بھی ہوتی ہے جب کہ صدقہ میں صرف مال خرچ ہوتا ہے۔ جس حج میں وقوف عرفات جمعہ کے دن ہو وہ حج ستر حجوں پر فضیلت رکھتا ہے اور اس حج میں ہر شخص کی بلاواسطہ مغفرت ہوتی ہے، اس بارہ میں اختلافی اقوال ہیں کہ آیا حج کی وجہ سے کبیرہ گناہ ساقط ہو جاتے ہیں یا نہیں؟ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ ساقط ہو جاتے ہیں جس طرح کہ جب کوئی حربی کافر اسلام قبول کرتا ہے تو اس کے سب گناہ ساقط ہو جاتے ہیں لیکن بعض حضرات کا یہ قول ہے کہ حج کی وجہ سے حقوق اللہ تو معاف ہو جاتے ہیں لیکن حقوق العباد معاف نہیں ہوتے جس طرح کہ جب کوئی ذمی کافر، اسلام قبول کر لیتا ہے تو اس کے ذمہ سے حقوق اللہ تو ساقط ہو جاتے ہیں لیکن حقوق العباد ساقط نہیں ہوتے۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ تمام علماء اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ کبیرہ گناہ صرف توبہ ہی سے ساقط ہوتے ہیں، محض حج کی وجہ سے بھی ساقط نہیں ہوتے، نیز کوئی بھی عالم حج کی وجہ سے دین (قرض) کے ساقط ہونے کا بھی قائل نہیں ہے۔ خواہ اس کا تعلق اللہ تعالیٰ ہی سے ہو جیسے نماز وزکوۃ، ہاں ادائیگی قرض یا ادائیگی نماز وغیرہ میں تاخیر کا گناہ ضرور ساقط ہو جاتا ہے لہٰذا جو علماء کبیرہ گناہ کے ساقط ہو جانے کے قائل ہیں ان کی مراد بھی یہی ہے۔ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا مستحب ہے بشرطیکہ خود اس کو یا کسی اور کو اس سے تکلیف نہ پہنچے، خانہ کعبہ کا غلاف اور پردہ بنی شیبہ سے خریدنا جائز نہیں ہے ہاں امام سے یا اس کے نائب سے لینا جائز ہے، خانہ کعبہ کے غلاف و پردہ کو لباس میں استعمال کرنا جائز ہے اگرچہ جنبی (ناپاک) یا حائضہ ہی کیوں نہ ہو، اگر کوئی شخص کسی کو قتل کر کے حرم میں پناہ لے۔ تو اس کو بطور قصاص قتل کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک کہ وہ حرم میں رہے، ہاں اگر قاتل نے حرم ہی میں قتل کا ارتکاب کیا ہو تو اس کو بھی حرم میں مار ڈالنا جائز ہے لیکن خانہ کعبہ کے اندر قاتل کو اس صورت میں بھی قتل کرنا جائز نہیں ہے جب کہ اس نے خانہ کعبہ کے اندر ہی قتل کا ارتکاب کیا ہو۔ آب زمزم سے استنجا کرنا تو مکروہ ہے لیکن نہانا مکروہ نہیں ہے۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ سے افضل ہے لیکن مدینہ منورہ کی زمین کا وہ قطعہ پاک جس پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں مطلقاً افضل ہے حتیٰ کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت کرنا مستحب ہے بلکہ بعض علماء تو یہ کہتے ہیں کہ اس شخص کے لئے واجب ہے جسے فراغت میسر ہو! حج فرض کی ادائیگی کی صورت میں حج روضہ اطہر کی زیارت سے پہلے کرنا چاہئے ہاں نفل کی صورت میں اختیار ہے کہ چاہے تو پہلے کیا جائے چاہے پہلے زیارت کی جائے بشرطیکہ مدینہ راستہ میں نہ پڑتا ہو۔ اگر مکہ کا راستہ مدینہ سے ہو کر گزرتا ہو تو پھر پہلے روضہ اطہر کی زیارت کرنا ضروری ہے، روضہ اطہر کی زیارت کے ساتھ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت بھی کرنی چاہئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مسجد نبوی میں ادا کی جانے والی ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ادا کی جانے والی ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔ مسجد حرام کا استثناء اس لئے ہے کہ اس میں ادا کی جانے والی ایک نماز کا ثواب دس لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر ہوتا ہے) حج کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ جس خوش نصیب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حج کی سعادت عظمیٰ کی توفیق بخشے اور وہ حج کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ پہلے وہ اپنی نیت کو درست کرے کہ اس کے پیش نظر محض اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور ادائیگی فرض ہو، کوئی دنیاوی غرض یا نام و نمود کا کوئی ہلکا سا تصور بھی نہ ہو ورنہ سب محنت اکارت جائے گی، پھر اپنے ماں باپ سے اجازت لے کر، اعزہ و احباب سے رخصت ہو کر، سب سے معافی تلافی کر کے اپنے وطن سے کم از کم ایسے وقت روانہ ہو کہ مکہ مکرمہ میں ساتویں ذی الحجہ سے پہلے پہنچ جائے اور ساتویں تاریخ کا خطبہ سن سکے، جب میقات پر پہنچے (ہندوستانیوں کی میقات یلملم ہے) تو احرام باندھے، اگر مفرد ہو تو صرف حج کا، قارن ہو تو حج و عمرہ دونوں کا اور متمتع وہ تو صرف عمرہ کا احرام باندھے، مستحب یہ ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے ہاتھ پاؤں کے ناخن کٹوائے، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کرے، حجامت بنوائے، اگر سر منڈانے کی عادت ہو تو سر منڈائے ورنہ بال درست کرائے اور ان میں کنگھی کرے۔

اگر بیوی ہمراہ ہو تو صحبت کرے، پھر وضو کرے یا نہائے لیکن نہانا افضل ہے اس کے بعد احرام کا لباس پہنے یعنی ایک لنگی باندھے اور ایک چادر اس طرح اوڑھے کہ سر کھلا رہے، یہ دونوں کپڑے نئے ہوں تو افضل ہے ورنہ صاف دھلے ہوئے ہونے چاہئیں، اگر کسی کے پاس دو کپڑے میسر نہ ہوں تو ایک ایسا کپڑا لپیٹ لینا بھی جائز ہے جس سے ستر پوشی ہو جائے پھر خوشبو لگائے، اس کے بعد نیت کرے، اگر قران کا ارادہ ہو تو اس طرح کہے۔ دعا (اللّٰھم انی ارید الحج والعمرة فیسر ھمالی وتقبلھما منی)۔ اگر تمتع کا ارادہ ہو تو یوں کہے۔ دعا (اللّٰھم انی ارید العمرة فیسرھا لی وتقبلھا منی)۔ اور اگر افراد کا ارادہ رکھتا ہو تو اس طرح کہے دعا (اللّٰھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی۔

اگر نیت کے مذکورہ بالا الفاظ زبان سے ادا نہ کئے جائیں بلکہ دل ہی میں نیت کر لی جائے تو بھی جائز ہے، نیت کے بعد لبیک کہے حج یا عمرہ کی نیت کے ساتھ لبیک کہتے ہی محرم ہو جائے گا، لبیک کے الفاظ یہ ہیں۔ لبیک اللّٰھم لبیک لبیک لا شریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شریك لك۔ ان الفاظ میں کمی نہ کی جائے ہاں زیادتی جائز ہے چنانچہ یہ الفاظ بھی منقول ہیں جن کے اضافہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لبیك وسعدیك والخیر بیدیك لبیك والرغباء الیك والعمل لبیك لبیك الہ الخلق لبیك۔ بعد ازاں اکثر اوقات آواز بلند لبیک کہتا رہے خصوصاً نماز کے بعد خواہ فرض ہو خواہ نفل نماز، صبح کے وقت، باہم ملاقات کے، بلندی پر چڑھتے یا نشیب میں اترتے وقت، غرضیکہ یہ سفر حج چونکہ نماز کے حکم میں ہے کہ جس طرح نماز میں ہر حالت کی تبدیلی پر تکبیر کہی جاتی ہے اس طرح اس سفر میں ہر حالت کی تبدیلی کے وقت لبیک کہنی چاہئے! احرام باندھ لینے کے بعد ان تمام چیزوں سے اجتناب کرنا ضروری ہے جو حالت احرام میں ممنوع ہیں مثلاً سلے ہوئے کپڑے جیسے کرتہ، انگرکھا، پاجامہ، فرغل، جبہ، قبا، بارانی موزہ، دست تانہ اور ٹوپی وغیرہ نہ پہنے جائیں، جو کپڑے رنگ دار خوشبو جیسے زعفران وغیرہ میں رنگے ہوئے ہوں وہ بھی استعمال نہ کئے جائیں ہاں دھلنے کے بعد کہ جس سے خوشبو نہ آتی ہو استعمال کرنا جائز ہے، سر اور منہ کسی چیز سے نہ ڈھانکا جائے، جوئیں نہ ماری جائیں، بیوی سے نہ تو صحبت کی جائے اور نہ ان چیزوں کا ارتکاب کیا جائے جو جماع کا باعث بنتی ہیں مثلاً بوسہ لینا، شہوت کے ساتھ عورت کو ہاتھ لگانا یا اس کے سامنے فحش باتیں یا جماع کا ذکر کرنا وغیرہ وغیرہ۔

فسق و فجور سے پرہیز کیا جائے کسی کے ساتھ جنگ وجدل سے گریز کیا جائے، صحرائی وحشی جانوروں کا شکار نہ کیا جائے حتی کہ کوئی محرم نہ تو شکار کی طرف اشارہ کرے اور نہ شکار میں کسی کی اعانت کرے، ہاں دریائی جانوروں مثلاً مچھلی کا شکار درست ہے۔ خوشبو کا استعمال نہ کیا جائے، ناخن نہ کٹوائے جائیں، سر داڑھی بلکہ تمام بدن کے بال نہ کتروائے جائیں نہ منڈوائے جائیں اور نہ اکھاڑے جائیں، سر و داڑھی کے بالوں کو خطمی سے نہ دھویا جائے البتہ محرم نہا سکتا ہے، حمام میں داخل ہو سکتا ہے، گھر اور کجاوہ کے سایہ میں بیٹھ سکتا ہے، ہمیانی (یعنی روپیہ رکھنے والی تھیلی) کمر میں باندھ سکتا ہے اور اپنے دشمن سے دفاعی لڑائی لڑ سکتا ہے۔

احرام کی حالت میں جن جانوروں کو مارنا جائز ہے اور جن کے مارنے کی وجہ سے بطور جزا نہ دم لازم ہوتا ہے نہ صدقہ وہ

یہ ہیں۔ کوا، چیل، سانپ، بچھو، چوہا، چیچڑی، کچھوا، بھیڑیا، گیدڑ، پتنگا، مکھی، چیونٹی، گرگٹ، بھڑ، مچھر، حملہ آور درندہ اور موذی جانور۔ جب مکہ مکرمہ کے قریب آ جائے تو غسل کرے کہ یہ مستحب ہے پھر دن میں کسی وقت باب المعلیٰ سے مکہ میں داخل ہو اور اپنی قیام گاہ پر سامان وغیرہ رکھ کر سب سے پہلے مسجد حرام کی زیارت کرے، مستحب یہ ہے کہ مسجد حرام میں لبیک کہتا ہوا اور باب السلام سے داخل ہو اور اس وقت نہایت خشوع وخضوع کی حالت اپنے اوپر طاری کرے اور اس مقدس مقام کی عظمت وجلالت کا تصور دل میں رکھے اور کعبہ کے جمال دلربا پر نظر پڑتے ہی جو کچھ دل چاہے اپنے پروردگار سے طلب کرے پھر تکبیر وتہلیل کرتا ہوا حمد وصلوٰۃ پڑھتا ہوا حجر اسود کے سامنے آئے اور اس کو بوسہ دے اور بوسہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھ کو اس طرح اٹھائے جس طرح تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں، اگر اژدھام کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو حجر اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چوم لے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کسی لکڑی سے حجر اسود کو چھو کر چومے۔

اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو پھر دونوں ہتھیلیوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے ہتھیلیوں کو چوم لے، حجر اسود کے استلام کے بعد حجر اسود کے پاس ہی سے اپنی داہنی جانب سے طواف قدوم شروع کرے، طواف میں سات شوط (چکر) کرے اور ہر شوط کو حجر اسود ہی پر ختم کرتے اور ہر شوط ختم کرنے کے بعد مذکورہ بالا طریقے سے حجر اسود کا استلام اور تکبیر وتہلیل کرے طواف میں حطیم کو بھی شامل کرے، طواف میں اضطباع کرے اور پہلے تین شوطوں میں رمل کرے نیز ہر شوط میں رکن یمانی کا بھی استلام کرے مگر اس کے استلام میں اس کو چومنا نہیں چاہئے طواف ختم کرنے کے بعد دو رکعت نماز طواف مقام ابراہیم کے قریب پڑھے، یہ نماز حنفیہ کے نزدیک واجب ہے، اگر اژدحام وغیرہ کی وجہ سے اس نماز کو مقام ابراہیم کے قریب پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر مسجد حرام میں جہاں بھی چاہے پڑھ لے، اس نماز کی پہلی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورت قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ کی قرات کرے اور دعا میں جو چاہے اللہ سے مانگے، اس کے بعد چاہ زمزم پر آئے اور زمزم کا پانی پیٹ بھر کر پئے پھر مقام ملتزم میں آئے اور ہاتھ اٹھا کر اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے پھر صفا سے مروہ کی طرف اپنی چال کے ساتھ چلے مگر جب وادی بطن پہنچے، تو میلین اخضرین کے درمیان تیز تیز چلے اور پھر جب مروہ پر چڑھے تو وہی کچھ یعنی تکبیر وتہلیل وغیرہ کرے جو صفا پر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح صفا ومروہ کے درمیان سات شوط کرے، ہر شوط کی ابتداء صفا سے ہو اور انتہا مروہ پر اور ہر شوط میں میلین اخضرین کے درمیان تیز تیز چلے، یہ بات ذہن میں رہے کہ سعی سے پہلے طواف کرنا ضروری ہے۔

اگر کسی نے طواف سے پہلے سعی کر لی تو اس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ طواف کے بعد پھر دوبارہ سعی کرے۔ یہ بھی معلوم رہنا چاہئے کہ اس سعی، وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ اور رمی جمار کے لئے طہارت (پاکی) شرط نہیں ہے لیکن اولیٰ ضرور ہے جب کہ طواف کے لئے طہارت شرط ہے۔ نیز طواف وسعی کے وقت ٹھہرا رہے اور اس کے دوران نفل طواف جس قدر ہو سکے کرتا رہے، مگر نفل طواف کے درمیان رمل اور اس کے بعد سعی نہ کرے، پھر ساتویں ذی الحجہ کو مسجد حرام میں خطبہ سنے، اس خطبہ میں جو ظہر کی نماز کے بعد ہوتا ہے امام حج کے احکام ومسائل بیان کرتا ہے، پھر اگر احرام کھول چکا ہو تو آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر طلوع آفتاب کے بعد منیٰ روانہ ہو جائے۔

اگر ظہر کی نماز پڑھ کر منیٰ میں پہنچے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں، رات منیٰ میں گزارے اور عرفہ کے روز یعنی نویں تاریخ کو فجر کی نماز اول وقت اندھیرے میں پڑھ کر طلوع آفتاب کے بعد عرفات جائے اگر کوئی آٹھویں تاریخ کو منیٰ میں نہ جائے بلکہ نویں کو عرفات میں پہنچ جائے تو بھی جائز ہے مگر یہ خلاف سنت ہے۔ عرفات میں بطن عرنہ کے علاوہ جس جگہ چاہے اترے لیکن جبل عرفات کے نزدیک اترنا افضل ہے پھر اسی دن زوال آفتاب کے بعد غسل کرے (جو سنت ہے) اور عرفات میں وقوف کرے (جو فرض ہے اور جس کے بغیر حج ہوتا ہی نہیں) امام جو خطبہ دے اسے سنے اور امام کے ساتھ بشرط احرام ظہر وعصر کی نماز ایک وقت میں پڑھے اور جبل رحمت کے پاس کھڑا ہو کر نہایت خشوع وخضوع اور تذلل واخلاص کے ساتھ تکبیر وتہلیل کرے، تسبیح پڑھے، اللہ کی ثنا کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اپنے تمام اعزہ واحباب کے لئے استغفار کرے اور تمام مقا دینی ودنیوی کے لئے دعا مانگے، پھر غروب آفتاب کے بعد امام کے ہمراہ مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائے اور راستہ میں استغفا لبیک، حمد وصلوۃ اور اذکار میں مشغول رہے مزدلفہ پہنچ کر امام کے ہمراہ مغرب وعشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھے اور رات میں وہیں رہے کیونکہ رات میں وہاں رہنا واجب ہے، نیز اس پوری رات میں نماز، تلاوت قرآن اور ذکر ودعا میں مشغول رہنا مستحب ہے، جب صبح ہو جائے تو (یعنی دسویں ذی الحجہ کو) فجر کی نماز اول وقت اندھیرے میں پڑھے اور وہاں وقوف کرے، مزدلفہ میں سوائے بطن محسر کے جہاں چاہے وقوف کر سکتا ہے۔

اس وقوف کی حالت میں نہایت الحاح وزاری کے ساتھ اپنے دینی ودنیاوی مقصد کے لئے خداوند عالم سے دعا مانگے، آفتاب نکلنے سے کچھ پہلے وقوف ختم کر لیا جائے، پھر جب روشنی خوب پھیل جائے تو آفتاب سے پہلے منیٰ واپس پہنچ کر جمرۃ العقبہ پر سات کنکریاں مارے اور پہلی کنکری مارتے ہی تلبیہ موقوف کر دے، اس کے بعد قربانی کرے پھر سر منڈوائے یا بال کتروائے، اس کے بعد وہ تمام چیزیں جو حالت احرام میں ممنوع تھیں، سوائے رفث کے، جائز ہو جائیں گی، پھر عید کی نماز منیٰ ہی میں پڑھ کر اسی دن مکہ آ جائے اور طواف زیارت کرے، اس طواف کے بعد سعی نہ کرے ہاں اگر پہلے سعی نہ کر چکا ہو تو وہ پھر اس طواف کے بعد سعی کرے، اس کے بعد رفث بھی جائز ہو جائے گا طواف زیارت سے فارغ ہو کر پھر منیٰ واپس آ جائے اور رات میں وہاں قیام کرے۔

گیارہویں تاریخ کو تینوں جمرات کی رمی کرے بایں طور کہ پہلے تو اس جمرہ پر سات کنکریاں مارے جو مسجد خیف کے قریب ہے اور جس کو جمرۃ اولیٰ کہتے ہیں اس کے بعد اس جمرہ پر جو اس کے قریب ہے اور جس کو جمرۃ وسطیٰ کہتے ہیں سات کنکریاں مارے اور پھر سوار ہو کر یا پیادہ ہی جمرہ عقبہ پر سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتا رہے، اسی طرح بارہویں تاریخ ہی کو منیٰ سے رخصت ہو گیا تو پھر اس پر تیرہویں تاریخ کو واجب نہیں ہو گی۔ گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخوں میں رمی کا وقت زوال آفتاب کے بعد ہے لیکن تیرہویں تاریخ کو اگر طلوع فجر کے بعد اور زوال آفتاب سے پہلے بھی رمی کرے تو جائز ہے مگر مسنون زوال آفتاب کے بعد ہی ہے جب کہ گیارہویں اور بارہویں تاریخوں میں زوال آفتاب سے پہلے رمی جائز نہیں ہے۔

آخری دن رمی سے فارغ ہو کر مکہ روانہ ہو جائے اور راستہ میں تھوڑی دیر کے لئے محصب میں اترے، پھر جب مکہ مکرمہ سے وطن کے لئے روانہ ہونے لگے طواف وداع کرے اس طواف میں بھی رمل اور اس کے بعد سعی نہ کرے طواف کے بعد دو رکعت پڑھ کر زمزم کا مبارک پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پیے اور ہر مرتبہ کعبہ مکرمہ کی طرف دیکھ کر حسرت سے آہ سرد بھرے نیز اس مبارک پانی کو منہ، سر اور بدن پر ملے پھر خانہ کعبہ کی طرف آئے اگر ممکن ہو بیت اللہ کے اندر داخل ہوا گر اندر نہ جا سکے تو اس کی مقدس چوکھٹ کو بوسہ دے اور اپنا سینہ اور منہ ملتزم پر رکھ دے اور کعبہ مکرمہ کے پردوں کو پکڑ پکڑ کر دعا کرے اور روئے اور اس وقت بھی تکبیر وتہلیل، حمد وثنا اور دعاء استغفار میں مشغول رہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے مقاصد کی تکمیل طلب کرے۔ اس کے بعد پچھلے پیروں یعنی کعبہ مکرمہ کی طرف پشت نہ کر کے مسجد حرام سے باہر نکل آئے حج تمام افعال ختم ہو گئے۔

باب الدُّعَاءِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

یہ باب ہے کہ جمرات کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا مانگنا

3083 – اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنْبَانَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِىْ تَلِى الْمَنْحَرَ مَنْحَرَ مِنًى رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَاْتِى الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَاْتِى الْجَمْرَةَ الَّتِىْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَّلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ـ قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ۔

☆☆ زہری بیان کرتے ہیں' ہمیں یہ بات پتا چلی ہے' نبی اکرم ﷺ نے جب قربان گاہ کے قریب موجود جمرہ کی رمی کر لی' وہ قربان گاہ جو منٰی کے قریب ہے' تو آپ ﷺ نے اسے سات کنکریاں ماریں' ہر ایک کنکری مارتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی' پھر آپ تھوڑا سا آگے ہو کر قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے' اپنے دونوں ہاتھ آپ نے اُٹھا لیے' آپ نے دعا کی اور کافی دیر وہاں ٹھہرے رہے' پھر آپ دوسرے جمرہ کے پاس تشریف لائے' آپ نے اُسے بھی سات کنکریاں ماریں' اُسے کنکریاں مارتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی' پھر آپ بائیں طرف ہو گئے اور بیت اللہ شریف کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے' آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' دعا کی' پھر آپ جمرہ عقبہ کے پاس تشریف لائے' آپ نے اُسے سات کنکریاں ماریں' لیکن آپ اس کے پاس ٹھہرے نہیں۔

زہری کہتے ہیں: میں نے سالم کو یہ روایت اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل

3083-اخرجه البخاري في الحج، باب اذا رمى الجمرتين يقوم مستقبل القبلة و يسهل (الحديث 1751 و 1752)، و باب الدعاء عند الجمرتين (الحديث 1753) تعليقاً . و الحديث عند: ابن ماجه في المناسك، باب اذا رمى جمرة العقبة لم يقف عندها (الحديث 3032) . تحفة الاشراف (6986) .

کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خود بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

تشریح

[illegible] لکھتے ہیں کہ [illegible] دن آئے یا اس کے بعد والے [illegible] کے دن [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب [illegible] تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تشریف لائے [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ [illegible] کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر [illegible] میں پڑھی۔

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن [illegible] میں ظہر [illegible]

[illegible]

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] (یعنی [illegible] کی دسویں ذی الحجہ) کی [illegible] وقت [illegible] (یعنی [illegible] اس [illegible] (یعنی [illegible] جب وہ ہم [illegible] ہم کنکریاں مارتے [illegible]

حضرت [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] (یعنی [illegible]) [illegible] سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے بعد [illegible] (یعنی بقدر تلاوت سورہ بقرہ) قبلہ رو کھڑے رہتے [illegible] اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے [illegible] کنکریاں مارتے اور ہر کنکری مارتے وقت [illegible] پھر [illegible] اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور دیر تک کھڑے رہتے پھر وہ وہاں سے واپس ہوتے اور کہتے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (بخاری)

مذکورہ ترتیب کے مطابق [illegible] اگرچہ حنفیہ کے ہاں [illegible] ہے کہ اس ترتیب [illegible] جائے کیونکہ یہ ترتیب حضرت [illegible] واجب ہے [illegible] جب کہ یہ حضرت [illegible] مسلک میں واجب ہے۔

[illegible] (یعنی [illegible] ہوئی [illegible] (یعنی [illegible]) کی [illegible] کھڑے ہو کر [illegible] کی جانب سے جمرہ عقبہ پر کنکریاں

پھینکی جائیں تو اس طرح بھی رمی ہو جائے گی مگر یہ خلاف سنت ہے۔

جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کے پاس ٹھہرنا اور حمد وصلوٰۃ اور وہاں دعا میں مشغول ہونا تو ثابت ہے لیکن تیسرے جمرہ یعنی جمرہ عقبی کے پاس ٹھہرنا اور دعا مانگنا ثابت نہیں ہے اور اس کی کوئی وجہ علت منقول نہیں ہے اگرچہ بعض علماء نے اس بارے میں کچھ نہ کچھ لکھا ہے۔

باب مَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

یہ باب ہے کہ رمی جمار کے بعد محرم کے لیے کیا چیز حلال ہو جاتی ہے؟

3084 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ . قِيْلَ وَالطِّيبُ قَالَ اَمَّا اَنَا فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَضَمَّخُ بِالْمِسْكِ اَفَطِيْبٌ هُوَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب آدمی جمرہ کو کنکریاں مار لیتا ہے' تو خواتین کے علاوہ ہر چیز اُس کے لیے حلال ہو جاتی ہے' ان سے دریافت کیا گیا: کیا خوشبو بھی؟ تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشک میں بسے ہوئے دیکھا تھا' تو کیا یہ خوشبو ہوتی ہے (یعنی ایسا کرنا جائز ہے)۔

سوائے عورت کے تمام ممنوعات کی حلت کا بیان

اور اس کے لئے سوائے عورت کے ہر چیز حلال ہو گئی۔ جبکہ حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا ہے سوائے خوشبو کے کیونکہ وہ جماع کی طرف بلانے والی ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے سوائے عورت کے ہر چیز حلال ہوئی اور یہی دلیل قیاس پر مقدم ہے۔ اور ہمارے نزدیک فرج کے سوا میں جماع حلال نہیں ہے۔ جبکہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے اختلاف کیا ہے کیونکہ یہ عورتوں کے ساتھ شہوت کو پورا کرنا ہے لہٰذا اس کو پورے حلال ہونے تک مؤخر کیا جائے گا۔ (ہدایہ اولین، کتاب الحج، لاہور)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی رمی جمرہ عقبہ سے فارغ ہو جاتا ہے اور سر منڈوا لیتا ہے یا بال کتروا لیتا ہے تو اس کے لئے عورت کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جاتی ہے یعنی بیوی کے ساتھ جماع ان چیزوں کے بعد بھی حلال نہیں ہوتا، بلکہ یہ طواف زیارت سے فراغت کے بعد ہی حلال ہوتا ہے اس روایت کو صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی اسناد ضعیف ہے۔ اور احمد ونسائی نے اس روایت کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رمی جمرہ عقبہ کر لی تو سر منڈوانے یا بال کتروانے کے بعد اس کے لئے عورت کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔

3084-اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب ما يحل للرجل اذا رمى جمرة العقبة (الحديث 3041) . تحفة الاشراف (5397) .

دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد منیٰ ہی میں ہدی ذبح کی جاتی ہے اس کے بعد سر منڈا کر یا بال کتروا کر احرام کھول دیا جاتا ہے اس طرح رفث (عورت سے جماع وغیرہ) کے علاوہ ہر وہ چیز جو احرام کی حالت میں ممنوع تھی، جائز ہو جاتی ہے۔

دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد منیٰ ہی میں ہدی ذبح کی جاتی ہے اس کے بعد سر منڈا کر یا بال کتروا کر احرام کھول دیا جاتا ہے اس طرح رفث (عورت سے جماع وغیرہ) کے علاوہ ہر وہ چیز جو احرام کی حالت میں ممنوع تھی، جائز ہو جاتی ہے، چنانچہ اس باب میں سر منڈوانے اور بال کتروانے دونوں چیزوں کا ذکر ہے، اگرچہ عنوان میں صرف سر منڈوانے کے ذکر پر اکتفاء کیا ہے کیونکہ احرام سے نکلنے کے لئے بال کتروانے کی بہ نسبت سر منڈانا افضل ہے۔ یہ بات جان لیجئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ کہیں ثابت نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وعمرہ کے علاوہ اور کبھی سر منڈایا ہو۔

حاجی سے سلام لینے اور دعا منگوانے کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم حاجی سے ملاقات کرو تو اس کو سلام کرو اس سے مصافحہ کرو اور اس سے اپنے لئے بخشش کی دعا کرنے کو کہو اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اور یہ اس لئے کہ اس کی بخشش کی جا چکی ہے۔ (مسند احمد، مشکوۃ المصابیح، جلد دوم: رقم الحدیث، 1077)

جیسا کہ ایک روایت سے ثابت ہوتا ہے حاجی مستجاب الدعوات ہو جاتے ہیں جس وقت کہ وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہیں اور گھر واپس آنے کے چالیس روز بعد تک ایسے ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ زمانہ میں دستور تھا اور اب بھی ہے کہ جب حجاج اپنے گھر واپس آتے تھے تو لوگ ان کے استقبال کے واسطے جایا کرتے تھے اور ان کی غرض یہ ہوتی تھی کہ چونکہ اس شخص کی مغفرت ہو چکی ہے اور یہ گناہوں سے پاک ہو کر آیا ہے اس سے مل کر مصافحہ کریں پیشتر اس کے کہ وہ دنیا میں ملوث ہو جائے تاکہ ہم کو بھی ان سے کچھ فیض پہنچے۔

اگرچہ آج کل یہ غرض کم اور نام ونمود کا جذبہ زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اس حدیث میں بھی حاجی سے سلام ومصافحہ کرنے کے لئے گھر میں داخل ہونے سے پہلے کی قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ نہ صرف یہ کہ وہ اس وقت تک دنیا میں ملوث اور اپنے اہل وعیال میں مشغول نہیں ہوتا بلکہ اس وقت تک وہ اللہ کے راستہ ہی میں ہوتا ہے اور گناہوں سے پاک وصاف ہوتا ہے اور اس صورت میں حاجی چونکہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے اس لئے فرمایا کہ اس سے اپنے لئے مغفرت وبخشش کی دعا کراؤ تاکہ اللہ تعالیٰ اسے قبول کرے اور تمہیں مغفرت وبخشش سے نوازے۔

علماء لکھتے ہیں کہ عمرہ کرنے والا، جہاد کرنے والا اور دینی طالب علم بھی حاجی کے حکم میں ہیں یعنی جب یہ لوگ لوٹ کر اپنے گھر آئیں تو ان سے بھی گھر میں داخل ہونے سے پہلے سلام ومصافحہ کیا جائے اور دعاء بخشش ومغفرت کی درخواست کی جائے کیونکہ یہ لوگ بھی مغفور ہوتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج کرنے والے اور عمرہ کرنے

والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماتا ہے۔ (ابن ماجہ، مشکوۃ المصابیح، جلد دوم: رقم الحدیث، 1075)

شرح سنن نسائی کے اختتامی کلمات کا بیان

الحمد للہ! آج بروز پیر ۲۶ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ بہ مطابق ۹ نومبر ۲۰۱۵ء کو شرح سنن نسائی کی تیسری جلد مکمل ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ دین ودنیا کی بھلائی نصیب کرے۔ اے اللہ! معاف فرما میری خطا کو میری نادانی کو (یعنی جن چیزوں کو جاننا یا ان پر عمل کرنا واجب تھا اور میں نے ان کو نہیں جانا اسے معاف فرما) کاموں میں میری زیادتی کو اور اس گناہ سے جس کا علم مجھ سے زیادہ تجھ کو ہے۔ اے اللہ! معاف فرما میرے اس برے کام کو جسے میں نے قصداً کیا ہے، اس کام کو جسے میں نے ہنسی دل لگی میں کیا ہو اور اس کام کو جسے میں نے دانستہ یا نادانستہ کیا ہو اور یہ سب باتیں مجھ میں ہیں۔ اے اللہ بخشش فرما میرے ان گناہوں کو جو میں نے پہلے کئے ہیں ان گناہوں کی جو (بالفرض والتقدیر) بعد میں ہوں گے۔ ان گناہوں کی جو پوشیدہ سرزد ہوئے ہوں ان گناہوں کی جو کھلم کھلا کئے ہوں اور ان گناہوں کی جن کا علم مجھ سے زیادہ تجھ کو ہے۔ تو ہی (جس کو چاہے اپنی توفیق کے ساتھ اپنی رحمت کی طرف آگے کرنے والا ہے اور تو ہی) جس کو چاہے اپنی رحمت سے پیچھے ڈالنے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ (بخاری ومسلم)

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ناشر، قاری، مؤلف، کاتب وغیرہ کے گناہوں کی بخشش کا سبب فرمائے۔ اور اس کتاب کو ہمارے لئے سعادت دارین بنائے۔ آمین،

محمد لیاقت علی رضوی بن محمد صادق

جامعہ انوار مدینہ لاہور